میرے جذباتِ دروں میری محبت اے خضر
آلِ پیغمبر کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

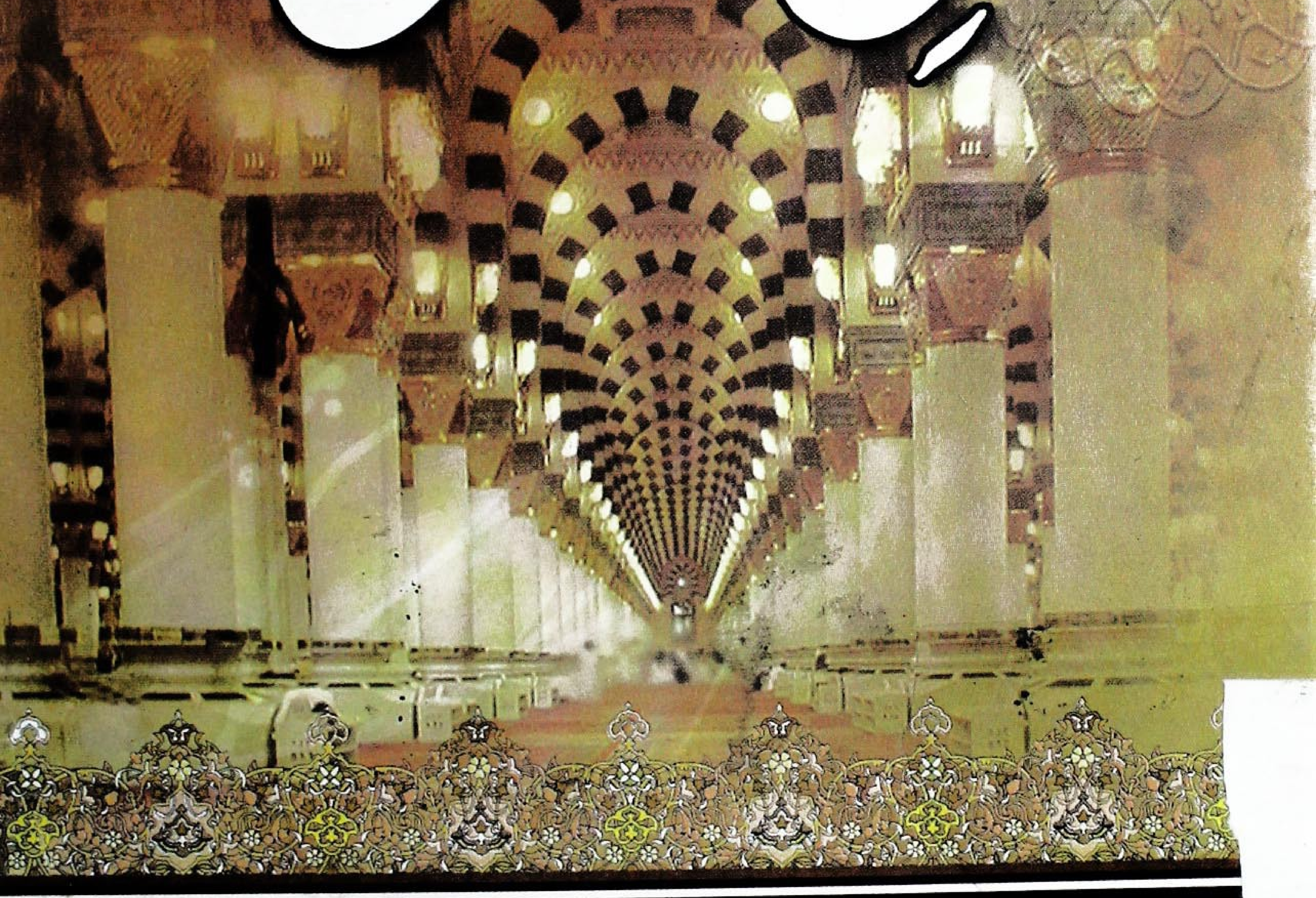

پیر سید خضر حسین چشتی

شبیر برادرز

Marfat.com

Marfat.com

میرے جذباتِ دروں میری محبت اے مختصر
آلِ پیغمبر کی عظمت کے نگہبانوں کے نام

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد نمبر 3

پیر سید حسن حسین چشتی

DATA ENTERED
2857/14

شبیر برادرز

شبیر برادرز (رجسٹرڈ)
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Marfat.com

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وآل محمد

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جلد نمبر 3

باہتمام: ملک شبیر حسین

سن اشاعت نومبر 2013ء / ذی الحج 1434ھ

سرورق النافع گرافکس لاہور

قیمت روپے

شبیر برادرز

شبیر برادرز (رجسٹرڈ) زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

Marfat.com

فہرست

عنوان	صفحہ
معرفت آلِ محمد کیا ہے؟	
حدیث نمبر ۴۳۶:	۱۷
ولایت کے معانی	۱۸
حدیث نمبر ۴۳۸: محبت علی اور جنت کے کئی محلات	۲۰
محبت آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۰
حدیث نمبر ۴۳۹: قائد امت	۲۲
حدیث نمبر ۴۴۰: اولیاء اللہ کے پڑوسی	۲۴
حدیث نمبر ۴۴۱: علی میری جان ہے	۲۵
حدیث نمبر ۴۴۲: علی ذوالقرنین ہیں	۲۷
جناب ذوالقرنین	۲۹
شان نزول	۲۹
کیا ذوالقرنین نبی تھا؟	۳۰
○ آپ کا مختصر تعارف	۳۱
ایک اور ذوالقرنین	۳۲
اسکندر کو ذوالقرنین کیوں کہا جاتا ہے؟	۳۲
القصہ	۳۴
ذوالقرنین کو یہ سب کچھ نبوت کے ادب کی وجہ سے میسر ہوا	۳۶
الغرض	۳۸
حدیث نمبر ۴۴۳: امت رسول کا ذوالقرنین	۳۸
حدیث نمبر ۴۴۴: میں وہ ذوالقرنین ہوں	۳۹
حدیث نمبر ۴۴۵: غیب کی کنجیاں	۴۰
حدیث نمبر ۴۴۶: کتاب اللہ کا عالم	۴۰
حدیث نمبر ۴۴۷: فصل الخطاب	۴۰
حدیث نمبر ۴۴۸: ترجمان وحی خدا	۴۱
حدیث نمبر ۴۴۹: برھان خداوندی	۴۱
حدیث نمبر ۴۴۹: خازن علم خدا	۴۱
حدیث نمبر ۴۵۰: صوت رعد	۴۲
حدیث نمبر ۴۵۱: ہزار صحیفے	۴۲
حدیث نمبر ۴۵۲: دنیا کی ہر لغت کا عالم	۴۲
حدیث نمبر ۴۵۳: مرسوخ فی العلم	۴۲
حدیث نمبر ۴۵۴: قمیص	۴۳
حدیث نمبر ۴۵۵: سورج سے گفتگو	۴۴
حدیث نمبر ۴۵۶: میں واقف ہوں	۴۵
حدیث نمبر ۴۵۷: اسد اللہ الغالب	۴۶
خواجۂ اجمیر	۴۷
حدیث نمبر ۴۵۸: محبت اہل بیت کی علامت	۴۸
حدیث نمبر ۴۵۹: علی واہل بیت کی محبت	۴۹
حدیث نمبر ۴۶۰: قیامت کے دن چار سوال	۴۹
حدیث نمبر ۴۶۱: چہروں کی چمک	۵۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
خواجہ غریب نواز	۵۲
حدیث نمبر۴۶۲: نور منبروں پر	۵۴
حدیث نمبر۴۶۳: نور کے منابر	۵۵
حدیث نمبر۴۶۴: جنت کا تالہ اور چابی	۵۶
حدیث نمبر۴۶۵: کنجیوں کے دو گچھے	۵۷
حدیث نمبر۴۶۶: اسلام میں پہلا رخنہ	۵۹
حدیث نمبر۴۶۷: علی کے بعد کیا ہوگا	۶۰
حدیث نمبر۴۶۸: جنت کا دابہ	۶۰
دَابَّةُ الْاَرْضِ — دَابَّةُ الْجَنَّةِ	۶۱
زمین کا دابہ کیسا ہوگا	۶۲
موسیٰ علیہ السلام کا عصا — سلیمان علیہ السلام کی انگشتری	۶۳
علی علیہ السلام دَآبَۃُ الْجَنَّۃ ہے	۶۴
حدیث نمبر۴۶۹: سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی	۶۵
حدیث نمبر۴۷۰: عصائے موسیٰ علیہ السلام	۶۵
حدیث نمبر۴۷۱: پہاڑوں کا وزن جاننے والا	۶۷
حدیث نمبر۴۷۲: مخلوق کے اعمال پر نظر	۶۹
حدیث نمبر۴۷۳: اللہ کے نزدیک حجت	۷۴
حدیث نمبر۴۷۴: علی کی اطاعت فرض ہے	۷۴
حدیث نمبر۴۷۵: ولایت امیر المؤمنین	۷۵
ولایت علی کب سے — کہاں تک	۷۶
حدیث نمبر۴۷۶: ہاتھ پاؤں چومنا	۷۸
حدیث نمبر۴۷۷: دروازۂ جنت اور ندائے یا علی	۸۰
حدیث نمبر۴۷۸: امام مبین	۸۰
حدیث نمبر۴۷۹: میں وہ امام مبین ہوں	۸۱
حدیث نمبر۴۸۰: علی نے ذات باری کی قسم اٹھا کر فرمایا	۸۲
حدیث نمبر۴۸۱: مولائے بریہ	۸۳
حدیث نمبر۴۸۲: شہد کی مکھی نے کہا	۸۴
حدیث نمبر۴۸۳: ارشاد فاروق	۸۵
محبوب الٰہی	۸۶
حدیث نمبر۴۸۵: وہ شخص بھی افضل ہے	۸۷
حدیث نمبر۴۸۶: ہر آیت کے بارے میں	۸۷
حدیث نمبر۴۸۷: حق اس کے ساتھ ہے	۸۸
حدیث نمبر۴۸۸: آسمان سے ستارہ علی کے گھر میں	۸۸
حدیث نمبر۴۸۹: علی اور ابن عبدود	۸۹
حدیث نمبر۴۹۰: عمامہ آسمان کی طرف بلند کیا	۹۱
حدیث نمبر۴۹۱: اس وقت میری کیفیت یہ تھی	۹۱
حدیث نمبر۴۹۲: نہ سردی نہ گرمی	۹۲
حدیث نمبر۴۹۳: لعاب دہن اور چشم علی	۹۳
حدیث نمبر۴۹۴: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا: قم	۹۴
حدیث نمبر۴۹۵: نوے گنا فضیلت	۹۴
حدیث نمبر۴۹۶: شب معراج اور مولا علی	۹۵
حدیث نمبر۴۹۷: معراج کی رات خدا تعالیٰ نے پوچھا	۹۵
حدیث نمبر۴۹۸: امت تم سے غداری کرے گی	۹۷

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر۴۹۹: آگ میں اوندھا گرادے	۹۸
حدیث نمبر۵۰۰: تم علی سے کیا چاہتے ہو	۹۸
پانچ سو احادیث	۹۹
کرامات علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	
علی کی انگوٹھی	۱۰۴
پنگوڑے سے اتر کر	۱۰۵
آسمانوں کی راہیں	۱۰۶
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہد کی مکھیاں	۱۰۷
علم بزرخ	۱۰۸
آنے والے حالات کا ذکر	۱۰۹
علی کے گھر کی چکی	۱۱۱
بینائی چلی گئی	۱۱۲
بیمار و معذور ٹھیک ہوگیا	۱۱۴
کٹا ہوا ہاتھ جڑ گیا	۱۱۵
شہادت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱۷
ازواج و اولاد	۱۱۷
(۳) لیلیٰ بنت مسعود:-	۱۱۷
(۴) اسماء بنت عمیس:-	۱۱۸
(۵) امامہ بنت ابوالعاص:-	۱۱۸
(۶) خولہ بنت جعفر بن قیس:-	۱۱۸
(۷) ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی:-	۱۱۸
(۸) ام حبیبہ بنت ربیعۃ التغلبہ:-	۱۱۹
(۹) مسمیاۃ بنت امراء القیس:-	۱۱۹
کربلا میں	۱۱۹
جن سے سلسلۂ نسل جاری ہے	۱۲۰
جو پہلوان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوئے	۱۲۰
حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا	
نوری قبہ	۱۲۲
حدیث نمبر۱	۱۲۵
جوان کو محبوب رکھے	۱۲۵
حدیث نمبر۲	۱۲۶
ان کی جنگ میری جنگ، انکی صلح میری صلح	۱۲۶
حدیث نمبر۳	۱۲۷
مل جل کر	۱۲۷
حدیث نمبر۴	۱۲۷
جنت میں پہلے داخل ہونے والے	۱۲۷
حدیث نمبر۵	۱۲۸
سفید قبہ	۱۲۸
حدیث نمبر۶	۱۲۸
سوائے محمد و اہل بیت محمد کے	۱۲۸
حدیث نمبر۷	۱۲۹
بہترین ہستیاں	۱۲۹
حدیث نمبر۸	۱۳۰
سب جہانوں میں سدا سرداریاں ہیں جن کے نام	۱۳۰
حدیث نمبر۹	۱۳۰
جنتیوں کے سردار	۱۳۰

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر۱۰	۱۳۱
ان کا دشمن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن	۱۳۱
حدیث نمبر۱۱	۱۳۲
مقامِ وسیلہ	۱۳۳
حدیث نمبر۱۲	۱۳۴
دعائے رسول	۱۳۴
حدیث نمبر۱۳	۱۳۵
سب سے پہلے چار ہستیاں	۱۳۵
حدیث نمبر۱۴	۱۳۶
ساری زمین والوں سے برتر کہا گیا	۱۳۶
حدیث شریف ــــ حزب اللہ ــــ اور حزب الشیطان	۱۳۸
حسنین کریمین علیہما السلام	
حدیث نمبر۱	۱۴۱
حَسن ــــ حُسَین ــــ مُحَسِّن ــــ شَبَّر ــــ شُبَیر ــــ مُشَبِّر	۱۴۱
حدیث نمبر۲: ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر	۱۴۲
حدیث نمبر۳: حسن وحسین	۱۴۳
حدیث نمبر۴: رب کے حکم سے	۱۴۴
حدیث نمبر۵: لعاب دہن ڈالا	۱۴۶
نام حسن وحسین حجاب میں	۱۴۷
حسن وحسین جنتی نام ہیں	۱۴۷
حدیث نمبر۶: جنتی جوانوں کے سردار	۱۴۸

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر۷: ایک فرشتے کی پہلی مرتبہ آمد	۱۴۹
حدیث نمبر۸: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کو سونگھتے تھے	۱۵۰
حدیث نمبر۹: دو۲ پھول	۱۵۱
حدیث نمبر۱۰: محبوبین	۱۵۲
حدیث نمبر۱۱: محبت	۱۵۲
حدیث نمبر۱۲: باپ بیٹوں سے افضل	۱۵۳
شباب	۱۵۳
حدیث شریف	۱۵۵
حدیث نمبر۱۳: حسنین کے لیے خطبہ چھوڑ دیا	۱۶۰
حدیث نمبر۱۴: مشابہت	۱۶۱
حدیث نمبر۱۵: علی کی زرہ	۱۶۲
حدیث نمبر۱۶: ماں اور دونوں بیٹے	۱۶۳
حدیث نمبر۱۷: حبِ حسنین	۱۶۴
حدیث نمبر۱۸: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا	۱۶۵
حدیث نمبر۱۹: حسن کس سے ــــ حسین کس سے؟	۱۶۶
حدیث نمبر۲۰: گرمی سے پہلے	۱۶۶
حدیث نمبر۲۱: میرے ماں ــــ باپ قربان ہوں	۱۶۸
حدیث نمبر۲۲: حسن تھے یا حسین (؟)	۱۶۹
حدیث نمبر۲۳: جنتی ــــ اور ــــ دوزخی	۱۷۰
حدیث نمبر۲۴: ماں باپ ــــ نانا، نانی ــــ چچا ــــ پھوپھی	۱۷۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ماموں——خالات	۱۷۱
حدیث نمبر۲۵: میرا رشتہ	۱۷۵
حدیث نمبر۲۶: شفاعت رسول	۱۷۵
حدیث نمبر۲۷: علی کی صلب میں	۱۷۷
حدیث نمبر۲۸: خدا کی قسم	۱۷۷
حدیث نمبر۲۹: زینت جنت	۱۷۹
حدیث نمبر۳۰: جنت کے دولہا	۱۷۹
حدیث نمبر۳۱: عرش کی بالیاں	۱۸۱
حدیث نمبر۳۲: جنت کے دروازے پر	۱۸۲
حدیث نمبر۳۳: حسنین کی سواریاں	۱۸۳
حدیث نمبر۳۴: میرے دونوں بیٹے	۱۸۴
حدیث نمبر۳۵: حسنین میری اونٹنیوں پر	۱۸۵
حدیث نمبر۳۶: ابلق گھوڑے	۱۸۶
حدیث نمبر۳۷: حسنین کے تعویذوں میں	۱۸۸
حدیث نمبر۳۸: وراثت	۱۸۹
حدیث نمبر۳۹: پشت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر	۱۹۱
حدیث نمبر۴۰: حسنین کو نظر لگ گئی	۱۹۱
حدیث نمبر۴۱: عرش کی تلواریں——حسن وحسین	۱۹۴
حدیث نمبر۴۲: اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک	۱۹۵
قارئین!——	۱۹۶
تحریر تختیاں——	۱۹۶
جنت کا سیب——اور——حسنین کی کشتی	۱۹۸
جب حسنین گم ہوگئے——	۱۹۸
حلیم آلِ محمد یہ حوصلہ! تیرا	۲۰۰
آخری خلیفۂ راشد حلیم آلِ محمد امیر المؤمنین سیّدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام	
نام ونسب	۲۰۲
القاب	۲۰۳
اہل کساء	۲۰۴
ولادت——	۲۰۵
ام فضل کا خواب	۲۰۶
قسم	۲۰۶
حدیث نمبر۱: حسن وجمال حسن	۲۰۷
حدیث نمبر۲: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی	۲۰۸
حدیث نمبر۳: جنت کا سردار	۲۱۰
حدیث نمبر۴: حسن کو محبوب رکھو!	۲۱۰
حدیث نمبر۵: ناف کو چوم لیا	۲۱۱
حدیث نمبر۶: ماں اور بیٹا	۲۱۱
حدیث نمبر۷: ثمرۂ رسول	۲۱۲
حدیث نمبر۸: عکس حسن رسول	۲۱۳
حدیث نمبر۹: چشمۂ نوش پیمبر	۲۱۴
حدیث نمبر۱۰: رکوع کی حالت میں——	۲۱۶
حدیث نمبر۱۱: جنت کا سیب	۲۱۷
ایک اور سیب	۲۱۹
حدیث نمبر۱۲: جب حسنین گم ہوئے	۲۱۹
امام حسن، بھائی حسین کی تلاش میں	۲۲۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ
امام حسن علیہ السلام نے فرمایا	۲۲۳
صالح نے پوچھا	۲۲۴
پھر سوال کیا	۲۲۵
صالح اسلام کی آغوش میں	۲۲۵
مقام غور	۲۲۷
یہ انداز محبت	۲۲۸
حلیم آلِ محمد یہ حوصلہ تیرا	۲۲۹
روشنی ہیں	۲۳۱
گستاخی کا انجام	۲۳۱
گداؤں کا ملجا — فقیروں کا ماویٰ	۲۳۲
آپ کسی سوالی کو خالی نہ جانے دیتے	۲۳۳
خدا سے مانگنے والے کو	۲۳۴
عطا کے بعد معذرت	۲۳۵
اقلیم سخاوت کے تاجدار	۲۳۶
امام حسن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا	۲۳۹
اجڑے ہوئے چمن کو حسن نے بہار دی	۲۳۹
خلافت امام حسن	۲۴۰
آپ پر خنجر کا وار	۲۴۲
صلح کی وجہ	۲۴۳
خواب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۲۴۳
دمشق سے مدینہ منورہ کی طرف روانگی	۲۴۴
زہر منگوانے والے میزبان کا انجام	۲۴۵
مروان — اور — الیسونیہ	۲۴۷
دوبارہ موصل میں	۲۴۸
اس اندھے کا وار	۲۴۹
اندھے کا انجام	۲۵۲
امام حسن مدینہ منورہ میں	۲۵۲
حدیث معراج	۲۵۴
امام حسن نے امام حسین کو سینے سے لگالیا	۲۵۵
امام نے اپنے بھائی سے پوچھا	۲۵۷
وصال امام حسن	۲۵۸
امام کو چھ ۶ بار زہر دیا گیا	۲۵۹
جنازہ اٹھتا ہے	۲۶۰
عمر مبارک	۲۶۰
امام حسن کو زہر کس نے دیا؟	۲۶۰
ایک اور پہلو	۲۶۲
علامہ ابوالحسنات	۲۶۲
علامہ ابن کثیر	۲۶۳
مروان	۲۶۳
ایسا کیوں ہوا؟	۲۶۴
خدا کے محبوب کا محبوب	۲۶۵
متفرقات	
دونوں بھائی	۲۶۸
حدیث شریف — جنت نعیم میں داخلے کا راز	۲۶۹
کائنات ارضی کا عظیم محدث	۲۷۰
ایک یہودی کے سوال کا جواب	۲۷۲
مولا علی نے حسن سے رائے طلب فرمائی	۲۷۴
مروان کا ایلچی جو امام حسن کو گالیاں دیتا تھا	۲۷۵

Marfat.com

عنوان	صفحہ
آسمان حلم وبردباری	۲۷۶
سجدے میں خنجر کا وار	۲۷۷
۲۵ حج پیدل کیے	۲۷۸
باطنی خلافت	۲۷۹
مروان جیسا ظالم بھی رونے لگا	۲۸۰
کون مروان؟	۲۸۱
مروان کا باپ	۲۸۱
مروان کی ایک خطرناک حرکت	۲۸۴
امام حسن نے مروان سے کہا	۲۸۶
رسول خدا ــــ امام حسن ــــ اور کالا بچہ	۲۸۷
ابن عباس رکاب تھام لیتے	۲۸۸
روزانہ کا معمول	۲۸۹
امام حسن اور ایک سیاہ فام غلام	۲۸۹
ازواجِ امام حسن علیہ السلام	۲۹۱
آپ کے صاحبزادے	۲۹۳
آپ کی صاحبزادیاں	۲۹۳
جن صاحبزادوں سے نسل چلی	۲۹۴
جو کربلا میں شہید ہوئے	۲۹۴
سیّدنا امام زید بن حسن	۲۹۴
نام ونسب:-	۲۹۴
والدہ:-	۲۹۵
کنیت:-	۲۹۵
لقب:-	۲۹۵
ابلج:-	۲۹۵

عنوان	صفحہ
وصال امام زید	۲۹۷
امام حسن مثنیٰ	۲۹۷
نام ونسب:-	۲۹۷
والدہ:-	۲۹۸
کنیت:-	۲۹۸
حجاج بن یوسف نے کہا	۲۹۸
حسن مثنیٰ کی شادی	۳۰۰
وصال:-	۳۰۱
آپ کی اولاد	۳۰۱
فضائلِ ومناقبِ	
امام حسین علیہ السلام	۳۰۳
میں شمس وقمر کا بیٹا ہوں	۳۰۴
دیں پناہ است حسین	۳۰۶
احسانِ حسین	۳۰۷
جائے گا، خضر تھام کے دامن حسین کا	۳۰۸
امیر المومنین سیدنا	
امام حسین علیہ السلام	۳۰۹
نام ونسب	۳۱۳
کنیت	۳۱۳
نسب	۳۱۳
والد	۳۱۳
والدہ	۳۱۴
القاب	۳۱۴
شاعر	۳۱۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
چوکی دار	۳۱۴
نقش انگوٹھی	۳۱۴
بطور راوی	۳۱۴
مشابہت	۳۱۵
ولادت	۳۱۵
حسین اور عیسیٰ علیہما السلام	۳۱۵
حدیث نمبرا: قطعہ جسد رسول	۳۱۶
شہادتِ حسین سے متعلق آسمان سے متعدد بار خبریں آئیں	۳۱۹
حسین علیہ السلام---جبریل علیہ السلام اور دحیہ کلبی	۳۲۲
جبریل جھولا جھولاتے	۳۲۳
جنت کے پھل اور شیطان کا سوال	۳۲۴
دوسری روایت	۳۲۵
عید کے جنتی لباس	۳۲۷
جنت کے مخلول کا رنگ اور شہادتیں	۳۲۹
چھٹی پیش گوئی	۳۳۰
حدیث نمبر۳ :ابراہیم کو حسین پر قربان کر دیا	۳۳۱
حدیث نمبر(۴): حضور کا حسین کو چومنا	۳۳۳
حدیث نمبر(۵): جو حسین سے محبت کرے گا	۳۳۴
حدیث نمبر(۶): زبان کو منہ میں ڈال لیا	۳۳۵
لعابِ دہن	۳۳۶
حدیث نمبر(۷): منہ میں منہ ڈال کر	۳۳۷
حدیث نمبر(۸): حسین کی زبان چوسی	۳۳۸
حدیث نمبر(۹): دعائے رسول	۳۴۰
حدیث نمبر(۱۰): جس نے حسین کو محبوب رکھا	۳۴۰
حسین کے قدموں کی مٹی آنکھوں سے ملنا	۳۴۱
حکیم صاحب کے بیٹے ادریس فاروقی	۳۴۲
جس دل میں بس چکی ہے محبت	۳۴۳
جو حسین سے محبت رکھتا ہے	۳۴۴
حدیث نمبر(۱۱): ابوالحسن والحسین	۳۴۵
حدیث نمبر(۱۲): حسین مجھ سے ہے	۳۴۶
حدیث نمبر(۱۳): میں حسین سے ہوں	۳۴۶
حدیث نمبر(۱۴): نواسے کے قدم نانا کے سینے پر	۳۵۰
حدیث نمبر(۱۵): بقہ کی آنکھ	۳۵۱
○ — حُزُقّۃ	۳۵۲
○ — بَقّۃ	۳۵۲
حدیث نمبر(۱۶): اولادِ رسول	۳۵۳
کمانِ رسول	۳۵۵
امام مالک کا ادب	۳۵۵
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ادب	۳۵۶
خالد بن ولید کی ٹوپی	۳۵۶
سر کے بال	۳۵۷
دعوتِ فکر	۳۵۷
حدیث نمبر(۱۷): محبوب ترین ہستی	۳۵۹
حدیث نمبر(۱۸): سخی حسین	۳۶۲
حدیث نمبر(۱۹): آسمانی روشنی میں	۳۶۵
حدیث نمبر(۲۰): پانی میٹھا ہو گیا	۳۶۶

Marfat.com

عنوان	صفحہ
حدیث نمبر (۲۱): جنتی حسین	۳۶۸
حدیث نمبر (۲۲): حسین کا جسم	۳۶۸
حدیث نمبر (۲۳): گردن کے ساتھ چمٹ گئے	۳۶۹
حدیث نمبر (۲۴): سجدہ لمبا کر دیا	۳۶۹
حدیث نمبر (۲۵): حسنین کی کشتی	۳۷۱
حدیث نمبر (۲۶): دوسری روایت	۳۷۲
حدیث نمبر (۲۷): اسی سلسلے کی تیسری روایت	۳۷۳
حدیث نمبر (۲۸): سب سے زیادہ مشابہ	۳۷۴
حدیث نمبر (۲۹): منبر رسول اور حسین	۳۷۴
حدیث نمبر (۳۰): صاحب فضیلت	۳۷۵
حدیث نمبر ۳۱: سیّد — امام — حجت	۳۷۷
حجت کے معانی	۳۷۸
لفظ امام کے معانی	۳۸۰
امام کے اتنے معنوں کی ضرورت کیا تھی	۳۸۴
حدیث نمبر ۳۲: پیٹ مبارک پر	۳۸۷
شہادت حسین کی خبر	۳۸۸
حدیث نمبر ۳۳: ایک فرشتہ حاضر ہوا	۳۸۸
حدیث نمبر ۳۴: جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے	۳۸۹
حدیث نمبر ۳۵: زمین طف پر	۳۹۰
طف	۳۹۲
حدیث نمبر ۳۶: سرین کے بل چل کر	۳۹۲
حدیث نمبر ۳۷: سرزمین عراق پر	۳۹۵
حدیث نمبر ۳۷: جب تیسری بار سو کر اٹھے	۳۹۵
حدیث نمبر ۳۹: رسولِ خدا رونے لگے	۳۹۶
کتاب سانحۂ کربلا — اور — اس کا مصنف	۳۹۹
دھندہ	۳۹۹
پھر دھندا	۴۰۰
لفظ دھندا تیسری بار	۴۰۰
کون بچے قتل کر دیئے جاتے تھے؟ —	۴۰۱
نام علی پر غضب ناک ہوتے تھے	۴۰۲
— کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے —	۴۰۵
اس شعر پر تبصرہ اور اس کا رد	۴۰۶
راقم (خضر) کا تبصرہ	۴۰۷
حدیث نمبر ۴۰: مولا علی نے فرمایا	۴۰۹
حدیث نمبر ۴۱: چشم مازاغ سے آنسو جاری	۴۱۰
حدیث نمبر ۴۲: زمین آسمان روئیں گے	۴۱۱
حدیث نمبر ۴۳: کربلا سے گزرتے ہوئے	۴۱۵
حدیث نمبر ۴۴: کعب احبار کا بیان	۴۱۶
حدیث نمبر ۴۵: حسین کی مدد کرنے کا حکم	۴۱۶
حدیث نمبر ۴۶: مٹی کو سونگھنا	۴۱۷
حدیث نمبر ۴۷: اور وہ مٹی خون میں تبدیل ہوگئی	۴۱۸
حدیث نمبر ۴۸: جب قتل حسین کی رات آئی	۴۱۹
حدیث نمبر ۴۹: ام المومنین کا خواب	۴۲۰
حدیث نمبر ۵۰: ابن عباس W نے دیکھا	۴۲۱
حدیث نمبر ۵۱: اے اللہ کے نبی! یہ کیا ہے؟	۴۲۲
شہادت حسین پر جنوں کا نوحہ	۴۲۴
جن	۴۲۴
حدیث نمبر ۵۲: ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں	۴۲۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
نوحہ	۴۲۵
حدیث نمبر ۵۳: ام المومنین میمونہ فرماتی ہیں	۴۲۵
حدیث نمبر ۵۴: امّ المومنین نے اپنی باندی کو حکم دیا	۴۲۵
حدیث نمبر ۵۵: جنیہ نے نوحہ کیا	۴۲۶
حدیث نمبر ۵۶: جنوں نے کیا کہا	۴۲۷
حدیث نمبر ۵۷: خون کی بارش	۴۲۸
شہادتِ امام حسین علیہ السلام — کے اثرات	۴۳۰
حدیث نمبر ۵۸: سورج بے نور ہو گیا	۴۳۰
حدیث نمبر ۵۹: آسمان سیاہ ہو گیا	۴۳۱
حدیث نمبر ۶۰: تازہ خون نظر آتا	۴۳۲
حدیث نمبر ۶۱: سات دن تک	۴۳۳
حدیث نمبر ۶۲: دنیا تاریک ہو گئی	۴۳۳
روایات کی بھرمار	۴۳۴
گستاخ حسین کا انجام	۴۳۵
محدث احمد بن حجر مکی	۴۳۶
آسمان رو پڑا	۴۳۸
چہرہ سیاہ ہو گیا	۴۴۰
حدیث نمبر ۶۳: یحییٰ اور حسین علیہ السلام پر	۴۴۲
حدیث نمبر ۶۴: آسمان کا رونا کیا ہے؟	۴۴۳
چار ماہ تک	۴۴۴
چھ ماہ تک	۴۴۴
لوہے کا قلم	۴۴۵
تین سو سال پہلے	۴۴۵
ایک گڑھے میں پایا گیا	۴۴۶
آگ بھڑک اٹھی	۴۴۶
خون بہنے لگا	۴۴۷
حدیث نمبر ۶۵: درخت کی جڑ سے خون پھوٹ پڑا	۴۴۸
حدیث نمبر ۶۶: جو ہمارے حق کے لئے کھڑا ہوگا	۴۴۹
حدیث نمبر ۶۷: ایک آنسو کے بدلے جنت	۴۵۱
حدیث نمبر ۶۸: میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا	۴۵۱
حدیث نمبر ۶۹: اہل بیت سے نیک سلوک	۴۵۲
حدیث نمبر ۷۰: قبر حسین پر فرشتوں کا رونا	۴۵۳
حدیث نمبر ۷۱: حسین کے قاتل کی بخشش نہیں ہو گی	۴۵۴
حدیث نمبر ۷۲: موسیٰ علیہ السلام نے قبر حسین کی زیارت کی	۴۵۵
خصائل شتّی امام حسین علیہ السلام	
غریب پرور	۴۵۸
جگہ خالی کر دی	۴۶۰
طرزِ احترام	۴۶۱
گلدستہ	۴۶۲
کریمانہ انداز	۴۶۲
پیدل حج	۴۶۴
چمک دار چہرہ	۴۶۴
ہزار رکعت	۴۶۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
تحائف قبول نہ فرمائے	۴۶۴
ہرنی کے دو بچے	۴۶۵
ارض وسماوات کی زینت	۴۶۷
فطرس فرشتہ اور امام حسینؓ	۴۶۷
پھر کیا ہوا؟	۴۶۹
غم حسین میں رونا	۴۶۹
ایک آنسو کی قیمت	۴۷۰
خواب میں فرمایا	۴۷۰
حسین کی پناہ میں	۴۷۱
شہزادۂ خیر الملک	۴۷۲
تشریح	۴۷۳
نقطہ	۴۷۴
ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں	۴۷۴
آپ کا ایک اور ارشاد	۴۷۴
○ — کیواں	۴۷۸
سورۂ اخلاص	۴۷۹
حدیث شریف	۴۷۹
ایک اور حدیث شریف	۴۷۹
اوپر والی حدیث کا دوسرا حصہ	۴۸۰
کتاب معین الہند	۴۸۵
دیوانِ خواجہ غریب نواز	۴۸۶
○ — مراعاۃ النظیر	۴۸۷
تشبیہ	۴۸۷
قوس قزح	۴۸۹
فرمانِ مولا علی	۴۸۹
دیوانِ خواجہ کی آخری رُباعی	۴۹۱
کلامِ امام حسین علیہ السلام	۴۹۹
امام حسین کے ارشادات و فرامین علیہ السلام	۵۰۴
سیدنا حسین کی بے مثل ذہانت	۵۰۷
مبہوت نہ ہوں	۵۰۹
دعوتِ بتول	۵۱۱
کون پاک بتول؟	۵۱۳
قیامت کے دن	۵۱۴
یحییٰ علیہ السلام	۵۱۴
خاتونِ قیامت	۵۱۴
سیّدہ بتول میدانِ محشر	۵۱۵
رسولِ خدا اپنی بیٹی کے پاس آئیں گے	۵۱۶
حضور فرمائیں گے	۵۱۶
حضور سجدے میں	۵۱۷
خاتونِ قیامت کی باری آئی	۵۱۹
رہائش گاہِ علی وزہراء جس میں حسنین کریمین علیہم السلام نے پرورش پائی	۵۲۰
خاتونِ جنت کا وہ گھر ہے	۵۲۱
شہادت — ازواج — اولاد	۵۲۲
ازواجِ مکرمات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)	۵۲۲
(۱) شہر بانو	۵۲۲
نام	۵۲۲

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
لقب	۵۲۲		
(۲)—لیلیٰ—	۵۲۳		
(۳)—رباب—	۵۲۳		
(۴)—اُمّ اسحاق—	۵۲۵		
(۵)—قضاعیہ—	۵۲۵		
اولاد	۵۲۶		
صاحبزادے			
(۱)—سیدنا امام زین العابدین	۵۲۶		
(۲)—علی اکبر—	۵۲۷		
(۳)—علی اصغر—	۵۲۷		
(۴)—عبداللہ—	۵۲۷		
(۵)—جعفر—	۵۲۷		
(۶)—محمد—	۵۲۷		
صاحبزادیاں			
(۱)—فاطمہ صغریٰ—	۵۲۸		
(۲)—سکینہ—	۵۲۸		
(۳)—زینب علیہا السلام—	۵۲۸		

Marfat.com

معرفت آلِ محمد کیا ہے؟

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کے تحت خواجہ سیّد بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ اول واعظم، خواجہ سیّد محمد پارسا قدس سرہ العزیز ارقام فرماتے ہیں ـــــ کہ ـــــ

ـــــ مَعْرِفَةُ آلِ مُحَمَّدٍ بَرَاْئَةٌ مِّنَ النَّارِ ـــــ

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت جہنم سے نجات کا سبب ہے۔

حضرت خواجہ پارسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرفت کے معانی بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

○ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ مَعْنَاهُ مَعْرِفَةَ حَقِّ آلِ مُحَمَّدٍ لِاِيْجَابِ حَقِّهِمْ فَكَاَنَّهُ ـــــ يَقُوْلُ مَعْرِفَةُ حَقِّ آلِيْ مَعْرِفَةُ حَقِّيْ وَمَنْ عَرَفَ حَقَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهِ) وَسَلَّمَ ـــــ عَرَفَ حَقَّ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

یہ امر جائز ہے کہ اس کا معنی یہ ہو کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے حق کی پہچان ہو۔ (ان لوگوں) پر آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت کا حق واجب کرنے کے لیے ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری آل کے حق کی پہچان ـــــ میرے حق کی پہچان ہے ـــــ اور

Marfat.com

جس نے میرے حق کو پہچان لیا ــــ اس نے اللہ عزوجل کے حق کو پہچان لیا ــــ

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ــــ جناب خواجہ محمد پارسا فرماتے ہیں کہ میں نے علامہ ابوالقاسم حکیم رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ نے فرمایا:

اَلْمَعْرِفَةُ ــــ مَعْرِفَةُ الْاَشْیَآءِ ــــ بِصُوْرِهَا ــــ وَسِمَاتِهَا وَالْعِلْمُ ــــ عِلْمُ الْاَشْیَآءِ بِحَقَائِقِهَا ــــ فَاِذَا کَانَتِ الْمَعْرِفَةُ عِلْمٌ لِلشَّیْئِ بِصُوْرَتِهٖ وَسِمَتِهٖ کَانَ مَعْرِفَةَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ بِصُوْرَتِهِمْ وَسِمَتِهِمْ

معرفت یہ ہے کہ تمام چیزوں کو ان کی صورتوں اور ان کے ناموں کے ساتھ پہچاننا ــــ اور علم یہ ہے کہ تمام چیزوں کو ان کے حقائق کے ساتھ جاننا ــــ پس جب معرفت کسی چیز کو اس کی صورت اور اس کے نام کے ساتھ جاننے کا نام ہے ــــ تو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت بھی ان کی صورتوں اور ان کے ناموں کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔

ــــ وَحُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ جَوَازٌ عَلَی الصِّرَاطِ ــــ

آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پل صراط پر سے (گزرنے کے لیے) پروانہ وراہ داری ہے ــــ

خواجہ پارسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں پل صراط کے پاس تشریف فرما ہوں گے۔ (اس حدیث کے ضمن میں لکھتے ہیں)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۳۶:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں——
کہ میں نے سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کیا:

اَنْ یَّشْفَعَ لِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ —— فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ

(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ) قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں گے—— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں (شفاعت) کرنے والا ہوں——

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ؟—— میں آپ کو کس جگہ پر تلاش کروں؟

قَالَ:- اُطْلُبْنِیْ اَوَّلُ مَا تَطْلُبُنِیْ عَلَی الصِّرَاطِ

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تم مجھے سب سے پہلے پل صراط پر تلاش کرنا''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا—— اگر میں آپ کو پل صراط پر نہ پاؤں تو کہاں تلاش کروں؟—— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْمِیْزَانِ

''تو پھر مجھے میزان کے پاس تلاش کرنا''

جناب انس عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں آپ کو وہاں نہ پاؤں تو پھر کہاں اور کس جگہ پر تلاش کروں؟—— آپ علیہ السلام نے فرمایا۔

فَاطْلُبْنِیْ عِنْدَ الْحَوْضِ

Marfat.com

''تو پھر حوض کوثر پر مجھے تلاش کرنا''

''حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں''میں ان تین مقامات کو نہیں بھولوں گا۔''

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے جناب انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

فَاِذَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ عَلَی الصِّرَاطِ اَجَازَ اٰلَہٗ وَمَنْ اَحَبَّ آلَہٗ فَھُوَ مَنْ آلِہٖ وَمَعَ آلِہٖ ــــــ

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط پر جلوہ فرما ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو (پل صراط پر سے گزرنے کی اجازت ہو گی)ــــ اور جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والے ہوں گے (ان کو بھی اجازت ہو گی)ــــ پس جو ان کی آل سے ہو گا۔ اور جو ان کی آل کے ساتھ ہو گا (سب کو اجازت ہو گی)ــــ

حدیث نمبر ۴۳۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ہی یہ بھی) فرمایا ــــ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

ــــ آدمی اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرتا ہے ــــ

ولایت کے معانی

حدیث نمبر ۴۳۵ ــــ کا آخری حصہ کہ

وَالْوَلَایَۃُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اَمَانٌ مِّنَ الْعَذَابِ

''آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوستی عذاب سے نجات ہے'' کے ضمن میں ولایت کے معانی لکھتے ہیں۔

Marfat.com

اَلْوَلَايَةُ هِيَ الْمَوَالَاةُ —— ولایت، بھائی چارہ ہے۔

وَالْوَلَايَةُ —— ضِدُّ الْمَعَادَاتِ ۔ ولایت دشمنی کرنے کی ضد ہے۔یعنی ولایت دوستی کا دوسرا نام ہے۔

وَالْوَلَايَةُ اَلصَّدَاقَةُ —— ولایت —— صداقت (یعنی سچائی) کا ''نام ہے''

وَالْوَلَايَةُ —— اَلنُّصْرَةُ —— ولایت نصرت (مدد کرنا) ہے۔

وَالْوَلَايَةُ —— اَلِاخْتِصَاصُ —— کسی کو خاص کرنا۔

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے حضرت خواجہ پارسا فرماتے ہیں۔

وَنُصْرَتُهُمْ، نُصْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ وَمَوَلَاةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ —— تُوْجِبُ وَلَايَةَ اللّٰهِ —— وَوَلَايَةُ اللّٰهِ تُوْجِبُ الْاَمَانَ مِنَ الْعَذَابِ ——

اور ''آل رسول'' کی مدد کرنا رسول اللہ کی مدد ہے —— اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دوستی اللہ کی دوستی کو واجب کرتی ہے —— اور اللہ کی دوستی عذاب سے نجات ہے۔

فرماتے ہیں —— عذاب سے مراد عذاب قبر —— میدان محشر کا عذاب —— اور دوزخ کی آگ کا عذاب ہے (جس سے نجات ملے گی)

(فصل الخطاب ص ۳۵۸ تا ۳۵۹ (خواجہ سیّد محمد پارسا نقشبندی)

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ العزیز سلسلۂ نقشبندیہ کے مشائخ میں سے قد آور شخصیت ہیں خواجہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفۂ اعظم ہیں اور بہت بڑے عالم دین ہیں —— آپ نے مناقب کے موضوع پر نہایت خوبصورت کتاب تالیف فرمائی ——

Marfat.com

جس کا نام فصل الخطاب —— رکھا —— اس میں فضائل اہلبیت کی بھرمار کر دی —— راقم الحروف! اس امر کو آپ کی کرامت تصور کرتا ہے کہ آپ کی یہ کتاب —— مصنف ''میزان الکتب'' کی نظروں سے بچی رہی ہو سکتا ہے جوش عداوت اہل بیت میں حضرت پارسا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی شیعہ قرار دیا جاتا ——

حدیث نمبر ۴۳۸ —— محبت علی اور جنت کے کئی محلات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے —— آپ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ——

مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا قَبِلَ اللّٰہُ صَلَاتَہٗ وَصِیَامَہٗ وَاسْتَجَابَ دُعَاءَہٗ —— اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ فِیْ کُلِّ عِرْقٍ فِیْ بَدَنِہٖ مَدِیْنَۃً فِی الْجَنَّۃِ

جس نے علی (علیہ السلام) سے محبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز، روزے —— اور اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ سن لو! اور جس نے علی علیہ السلام سے محبت کی اللہ کریم اس کے پسینہ کے ہر قطرہ کے بدلے میں اسے جنت میں ایک محل عطا فرمائے گا ——

محبت آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مندرجہ بالا حدیث کا آخری حصہ ان الفاظ میں ہے۔

اَلَا وَمَنْ اَحَبَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَمِنَ مِنَ الْحِسَابِ وَالْمِیْزَانِ، وَالصِّرَاطِ —— اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فَاَنَا کَفِیْلُہٗ بِالْجَنَّۃِ مَعَ الْاَنْبِیَآءِ —— اَلَا وَمَنْ مَّاتَ عَلٰی بُغْضِ

Marfat.com

آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوْبًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ——

خبردار! اور جس نے آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی وہ حساب، اور میزان (ترازو جس پر اعمال تولے جائیں گے) اور پل صراط (پر سے گزرتے وقت مشکلات) سے محفوظ اور مطمئن رہے گا—— سن لو! جو آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغض میں مر گیا، وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ الفاظ لکھے ہوں گے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید و مایوس ہے——

(مقتل الحسین ج اول ص ۴۷)

اس سے معلوم ہوا کہ مولا علی کرم اللہ وجہہ—— اور آل رسول کی محبت کے بغیر نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر عبادات اور نیک اعمال قبول نہیں ہوں گے—— اور آل رسول کے ساتھ محبت رکھنا—— قیامت کے دن حساب و کتاب سے محفوظ رہنے کا باعث—— میزان پر اطمینان کا سبب—— اور پل صراط پر سے گزرتے وقت سلامتی کا وسیلہ ہے اور رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں اس کی کفالت فرمائیں گے۔

اور جو اپنے جلتے ہوئے آتشیں سینہ میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغض رکھتا ہے—— قیامت کے دن میدان محشر میں اس حالت میں آئے گا—— کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا—— کہ یہ بدنہاد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید و مایوس ہے۔

بندۂ ناچیز! مذہبی سوداگروں سے صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ اس حدیث مبارکہ پر

Marfat.com

بار بار غور کریں ـــــ اور اپنے دل و دماغ ٹٹول کر دیکھیں ـــــ اور پھر فیصلہ کریں کہ آپ لوگ کس ڈگر پر چل پڑے ہیں ـــــ آپ کو اپنی زبان اور اپنے کلام و بیان پر قابو کیوں نہیں؟ ـــــ تمہاری تقریروں اور تحریروں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اہل بیت عظام کو ایک دوسرے کی اپوزیشن بنا رکھا ہے ـــــ حالانکہ ان کے محبت آگیں تعلقات کا ایک زمانہ گواہ ہے کل قیامت کے دن اپنے پیارے رسول کو کیا منہ دکھاؤ گے ـــــ اگر سرکار دو عالم نے پوچھ لیا کہ میری اولاد کے ساتھ تم نے کیا سلوک کیا؟ تو تم لوگ اس بات کا کیا جواب دو گے۔

بات ہو رہی تھی محبت علی اور آل رسول کی ـــــ اور ان پاکباز ہستیوں سے محبت کرنے کے عوض میں انعامات کی، یہ ہستیاں وہ ہیں جن کی محبت وعقیدت مشکل ترین مراحل میں کام آئے گی ـــــ موت ـــــ قبر ـــــ عرصۂ محشر ـــــ میزان ـــــ پل صراط ـــــ یہ تمام نہایت مشکل مقامات ہیں اور اہل بیت کی محبت کا نوران سب جگہوں پر آسانیاں پیدا کرے گا ـــــ خدائے لایزال کی بارگاہ میں درد بھری دعا والتجا ہے ـــــ کہ ـــــ

علی سے پاک محبت عطا خدایا کر
برائے شاہ ﷺ رسالت، برائے مولا علی

(خضر)

حدیث نمبر ۴۳۹ ـــــ قائد امت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ـــــ مولا علی اور خاتون جنت کے بارے میں پوچھا گیا ـــــ ''تو ان دونوں ہستیوں کے بارے میں فرمایا'' ـــــ کہ میں نے

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ——

عَلَيْكُمْ بِعَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ —— فَاِنَّهٗ مَوْلَاكُمْ فَاَحِبُّوْهُ —— وَكَبِيْرُكُمْ فَاَكْرِمُوْهُ —— وَعَالِمُكُمْ فَاتَّبِعُوْهُ —— وَقَائِدُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ فَعَزِّزُوْهُ —— اِذَا دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ —— وَاِذَا اَمَرَكُمْ فَاَطِيْعُوْهُ —— اَحِبُّوْهُ بِحُبِّىْ —— وَاَكْرِمُوْهُ بِكَرَامَتِىْ —— مَا قُلْتُ لَكُمْ فِىْ عَلِيٍّ اِلَّا مَا اَمَرَنِىْ بِهٖ رَبِّىْ جَلَّتْ عَظْمَتُهٗ ۔

تم پر علی بن ابی طالب (کو مقرر کر دیا گیا ہے اس لیے کہ) وہ بے شک تمہارے مولا ہیں تم ان سے محبت کرو! —— اور وہ تم سب سے بڑے ہیں، ان کا اکرام وعزت کرو —— اور وہ تم "سب سے بڑے" عالم ہیں، ان کی پیروی کرو —— اور وہ جنت کی طرف تمہارے قائد ورہنما ہیں پس تم ان کی تعظیم کرو —— جب وہ تم کو بلائیں تو فوراً ان کی جناب میں حاضر ہو جاؤ —— اور جب وہ تم کو حکم ارشاد فرمائیں تو ان کی اطاعت کرو —— ان سے محبت کرو میری محبت کی وجہ سے —— اور ان کی تعظیم کرو، میرے اکرام وعظمت کی وجہ سے —— (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے جو کہا ہے اپنی طرف سے نہیں کہا —— مجھے میرے عزت وجلالت والے رب نے حکم دیا ہے (کہ تم یہ فرمان جاری کردو)

(مقتل الحسین ج اول ص ۴۳)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۴۰ ــــ اولیاء اللہ کے پڑوسی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ اے انس! تم جو بات علی کے بارے میں مجھ سے سنو ــــ تو تمہیں کوئی چیز نہ اکسائے اس بات کے بارے میں جو مجھ سے سنو تو تم پوری نہ کرو ــــ یہاں تک کہ تم کو عقوبت پکڑ لے۔

وَلَوْلَا اِسْتِغْفَارُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ لَکَ مَا شَمَمْتَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ اَبَدًا ــــ وَلٰكِنَّ اُبَشِّرُ فِیْ بَقِيَّةِ عُمْرِكَ اَنَّ عَلِيًّا وَذُرِّيَّتَهُ ــــ وَمُحِبِّيْهِمُ السَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ ــــ وَهُمْ جِيْرَانُ اَوْلِيَاءِ اللهِ، وَاَوْلِيَاءُ اللهِ، حَمْزَةُ، وَجَعْفَرُ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَاَمَّا عَلِيٌّ فَهُوَ الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ ــــ لَا يَخْشٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ اَحَبَّهُ ــــ

اور اگر علی بن ابی طالب تمہارے لیے استغفار نہ کرے تو تم کبھی بھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتے ــــ اور لیکن میں تم کو تمہاری بقیہ عمر کی خوشخبری دیتا ہوں ــــ بے شک علی اور ان کی اولاد ــــ اور ان سے محبت کرنے والے اگلے اور پچھلے سب جنت کی طرف (ہوں گے) اور وہ سب اولیاء اللہ کے پڑوسی ہوں گے ــــ اور اولیاء اللہ! حمزہ، جعفر طیار، حسن اور حسین ہیں ــــ اور علی بہر حال صدیق اکبر ہیں ــــ جو ان سے محبت کرے گا وہ قیامت کے دن خوف زدہ نہ ہوگا۔

(حوالہ ایضاً ۷۲)

Marfat.com

مندرجہ بالا حدیث جس کے راوی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، میں یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا —— کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ،علی کریم سے متعلق جو بات ارشاد کریں یا کوئی حکم فرمائیں —— اسے پورا کرنا لازمی ہے —— ان کی شان وعظمت نے متعلق ارشادات نبوی پر یقین کرنا بہت ضروری ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مولا علی امت رسول کے لیے ہمیشہ دعا واستغفار کرتے ہیں —— اگر وہ استغفار ودعا نہ کریں تو کوئی بھی جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکتا —— اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دی —— اور فرمایا علی اور ان کی اولاد —— اور ان سے محبت کرنے والا پہلے اور پچھلے جنت میں اولیاء اللہ (کے سرداران وقائدین) رسول خدا کے عظیم چچا —— حضرت حمزہ —— حضرت جعفر طیار —— امام حسن —— امام حسین علیہم السلام کے پڑوسی ہوں گے —— باقی رہے وہ تو صدیق اکبر ہیں جو ان سے محبت کرے گا —— وہ قیامت کے دن خوف عقوبت سے محفوظ رہے گا۔

حدیث نمبر ۱۴۱۴ —— علی میری جان ہے

سیّدہ عائشہ ام المؤمنین سلام اللہ علیہا سے روایت ہے —— ام المؤمنین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا (یا نبی اللہ!)

مَنْ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے بعد لوگوں میں سے کون بہتر ہے؟ ——

قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ —— فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ہیں۔

قَالَتْ: فَمَنْ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ

Marfat.com

عرض کرتی ہیں ابوبکر کے بعد کون افضل ہے؟

قَالَ: عُمَرَ ـــــ فرمایا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہتر ہیں۔

اُمُّ اَبِیْهَا سَیِّدَةُ نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ فاطمۃ الزہراء نے عرض کیا ـــــ ''(یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!)''

لَمْ تَقُلْ فِیْ عَلِیٍّ شَیْئًا؟

آپ نے علی کے بارے میں کچھ نہیں کہا ـــــ

قَالَ: عَلِیٌّ نَفْسِیْ ـــــ فَمَنْ رَأَیْتَهٗ ـــــ یَقُوْلُ فِیْ نَفْسِهٖ شَیْئًا؟ ـــــ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ علی میری جان ہے کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے کہ وہ علی کی ذات کے بارے میں کچھ کہے؟

(مقتل الحسین (علامہ ابوالمؤید موفق بن احمد بن محمد مکی حنفی ص ۶۷ مطبوعہ دارانوارالہدیٰ)

کیا فرماتے ہیں علمائے ذی احتشام اس ارشاد نبوت کے بارے میں ـــــ عَلِیٌّ نَفْسِیْ ـــــ علی میری جان ہے ـــــ اس دنیائے ناپائیدار میں ـــــ اگر کوئی انصاف کا حامی ہو تو اس حدیث پر نہایت عمیق نظر ڈال کر غور فرما کر فیصلہ کرے کہ ذکر فضائل علی کرنے ـــــ اور ان کی محبت وعقیدت میں نغمہ سرا ہونے پر ـــــ جان رسول کو راحت پہنچے گی یا نہیں؟ ـــــ علی کریم کی منقبت کہنے سے اپنے خفتہ مقدر کو جگایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

''مولوی صاحب'' ہر تقریر میں یہ تاثر دینے میں دس فی صد کامیاب دکھائی دیتے ہیں ـــــ کہ فضائل مناقب علی بیان کرنے سے فلاں فرقہ کو تقویت ملنے کا خطرہ ہے ـــــ یہ

Marfat.com

بات کسی صورت میں بھی درست نہیں —— حقیقت اور اندرونی بات یہ ہے کہ —— ''مولوی صاحب'' کے قلبی نہاں خانوں میں بغض علی —— اور ناصبیت کی کوئی چنگاری سلگ رہی ہے، اور یہ بات حق پر مبنی ہے کہ ذکر علی اور ذکر اہل بیت سے دین وایمان اور اسلام کو تقویت ملتی ہے —— ایمان والو! ——

رکھتا ہے دل میں بغض جو آل سے
ایسے فقیہہ شہر کی تکریم چھوڑ دو
جو شہر وباب علم سے رکھتی ہے دور، دور
اس درس گاہ کفر کی تعلیم چھوڑ دو
جن کے قلوب ہیں تہی حب رسول سے
کر لینا ان کی بات تسلیم چھوڑ دو

(خضر)

حدیث نمبر۲۴۴ —— علی ذوالقرنین ہیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے —— جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں عرض کیا گیا —— کہ آپ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں —— حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

ذُكِرْتُ، وَاللهِ، اَحَدُ الثَّقَلَيْنِ، سَبَقَ بِالشَّهَادَتَيْنِ —— وَصَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ —— وَبَايَعَ الْبَيْعَتَيْنِ —— وَاُعْطِيَ السِّبْطَيْنِ —— اَلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ —— وَرُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ مَرَّتَيْنِ —— بَعْدَ مَا غَابَتْ عَنِ الْمُقْلَتَيْنِ —— وَجَرَّدَ

Marfat.com

السَّیْفَ تَارَتَیْنِ ــــــ وَھُوَ صَاحِبُ الْکَرَّتَیْنِ ــــــ فَمِثْلُہٗ فِی الْاُمَّۃِ ــــــ مِثْلُ ذِی الْقَرْنَیْنِ ــــــ ذٰلِکَ مَوْلَائِیْ عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ــــــ

میں ''ان کا'' ذکر کرتا ہوں ــــــ خدا کی قسم ''مولا علی کرم اللہ وجہہ'' نے جن وانس میں سے سب سے پہلے دو گواہیاں دیں، اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے آپ نے نماز ادا کی ــــــ اور دو۲ مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا ــــــ اور آپ نے اپنے دونوں شہزادے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں پیش کیے ــــــ اور آپ پر دو۲ مرتبہ سورج آنکھوں سے اوجھل ہونے کے بعد لوٹایا گیا ــــــ اور آپ نے دو۲ مرتبہ تلوار کو میان سے نکالا ــــــ اور آپ ''دو مرتبہ'' پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والے تھے ــــــ اور ان کی مثال امت میں حضرت ذوالقرنین کی سی ہے ــــــ علی بن ابی طالب میرے مولا ہیں۔

(حوالہ ایضاً ص ۸۰)

دو۲ مرتبہ تلوار کو میان سے نکالنے ــــــ اور دو۲ مرتبہ پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے سے مراد ابن عبدود ــــــ اور مرحب کے ساتھ جنگ ہو سکتی ہے ــــــ اور دوسری یہ کہ حضور علیہ السلام کے ظاہری زمانۂ حیات میں اور دوسری مرتبہ اپنی خلافت کے دوران بھی مراد ہو سکتی ہے ــــــ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے ــــــ اور ایک مرتبہ مجبوری کے عالم میں ــــــ ویسے تو آپ کی تلوار ہر میدان میں چمکتی اور کفر کی تباہی کا سبب بنتی رہی۔

Marfat.com

جناب ذوالقرنین

حضرت ذوالقرنین کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے —

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِى الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ۝ اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ سَبَبًا ۝——

(پارہ ۱۶ سورۂ کہف آیت نمبر ۸۳-۸۴)

اور وہ دریافت کرتے ہیں ذوالقرنین کے بارے میں آپ فرما دیجئے کہ میں ابھی بیان کرتا ہوں تمہارے سامنے اس کا حال، ہم نے اقتدار بخشا تھا اسے زمیں کا اور ہم نے دیا تھا اسے ہر چیز (تک رسائی حاصل کرنے) کا سازوسامان۔

شان نزول

حضرت ذوالقرنین کا واقعہ قرآن مجید میں موجود ہے —— اور ان کے بارے کئی آیات نازل ہوئیں —— علامہ ابن کثیر ان آیات کی شان نزول میں ارقام فرماتے ہیں —— کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ یہودی ذوالقرنین کا قصہ دریافت کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ——

فَاَخْبَرَهُمْ بِمَا جَاءُوْا لَهٗ اِبْتِدَاءً فَكَانَ فِيْمَا اَخْبَرَهُمْ بِهٖ اَنَّهٗ كَانَ شَابًّا مِّنَ الرُّوْمِ وَاَنَّهٗ نَبِيُّ الْاَسْكَنْدَرِيَّةِ ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی گفتگو سے پہلے ہی آگاہ کر دیا کہ تم اس مقصد کے لیے آئے ہو، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ذوالقرنین سے متعلق آگاہ کر دیا —— اس روایت میں یہ بھی ہے رومی

Marfat.com

نوجوان تھا اسی نے اسکندریہ کی بنیاد رکھی۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۰۰ امجد اکیڈمی لاہور سن اشاعت ۱۹۸۲ء)

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ یہودیوں کی ایک جماعت ''بطور امتحان'' رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جناب ذوالقرنین کے بارے میں دریافت کرنے آئی ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بات کرنے سے قبل ہی انہیں بتایا کہ تم ذوالقرنین کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئے ہو ــــ آپ نے انہیں تمام واقعات سے آگاہ فرمادیا۔

کیا ذوالقرنین نبی تھا؟

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کی نبوت سے متعلق بھی اختلاف ہے ــــ بعض علماء فرماتے ہیں وہ نبی تھے ــــ جناب ابوالطفیل فرماتے ہیں ــــ کہ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کہ ذوالقرنین نبی تھا یا بادشاہ ــــ آپ نے فرمایا ــــ

لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا وَلَا مَلَكًا وَلٰكِنْ كَانَ عَبْدًا أَحَبَّ اللّٰهُ فَأَحَبَّهُ اللّٰهُ وَنَاصَحَ اللّٰهَ فَنَاصَحَهٗ ــــ

وہ نہ نبی تھا نہ بادشاہ، لیکن وہ ایسا بندہ تھا جو اللہ سے محبت کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا تھا ــــ وہ اللہ کے لیے پرخلوص تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے خلوص کی قدردانی فرماتا تھا۔

(التفسیر المظہری ج ٦ ص ٦٢ مطبوعہ کوئٹہ)

○ ابن مردویہ نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ نبی تھے؟ تو آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

هُوَ عَبْدٌ نَاصَحَ اللّٰهَ فَنَصَحَهٗ

وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ تھا جو پیکر اخلاص تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے اخلاص کی قدر فرماتا تھا۔

(حوالہ ایضاً)

○ آپ کا مختصر تعارف

امام اسماعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں حضرت کا تعارف کراتے ہوئے رقمطراز ہیں ـــــ کہ جناب ذوالقرنین الاکبر کا اسم گرامی اسکندر بن فیلقوس یونانی ہے ـــــ وہ ساری دنیا کا بادشاہ بنا ـــــ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ـــــ کہ ساری زمین پر چار شخصوں نے شاہی کی، ان میں دو مومن، دو کافر ہیں ـــــ دو مومن یہ ہیں ـــــ

(۱) ـــــ حضرت سلیمان علیہ السلام

(۲) ـــــ حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ـــــ دو۲ کافر یہ ہیں ـــــ

(۱) ـــــ نمرود

(۲) ـــــ بخت نصر

○ ذوالقرنین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے کے نمرود کے بعد پیدا ہوا ـــــ لیکن اس نے عمر طویل پائی ـــــ اس کی عمر ایک ہزار چھ سو سال تھی ـــــ ''النبیان'' میں لکھا ہے کہ ان کی عمر پانچ سو سال تھی۔

''تفسیر الشیخ'' کے مطابق حضرت خضر علیہ السلام اس کے مشیر اعلیٰ تھے اور جب وہ

Marfat.com

جب سکندر اس مہم سے فارغ ہوئے تو اس کے بعد بیت المقدس میں تشریف لے گئے اور وہیں وفات پائی اور وہیں پر مدفون ہیں۔

(تفسیر [illegible] مطبوعہ مکتبہ [illegible])

ایک اور ذوالقرنین

ایک اور سکندر ذوالقرنین گزرے ہیں جو روم کا بادشاہ تھا — وہ سکندر ذوالقرنین کے دو ہزار برس بعد — اور عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو برس پہلے ہوا — اس کے وزیر ارسطو (ارسطاطالیس) فلسفی تھا — اس نے دارا سے جنگ کی اور دارا کے بادشاہوں پر تسلط کیا — اسی کو مقدونی کہتے ہیں۔

وَكَانَ كَافِرًا عَاشَ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً

اور وہ کافر تھا۔ اس کی عمر صرف چھتیس برس تھی۔

فرماتے ہیں — کہ جس ذوالقرنین کا قرآن مجید میں ذکر ہے — اس سے پہلا ذوالقرنین مراد ہے — نہ کہ یہ دوسرا — فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے بھولے بھالے پن سے ان دونوں میں فرق نہ کرتے ہوئے بہت بڑی ٹھوکر کھائی ہے اور بعض نے تو یہ سمجھ لیا کہ قرآن مجید میں اسی دوسرے ذوالقرنین کا ذکر ہے۔ ہم تو انہیں معاف فرمائے ہوئے قرآن مجید کی تفسیر میں ایسی فاش غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔

(تفسیر [illegible] مطبوعہ مکتبہ [illegible])

اسکندر کو ذوالقرنین کیوں کہا جاتا ہے؟

آپ کو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ ایک نیک دل عادل بادشاہ تھا۔ جسے نور ولایت سے نوازا گیا تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسکندر کو ذوالقرنین کیوں کہا جاتا ہے؟

Marfat.com

(۱) امام بغوی (ابو محمد حسین بن مسعود بغوی شافعی متوفی ۵۱۶ھ) فرماتے ہیں کہ ذوالقرنین نام رکھنے کے سبب میں بھی اختلاف ہے—— امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

——لِاَنَّهٗ بَلَغَ قَرْنَی الشَّمْسِ مَشْرِقَهَا وَمَغْرِبَهَا——

وہ سورج کے دونوں کناروں مشرق ومغرب تک پہنچا تھا۔

اس لیے ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔

(۲) بعض علماء فرماتے ہیں۔

لِاَنَّهٗ كَانَ مَلِكُ الرُّوْمِ وَالْفَارِسِ

وہ روم وفارس کا بادشاہ تھا اس لیے اس نام سے ملقب ہوا۔

(۳) لِاَنَّهٗ دَخَلَ النُّوْرَ وَالظُّلْمَةَ

وہ نور اور تاریکی میں داخل ہوا، اس لیے اسے ذوالقرنین کہا جاتا۔

(۴) لِاَنَّهٗ رَاٰی فِی الْمَنَامِ كَاَنَّهٗ اَخَذَ بِقَرْنَیِ الشَّمْسِ

اس لیے کہ اس نے خواب میں سورج کے دونوں کناروں کو پکڑے ہوئے دیکھا تھا۔

(۵) لِاَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ ذُؤَابَتَانِ حَسَنَتَانِ

اس لیے کہ اس کے سر پر دو مینڈھیاں تھیں۔

(۶) لِاَنَّهٗ كَانَ لَهٗ قَرْنَانِ تَوَارِیْهِمَا الْعَمَامَةُ

اس کے سر پر دو سینگ تھے جن کو وہ عمامہ سے ڈھانپ کر رکھتا تھا۔

(بعض علماء نے لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے تاج کے اوپر دو سینگ بنوا رکھے تھے)

(تفسیر معالم التنزیل بغوی ج ۳ ص ۱۷۸ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

Marfat.com

(۷) قاضی پانی پتی فرماتے ہیں —— کہ میں کہتا ہوں —— کہ ابن عبدالحکیم نے یونس بن عبیدہ —— اور شیرازی نے القاب میں قتادہ سے اس طرح روایت کیا ہے۔

وَرُوِیَ اَبُوالطَّفَیْلِ عَنْ عَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: سُمِّیَ ذَاالْقَرْنَیْنِ لِاَنَّہٗ اَمَرَ قَوْمَہٗ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَضَرَبُوْہُ عَلٰی قَرْنِہِ الْاَیْمَنِ فَمَاتَ، فَبَعَثَہُ اللّٰہُ یَعْنِیْ اَحْیَاءَ ثُمَّ اَمَرَھُمْ بِتَقْوَی اللّٰہِ فَضَرَبُوْہُ عَلٰی قَرْنِہِ الْاَیْسَرِ فَمَاتَ فَاَحْیَاءَ اللّٰہُ ——

ابوالطفیل نے مولا علی علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ اس کو ذوالقرنین اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس نے اپنی قوم کو تقویٰ کا حکم دیا —— قوم نے اس کے دائیں طرف چوٹ لگائی تو وہ وفات پا گیا —— اللہ تعالیٰ نے اسے زندہ کر دیا —— پھر اس نے قوم کو تقویٰ کا حکم دیا تو قوم نے اس کے سر پر بائیں طرف لگائی جس کی وجہ سے وہ فوت ہو گیا —— اللہ تعالیٰ نے اسے پھر زندہ کر دیا —— ''اس لیے ان کو ذوالقرنین کہا جاتا ہے'' ——

(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۱۳۴ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

القصہ

حضرت اسکندر ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ —— اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت سے زمین کے کناروں جہاں سے سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے تک پہنچے —— اور پھر شمال کی جانب سفر کیا اور ایک قوم تک پہنچے —— اس قوم نے یاجوج ماجوج کی تباہ کاریوں کی شکایت کی —— آپ نے پہاڑوں کے درمیان نکلنے والے رستے کو لوہا اور تانبا پگھلا کر ایک دیوار بنا دی اور ان کا یعنی یاجوج ماجوج کا رستہ بند کر دیا —— اس دیوار کو —— سد

Marfat.com

سکندری کہتے ہیں ـــــ اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف قوتوں سے نوازا تھا ـــــ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ؀

(سورۂ کہف آیت نمبر ۸۴)

ہم نے اقتدار بخشا اسے زمین میں اور ہم نے دیا تھا اسے ہر چیز (تک رسائی حاصل کرنے) کا ساز و سامان ـــــ

قاضی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ اپنی تفسیر میں اس کا معنی بیان کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ـــــ

اَيْ ـــــ مَكَّنَّا ـــــ اَمْرَهٗ مِنَ التَّصَرُّفِ شَاءَ ـــــ قَالَ بغوی ـــــ قَالَ: عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَخَّرَ لَهُ السِّحَابُ فَحَمِلَهٗ عَلَيْهَا وَمَدَّ لَهُ الْاَوْسَطُ لَهُ النُّوْرُ كَانَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ عَلَيْهِ سَوَاءٌ فَهٰذَا مَعْنٰى تَمْكِيْنُهٗ فِي الْاَرْضِ وَهُوَ اَنَّهٗ سَهَّلَ عَلَيْهِ السَّيْرُ فِيْهَا وَذَلَّلَ لَهٗ طُرُقُهَا ـــــ

یعنی ہم نے اسے زمین میں تصرف کا اختیار بخشا، جیسے چاہے اس میں تصرف کرے ـــــ امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ـــــ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے بادل کو اس کے لئے مسخر کر دیا تھا اور اس پر وہ سوار ہوتے تھے ـــــ اور اس کو سارے اسباب عطا فرمائے تھے ـــــ اس کے لیے نور کو پھیلا دیا تھا ـــــ اس لیے رات اور دن برابر روشن ہوتے تھے، "تُمَكَّنَ فِي الْاَرْضِ" کا یہی مطلب ہے ـــــ اور زمین میں چلنا

Marfat.com

اس کے لیے آسان کر دیا تھا ـــــ اور راستے اس کے لیے ہموار کر دیئے تھے ـــــ

صاحب مظہری سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں کہ امام بغوی فرماتے ہیں ـــــ کہ حضرت حسن (بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس کا معنی ـــــ بَلَاغًا اِلٰی حَیْثُ اَرَادَ ـــــ کیا ہے۔یعنی جہاں وہ پہنچنے کا ارادہ کرتا تھا ہم اسے پہنچنے کے سارے اسباب مہیا کر دیتے تھے ـــــ فرماتے ہیں بعض علماء نے اس کا معنیٰ یہ کیا ہے ـــــ قَرَّبْنَا اِلَیْہِ اَقْطَارَ الْاَرْضِ ـــــ یعنی ہم نے زمین کے کناروں کو اس کے قریب کر دیا تھا۔

(تفسیر مظہری ج ۵ ص ۱۴۴ مطبوعہ دار احیاء التراث بیروت)

(تفسیر بغوی ج ۳ ص ۱۷۸ مطبوعہ ادارہ تعلیمات اشرفیہ ملتان پاکستان)

ذوالقرنین کو یہ سب کچھ نبوت کے ادب کی وجہ سے میسر ہوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سلطان سکندر ذوالقرنین ایک دفعہ مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے، کسی نے کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام یہیں پر یعنی مکہ معظّمہ میں تشریف فرما ہیں ـــــ تو سکندر ذوالقرنین سواری سے اتر پڑے ـــــ اور فرمایا۔

مَا یَنْبَغِیْ لِیْ اَنْ اَرْکَبَ فِیْ بَلْدَۃٍ فِیْھَا اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ فَنَزَلَ ذُوالْقَرْنَیْنِ وَمَشٰی اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ

''کہ جس دھرتی پر نبی حضرت ابراہیم خلیل رحمان علیہ السلام تشریف فرما ہوں وہاں سواری پر سوار ہو کر جانا، نامناسب ہے اور پیدل چل کر حضرت

Marfat.com

ابراہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے۔''

○ وہاں حاضر ہو کر ملاقات کی اجازت چاہی —— حضرت ابراہیم علیہ السلام باہر تشریف لائے —— اور اسکندر ذوالقرنین کو سلام کہہ کر گلے لگایا —— امام حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں —— کہ ملاقات کے وقت گلے لگانے کی سنت ابراہیم علیہ السلام سے جاری ہوئی۔

○ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اسکندر ذوالقرنین نے ادب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں بادلوں کو حکم دیا کہ سکندر کے اشاروں پر چلیں —— اسی دن سے بادل کا کام بن گیا کہ وہ سکندر اعظم کے لشکر اور ان کے جنگی آلات اور دیگر اسباب اٹھا کر پہنچتا اور وہاں پہنچاتا جہاں وہ چاہتے تھے۔

وَسَخَّرَ لَهُ النُّوْرَ وَالظُّلْمَةَ فَإِذَا سَرٰى يَهْدِيْهِ النُّوْرُ مِنْ اَمَامِهٖ وَتَحُوْطُهُ الظُّلْمَةُ مِنْ وَّرَائِهٖ ——

اور اسی وقت سے یہ بھی ہو گیا کہ نور اور ظلمت سکندر کے قبضے میں ہو گئے کہ جہاں وہ جانا چاہتے تھے تو نور آگے آگے ہوتا —— اور پھر انہیں اور ان کے لشکر کو ظلمات ڈھانپ لیتی تھی۔

چوں نبد در تو صفات جبرئیل
ہمچو فرخے بر ہوا جوئی سبیل
چوں نبد دا تور صفت بے خبرے
صد پت گر بست در آخور پرے

جب اللہ تعالیٰ تیرے اندر جبرئیلی صفات رکھتا ہے تو تم ہوا (کے دوش پر سوار

ہوکر) آسمانوں کی طرح اڑتے نظر آؤ گے ـــــ

اگر تمہارے اندر گدھے کی صفات ہوں، تو اگر تجھے سو ۱۰۰ پر دیئے جائیں تب بھی تو صرف گھاس تک اڑے گا۔ اور بس ـــــ

(تفسیر روح البیان ج ۵ ص ۲۹۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

الغرض

قارئین کرام! یہاں اس مقام پر حضرت ذوالقرنین سے متعلق بیان بظاہر خارج از موضوع نظر آئے گا ـــــ لیکن اس مختصر واقعہ جسے قرآن مجید نے بیان کیا ہے اور مفسرین نے اپنی اپنی تفسیروں میں مختلف طریقوں سے تحریر فرمایا ہے ـــــ جس کو نہایت مختصر انداز میں یہاں بیان کیا تا کہ قارئین کو حضرت ذوالقرنین کے بارے میں کچھ معلومات حاصل ہو سکیں ـــــ اس کی ایک اور وجہ بھی ہے ـــــ وہ یہ کہ ـــــ حدیث نمبر ۴۴۲ جو اوپر گزر چکی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میرے مولا علی ذوالقرنین ہیں ـــــ آگے ایک حدیث شریف آرہی ہے ـــــ اس حدیث مقدسہ پر غور فرمائیں تا کہ آپ علی علیہ السلام ذوالقرنین کی مرتبت کے نور سے بہرہ یاب ہو سکیں۔

حدیث نمبر ۴۴۳ ـــــ امت رسول کا ذوالقرنین

علامہ سیّد محمد صالح کشفی، ترمذی حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشہور ترین کتاب ـــــ ''مناقب المرتضوی'' ـــــ میں مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کی حدیث نقل فرمائی ہے ـــــ مولائے مومناں فرماتے ہیں ـــــ

اَنَا ذُو الْقَرْنَیْنِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

میں امت (امت رسول) کا ذوالقرنین ہوں۔ (مناقب المرتضوی ص ۱۳۴)

Marfat.com

حدیث نمبر۴۴۴ —— میں وہ ذوالقرنین ہوں ——

مولا علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ——

اَنَا ذُوالْقَرْنَیْنِ الْمَذْکُوْرُ فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی

میں (وہ) ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر آسمانی کتابوں میں مذکور ہے جو اس سے پہلے نازل ہوئیں ——

(مناقب المرتضوی ص ۱۲۱)

○ حضرت اسکندر ذوالقرنین کا واقعہ قرآن مجید میں ہے —— کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کیسی کیسی قوتوں سے نوازا تھا —— آپ کے لیے بادلوں کو مسخر کر دیا وہ ان کے اشاروں پر چلتے تھے —— آپ کے سامان اور افواج کو جہاں جانا ہوتا پہنچا دیتے —— زمیں آپ کے لیے سکیڑ لی جاتی —— یاجوج ماجوج سے انسانوں کو بچانے کے لیے سخت ترین دیوار —— ”جسے سد سکندری کے نام سے پکارا جاتا ہے“ بنائی تاکہ لوگ ان کی تباہ کاریوں سے بچ سکیں —— نور ان کے آگے آگے چلتا —— جب چاہتے اندھیرے ان کو ڈھانپ لیتے —— اور ان کی دونوں کن پٹیوں پر ضربیں لگائی گئیں اور آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعظیم کی —— حضرت خلیل اللہ نے انہیں سینے سے لگایا —— جس کے باعث انہیں اس قسم کی بلندیوں سے نوازا گیا۔

○ مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ سے متعلق ان تمام امور کو سامنے رکھ کر —— پھر مندرجہ بالا تینوں احادیث کو دیکھیں —— حدیث نمبر ۴۴۲ —— ۴۴۳ —— ۴۴۱ —— تو حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی —— اور مولا علی کا یہ فرمان —— ”میں اس امت کا ذوالقرنین ہوں“ —— سمجھ میں آجائے گا۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۴۵ ——— غیب کی کنجیاں

قاتل مرحب وعنتر کرم اللہ وجہہٗ کا ارشادگرامی ہے:

اَنَا الَّذِیْ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ لَایَعْلَمُهَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ غَیْرِیْ

میں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس غیبی (خزانوں) کی کنجیاں ہیں کہ ان کنجیوں کو رسول اللہ کے بعد میرے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(مناقب المرتضوی ص۱۲۰)

حدیث نمبر ۴۴۶ ——— کتاب اللہ کا عالم

امام ولایت علی کرم اللہ وجہہٗ کا فرمان ہے:

اَنَا الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ عَلٰى مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ

میں وہ ہوں جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم ہے (وہ کتاب) جو دلالت کرتی ہے عِلْمِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْن پر ———

''یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے پر دلالت کرتا ہے''

(حوالہ ایضاً ص۱۲۲)

حدیث نمبر ۴۴۷ ——— فصل الخطاب

مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا ———

اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ فَصْلُ الْخِطَابِ اَنَا قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

میں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس فصل خطاب ہے۔[1]
اور میں جنت ودوزخ کو تقسیم کرنے والا ہوں۔

(مناقب مرتضوی ص۱۲۳)

---

[1] فصل الخطاب: یعنی وہ خطاب جو حق وباطل کو جدا جدا کردے۔

Marfat.com

○ خیال رہے کہ حضرت خواجہ سید محمد پارسا قدس سرہ العزیز نے مندرجہ بالا حدیث شریف و سامنے رکھتے ہوئے فضائل اہل بیت میں لکھی گئی اپنی کتاب کا نام ——— فصل الخطاب رکھا ہوا ہے۔

حدیث نمبر ۴۴۸ ——— ترجمان وحی خدا

آپ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔

اَنَا تَرْجُمَانُ وَحْیِ اللّٰہِ، اَنَا مَعْصُوْمٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ

میں مفسر وحی خدا ہوں، میں اللہ کے نزدیک (خطرات وشکوک اور کبائر) سے پاک ہوں ———

(حوالہ ایضاً ۱۲۲)

حدیث نمبر ۴۴۹ ——— برہان خداوندی

حضور مولائے کائنات فرماتے ہیں۔

اَنَا حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَفَوْقَ الْاَرْضِیْنَ

میں زمینوں اور آسمان پر رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی برہان دلیل ہوں ———

(حوالہ ایضاً ۱۲۲)

حدیث نمبر ۴۴۹ ——— خازن علم خدا

دروازۂ مدینۃ العلم کرم اللہ وجہہ کا ارشاد گرامی ہے۔

اَنَا خَازِنُ عِلْمِ اللّٰہِ، اَنَا قَائِمٌ بِالْقِسْطِ

میں علم خداوندی کا خزانچی اور عدل پر قائم رہنے والا ہوں۔

(ایضاً ص ۱۲۲)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۵۰ —— صوت رعد

آپ کرم اللہ وجہہٗ نے اعلان فرمایا —— ''لوگو!''

اَنَا عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ صَوْتَہٗ فِی الْحُرُوْبِ کَاَصْوَاتِ الرَّعْدِ

میں علی بن ابی طالب ہوں جس کی آواز جنگوں کے میدانوں میں بجلی کی آوازوں کی طرح ہے ——

(ایضاً ص ایضاً)

حدیث نمبر ۴۵۱ —— ہزار صحیفے

مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا۔

اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ اَلْفُ کِتَابٍ مِّنْ کُتُبِ الْاَنْبِیَاءِ

میں وہ شخص ہوں جس کے پاس انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں سے ہزار کتابیں موجود ہیں ——

(ایضاً ص ۱۲۶)

حدیث نمبر ۴۵۲ —— دنیا کی ہر لغت کا عالم

اِمَامُ الْمُتَکَلِّمِیْنَ کرم اللہ وجہہٗ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اَنَا الْمُتَکَلِّمُ بِکُلِّ لُغَتٍ فِی الدُّنْیَا

میں وہ شخص ہوں جو دنیا کی ہر لغت (ہر زبان و ہر بولی) میں کلام کرتا ہوں۔

(مناقب المرتضوی ص ۱۲۶)

حدیث نمبر ۴۵۳ —— مرسوخ فی العلم

علامۂ زمانہ کرم اللہ وجہہٗ کا فرمان ہے۔

اَنَا لَّذِیْ ھُوَ حَامِلُ عَرْشِ اللّٰہِ مَعَ الْاَبْرَارِ مِنْ وُلْدِیْ وَحَامِلُ

Marfat.com

الْعِلْمِ، اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ تَاْوِیْلَ الْقُرْآنِ وَالْکُتُبِ السَّالِفَةِ، اَنَا الْمَرْسُوْخُ فِی الْعِلْمِ

میں وہ شخص ہوں جو اپنی اولاد کے نیکوکاروں کے ساتھ عرش خداوندی کا اٹھانے والا ہوں — اور میں وہ ہوں لوائے حمد (حمد کا جھنڈا) اٹھانے والا ہوں — میں وہ شخص ہوں جو قرآن معنوں اور سابقہ کتابوں کی تاویل سے خوب واقف ہوں — میں علم میں پختہ کیا گیا ہوں —

(مناقب المرتضوی ص ۱۳۱)

حدیث نمبر ۴۵۴ — قمیص

علامہ کشفی حنفی مصابیح القلوب کے حوالے سے ایک حدیث بیان فرماتے — جس کے راوی امام حسین علیہ السلام ہیں — امام فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے والد ''علی'' دریائے فرات کے کنارے پر غسل فرمانے کے لیے پانی میں اترے — اچانک پانی کی ایک موج اٹھی اور آپ کے پیراہن مبارک کو بہا کر لے گئی — جب پانی سے باہر تشریف لائے تو ایک ہاتفِ غیبی نے آواز دی۔

اُنْظُرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ وَخُذْ مَا تَرٰی

اپنی دائیں طرف دیکھ، جو نظر آئے اسے پکڑ لے۔

جب حضرت مولا علی نے دائیں طرف نگاہ کی تو دیکھا کہ ایک پیراہن دیبا (ایک قسم کا ریشمی کپڑا) کے پارچے میں لپٹا ہوا ہے — آپ نے اس کو لے لیا — ایک پارچہ (کپڑے کا ٹکڑا) اس کے گریبان سے گرا جس میں لکھا تھا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - هٰذَا هَدِیَّةٌ مِّنَ اللهِ الْعَزِیْزِ

Marfat.com

الْحَكِيْمِ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ —— هٰذَا قَمِيْصٌ يُوْرَثُ عِمْرَانَ كَذَالِكَ اَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخِرِيْنَ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ —— یہ تحفہ اللہ تعالیٰ عزیز وحکیم کی طرف سے ہے —— یہ ہدیہ قمیص ہے، جو عمران کو میراث میں دی گئی ہے، اسی طرح اس کو دوسرے لوگوں کو میراث میں دیتے ہیں۔

(حوالہ ایضاً ص ۱۴۱)

حدیث نمبر ۴۵۵ —— سورج سے گفتگو

علامہ خوارزمی حنفی، علامہ کشفی حنفی نے اپنی اپنی کتاب میں حدیث نقل کی جو امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے —— کہ شاہ ولایت پناہ —— حضور سیّد المرسلین کی ''ظاہری'' حیات میں امیر المؤمنین کے لقب سے ملقب تھے —— اور اس امر کا قصہ یوں ہے —— کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— کہ اے بھائی! آفتاب جہاں تاب سے کلام کرو —— کہ وہ بھی تجھ سے کلام کرے گا —— امیر المؤمنین علی نے آفتاب سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْعَبْدُ الْمُطِيْعُ اللهِ

تم پر سلام ہو اے خدا کے فرماں بردار بندے۔

سورج نے جواباً عرض کیا۔

وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَاِمَامُ الْمُتَّقِيْنَ، وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ ——

اور آپ پر بھی سلام ہو —— اے مومنوں کے امیر —— اور پرہیز گاروں

Marfat.com

کے امام ــــ اور چمکتی ہوئی نورانی پیشانیوں والے لوگوں کے پیشوا اور رہبر۔

بعد ازاں سورج نے عرض کیا ــــ یا علی! تو اور تیرے دوست بہشت میں ہوں گے ــــ اور قیامت کے دن سب سے پہلے تربت رسول شق ہوگی ــــ اور بعد میں آپ علیہ السلام کو لباس حیات آراستہ کیا جائے گا ــــ جب سورج نے مولا علی کو یہ خوشخبری سنائی ــــ تو امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ قبلہ رو ہو کر سجدۂ شکر بجا لائے ــــ اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

یَا اَخِیْ یَا حَبِیْبِیْ اِرْفَعْ رَأْسَكَ فَقَدْ بَاهَی اللّٰہُ بِكَ اَهْلَ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ ــــ [1]

اے بھائی! اے میرے حبیب! اپنا سر اٹھا کہ اللہ تعالیٰ فخر فرماتا ساتوں آسمانوں والوں پر تیری وجہ سے۔

(مقتل الحسین ص ۸۴ ــــ مناقب المرتضوی ص ۱۴۴)

حدیث نمبر ۴۵۶ ــــ میں واقف ہوں

مولائے ارضین وسماوات فرماتے ہیں ــــ

اَنَا الَّذِیْ اُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَاَدْفَعُ الْاَبْرَصَ وَاَعْلَمُ مَافِی الضَّمَائِرُ اَنَا اُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَأْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ــــ

---

[1] مناقب المرتضوی میں ــــ فقد بان اللہ ــــ ہے ــــ جس کا معنی بنتا ہے ــــ کہ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کو رلا رہا ہے۔

Marfat.com

میں وہ شخص ہوں کہ مادرزاد اندھے کو (باذن اللہ) بینائی دیتا ہوں، اور کوڑھ کے مرض کو دور کرتا ہوں، اور تمہیں بتا سکتا ہوں جو تم کھاتے ہو۔ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔

(مناقب المرتضوی ص ۱۳۰)

مناقب المرتضوی میں فَقَدْ بِاَنَّ اللّٰہَ ہے جس کا معنی بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آسمانوں کو ہلا رہا ہے۔

حدیث نمبر ۴۵۷ ـــــ اسد اللہ الغالب

حضرت علامہ سید محمد صالح کشفی حنفی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور ترین کتاب ـــــ "مناقب مرتضوی" ـــــ میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک لمبی روایت نقل کی ہے جس کا آخری حصہ قارئین کی عقیدتوں کے نام کرتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ اے سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)! جب میں شب معراج، سدرۃ المنتہیٰ سے گزر کر اس مقام پر پہنچا کہ جبریل (علیہ السلام) میرا ساتھ دینے سے عاجز رہ گئے تو میں اکیلا ہی عرش مجید کی طرف روانہ ہوا ـــــ اور عالم وجود سے نکل کر بالکل الگ ہو گیا ـــــ خدائے لایزال کی جناب میں راز کہتا اور جواب سنتا تھا ـــــ اسی عالم میں اپنے سامنے ایک شیر کھڑا ہوا دیکھا ـــــ جب غور سے نگاہ کی، تو کیا دیکھتا ہوں کہ اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب ہے۔

جب میں معراج سے واپس آ کر اپنے بستر پر پہنچا تو علی نے نہایت ادب واحترام اور تسلیمات وسلام کے ساتھ اندر آ کر کہا ـــــ اے خیر الانام! ـــــ عنایات ملک علام! آپ کو مبارک ہو ـــــ بعد ازاں جو راز واسرار مجھ میں اور پروردگار کے درمیان ہوئے تھے

Marfat.com

لفظ بلفظ بیان کر دیئے —— اے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آدم علیہ السلام کے زمانے سے لے کر اب تک —— انبیاء —— اولیاء —— صلحا اور اتقیا میں سے کوئی کسی بلا، یا پھر تکلیف میں مبتلا ہوتا تھا —— علی اس رنج و بلا سے چھٹکارے کا باعث بنتے تھے —— چنانچہ یہ حدیث قدسی شریف اس بیان کی شاہد ہے۔

يَا اَحْمَدُ اَرْسَلْتُ عَلِيًّا مَعَ كُلِّ نَبِيٍّ سِرًّا وَّمَعَكَ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً ——

اے احمد! میں نے علی کو ہر نبی کے ساتھ پوشیدہ طور پر بھیجا، اور تیرے ساتھ پوشیدہ اور ظاہری دونوں طرح رکھا۔

(مناقب المرتضوی ص ۱۶۷)

خواجۂ اجمیر

سلسلۂ چشتیہ کے پیران پیر حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس طرف اشارہ فرمایا ہے اور اس حقیقت کے راز کو عیاں کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

چوں شد نبی ﷺ بہ معراج دید آں زماں علی را
شیرے کہ بود سرہا برعرش پائمالش

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج میں تشریف لے گئے تو عرش پر حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کو ایک شیر کی طرح پایا —— جس نے شیطانوں کے سر پائمال کر دیئے تھے ——

(نوائے صوفیہ ص ۱۳۰)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۵۸ —— محبت اہل بیت کی علامت

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یُؤْمِنُ رَجُلٌ حَتّٰی یُحِبَّ اَهْلَ بَیْتِیْ بِحُبِّیْ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ —— وَمَا عَلَامَةُ حُبِّ اَهْلِ بَیْتِكَ؟ —— قَالَ: ”هٰذَا“، وَضَرَبَ بِیَدِهٖ عَلٰی عَلِیٍّ ——

کوئی بھی مرد مومن نہیں ہوسکتا، یہاں تک کہ وہ میری محبت کی وجہ سے میرے اہل بیت سے محبت نہ کرے —— حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت کی محبت کی علامت کیا ہے؟ —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کرم اللہ وجہہ پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا یہ (علی) ہے —— ”یعنی میرے اہل بیت سے محبت کی نشانی علی علیہ السلام کے ساتھ محبت ہے۔“

(جواہر العقدین ص ۳۳۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، امام نور الدین علی بن عبداللہ سمہودی متوفی ۹۱۱ھ)

حافظ شیرازی (محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ) نے کیا خوب کہا ہے۔

آں را کہ دوستی علی علیہ السلام نیست، کافراست
گو زاہد زمانہ وگو شیخ راہ باش

جو مولا علی کرم اللہ وجہہ سے محبت نہیں رکھتا، وہ کافر ہے خواہ وہ اپنے زمانے کا بڑا پرہیزگار اور شیخ طریقت ہی کیوں نہ ہو ——

امروز زندہ ام بہ ولائے تو یا علی
فردا بہ روح پاک اماماں گواہ باش

Marfat.com

یا علی علیہ السلام! آج (اس دنیا میں) میں آپ کی محبت دل میں لیے ہوئے جی رہا ہوں —— آپ کو حسنین علیہ السلام امامین کی روح کی قسم کل (قیامت کے دن) آپ اس حقیقت کے گواہ رہیں!

حدیث نمبر ۴۵۹ —— علی و اہل بیت کی محبت

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ —— اس آیت مبارکہ (سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا[1]) کے تحت فرماتے ہیں:

لَا یَبْقٰی مُؤْمِنٌ اِلَّا وَفِیْ قَلْبِهٖ وُدٌّ لِعَلِیٍّ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ

کوئی مومن باقی نہ رہے گا۔ مگر یہ کہ اس کے دل میں علی اور ان کی اولاد کی محبت ہو۔ (یعنی علی و اہل بیت کی محبت کے بغیر کوئی نہیں ہوسکتا)

(جواہر العقدین ص ۳۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

○ سلطان سلاطین اقالیم اولیاء —— سیّدنا خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے جذبات عقیدت و محبت کا اپنے شعر میں یوں اظہار فرمایا۔

بے حاصلیم گرچہ از دھر و ملک و مالش
مارا بس است حاصل، مہر علی و آلش

اگرچہ ہم دنیا کا ملک و مال نہیں رکھتے —— مگر ہمیں علی اور ان کی اولاد کی محبت کی دولت مل گئی ہے، جو ہمارے لیے کافی ہے ——

(نوائے صوفیا ص ۱۲۸)

حدیث نمبر ۴۶۰ —— قیامت کے دن چار سوال

سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

---

[1] سورہ مریم آیت نمبر ۹۶ —— عنقریب رحمٰن ان کے لیے لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا فرمادے گا۔

Marfat.com

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَزُوْلُ قَدَمٌ عَنْ قَدَمٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یَسْأَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی الرَّجُلَ عَنْ اَرْبَعٍ: عَنْ عُمْرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ ــــ وَعَنْ جَسَدِہٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ، وَعَنْ مَالِہٖ مِمَّ کَسَبَہٗ؟ وَفِیْمَ اَنْفَقَہٗ؟ وَعَنْ حُبِّنَا اَھْلِ الْبَیْتِ ــــ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ ــــ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، وَمَا اٰیَۃُ حُبِّکُمْ؟ ــــ فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَأْسِ عَلِیٍّ، فَھُوَ جَالِسٌ اِلٰی جَانِبِہٖ ــــ وَقَالَ: اٰیَۃُ حُبِّنَا حُبُّ ھٰذَا بَعْدِیْ ــــ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، قیامت کے دن کوئی آدمی قدم نہ اٹھا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے بارے میں سوال نہ کر لے ــــ اس کی عمر کے بارے میں کہ اس نے اپنی عمر کیسے گزاری ــــ اور اس کے جسم کے بارے میں کہ اس نے اپنے جسم کو (کس قسم کے اعمال میں مبتلا کر کے) بوڑھا کیا ــــ اور اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے مال کیسے کمایا اور کہاں کہاں خرچ کیا ــــ اور ہمارے اہلبیت کی محبت کے بارے میں ''پوچھا جائے گا'' ــــ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا نبی اللہ! آپ کے اہل بیت کی محبت کی نشانی کیا ہے؟ ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کے سر پر رکھا جو آپ کی ایک جانب بیٹھے تھے ــــ آپ نے فرمایا، ہمارے اہل بیت کی محبت کی پہچان

Marfat.com

وعلامت میرے بعد یہ ہے ''یعنی علی سے محبت کرنا ہے''

(جواہر العقدین ص ۳۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، سن اشاعت ۱۹۹۵ء (امام نور الدین علامہ بن عبداللہ سمہودی)

حدیث نمبر ۴۶۱ ـــ چہروں کی چمک

مولا علی سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

یَا عَلِیُّ! اِنَّ شِیْعَتَنَا یُخْرِجُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلٰی مَا فِیْهِمْ مِّنَ الذُّنُوْبِ وَالْعُیُوْبِ، وَجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَیْلَةِ الْبَدْرِ ـــ

اے علی! بے شک ہمارے ''چاہنے والے'' گروہ، قیامت کے دن اپنی قبروں سے (اس حال میں) نکلیں گے کہ ان پر گناہوں اور عیبوں میں سے کچھ نہ ہوگا (یعنی گناہوں اور عیبوں سے پاک ہوں گے) ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ـــ

(حوالہ ایضاً ۳۳۷)

○ اوپر درج دونوں حدیثوں کا ایک ہی معنی اور مفہوم ہے کہ علی کریم کے ساتھ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اہل بیت کے ساتھ محبت ومودت اور عقیدت کی دلیل وبرہان اور علامت ہے مصطفےٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ازواج مطہرات ہوں یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد ہو تمام سے مودت کی نشانی مولا علی سے محبت ہے، بعض لوگ مولا علی کے بغض میں اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ ان کا ذکر کرنا پسند نہیں کرتے ـــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سے بغض کا یہ حال ہے یزید لعین جشن منائے جارہے ہیں ـــ اور زباں درازی کا یہ عالم ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو باغی

Marfat.com

کہہ رہے ہیں۔

خواجہ غریب نواز

چشتیوں کے پیران پیر حضور سیّدی خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے لوگوں کے بارے میں ایک شعر کہا ہے اس پر غور فرمائیں ——— فرماتے ہیں:

با اہل بیت حیدر ہرکس کہ آشنا نیست
درخانہ راہ دادہ بیگانۂ عیالش

جو شخص حیدر کے اہل بیت (یعنی اولاد) کی قدر و قیمت سے واقف نہیں ضرور اس نے اپنے گھر میں کسی نیچ ذات کو ڈال رکھا ہے ———

(نوائے صوفیا ص ۱۳۰)

○ قارئین کرام! ——— خواجہ غریب نواز نے اس شعر میں جو استعارہ استعمال کیا ہے ——— میں نے آج تک کسی شاعر کے کلام میں نہیں دیکھا ——— حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ العزیز کئی مثنویوں اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں نے بھی کنایہ استعمال کیا ذرا وہ بھی دیکھ لیں ——— لکھتے ہیں۔

بغض حیدر، ہرکہ در دل کرد جا
بے شکے دانم ورا، مادر خطا

جو شخص دل میں حیدر علیہ السلام سے کینہ رکھتا ہے، یقیناً اس کی ماں سے جرم سرزد ہوا تھا ———

(نوائے صوفیا ص ۱۶ بحوالہ لسان الغیب)

○ حضرت عطار رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ——— لسان الغیب ——— میں ہی لکھا

Marfat.com

ہے۔

ہر کرا بغض علی اندر دل است
دوزخ با آتش اول منزل است

جس کسی کے دل میں علی کی عداوت و بغض ہے اس کی پہلی منزل دوزخ کی آگ ہے——

ترک کن بغض علی مرتضٰی
گر ہمی خواہی تو قربت با خدا

(اے کلمہ گو) اگر تو بارگاہ خداوندی میں قربت حاصل کرنا چاہتا ہے—— تو علی مرتضٰی سے بغض و کینہ رکھنا چھوڑ دے——

ترک کن بغض امام المتقیں
کیں بود حب نبی المرسلیں

پرہیزگاروں کے امام (یعنی مولا علی) سے بغض رکھنا چھوڑ دے—— کیوں کہ آپ علیہ السلام سے بغض نہ رکھنا ہی رسولوں کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھنے کا ہم معنی ہے——

(لسان الغیب ص ۱۳ تا ۱۵ بحوالہ نوائے صوفیا ص ۷۰)

نوٹ:- مندرجہ بالا دونوں حدیثوں اور کئی مقامات پر احادیث میں شیعہ کا لفظ آیا ہے—— خیال رہے کہ یہ کسی فرقے کا نام نہیں یہ گروہ—— پیروکار وغیرہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے—— جس سے مراد اولیائے کرام اور اہل سنت و جماعت ہیں، جو علما کریم کے پیروکار ہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبر۴۶۲ —— نور منبروں پر

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

يَا عَلِيُّ بَخٍّ بَخٍّ مَنْ مِّثْلُكَ وَالْمَلَائِكَةُ تَشْتَاقُ إِلَيْكَ وَالْجَنَّةُ لَكَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُنْصَبُ لِي مِنْبَرٌ مِنْ نُّوْرٍ وَالْإِبْرَاهِيمَ مِنْبَرٌ مِنْ نُوْرٍ وَّلَكَ مِنْبَرٌ مِنْ نُوْرٍ فَتَجْلِسُ عَلَيْهِ وَإِذَا مُنَادٍ يُّنَادِي بَخٍّ بَخٍّ مَنْ وَصِيٍّ بَيْنَ حَبِيْبٍ وَخَلِيْلٍ ثُمَّ أُوْتِيَ بِمَفَاتِيْحِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَادْفَعُهَا إِلَيْكَ ——

یا علی واہ واہ تمہاری مثل کون ہوسکتا ہے کہ فرشتے تمہارے مشتاق ہیں —— اور جنت تمہارے واسطے ہے۔ تو جب قیامت کا دن ہوگا تو میرے لیے نور کا ایک منبر نصب کیا جائے گا —— اور ایک نور کا منبر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے اور ایک نور کا منبر تمہارے لیے رکھا جائے اور تم اس منبر پر بیٹھو گے، اس وقت ایک آواز دینے والا آواز دے گا، مرحبا واہ واہ ''کیا خوب ہے'' کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلیل خدا علیہ السلام کے درمیان میں وصی (یعنی علی بیٹھا) ہے —— پھر مجھے جنت اور دوزخ کی کنجیاں دی جائیں گی —— اور میں وہ چابیاں تیرے حوالے کر دوں گا ——

(مودۃ القربیٰ ص ۱۶ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت)

خیال رہے:- کہ مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے بعض لوگوں کے دماغوں میں ابال

Marfat.com

آجائے گا اور زبانیں آتش فشاں کی صورت اختیار کرلیں گی، دماغی شریانیں پھٹنے کے قریب ہوں گی —— عارف باللہ، سیّد السادات علامہ سیّد علی بن شہاب ہمدانی قدس سرہ العزیز کو گالیاں دی جائیں گی، اور راقم پر تبروں کی بوچھاڑ —— اور ناپسندیدہ چیخ وچنگھاڑ —— اور ہر قسم کا واویلا چاروں طرف سنائی دے گا —— اس سے پہلے کہ مختلف مدارس کے دارالافتا سے گرجنے کی آوازیں سنائی دیں —— ماحول کو ٹھنڈا کرنے کے لیے —— ایک حدیث شریف بیان کرنے لگا ہوں تا کہ تپتے ہوئے سینوں میں ٹھنڈک پیدا ہوسکے۔

حدیث نمبر ۴۶۳ —— نور کے منابر

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ لِلّٰہِ عِبَادًا یَّجْلِسُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُّوْرٍ وَیَغْشٰی وُجُوْھَھُمُ النُّوْرُ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ الْخَلَائِقِ ——

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور نور ان کے چہروں کو ڈھانپے ہوئے ہوگا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ مخلوقات کے حساب سے فارغ ہوگا ——

(المعجم الکبیر'' امام طبرانی'' ج ۸ ص ۱۱۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

کیوں جناب! جب انبیاء واولیاء خدائے لایزال کے پاکباز بندے نوری منبروں پر جلوہ افروز ہوسکتے ہیں جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے تو مولا علی ایک نوری منبر پر جلوہ گر

Marfat.com

ہوں تو سینۂ علم ظاہری میں جلن کیوں؟

میں پوچھتا ہوں فتویٰ باز سوداگروں سے تمہیں خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا سے کیا دشمنی ہے؟ —— اگر کوئی خطیب ترنگ میں آ کر علی کا ذکر کرے تو اسے گھورتے کیوں ہو؟ —— اگر کوئی شہیدان کربلا پر ڈھائے جانے والے مصائب کا تذکرہ کرے تو تمہارے پر کینہ سینوں سے دھواں کیوں اٹھنے لگتا ہے؟ —— یاد رکھو! بغض علی منافقت کی نمایاں نشانی ہونے کے ساتھ ساتھ جنت و دوزخ کی کنجی بھی ہے۔

گر بنودے ز بہر اعدایش

نافریدے خدائے نار سقر[1]

اگر دوزخ مولا علی کے دشمنوں سے مختص نہ ہوتا تو خدا اس کو پیدا ہی نہ کرتا ——

حدیث نمبر ۴۶۴ —— جنت کا تالہ اور چابی

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت —— فرماتے ہیں کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَلَيْكَ بِعَلِيٍّ فَاِنَّ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِهٖ وَجَنَانِهٖ —— وَاِنَّهٗ قُفْلُ الْجَنَّةِ وَمِفْتَاحُهَا وَقُفْلُ النَّارِ وَمِفْتَاحُهَا بِهٖ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَبِهٖ يَدْخُلُوْنَ النَّارَ ——

اے ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما)! علی کی پیروی و فرماں برداری کرو، کیونکہ حق علی کی زبان اور دل پر ہے —— اور بے شک "علی" (مخالفین کے لیے) جنت کا قفل ہے اور (محبوں کے لیے) جنت کی کنجی ہے (اور

[1] سید صالح کشفی حنفی، کوکب دری ص ۵ نوائے صوفیا ص ۱۶۴

Marfat.com

دوستوں کے لیے) دوزخ کا تالہ اور (دشمنوں کے لیے) اس کی کنجی ہے— اس کے ساتھ محبت کرنے والے جنت اور اس سے دشمنی رکھنے والے دوزخ میں داخل ہوں گے۔

مودۃ القربیٰ ص ۱۶ امطبوعہ بیروت

حدیث نمبر ۴۶۵— کنجیوں کے دو گچھے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا— کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو حضرت جبریل اور حضرت میکائیل علیہما السلام میرے پاس کنجیوں کے دو۲ گچھے لائیں گے، ایک گچھا جنت کی کنجیوں کا ہوگا اور ایک دوزخ کی کنجیوں کا— بہشت کی کنجیوں کے اوپر محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی المرتضیٰ (علیہ السلام) کے طرفداروں— اور پیروکاروں— اور مددگاروں کے نام لکھے ہوں گے— اور دوزخ کی کنجیوں پر ان دونوں ہستیوں کے ساتھ بغض رکھنے والوں کے نام لکھے ہوں گے— اور یہ دونوں فرشتے مجھ سے کہیں گے—

يَا اَحْمَدُ هٰذَا مُبْغِضُكَ وَهٰذَا مُحِبُّكَ فَادْفَعْهَا اِلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ، فَيَحْكُمُ فِيْهِمْ بِمَا يُرِيْدُ فَوَالَّذِىْ قَسَّمَ الْاَرْزَاقَ لَا يَدْخُلُ مُبْغِضِيْهِ الْجَنَّةَ وَلَا مُحِبِّيْهِ النَّارَ اَبَدًا—

اے احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ تیرا محبّ ہے— اور یہ تیرا دشمن ہے، ان دونوں (گچھوں) کو علی بن ابی طالب کے حوالے کیجئے۔ وہ ان کے بارے میں جو چاہیں حکم کریں اور میں اس ہستی کی قسم اٹھاتا ہوں جو ہر قسم کا رزق بانٹنے والا ہے— کہ علی اپنے دشمنوں کو کبھی جنت میں داخل نہیں کریں

Marfat.com

گے، اور اپنے حبداروں کو ہرگز ہرگز دوزخ میں نہ بھیجیں گے ——

(مودۃ القربیٰ ص ۱۶)

اس حدیث میں کنجیوں کا تذکرہ ہے جنت ودوزخ کی کنجیاں علی کے پاس ہوں گی —— اور یہ ممکن ہے کہ کوئی مفت کا مفتی کسی کنج دارالافتا میں تشریف فرما، اس حدیث کو دیکھ کر چلانے لگے کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے —— یہ کنجیاں علی کے ہاتھ میں کیوں ہیں؟ —— اس قسم کے مفتیوں کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ جب بغض علی کا بخار دماغ میں اپنے اثرات دکھانے لگے تو ٹھنڈے پانی کا پورا پیالہ نوش فرمائیں، سینے کی جلن دور ہونے کے بعد غور فرمائیں کہ یہ کنجیاں عطا کس نے کی ہیں؟ —— رسول دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے —— اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ چابیاں جبریل ومیکائیل علیہما السلام نے بارگاہ مصطفوی میں نہایت ادب سے پیش کیں۔

منکرین شان رسالت کو نظر انداز کرتے ہوئے —— اپنی جماعت، جماعت اہل سنت کے علمائے ذی مرتبت کی خدمت اقدس میں عرض گزار ہوں کہ حضرات عالی وقار ہم آج تک میاں محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں سے اپنی تقریروں میں سجا کر، مسکرا کر ترنم کی دنیا بسا کر یہ شعر پڑھتے آئے ہیں —— اور پڑھتے رہیں گے —— کہ ——

ہر مشکل دی کنجی یارو ہتھ مرداں کے آئی
مرد نگاہ کرن جس ویلے مشکل رہوے نہ کائی

علی شاہ مرداں ہے —— علی شیر یزداں ہے —— علی سلطان سلاطین اقالیم ولایت ہے —— قلعۂ خیبر کے اکھاڑنے والا کون ہے سوائے علی کے —— علی قاتل مرحب وعنتر ہے —— ابن عبدود کے غرور کو خاک میں ملانے والے علی کے ہاتھ میں کوئی کنجی، کسی

Marfat.com

خزانے کی چابیاں ہونی چاہئیں یا نہیں ـــــ کیا آپ بھی علی کے ہاتھ میں اپنے بچوں کے پھٹے ہوئے خون آلود کپڑے ہی دیکھنا پسند کرتے ہیں ـــــ کیا لوائے حمد علی کے ہاتھ میں نہیں سجتا؟ ـــــ کیا آپ کو بھی قیامت کے دن علی کے ہاتھ میں جام کوثر اچھا نہیں لگتا؟ ـــــ آپ دشمنان علی کی خرافات سے ہرگز متاثر نہ ہوں ـــــ کیونکہ ان لوگوں کے گندے نظریات ہمارے عقائد میں شامل نہیں ہیں ـــــ اور نہ ہی ہمیں ان سے کوئی سروکار ہے ـــــ کون علی! ـــــ وہ علی ـــــ

نور خدا کے نور کا حصہ کہیں ـــــ جسے
وہ ہے حریم قدس کا روشن دیا علی
خیبر شکن، امام زمن، نور کی کرن
دروازۂ علوم ہے مولا مرا علی
برق تپاں تھی آپ کی تلوار ذوالفقار
مرد جلی ہے، پرتو دست خدا علی
عنتر سے پوچھ! مرحب سرکش سے پوچھ لے
جاتا ہے رن میں کس طرح بن کر قضا علی
اہل کرم ہیں، راحت قلب رسول ﷺ ہیں
زہراؑ، حسنؑ ، حسینؑ ، شہ اولیاء علی

(خضر)

حدیث نمبر ۴۶۶ ـــــ اسلام میں پہلا رخنہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا ـــــ

اَوَّلُ ثَلْمَةٍ فِی الْاِسْلَامِ مُخَالَفَةُ عَلِیٍّ

اسلام میں پہلا رخنہ (سوراخ) مولا علی کی مخالفت ہے۔

(مودۃ القربیٰ ص ۱۰)

حدیث نمبر ۴۶۷ ـــــ علی کے بعد کیا ہوگا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

اِنَّ اللّٰہَ فَتَحَ ھٰذَا الدِّیْنَ بِعَلِیٍّ، فَاِذَا مَاتَ عَلِیٌّ فَسَدَ الدِّیْنُ وَلَا یُصْلِحُہٗ اِلَّا الْمَہْدِیُّ بَعْدَہٗ ـــــ

کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو علی کے سبب سے فتح وکامیابی عطا فرمائی ہے ـــــ جب علی انتقال کر جائیں گے۔ تو دین میں فساد پیدا ہو جائے گا، کوئی اس دین کی اصلاح نہ کرے گا سوائے امام مہدی ''علیہ السلام'' کے جو علی کے بعد ہوں گے۔

(مودۃ القربیٰ ص ۱۸)

حدیث نمبر ۴۶۸ ـــــ جنت کا دابہ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

یَا عُمَرُ! رَأَیْتُ دَابَّةَ الْجَنَّةِ تَاْکُلُ الطَّعَامَ وَتَشْرَبُ الشَّرَابَ وَتَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ ھٰذَا دَابَّةُ الْجَنَّةِ وَاَشَارَ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ

Marfat.com

اَبِیْ طَالِبٍ ــــــ

اے عمر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں نے جنت کا دابہ دیکھا ہے جو کہ کھانا بھی کھاتا ہے اور پانی بھی پیتا ہے ــــ اور بازاروں میں چلتا بھی ہے ــــ علی المرتضیٰ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ یہ جنت کا دابہ ہے ــــ

(منتخب کنز العمال علیٰ حاشیہ مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۳۶ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

ــــ دَابَّۃُ الْاَرْضِ ــــ دَابَّۃُ الْجَنَّۃِ ــــ

قارئین عظام! ــــ قرآن مجید میں ــــ دابۃ الارض ــــ اور حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ــــ دابۃ الجنۃ ــــ کا ذکر موجود ہے، کتب تفاسیر و احادیث میں کچھ اس طرح ہے۔

دَابَّۃُ الْاَرْضِ :- دابۃ الارض سے متعلق قرآن مجید میں ہے۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْھِمْ اَخْرَجْنَا لَھُمْ دَآبَّۃً مِّنَ الْاَرْضِ تُکَلِّمُھُمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ۝

(پارہ ۲۰ سورۂ نمل آیت نمبر ۸۲)

اور جب بات ان پر واقع ہو جائے گی تو ہم زمین سے ان کے لیے چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔

○ تفسیر خزائن العرفان میں ہے کہ ــــ اس چوپایہ کو دابۃ الارض کہتے ہیں، یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا، فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا ــــ ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا ــــ ایمان

Marfat.com

داروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے نورانی خط کھینچے گا —— کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے سیاہ مہر لگائے گا ——

(تفسیر خزائن العرفان ص ۵۷۵ مطبوعہ حافظ کمپنی لاہور)

○ —— تفسیر روح البیان میں مندرجہ بالا آیت کے تحت امام حقی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہم نے ان کے لیے ظاہر کیا زمین کا ایک جانور جس کا نام —— جاسہ —— ہے —— کیونکہ وہ دجال کی خبر دینے والا ہے —— اور دجال بحر شام کے جزیرہ میں مقید پڑا ہے —— اور جاسہ بھی اسی جزیرہ میں رہتا ہے —— جیسا کہ —— ''مشارق'' کے آٹھویں باب کی حدیث میں ہے۔

○ کافروں کو فصیح عربی میں —— عرب کو عربی میں اور عجم کو عجمی زبان میں کہے گا کہ کچھ لوگ ان آیات پر ایمان نہیں لائیں گے جو قیامت کے آنے پر دلالت کرتی ہیں —— مطلب یہ کہ جب قیامت قریب ہوگی تو اللہ تعالیٰ —— دآبۃ الارض کو کھڑا کرے گا جیسے کہ صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے باہر لا کر معجزہ دکھایا ——

زمین کا دابہ کیسا ہوگا

امام حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علمائے کرام فرماتے ہیں۔

انھا جمعت خلق کل حیوان ولھا وجہ کوجہ الادمیین مضیئۃ یبلغ راسھا السحاب فیراھا اھل المشرق والمغرب ——

وہ جانور تمام مخلوق کی صورت پر پیدا کیا جائے گا، چنانچہ اس کا چہرہ آدمیوں جیسا چمکدار ہوگا، اور اس کا سر بادلوں کو چھوئے گا، جسے تمام اہل مشرق ومغرب

Marfat.com

دیکھیں گے ــــ

حدیث شریف:- میں ہے۔

طول الدابة ستون ذراعا يدركها طالب ولا يفوتها هارب ــــ

کہ اس کا قد ستر گز لمبا ہوگا، اس کے پکڑنے والے اسے پکڑ نہ سکیں گے اور نہ ہی کوئی بھاگنے والا اس سے (بچ کر) بھاگ سکے گا۔

(تفسیر روح البیان ج ۶ ص ۳۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

موسیٰ علیہ السلام کا عصا ــــ سلیمان علیہ السلام کی انگشتری

حضرت شیخ الحدیث محمد خلیل خاں قادری برکاتی ــــ اپنی مشہور ترین کتاب ــــ ہمارا اسلام ــــ میں ارقام فرماتے ہیں ــــ کہ دابۃ الارض عجیب شکل کا ایک جانور ہوگا جو کہ کوہ صفا سے برآمد ہوکر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا ــــ اور ایسی تیزی سے دورہ کرے گا کہ کوئی بھاگنے والا اس سے بچ نہ سکے گا ــــ فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا اور بزبان فصیح کہے گا ــــ ھٰذَا مُؤْمِنٌ وَھٰذا کَافِر ــــ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے ــــ اس کے ایک ہاتھ میں موسیٰ علیہ السلام کا عصا ــــ اور دوسرے ہاتھ میں سلمان علیہ السلام کی انگشتری ہوگی ــــ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی خط کھینچے گا جس سے سیاہ چہرہ نورانی ہو جائے گا ــــ اور انگشتری (انگوٹھی) سے ہر کافر کی پیشانی پر سیاہ مہر لگائے گا، جس سے اس کا چہرہ بے رونق ہو جائے گا ــــ اس وقت تمام مسلمان و کافر اعلانیہ ظاہر ہوں گے ــــ یہ علامت کبھی نہ بدلے گی ــــ جو کافر ہے ہرگز ایمان نہ لائے گا ــــ اور جو مسلمان ہے ہمیشہ ایمان پر قائم رہے گا ــــ

Marfat.com

آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے دوسرے روز لوگ اسی چرچا میں ہوں گے کہ کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا — اور یہ جانور نکلے گا — پہلے یمن میں — پھر نجد میں ظاہر ہو کر غائب ہو جائے گا — اور تیسری بار مکہ معظّمہ میں ظاہر ہو گا —

(ہمارا اسلام ص ۲۶۲ — تا — ۲۶۳ مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور)

علی علیہ السلام دَآبّۃُ الْجَنَّۃ ہے

اوپر دآبۃ الارض — کا مختصر ترین تعارف کرانے کا مقصد یہ ہے کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے — مولا علی کو — دابۃ الجنۃ — جنت کا دابہ — کہا ہے فرمایا — کہ اے عمر یہ علی جنت کا دابہ ہے — زمین کا دابہ اور جنت کا دابہ — ان دونوں کو کن الفاظ میں تطبیق دی جا سکتی ہے — جتنا زمین اور جنت میں فرق اتنا؟ — ہرگز نہیں جنت کے دابہ کی حقیقت صرف وہی ہستی جانتی ہے، جس نے علی کریم کو ''دابۃ الجنۃ'' کا لقب عطا فرمایا ہے۔

چشتیوں کی اقلیم کے تاجدار حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجری اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان حقائق کی طرف اشارہ فرمایا ہے فرماتے ہیں۔

مدح علی نہ گنجد در شرح گر شب وروز
صد چوں کمال گوید صد سال از کمالش
ہستم گدائے شاہے کیں چرغ لاجوردی
دودے ست باز رفتہ از مطبخ نوالش

اگر شب و روز سو سال تک مولا علی کے کمالات بیان کریں مدحت، شرح و بیان میں نہیں آ سکتی — (فرماتے ہیں) — میں ایسے بادشاہ (علی

Marfat.com

مرتضیٰ) کا گداگر ہوں کہ یہ نیلگوں آسمان اس کی عطا کے باورچی خانے سے اٹھنے والا ایک دھواں ہے——

حدیث نمبر ۴۶۹——سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی

مولائے کائنات کا ارشاد گرامی ہے——فرماتے ہیں——

اَنَا لَّذِیْ عِنْدِیْ خَاتَمُ سُلَیْمَانَ (علیہ السلام)

میں وہ شخص ہوں جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی موجود ہے——

(مناقب مرتضوی ص ۱۲۱ علامہ سید صالح حنفی کشفی)

حدیث نمبر ۴۷۰——عصائے موسیٰ علیہ السلام

مولا علی کرم اللہ وجہہٗ اپنے بارے میں فرماتے ہیں۔

اَنَا عَصَاءُ الْکَلِیْمِ وَبِہٖ اٰخِذٌ بِنَا صِیَۃِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا عصا میں ہوں—— اور میں اس کے ذریعہ سے تمام مخلوق کی پیشانی کو پکڑنے والا ہوں——

(حوالہ ایضاً ص ۱۲۶)

قارئین کرام!—— قرآن مجید میں دابۃ الارض —— حدیث رسول دَابَۃُ الْجَنَّۃِ کو سامنے رکھتے ہوئے غور فرمائیں کہ—— زمین کے دابہ کے پاس عصائے موسیٰ علیہ السلام ہوگا—— اور دابۂ جنت—— ارشاد فرما رہا ہے—— کہ دنیا والو! میں عصائے کلیم اللہ ہوں—— میرے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہے—— ان تمام فرامین کو سامنے رکھتے ہوئے عمیق ترین نظروں سے دیکھو!—— حقیقتیں نکھر کر سامنے آجائیں گی—— بندۂ ناچیز کے پاس نہ تو وہ علم ہے اور نہ ہی جرأت—— کہ ان امور کو واضح کرسکوں یا کھول کر بیان کرسکوں—— میں وہ ہوں جو علمائے متکلمین اور مفتیان شرع

Marfat.com

متین کے خوفناک فتاویٰ سے ڈرتے ہوئے لرزتے ہاتھوں سے اہل بیت رسول کی مرتبت لکھنے کی جسارت کرتا رہتا ہوں ـــــ سچی بات یہ ہے کہ ان امور کے اسرار و رموز سے پردہ اٹھانے کا علمی طور پر یارا نہیں رکھتا ـــــ امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھ لیتے ہیں ـــــ آپ فرماتے ہیں۔

لَوْ اَنَّ الْمُرْتَضٰی یُبْدِیْ مَحَلَّہٗ
لَکَانَ الْخَلْقُ طُرًّا سُجَّدًا لَّہٗ

اگر علی مرتضیٰ اپنے مرتبے کو ظاہر کرتے تو تمام مخلوق آپ کو سجدہ کرنے لگتی۔

(الصواعق المحرقہ ص ۲۰۱ مطبوعہ مصر بحوالہ نوائے صوفیا ص ۲۲)

○ لاکھوں قطبوں کے مرشد سلسلۂ چشتیہ کا حسن و جمال حضرت خواجہ سیّد نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ استعاروں کی زبان میں ارشاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

امام دیں کسے باشد کہ در وقت ولادت او
بود در کعبہ وکعبہ زکعبش درصفا باشد
امام حق کسے باشد کہ او در طینت آدم
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را ہم بودہ ولایت راولا باشد

دین اسلام کا وہی امام و پیشوا ہو سکتا ہے جس کی پیدائش کعبہ میں ہو، اور کعبہ اس کے قدم سے اور منور ہو جائے ـــــ امام برحق وہی ہے جو رسالت مآب کے ہمراہ آدم کے خمیر میں ولایت کی تمنا بن کر شامل تھا ـــــ

(نوائے صوفیہ ص ۱۲۷ بحوالہ اخبار شیراز ۸ صفر ۱۳۷۴ھ)

Marfat.com

حدیث نمبر ۷۱ ـــــ پہاڑوں کا وزن جاننے والا

حضرت مولائے کائنات علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔

اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ عَدَدَ النَّمْلِ وَوَزْنَهَا، وَمِقْدَارَ الْجِبَالِ وَوَزْنَهَا، وَعَدَدَ قَطْرَاتِ الْاَمْطَارِ ـــــ

میں وہ شخص ہوں جو چیونٹیوں کی تعداد جانتا ہوں اور ان کا وزن (کیا ہے) جانتا ہوں ـــــ اور پہاڑوں کی مقدار اور ان کا وزن بھی جانتا ہوں ـــــ اور بارش کے قطروں کی تعداد کو جانتا ہوں ـــــ

(مناقب مرتضوی ص ۱۳۶ (علامہ سید محمد صالح ترمذی، کشفی، حنفی)

گروہ صوفیہ کے سردار کا لقب پانے والے حضرت ابوالقاسم بن محمد بن جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ علی کرم اللہ وجہہٗ میں ایک بلند پایا منقبت کہی ہے ـــــ جس میں آپ کے علم کا ذکر بھی ہے ـــــ حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

نہ یافت وھم و خرد پایۂ کمال علی
بہ وصف راست نیابد بیان حال علی

عقل و دانش اور وہم وخیال، مولا علی کے اوصاف حمیدہ کے نقطۂ کمال تک نہ پہنچ سکے (وہ اس لیے) کہ آپ کا حال حدِ بیان سے بالاتر ہے۔

مقرر است کہ در عہد فطرت ارواح
بہ روح پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بد اتصال علی

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ جب روحیں پیدا کی گئیں تو اس وقت علی علیہ

Marfat.com

[illegible] سے متصل تھی۔

[illegible]

[illegible]

جب [illegible] مولا علی کے نورانی وجود کا پودا [illegible]

[illegible] سے سیراب ہو——

جواب [illegible] سوالات [illegible]

کہ نا گفتہ جواب یک سوال علی

مولا علی نے انبیاء کے سارے سوالوں کے جوابات دیئے لیکن کسی ایک نبی میں بھی یہ صلاحیت نہ تھی کہ آپ کے کسی ایک سوال کا جواب دے سکے——

حضرت جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شعر کا مطلب یہ ہے کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی علم کی اس منزل پر فائز نہ تھا جس پر حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی ذات گرامی فائز تھے——

زجام لطف خدا تا ابد بود سیراب
کسے کہ نوش کند شربۂ زلال علی

جو شخص علی علیہ السلام کی محبت کی شراب خالص کا ایک گھونٹ پی لے گا، وہ ہمیشہ ہمیشہ خدا کی رحمت کے پانی سے سیراب رہے گا——

ازاں زماں کہ بدیدم جمال او در خواب
نہ بودہ ام نفسے خالی از خیال علی

جب سے میں نے خواب میں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کے چہرہ اقدس

Marfat.com

کی زیارت کی ہے۔اس وقت سے ایک سانس بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں
علی پاک کا خیال میرے دل میں نہ رہتا ہو——

گواہ باش خدایا کہ بندۂ تو جنید
ہمیشہ است محبّ علی وآل علی

الٰہی! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ تیرا یہ بندہ جسے لوگ جنید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کہتے ہیں ہمیشہ کے لیے علی کریم اور علی کی اولاد کا حبدار ہے——

(دیوان جنید ''نولکشور'' ص ۲۶ —— بحوالہ نوائے صوفیہ ۲۸ —— تا —— ۳۲)

حدیث نمبر ۲۷۴ —— مخلوق کے اعمال پر نظر

امام علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں——

اَنَا الَّذِیْ اَرَیٰ اَعْمَالَ الْخَلَائِقِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
وَلَا یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّنْهُمْ——

میں وہ شخص ہوں کہ مشرقوں اور مغربوں میں مخلوقات کے اعمال کو دیکھتا ہوں
اور ان کی کوئی چیز مجھ پر پوشیدہ نہیں۔ (مناقب مرتضوی ص ۱۳۷)

○ مولا علی کریم کرم اللہ وجہہ کا شعر ہے فرماتے ہیں۔

وَ هٰذَا الْعِلْمُ لَهُ یَعْلَمُهُ اِلَّا
نَبِیٌّ اَوْ وَصِیِّ الْاَنْبِیَاءِ

یہ علم ایسا ہے کہ جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نبیوں کے وصی کے علاوہ کوئی
نہیں جانتا۔

(دیوان امام علی بن ابی طالب ص ۷ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی للمطبوعات بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۹ء——
شرح دیوان علی ص ۱۵۰ مطبوعہ مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور سن اشاعت ۲۰۱۲ء)

Marfat.com

○ حضرت نورالدین عبدالرحمٰن المعروف ملا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حقائق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عقیدت آگیں اور محبت بھرے انداز میں —— شان مولا علی میں اشعار کہے ہیں ان میں بطور تبرک ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

علی شاہ عالم اِماماً کبیرا
زبعد نبی ﷺ شد بشیراً نذیرا

مولا علی علیہ السلام ساری دنیا کے بادشاہ ہیں، اور بڑے امام ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بشیر ونذیر ہیں (یعنی جنت کی خوشخبری دینے والے اور آنے والے خطرات سے آگاہ کرنے والے ہیں)

زتو ہست روشن مہ ومہر وکوکب
توئی در دو عالم سراجاً منیرا

(یا علی) چاند، سورج اور ستارے آپ ہی (کے عکس کامل) سے روشن ہیں —— اور آپ ہی دونوں جہانوں میں روشنی دینے والے چراغ ہیں۔

علی اولیاء را دلیل حق آمد
علی انبیاء را ولیاً نصیرا

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے ولیوں کو حق کا راستہ دکھایا ہے —— اور نبیوں کے دوست اور مددگار رہے ہیں۔

زتو نیست پوشیدہ احوال جامی
کہ ہستی بہ معنیٰ سمیعاً بصیرا

(مولائے من!) آپ سے جامی کا حال پوشیدہ نہیں ہے —— کیونکہ آپ

Marfat.com

(اوصاف الٰہی کا پرتو ہونے کا باعث) سب کی سنتے بھی ہیں اور سب کچھ دیکھتے بھی ہیں ——

(معارف اسلام لاہور (۱۳۹۰ھ بحوالہ نوائے صوفیہ ۱۵۷/۱۵۵)

علامہ جامی رحمۃ اللہ علیہ ایک فقید المثال عالم دین متین تھے اور بہت بڑے شاعر —— شیخ النحو تھے —— نحو کی مشہور ترین کتاب کافیہ کی شرح فرمائی —— جو شرح جامی کے نام سے مشہور ہے —— آپ سلسلہ نقشبندیہ کے اور عاشق رسول —— اور آپ کے سینۂ بے کینہ میں مودت اہل بیت اور محبت مولا علی کا نور جلوہ زن تھا ——

لیکن ''میزان الکتب'' کے مصنف کی نوک قلم سے بچ نہ سکے ان پر شیعہ و رافضی ہونے کا فتویٰ صادر فرمادیا —— اور ان کا قصور یہ سمجھا گیا کہ انہوں نے نظم و نثر میں عقیدت بھرے انداز میں اہل بیت رسول کا ذکر فرمایا —— جو مصنف کے مزاج کے سخت خلاف ہے ——

چھٹی صدی ہجری کے مشہور ترین بزرگ صوفیائے کرام کی جماعت میں شامل ہزاروں اشعار کے شاعر تذکرۃ الاولیاء کے مصنف حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ العزیز بھی اپنے دور کے ناصبیوں کے متاویٰ سے نہ بچ سکے —— آپ نے اس امر کا اظہار بھی فرمایا ہے —— فرماتے ہیں ——

ایں زماں عطار گشتہ رافضی
کوری چشم لعین ناصبی

ناصیوں (دشمنان علی) کی آنکھ کا اندھا پن دیکھئے کہ وہ آج کل عطار کو رافضی سمجھتے ہیں (حالانکہ میں رافضی نہیں بلکہ علی کی دوستی کا دم بھرتا ہوں)

Marfat.com

شافعی رضی اللہ عنہ گفتش کہ جبش رفض ماست
ایں چنیں رفضے بہ دیں ایں جارو است

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں سے کہا کہ تم علی علیہ السلام کی محبت کو ہمارا رفض سمجھتے ہو، اگر یہی رفض ہے تو ایسا رفض دین میں درست ہے۔

رفض او دین من است اندر جہاں
شاہد مقصود من کرو بیاں

مولا علی علیہ السلام کی محبت جسے لوگ میرا رفض کہتے ہیں، دنیا میں میرا دین وایمان ہے، اور میرے اس مدعا ومقصود کے وہ فرشتے گواہ ہیں، جو باری تعالیٰ کے عرش پر مامور ہیں ——

جہل بغض مرتضیٰ وآل اوست
قتل ایں کس پیش ما ایں جانکوست

مولا علی سے اور ان کی اولاد سے بغض رکھنا جہالت ہے —— اور ایسے شخص کو "جو ان سے بغض رکھتا ہو" ہمارے مسلک میں اسے قتل کر دینا جائز ہے۔

جاہلاں دارند بغض بو تراب
ہست بر ایشاں بحکم حق عذاب

جو لوگ ابوتراب (مولا علی) سے بغض وکینہ رکھتے ہیں وہ جاہل ہیں ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا ——

Marfat.com

رشتہ ٔ مابا علی پیوستہ است
آں خوارج ریں سبب دل خستہ است

ہمارا رشتہ و تعلق علی علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہے اور محکم ہے اس لیے یہ خارجی دل ہی دل میں کڑھتے رہتے ہیں——

رشتۂ اعضائے من گوید جواب
نیست حب دیگرم جز بوتراب

(قبر میں نکیرین کے سوالات کے جواب میرے اعضاء کی نس نس) ان کے جواب میں کہے گی کہ میرے دل میں علی کی محبت کے سوا کسی اور کس کی محبت نہیں۔

ایں زماں عطار سر حیدر است
برتن خارج چونیش خنجر است

آج کل عطار حیدر کرار کا راز بنا ہوا ہے، یہ بات خارجیوں کے جسم میں نوک خنجر کا کام کر رہی ہے——

(لسان الغیب مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ انڈیا ص ۹ —— تا —— ۱۳ بحوالہ نوائے صوفیہ ص ۶۸ —— تا —— ۶۹)

حضرت بابا فریدالدین عطار قدس سرہ العزیز اپنے زمانے کے مولویوں سے ناراض نظر آتے ہیں —— آج اس میرے دور میں بھی مولوی قسم کی مخلوق کا یہی عالم ہے —— علی واہلبیت کا نام تقریر و تحریر میں آنے کی دیر ہے کہ مفت کے مفتیوں کے دارالافتاء گرجنے لگتے ہیں —— فتویٰ بازوں کو شاید علی سے متعلق یہ علم نہیں کہ

اس کے دشمن دین کے، اسلام کے غدار ہیں
اس کے سب باغی، جہاں بھی کلاب النار ہیں

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۷۳ ——— اللہ کے نزدیک حجت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا، کہ سامنے سے علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ، نمودار ہوئے ——— تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ———

هٰذَا حُجَّةٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ

یہ (علی) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری امت پر حجت ہے۔

(مناقب مرتضوی ص ۱۱۰)

حجت:- حجت کے معانی امام حسین علیہ السلام کے باب میں ملاحظہ فرمائیں ——— حقیقتوں کی پوری کائنات نکھر کر سامنے آجائے گی۔

حدیث نمبر ۴۷۴ ——— علی کی اطاعت فرض ہے

امام زین العابدین نے اپنے باپ حسین سے اور امام حسین نے اپنے باپ علی (علیہم السلام) سے روایت بیان کی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ———

ان اللہ فرض علیکم طاعتی ونھاکم عن معصیتی ——— وفرض علیکم طاعة علی بعدی ——— ونھاکم عن معصیته ——— وھو وصیی ووارثی ——— وھو منی وانامنه ——— حبه ایمان وبغضه کفر ——— محبه محبیی وھو مولی من انا مولاہ ——— وانا مولی کل مسلم ومسلمة ——— وانا وھو ابوا ھذہ الامة ———

(اے لوگو!) اللہ تعالیٰ نے میری اطاعت تم پر فرض کر دی ہے، اور تمہیں

Marfat.com

میری نافرمانی سے منع کیا ہے —— اور میرے بعد علی کی اطاعت فرض قرار دی ہے —— تمہیں علی کی نافرمانی سے منع کیا ہے —— علی میرے وصی اور میرے وارث ہیں —— علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں —— علی کی محبت ایمان ہے —— اور علی سے بغض رکھنا کفر ہے —— علی کا دوست میرا دوست ہے —— علی سے بغض رکھنے والا، محمد سے بغض رکھنے والا ہے —— علی اس کا مولا ہے جس کا میں مولا ہوں —— میں ہر مسلمان مَرد، اور ہر مسلمان عورت کا مولا ہوں —— میں اور علی دونوں اس امت کے باپ کی حیثیت رکھتے ہیں ——

(ینابیع المودہ ج اول ص ۱۲۳ مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۴۷۵ —— ولایت امیر المؤمنین

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

(پارہ ۳۰ سورۃ تکاثر آیت ۸)

پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن تمام نعمتوں کے بارے میں۔

(یعنی قیامت کے دن سب سے پوچھا جائے گا ان تمام نعمتوں کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کو عطا فرمائیں)

اس آیت کی تفسیر میں —— امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی مسند سے اس آیت سے متعلق روایت کیا ہے ——

قال النعيم ولاية امير المؤمنين عَلِيِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ

Marfat.com

آپ نے فرمایا ـــــ النعیم ـــــ سے مراد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں۔

(حوالہ ایضاً ص۱۱۱)

ولایت علی کب سے ـــــ کہاں تک

مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہٗ سے تمام سلاسل طریقت چلے ہیں ـــــ اور آسمان ولایت پر شاہی آپ کی ہے۔

عالم تے شاہی حیدر دی، کونین تے قبضہ حیدر دا

کونین دے سارے ولیاں چوں اچا اے رتبہ حیدر دا

مفسر قرآن حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مظہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں سورۂ آل عمران (پارہ چار) کی آیت نمبر ۱۱۰ ـــــ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الآیہ [1] ـــــ کے تحت ارقام فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اس امت کے لوگ دوسری امتوں کی بہ نسبت رہنمائی کرنے میں بڑھ کر ـــــ اور اللہ تعالیٰ کی طرف جذب میں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ تاثیر والے ہیں ـــــ لکھتے ہیں ـــــ

وَكَانَ قُطْبَ اِرْشَادِ كَمَالَاتِ الْوَلَايَةِ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا بَلَغَ اَحَدٌ مِّنَ الْاُمَمِ السَّابِقَةِ دَرَجَةَ الْاَوْلِيَاءِ اِلَّا بِتَوَسُّطِ رُوْحِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ـــــ ثُمَّ كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْصَبِ الْاَئِمَّةِ الْكِرَامِ اَبْنَاؤُهٗ اِلٰى حَسَنِ الْعَسْكَرِیْ ـــــ

حضرت مولا علی علیہ السلام کمالات ولایت کے قطب ارشاد ہیں ـــــ سابقہ امتوں میں سے کوئی بھی آپ کی روح کے وسیلہ کے بغیر درجۂ ولایت

---

[1] تم بہترین امت ہو جو ظاہر کی گئی ہے لوگوں (کی ہدایت و بھلائی کے لیے)

Marfat.com

کو نہیں پہنچا ـــــ پھر اس منصب پر آپ کی اولاد میں سے فائز ہوئے ـــــ یہاں تک کہ امام حسن عسکری (علیہ السلام) قاضی پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیخ سیّد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ـــــ

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَائِیْ ـــــ وَھُوَ عَلٰی ذٰلِکَ الْمَنْصَبِ اِلٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ـــــ

آپ اس منصب پر قیامت تک قائم رہیں گے ـــــ اسی لیے آپ نے فرمایا۔

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

پہلے لوگوں کے سورج غروب ہو گئے، ہمارا سورج ہمیشہ افق پر چمکتا رہے گا، کبھی غروب نہ ہو گا۔

(تفسیر مظہری ج ۲ ص ۱۲۲ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت)

جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر سے یہ بات واضح ہو گئی کہ پہلے تمام انبیاء و رسل کی امتوں کے اولیائے کرام کو ولایت کے کمالات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ کی روح کے توسط سے ملتے تھے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ـــــ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک کے لیے آپ کا فیضان جاری رہے گا اور ولایت کی کائنات میں وہی قدم رکھ سکتا ہے جس کا قلبی تعلق مولائے کائنات سے ہو ـــــ علی کے ساتھ بغض رکھنے والا اگر پیری، فقیری کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ پرلے درجے کا کذاب، فریب کار اور دیوث ہے ـــــ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی امر کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

Marfat.com

بَازْبَاشْ اے بَابِ رَحْمَتْ تَا اَبَدْ
بَارْگَاہِ مَالَہٗ کُفُوًا اَحَدْ

(اے علی!) اے رحمت کے دروازے! ــــ اے اس ذات تک پہنچنے کے آستانے جس کی کوئی نظر نہیں، ہمیشہ ہمیشہ کھلا رہ۔

نعیم سے مراد محمد وآلِ محمد ہیں:- اوپر ینابیع المودۃ اور تفسیر مظہری کے حوالے سے لکھا ــــ اب حضرت علامہ امام سیّد محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر روح المعانی کا حوالہ پیش ہے آپ لکھتے ہیں ــــ کہ نعیم سے مراد ــــ

وھو محمد وعترتہ علیہ وعلیھم الصلوٰۃ والسلام

اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کی آل وعترت علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ج ۱۵ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان)

حدیث نمبر ۷۶ ــــ ہاتھ پاؤں چومنا

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

رَاَیْتُ عَلِیًّا یُقَبِّلُ یَدَ الْعَبَّاسِ وَرِجْلِہٖ

میں نے علی المرتضٰی کو دیکھا کہ آپ ''اپنے چچا'' عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اور پاؤں چوم رہے تھے ــــ

(کنز العمال ج ۱۳ ص ۲۲۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

اس حدیث شریف سے دروازۂ علوم نبوت علی کریم کی عظمتوں کی بلندیوں اور نیاز مندیوں کے انوار ــــ اور تعلیمات رسالت پر عمل کرنے اور بزرگوں کے سامنے آداب بجالانے کا پتہ چلتا ہے ــــ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا ہاتھ پاؤں چومنا مولائے مومناں

Marfat.com

کی سنت ہے——

آج کلمہ گولوگ ہر سنت کو بدعت کا نام دے کر اپنی اپنی دوکان اور کاروبار فتویٰ بازی چمکا رہے ہیں—— اور خاندان رسالت مآب کے بغض وعناد میں اتنے آگے نکل گئے ہیں کہ ان کو کچھ بھی سجھائی نہیں دے رہا—— ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس آتش انگیزی سے بچائے—— اور خاندان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا نور جلتے ہوئے سینوں میں ٹھنڈک پہنچانے کا باعث بنے۔

حضرت سیّد شاہ نعمت اللہ ولی شافعی، حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے علی شاہ مرداں کی شان میں ایک منقبت لکھی ہے—— بطور تبرک ایک دو شعر ہدیۂ قارئین ہیں—— لکھتے ہیں۔

دم بدم، دم از ولائے مرتضٰی باید زدن
دست دل بردا من آل عبا باید زدن

ہر سانس پر علی مرتضٰی کا دم بھرنا اور آل عبا کا دامن ہاتھ میں رکھنا چاہئے۔

نقش حب خانداں بر لوح دل باید نگاشت
مہر مہر حیدری برجان ما باید زدن

خاندان رسالت کی محبت کا نقش دل کی تختی پر جما کر علی کی محبت کی مہریں روح پر لگا لینا چاہئیں۔

از زبان نعمت اللہ منقبت باید شنید
درکف نعلین سیّد بوسہ ہا باید زدن

نعمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ (کاظمی) کی زبان سے منقبت سنو!، اور اس سیّد (علی) کی نعلین (جوڑا مبارک) ہاتھ میں لے کر اسے چومو! تو ولایت کا

Marfat.com

مرتبہ حاصل ہوگا۔

(ذخیرۂ مناقب ص ۱۷۴ بحوالہ نوائے صوفیہ ص ۱۷۴ ـــ تا ـــ ۱۷۶)

حدیث نمبر ۴۷۷ ـــ دروازۂ جنت اور ندائے یا علی

علامہ کشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے، مناقب خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــ کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے کا حلقہ، سرخ یاقوت کا پیدا کیا ہے اور اس کو سونے کے پتروں پر لگایا ہے۔

فَاِذَا دُقَّتِ الْحَلْقَةُ عَلَى الْبَابِ طَنَّتْ وَقَالَتْ: يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ

جب اس حلقہ (گول کنڈا) کو کھٹکھٹایا جاتا ہے تو اس میں سے یہ آواز نکلتی ہے ـــ یا علی، یا علی (یعنی اس حلقہ کو کھٹکھٹانے سے یہ آواز نکلتی ہے)

(مناقب مرتضوی ص ۷۵)

حدیث نمبر ۴۷۸ ـــ امام مبین

امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے ـــ فرماتے ہیں ـــ کہ جب اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ○

(پارہ ۲۲ سورۂ یٰسین آیت نمبر ۱۲)

''ہم نے ہر چیز گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں''

تو لوگوں نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کیا۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! امام مبین سے تورات ـــ یا ـــ انجیل ـــ یا قرآن مجید مراد ہے ـــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــ نہیں ـــ امام حسن فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے باپ ''علی'' کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ـــ

Marfat.com

هُوَ هٰذَا الْاِمَامِ الَّذِیْ اَحْصِیَ اللّٰہُ فِیْہِ عِلْمِ کُلِّ شَیْءٍ

یہ امام مبین ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے گن رکھا ہے ہر چیز کا علم۔

(ینابیع المودہ ج اول ص ۶۵)

حدیث نمبر۷۹ —— میں وہ امام مبین ہوں

حضرت سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں —— کہ میں ایک دن امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے ساتھ جا رہا تھا —— ہم ایک ایسی وادی سے گزرے جو چیونٹیوں سے بھری ہوئی تھی، حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا —— اے امیر المؤمنین —— اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے آپ کسی ایسے فرد کو جانتے ہیں جو یہ بتا سکتا ہو کہ چیونٹیاں کتنی مقدار میں ہیں —— مولا علی نے فرمایا ہاں! اے عمار میں اس شخص کو جانتا ہوں —— جو صرف ان کی تعداد ہی کو نہیں بلکہ یہ بھی بتائے گا کہ ان میں نر کتنے ہیں اور مادہ کتنے ہیں۔

فَقُلْتُ: مِنْ ذٰلِکَ الرَّجُلُ —— فَقَالَ: یَاعَمَّار! —— مَا قِرَأْتُ فِیْ سُوْرَۃِ یٰسِیْن (وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝) فَقُلْتُ: بَلٰی یَا مَوْلَایَ —— فَقَالَ: اَنَا ذٰلِکَ الْاِمَامُ الْمُبِیْنُ ——

''عمار فرماتے ہیں'' میں نے عرض کیا، وہ شخص کون ہے؟ —— آپ نے فرمایا اے عمار! تم نے سورۂ یٰسین (کی اس آیت کو) نہیں پڑھا (وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰہُ فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝) میں نے عرض کیا ہاں! میرے مولا میں نے پڑھا ہے —— آپ نے فرمایا میں وہ امام مبین ہوں —— (ینابیع المودۃ جلد اول ص ۷۵)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۸۰ —— علی نے ذات باری کی قسم اٹھا کر فرمایا

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں علی علیہ السلام کے ہمراہ جا رہا تھا —— ہمارا گزر ایک ایسی وادی سے ہوا —— جو سیلاب کی طرح چیونٹیوں سے بھری ہوئی تھی جناب ابوذر فرماتے ہیں —— میں نے کہا ——

اَللّٰهُ اَكْبَرُ جَلَّ مَحْصِيَهٗ —— فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ قُلْ جَلَّ بَارُؤُهٗ فَوَ الَّذِىْ صُوْرِىْ وَصُوْرُكَ اِنِّىْ اَحْصٰى عَدَدَهُمْ وَاَعْلَمُ الذَّكَرَ مِنْهُمْ وَالْاُنْثٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ——

اللہ اکبر —— ان کی تعداد کو شمار کرنے والا بہت بزرگ ہے، علی علیہ السلام نے فرمایا —— اس طرح نہ کہو —— بلکہ یوں کہو کہ ان کو پیدا کرنے والا بہت بڑا بزرگ ہے —— قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے اور تمہیں انسانی صورت میں پیدا کیا۔ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کی تعداد کو بھی جانتا ہوں اور ان میں نر اور مادہ کی تعداد کو بھی جانتا ہوں۔

(ینابیع المودہ ص ۵۷ مطبوعہ موسستہ الاعلمی)

قارئین عظام! —— اوپر درج احادیث جن میں چیونٹیوں کا ذکر ہے پہلے گزر چکی ہیں —— یہاں پر جناب عمار اور ابوذر رضی اللہ عنہما سے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جن میں الفاظ کا اضافہ کے ساتھ دونوں بیان ہوئیں —— خیال رہے کہ اختلاف الفاظ سے معنیٰ و مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑتا —— معنوی اعتبار سے پختگی پیدا ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث ولایت کو بعض علماء دیوبند نے بھی معنوی تواتر کا درجہ دیا ہے —— بالخصوص سید

Marfat.com

لعل شاہ صاحب بخاری نے حدیث ولایت ـــــ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ ـــــ سے متعلق لکھا ہے کہ اس میں معنوی تواتر پایا جاتا ہے ـــــ محدثین نے ایک ہی حدیث کو مختلف سندوں سے مختلف الفاظ میں بار بار بیان کیا ہے اور اس کی سینکڑوں مثالیں کتب حدیث میں موجود ہیں ـــــ

حدیث نمبر ۴۸۱ ـــــ مولائے بریہ

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں ـــــ کہ ایک صبح کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام فرحت وشادمانی کی صورت میں نازل ہوئے اور ''بارگاہ رسالت میں عرض کرنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!'' میری آنکھ اس عزت افزائی کے سبب ٹھنڈی ہوگی ـــــ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے بھائی اور آپ کے وصی ـــــ وَاِمَامُ اُمَّتِكَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ـــــ اور آپ کی امت کے امام علی بن ابی طالب کو عطا کی ہے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ـــــ میں نے کہا ـــــ اے جبریل! وہ کون سی عزت افزائی ہے جو میرے بھائی کو عطا ہوئی ـــــ جبریل نے عرض کیا ـــــ کہ کل رات کو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں، فرشتوں ـــــ اور عرش اٹھانے والے فرشتوں پر فخر کر رہا تھا ـــــ اور فرمایا ـــــ

یَا مَلَائِکَتِیْ اُنْظُرُوْا اِلٰی حُجَّتِیْ فِیْ اَرْضِیْ کَیْفَ صَفَرَ خَدَّہٗ فِی التُّرَابِ تَوَاضُعًا لِعَظْمَتِیْ اَشْھَدُکُمْ اَنَّہٗ اِمَامُ خَلْقِیْ وَمَوْلٰی بَرِیَّتِیْ ـــــ

اے میرے فرشتو! میری زمین میں میری حجت کو دیکھو! میری عظمت کے اظہار کی خاطر اپنے رخسار کو مٹی پر رکھا ہوا ہے (اے فرشتو!) میں تمہیں گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ (علی) میری مخلوق کا امام ـــــ اور میری سب مخلوقات کا

Marfat.com

مولا ہے ——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۷۷)

حدیث نمبر ۴۸۲ —— شہد کی مکھی نے کہا

شیخ قندوزی نے فرائد السمطین کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک گلی میں جا رہا تھا —— اور علی کا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھا —— ہمارا گزر ایک شہد کی مکھی کے پاس سے ہوا —— مکھی نے بلند آواز میں فصاحت کے ساتھ کہا۔

هٰـذَا مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْاَنْبِيَاءِ —— وَهٰـذَا عَلِيٌّ سَيِّدُ الْاَوْصِيَاءِ وَاَبُو الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ

یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نبیوں کے سردار —— یہ علی ہیں جو اوصیا کے سردار —— اور پاک اماموں کے باپ ——

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمارا گزر ایک اور شہد کی مکھی کے پاس سے ہوا —— وہ مکھی بھی بلند آواز میں فصاحت کے ساتھ کہنے لگی۔

هٰذَا الْمَهْدِيُّ وَهٰذَا الْهَادِيُّ

یہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مہدی ہیں —— اور یہ (علی) ہادی ہیں۔

جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم ایک اور شہد کی مکھی کے پاس سے گزرے —— ''اس مکھی نے بھی'' اسی انداز میں بلند آواز میں کہا۔

هٰـذَا مُـحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ، وَهٰذَا عَلِيٌّ سَيْفُ اللهِ —— فَقَالَ

Marfat.com

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ ـــــ یَاعَلِیُّ! سَمِّہٖ الصَّیْحَانِیْ ـــــ فَسُمِّیَ مِنْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ الصَّیْحَانِیْ

یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ـــــ اور یہ علی اللہ کی تلوار ہیں ـــــ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ـــــ اے علی اس (مکھی) کا نام صیحانی رکھو اس دن سے اس کا نام صیحانی (سخت آواز والی پڑ گیا)

(حوالہ ایضاً ص ۱۳۵)

حدیث نمبر ۴۸۳ ـــــ ارشاد فاروق

علامہ سیّد محمد صالح کشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''الصواعق المحرقۃ'' کے حوالے سے لکھا ہے ـــــ حضرت امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے ـــــ فرماتے ہیں۔

عَلِیٌّ اَفْضَلُنَا

علی ہم سب سے افضل ہیں۔

(مناقب مرتضوی ص ۱۸۷)

حضرت کشفی رحمۃ اللہ علیہ نے معجم اوسط (امام طبرانی) اور صواعق محرقہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے فرماتے ہیں۔

کَانَتْ لِعَلِیٍّ ثَمَانِی عَشَرَ مَنْقَبَۃً مَا کَانَتْ لِاَحَدٍ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ

علی المرتضیٰ میں اٹھارہ مناقب وخصائص ایسے تھے جو اس امت میں سے کسی شخص میں نہ تھے ـــــ

مناقب مرتضوی ص ۱۸۸

Marfat.com

محبوب الٰہی

خواجۂ خواجگاں سلطان الاولیاء سلطان جی خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

امام دیں کسے باشد کہ دروقت ولادت او
بود در کعبہ وکعبہ زکعبش درصفا باشد

دین کا امام وہی ہوتا ہے جس کی ولادت کعبہ میں ہو—— اور کعبہ اس کے قدم سے اور منور ہو جائے۔

امام الحق کسے باشد کہ روز غزوۃ الخندق
بکشت آں عمرو کافر راکہ تادیں برملا باشد

برحق امام وہی ہے جس نے غزوۂ خندق میں عمرو بن عبدود جیسے کافر کو قتل کیا (جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل کفر فرمایا تھا) جس کے بعد دین برملا ترقی پذیر ہوا——

امام حق کسے باشد کہ گر صف آید از عنتر
نہ اندیشد سر موئے چو در چین غزا باشد

امام برحق وہی ہے کہ اگر عین جہاد میں عنتر (مشہور جنگجو پہلوان) ایک ہجوم کے ساتھ آجائے تو وہ بال برابر بھی ہراساں نہ ہو۔

امام حق کسے باشد کہ باشد بت شکن در دیں
نہ ہم چوں ناصبی بے دیں کہ معبودش ریا باشد

امام برحق وہ ہوتا ہے جو دین میں بتوں کو توڑنے کا فرض انجام دے، وہ بے

Marfat.com

دین ناصبی، امام نہیں ہوتا جو ریا کاری کی پرستش کرے۔

(اخبار شیراز ۸ صفر ۱۳۴۷ھ ــــ بحوالہ نوائے صوفیہ ص ۱۲۵ ــــ تا ــــ ۱۲۷)

حدیث نمبر ۴۸۵ ــــ وہ شخص بھی افضل ہے

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ــــ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ــــ

اَفْضَلُ الْبَرِيَّةِ عِنْدَ اللهِ مَنْ نَامَ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَمْ يَشُكَّ فِيْ عَلِيٍّ وَذُرِّيَّتِهٖ اَنَّهُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ــــ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص بھی افضل ہے جو قبر میں سویا ہوا ہے۔ اور اس نے علی اور اولاد علی کے بارے میں شک نہ کیا ہو کہ وہ خیر البریہ ہیں ــــ

(ینابیع المودہ ج ۲ ص ۷۲)

حدیث نمبر ۴۸۶ ــــ ہر آیت کے بارے میں

جناب ابن سعید نے مولا علی سے روایت بیان کی ہے۔ فرماتے ہیں۔

وَاللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ اِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيْمَا نَزَلَتْ وَاَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلٰى مَنْ نَزَلَتْ اَنَّ رَبِّيْ وَهَبَ لِيْ قَلْبًا عَقُوْلًا وَلِسَانًا نَاطِقًا ــــ

خدا کی قسم جو آیت بھی نازل ہوئی ہے میں اس کے متعلق جانتا ہوں۔ کیوں نازل ہوئی۔ کہاں نازل ہوئی۔ کس کے لئے نازل ہوئی۔ مجھے میرے رب نے قلب عقول (عقل والا دل) اور بولنے والی زبان عطا کی ہے۔

(ینابیع المودہ ج ۲ ص ۱۱۲)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۸۷ —— حق اس کے ساتھ ہے

اَلْحَقُّ مَعَ ذَا، اَلْحَقُّ مَعَ ذَا —— اَیْ عَلِیٌّ

حق اس کے ساتھ ہے، حق اس کے ساتھ ہے —— یعنی مولیٰ علی مشکل کشاء کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْمَ کے ساتھ ہے۔

(کنوز الحقائق (امام مناوی) علی ہامش الجامع الصغیر (السیوطی) ج ا ص ۱۲۱)

حدیث نمبر ۴۸۸ —— آسمان سے ستارہ علی کے گھر میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ ہم لوگ مکہ معظّمہ میں قریش کے جوانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم بھی تشریف فرما تھے۔ اسی دوران میں (آسمان سے) ایک ستارہ ٹوٹا —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ——

مَنْ اَنْقَضَ هٰذَا النَّجْمِ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَهُوَ وَصِیِّیْ مِنْ بَعْدِیْ فَقَامُوْا وَنَظَرُوْا وَقَدْ اَنْقَضَ فِیْ مَنْزِلِ عَلِیٍّ فَقَالُوْا قَدْ ضَلَلْتَ بِعَلِیٍّ فَنَزَلَتْ (وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی) ——

(پارہ ۲۷ سورۃ النجم آیت نمبر ا —— ۲)

جس شخص کے گھر میں یہ ستارہ اترا ہے —— وہ میرے بعد میرا وصی ہے —— لوگ اٹھے اور انہوں نے جا کر دیکھا —— کہ وہ ستارہ علی کے گھر میں اتر چکا تھا —— ان لوگوں نے کہا —— (اے حبیب خدا) آپ علی کے بارے میں —— خود رفتہ ہو گئے ہیں —— تو یہ آیت مقدسہ نازل ہوئی ——

Marfat.com

(وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی)
(اور قسم ہے چمکتے ہوئے ستارے کی جبکہ وہ اترا تمہارے صاحب نہ بھولے نہ چوکے) —— (خیال رہے سورہ نجم کی آیت نمبر ۳ اس بات کی روشن دلیل ہے) ——
(وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی) —— اور وہ (حبیب خدا) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے —— (ینابیع المودہ ج ۲ ص ۶۳)

حدیث نمبر ۴۸۹ —— علی اور ابن عبدود

امام محمد یوسف بن اسمٰعیل نبھانی رحمۃ اللہ علیہ سیرۃ النبویۃ کے حوالے سے ارقام فرماتے ہیں —— کہ جب مشرکین کے گروہ (غزوۂ خندق کے موقع پر) حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ لڑنے کے لیے جمع ہوئے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے خندق کھودی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ خندق کے اندر تھے —— جبکہ مشرکین خندق کے باہر تھے —— کافروں کی ایک جماعت نے خندق کو ایک تنگ جگہ سے عبور کرلیا، اور وہ گھوڑوں پر سوار تھے ان میں عمرو بن عبدود بھی تھا —— اور وہ عرب کے مشہور ترین بہادروں میں سے تھا —— اس نے اہل اسلام کو مقابلہ کی دعوت دی —— مولا علی کھڑے ہوئے اور بارگاہ نبوت میں عرض کی کہ میں اس کے ساتھ مقابلے کے لیے جاتا ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اِجْلِسْ اَنَّهٗ عَمْرٌو —— ''اے علی؟ بیٹھ جاؤ یہ عمرو بن عبدود ہے'' —— ابن عبدود نے دوبارہ مبارزت طلب کی —— اور اس نے مسلمانوں کو غیرت دلاتے ہوئے کہا۔

اَیْنَ جَنَّتُکُمُ الَّتِیْ تَزْعَمُوْنَ اِنَّ مَنْ قُتِلَ مِنْکُمْ یَدْخُلُھَا اَفَلَا

Marfat.com

تَبْرَزُوْنَ لِیْ رَجُلًا ـــــ فَقَامَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ـــــ فَقَالَ اَنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ـــــ فَقَالَ اِجْلِسْ اَنَّہٗ عَمْرٌو ـــــ فَقَالَ وَاِنْ کَانَ عَمْرًوا فَاَذِنَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ

کہاں ہے وہ تمہاری جنت، جس کے متعلق تم گمان کرتے ہو کہ قتل ہونے کے بعد وہاں داخل ہو جاؤ گے۔ میرا مقابلہ کرنے کے لیے کون آئے گا؟ مولا علی کرم اللہ وجہہٗ دوبارہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کے مقابلہ کے لیے جاتا ہوں ـــــ حضور علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ عمرو ابن عبدود ہے ـــــ جناب علی مرتضٰی نے عرض کیا ـــــ اگرچہ وہ عمرو ابن عبدود ہی ہو ـــــ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی علیہ السلام کو ابن عبدود سے جنگ لڑنے کی اجازت عطا فرمادی ـــــ اور انہیں اپنی تلوار ذوالفقار عطا فرمائی ـــــ اور اپنی لوہے کی زرہ علی کو پہنائی ـــــ اور اپنا عمامہ شریف عطا فرمایا ـــــ اور بارگاہ خداوندی میں ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اَعِنْہُ عَلَیْہِ ـــــ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اَخِیْ وَابْنُ عَمِّیْ فَلَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ ـــــ

اے میرے اللہ! ابن عبدود پر علی کی مدد فرما، یہ میرا بھائی ہے اور میرے چچا کا بیٹا ہے، تو مجھے تنہا نہ چھوڑ ـــــ تو سب سے بہتر وارث ہے۔

(حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ فِیْ مُعْجِزَاتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ص ۵۷۴ مطبوعہ مکتبۃ النوریۃ الرضویۃ (لائلپور) فیصل آباد)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۹۰ ——— عمامہ آسمان کی طرف بلند کیا

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ اسی سلسلے کی ایک روایت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ رَفَعَ عَمَامَۃً اِلَی السَّمَاءِ وَقَالَ: اِلٰھِیْ! اَخَذْتَ عُبَیْدَۃَ مِنِّیْ یَوْمَ بَدْرٍ، وَحَمْزَۃَ یَوْمَ اُحُدٍ ——— وَھٰذَا عَلِیٌّ اَخِیْ وَابْنُ عَمِّیْ فَلَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَاَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ فَمَشٰی عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَعَانَہُ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَتَلَہٗ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا عمامہ شریف آسمان کی طرف بلند فرمایا اور خدائے ذوالجلال کی بارگاہ میں دعا کی ——— الٰہی! غزوۂ بدر کے دن تو نے مجھ سے عبیدہ کو لے لیا ——— اور غزوۂ احد کے روز حمزہ کو لے لیا (رضی اللہ عنہما) یہ علی میرا بھائی ہے ——— یہ میرے چچا کا بیٹا ہے ——— الٰہی! مجھے تنہا نہ چھوڑنا ——— تو بہترین وارث ہے ——— پس مولا علی مقابلہ کے لیے تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت فرمائی تو انہوں نے ابن عبدود کو قتل کر دیا ———

(حوالہ ایضاً)

حدیث نمبر ۴۹۱ ——— اس وقت میری کیفیت یہ تھی

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کبیر کے حوالے سے لکھا ہے ——— جب مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے ابن عبدود کو قتل کیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی سے پوچھا کہ تم نے (ابن عبدود کے ساتھ جنگ کرتے وقت)

Marfat.com

اس کے ساتھ اپنے آپ کو کیسے پایا؟

قَالَ وَجَدْتُّ اَنَّ لَوْ كَانَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ جَانِبٍ وَاَنَا فِيْ جَانِبٍ لَقَدِرْتُ عَلَيْهِمْ ـــــ

آپ علیہ السلام نے عرض کی اس وقت میری کیفیت یہ تھی کہ اگر تمام اہل مدینہ ایک طرف ہوتے ـــــ اور میں دوسری طرف ہوتا تو انہیں مغلوب کر سکتا تھا ـــــ

(حجۃ اللہ علی العٰلمین ص ۵۷۴)

حدیث نمبر ۴۹۲ ـــــ نہ سردی نہ گرمی

امام بیہقی ـــــ امام ابونعیم ـــــ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کیا ہے کہ مولا علی گرمی میں کھردری، اونی قبا زیب تن فرمایا کرتے تھے ـــــ لیکن گرمی کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی تھی ـــــ اور سخت سردی میں دو ہلکے کپڑے پہنا کرتے تھے اور انہیں سردی بھی نہیں لگتی تھی ـــــ جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔

فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ ـــــ قَالَ فِيْ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يَفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ فَدَعَانِيْ ـــــ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِهِ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ فَمَا وَجَدْتُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بَرْدًا وَلَا حَرًّا

تو آپ نے فرمایا ـــــ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا ـــــ میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو عطا کروں گا ـــــ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں اس قلعہ کو فتح

Marfat.com

فرمائے گا۔۔۔۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا اور جھنڈا عطا فرمایا۔۔۔۔ پھر میرے لیے دعا مانگی۔۔۔۔ اے میرے پروردگار علی کو گرمی اور سردی سے محفوظ رکھ۔۔۔۔ رسول دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کے بعد میں نے کبھی گرمی اور سردی محسوس نہیں کی۔۔۔۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۵۷)

حدیث نمبر ۴۹۳۔۔۔۔ لعاب دہن اور چشم علی

امام طبرانی نے المعجم الاوسط میں سوید بن عفلہ سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے ملاقات کی، اس وقت سخت ترین سردی تھی اور آپ کرم اللہ وجہہٗ نے صرف دو کپڑے پہن رکھے تھے۔۔۔۔ ہم نے عرض کی ہمارا علاقہ آپ کو دھوکے میں نہ ڈال دے یہ سخت ٹھنڈا علاقہ ہے۔۔۔۔ یہ زمین آپ کی زمین کی طرح نہیں ہے۔۔۔۔

قَالَ كُنْتُ مَقْرُوْرًا فَلَمَّا بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ، قُلْتُ اِنِّىْ اَرْمَدُ فَتفلَ فِىْ عَيْنِىْ فَمَا وَجَدْتُّ حَرًّا وَّلَا بَرْدًا وَّلَا رَمِدَتُّ عَيْنَایَ۔۔۔۔

آپ کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا میں گرمی اور سردی سے محفوظ ہوں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خیبر کی طرف روانہ فرمایا تو میں نے آشوب چشم کی شکایت کی۔۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا۔۔۔۔ اس دن سے نہ تو کبھی میری آنکھوں میں تکلیف ہوئی۔۔۔۔ اور نہ ہی میں نے گرمی اور سردی کو محسوس کیا۔۔۔۔

(حوالہ ایضاً)

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۹۴ ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے فرمایا قم

امام بیہقی ـــــ امام حاکم ـــــ امام ابونعیم رحمۃ اللہ علیہم نے مولا علی سے روایت بیان کی ـــــ آپ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بیمار ہو گیا ـــــ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، میری عیادت کے لیے تشریف لائے ـــــ اس وقت میں یہ دعا مانگ رہا تھا ـــــ اے میرے اللہ! اگر میری اجل کا وقت قریب آ گیا ہے تو تو مجھ پر رحم فرما ـــــ اور اگر میری اجل میں تاخیر ہے تو مجھے اس بیماری سے نجات عطا فرما ـــــ اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر کرنے کی توفیق عطا فرما ـــــ (یہ سن کر) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

اَللّٰھُمَّ اِشْفِہٖ، اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ ـــــ ثُمَّ قَالَ: قُمْ، فَقُمْتُ فَمَا عَادَلِیْ ذٰلِكَ الْوَجْعِ بَعْدَ ـــــ

اے اللہ! اسے شفاء عطا فرما ـــــ اسے عافیت عطا فرما ـــــ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کھڑا ہو، میں اسی وقت کھڑا ہو گیا ـــــ اس کے بعد وہ درد مجھے کبھی نہیں ہوا ـــــ

(حجۃ اللہ علی العالمین فی معجزات سید المرسلین ص ۵۷۵)

حدیث نمبر ۴۹۵ ـــــ نوے گنا فضیلت

علامہ سید محمد صالح کشفی ترمذی حنفی بن عارف باللہ میر عبداللہ مشکیں قلم ''خلاصۃ المناقب'' کے حوالے سے اپنی کتاب ''مناقب مرتضوی'' میں لکھتے ہیں۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ فُضِّلَ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبِ عَلٰی جَمِیْعِ الصَّحَابَۃِ تِسْعِیْنَ مَرْتَبَۃٍ ـــــ

Marfat.com

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کو تمام صحابہ کرام پر نوے گنا فضیلت دی گئی ہے—

(مناقب مرتضوی ص ۸۸)

حدیث نمبر ۴۹۶— شب معراج اور مولا علی

بحر مناقب— خلاصۃ المناقب— میں منقول ہے— کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا—

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: فِیْ لَیْلَۃِ الْمِعْرَاجِ مَنْ تُحِبُّ مِنَ الْخَلْقِ یَا مُحَمَّدُ— فَقُلْتُ عَلِیًّا— فَقَالَ الْتَفِتْ اِلٰی یَسَارِكَ— فَالْتَفَتُّ فَاِذَا عَلِیٌّ مِنْ یُّسَارِیْ قَائِمٌ—

کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا کہ تم مخلوق میں کس سے محبت کرتے ہو— "(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں)" میں نے عرض کیا علی علیہ السلام سے "اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اپنی بائیں طرف نظر کرو— آپ نے جب دیکھا تو علی کو اپنی بائیں طرف کھڑا ہوا پایا—

(مناقب مرتضوی ص ۹۴)

حدیث نمبر ۴۹۷— معراج کی رات خدا تعالیٰ نے پوچھا

حلیۃ الاولیاء— خلاصۃ المناقب— بحر المناقب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب رب تعالیٰ معراج کی رات مجھ کو آسمان پر لے گیا اور آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا— میں اپنے رب کے حضور میں کھڑا ہوا— اللہ تعالیٰ نے فرمایا— یا محمد!— میں نے عرض کی— لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ — خدا نے فرمایا، میں نے اپنی مخلوق کو آزمایا— اور ان کو

Marfat.com

نعمت سے نوازا ـــــ پس ان میں سے کون شخص تیرا زیادہ تر مطیع وفرمانبردار ہے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ـــــ

قُلْتُ رَبِّیْ عَلِیًّا ـــــ قَالَ: قَدْ صَدَقْتَ یَامُحَمَّدُ! فَهَلَّا اِتَّخَذْتَ لِنَفْسِكَ خَلِیْفَةً یُّؤَدِّیْ عَنْكَ اَحْكَامَكَ وَیُعَلِّمُ عِبَادِیْ مِنْ كِتَابِیْ مَالَا یَعْلَمُوْنَ ـــــ قُلْتُ اِخْتَرْ فَاِنَّ خَیْرَكَ خَیْرِیْ ـــــ قَالَ اِخْتَرْتُ لَكَ عَلِیًّا فَاتَّخَذْهُ لِنَفْسِكَ خَلِیْفَةً وَّوَصِیًّا وَهُوَ نَحْلَةَ عِلْمِیْ وَحِكْمِیْ وَهُوَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حَقًّا لَمْ یَنَلْهَا اَحَدٌ قَبْلَهٗ وَلَیْسَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَهٗ یَامُحَمَّدُ! عَلِیٌّ رَأیَةَ الْهُدٰی وَاِمَامُ مَنْ اَطَاعَنِیْ ـــــ وَنُوْرُ اَوْلِیَائِیْ وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِیْ اَلْزَمْتُهَا لِلْمُتَّقِیْنَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ ـــــ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ ـــــ فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ یَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ لَقَدْ اَبْشَرْتُهٗ ـــــ

کہ میں نے عرض کی ـــــ اے میرے رب ''وہ شخص'' علی ہے ـــــ اللہ کریم نے فرمایا ـــــ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو نے سچ کہا ـــــ اور فرمایا کیا تو نے اپنے لیے کسی کو خلیفہ نہیں بنایا؟ ـــــ جو تیرے احکام کو تیری طرف سے ادا کرے ـــــ اور میرے بندوں کو میری کتاب (قرآن مجید) سے وہ تعلیم دے جس کو وہ نہیں جانتے ـــــ ''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں'' ـــــ میں نے عرض کی ـــــ (خدایا اس شخص کا) تو انتخاب فرما، کیونکہ تیرا پسندیدہ میرا پسندیدہ ہے ـــــ خدا تعالیٰ نے

Marfat.com

فرمایا ـــــ میں نے تیرے لیے علی کو اختیار فرمایا ـــــ پس تو بھی اس کو اپنے نفس و جاں کے لیے خلیفہ اور وصی مقرر کر ـــــ اور وہ میرے علم اور حکمتوں کا نخل ہے ـــــ اور مومنوں کا امیر برحق ہے ـــــ نہیں پہنچا کوئی شخص اس سے پہلے اس امارت کو ـــــ اور نہ کوئی اس کے بعد پہنچے گا ـــــ اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علی علیہ السلام ہدایت کا جھنڈا ہے ـــــ اور اطاعت گزاروں کا امام ـــــ اور میرے اولیاء کا نور ہے ـــــ اور وہ کلمہ ہے جو میں نے متقین کے لیے لازم کیا ہے ـــــ جو اس سے محبت رکھتا ہے، بے شک وہ شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے ـــــ اور جو کوئی اس سے بغض رکھتا ہے، بے شک وہ شخص مجھ سے بغض رکھتا ہے ـــــ پس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! علی علیہ السلام کو اس امر کی بشارت دے ـــــ "حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں" ـــــ میں نے عرض کی اے خدائے برتر ـــــ میں علی کو اس بات کی بشارت دوں گا ـــــ

(مناقب مرتضوی ص ۹۳ ـــــ ۹۴)

حدیث نمبر ۴۹۸ ـــــ امت تم سے غداری کرے گی

دار قطنی ـــــ حاکم ـــــ خطیب بغدادی کے حوالے سے متقی ہندی نے علی سے روایت بیان کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ـــــ (اے علی!)

ان الامة ستغدر بك من بعدی، وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی، من احبك احبنی وابغضك ابغضنی، وان ھذا سیخضب من ھذا ـــــ یعنی لحیته من

Marfat.com

رأسه۔۔۔۔۔

بے شک امت میرے بعد تم سے غداری کرے گی۔۔۔۔۔تم میرے دین پر قائم رہو گے۔۔۔۔۔اور میری سنت پر شہید کیے جاؤ گے۔ جس نے تم سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔۔۔۔۔اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا (سر کے زخم سے تیری) داڑھی (خون) سے تر ہو گی۔۔۔۔۔

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۸۴ حدیث نمبر ۳۲۹۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء علامہ امام علاؤ الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی متوفی ۹۷۵ھ)

حدیث نمبر ۴۹۹۔۔۔۔۔آگ میں اوندھا گرادے

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا۔۔۔۔۔

اَللّٰھُمَّ اشھد لھم! اَللّٰھُمَّ قد بلغت! ھذا اخی وابن عمی وصھری وابو ولدی، اَللّٰھُمَّ! کب من عاداہ فی النار۔۔۔۔۔

اے اللہ! تو ان کے لیے گواہ بن جا۔۔۔۔۔اے اللہ تعالیٰ! یہ میرا بھائی ہے اور میرے چچا کا بیٹا ہے۔۔۔۔۔اور میرا داماد ہے۔۔۔۔۔اور میری اولاد کا باپ ہے۔۔۔۔۔اے اللہ تعالیٰ! اس کے دشمن کو آگ میں اوندھا گرادے۔۔۔۔۔

(کنز العمال ج ۱۱ ص ۲۸۹ حدیث نمبر ۳۲۹۴۴ سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

حدیث نمبر ۵۰۰۔۔۔۔۔تم علی سے کیا چاہتے ہو

جناب عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔۔۔کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (لوگوں سے دوران خطاب ارشاد کیا)۔۔۔۔۔

Marfat.com

ما تریدون من علی؟ —— ما تریدون من علی! —— ما تریدون من علی؟ —— ان علیا منی وانامنه، وهو ولی کل مؤمن بعدی

''لوگو!'' تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ —— تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ —— تم علی سے کیا چاہتے ہو؟ —— بے شک علی مجھ سے ہے —— اور میں علی سے ہوں —— میرے بعد وہ ہر مومن کا ولی ہے ——

(کنزالعمال ج ۱۱ص ۷۵ ۲حدیث نمبر ۳۲۸۸۰)

پانچ سو احادیث

پنج تن پاک کی پاک نسبت کے پیش نظر پانچ سو عدد پر احادیث کا باب بند کرتے ہیں —— ویسے مناقب علی میں بہت زیادہ احادیث وارد ہیں —— ''علی از روئے حدیث'' کے باب میں بعض مقامات پر مختلف طرق اور کتب حدیث کے حوالوں کی وجہ سے —— بعض احادیث ایک سے زائد مرتبہ بیان ہوئیں ہیں —— یعنی احادیث میں بظاہر تکرار نظر آئے گا —— لیکن اگر آپ غور فرمائیں گے تو بات آپ کے سامنے واضح ہو جائے گی۔

ایک ہی حدیث کو بعض محدثین نے مختلف الفاظ میں بیان فرمایا ہے —— کسی نے زیادہ الفاظ کسی نے کم الفاظ کے ساتھ جہاں سے جن الفاظ میں حدیث ملی نقل کر دی —— اور دوسری بات یہ کہ بعض اشاعتی ادارے، طاغوتی منکرین کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں —— اور مال کے بدلتے اپنے ضمیروں کی آواز کو دبا کر کتب احادیث میں قطع وبرید میں مصروف ہیں اور بددیانتی کا ارتکاب کر رہے ہیں —— بندہ کے پاس اس چیز کے کافی شواہد موجود ہیں —— ان کو حیطۂ تحریر میں لانے کیلئے ایک ضخیم کتاب مرتب ہو سکتی ہے ——

Marfat.com

قارئین کرام:- یہ بات بھی حاشیۂ خیال میں رہے ـــــ کہ خوارج کئی قسم کے اندرونی امراض وخلفشار کا شکار ہونے کی بنا پر ـــــ نہایت بھونڈے انداز میں حقائق سے چشم پوشی کرتے ہیں ـــــ یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلْخَوَارِجُ کِلَابُ النَّارِ خارجی دوزخ کے کتے ہیں۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ملحدین کے انکار سے خدائے لاشریک اور اس کے بے مثال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمتوں میں کسی قسم کا کوئی فرق پڑے گا؟ ـــــ ہرگز نہیں ـــــ اگر کوئی سورج کے طلوع ہونے اور اس کی تمازت وروشنی کا انکار کردے، تو کیا سورج کی کرنیں چھن جائیں گی؟ ـــــ ہرگز نہیں۔

اور اگر کوئی علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کی ولایت وشجاعت، سخاوت وعظمت اور بلندیوں کو تسلیم نہ بھی کرے ـــــ تو کیا آپ کی بلند وبالا شخصیت کی فضیلت پر کسی قسم کا کوئی اثر پڑے گا ـــــ ہرگز نہیں ـــــ ہاں! یہ ضرور ہوگا کہ نہ ماننے والے کتمان حق وصداقت کے مجرم ضرور بن جائیں گے ـــــ ایمان والو! یہ بات یاد رکھنا کہ علی کریم اعلیٰ ترین ہستی ہے ـــــ کون علی؟

جس کے دشمن دین کے اسلام کے غدار ہیں
اس کے سب باغی جہاں بھی کلاب النار ہیں
کون ہے دنیا میں، میرے مولا حیدر کے سوا
جس نے ہو دعویٰ ''سلونی'' برسر منبر کیا

(خضر)

Marfat.com

باقی رہا مولا مرتضیٰ کی شان وفضیلت میں احادیث کا کثرت سے وارد ہونا —— اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فرمانا ——

مَا اكْتَسَبَ مُكْتَسِبٌ مِثْلَ فَضْلِ عَلِيٍّ ۔

(ریاض النضرۃ ج ۲ ص ۱۸۹)

کہ نہیں کمایا کسی کمانے والے نے علی کی فضیلت کی مثل ۔

○ —— اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد ہے ۔

مَا جَاءَ لِاَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ من الفضائل ماجاء لعلی ۔

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۰۷ ۔ ابن عساکر ج ۴۵ ص ۳۲۰)

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے اتنے فضائل ومناقب کسی کے نہیں جتنے علی المرتضیٰ کے ہیں ۔

○ —— حضرت ابوعلی اسماعیل بن اسحاق نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ اعلان فرمانا :

لَمْ یَرِدْ فِیْ حَقِّ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَۃِ بِالْاَسَانِیْدِ الْحِسَانِ اَکْثَرُ مَا جَآءَ فِیْ عَلِیٍّ ۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۲۰)

کہ کسی صحابی کے لیے اس قدر حسن سندوں کے ساتھ ''فضائل'' اتنی کثرت سے وارد نہیں ہوئے جتنے علی کے ہیں ۔

○ —— علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الصواعق المحرقۃ'' میں اہل بیت نبوی کی —— اولاد میں سے بعض متاخرین کے حوالے سے —— اس امر کا سبب لکھا

Marfat.com

ہے جس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے —— کہ اللہ تعالیٰ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب کو ان تمام حالات کا علم عطاء فرما دیا —— جو آپ کے بعد رونما ہونے والے تھے —— اور جن میں مولا علی مبتلا ہونے والے تھے۔

جب آپ کی (ظاہری) خلافت کے دوران اختلافات رونما ہوئے —— تو حالات کا تقاضا یہ تھا کہ امت کی خیر خواہی کے لیے —— ان فضائل کو مشہور کیا جائے جو آپ کے بارے میں ہیں —— تا کہ جو شخص آپ سے تمسک کرے ''اور آپ کا دامن تھامے'' وہ نجات پائے اور پھر جب آپ کے خلاف خروج (بغاوت) ہوا۔ اور یہ معاملہ شدت اختیار کر گیا —— (علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں):

وَاشْتَغَلَتْ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ بِتَنْقِیْصِهٖ وَسَبِّهٖ عَلَى الْمُنَابِرِ وَوَافَقَهُمُ الْخَوَارِجُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ بَلْ قَالُوْا بِكُفْرِهٖ اِشْتَغَلَتْ جَهَابِذَةُ الْحُفَّاظِ اَهْلِ السُّنَّةِ بِبَثِّ فَضَائِلِهٖ حَتّٰى كَثُرَتْ نُصْحًا لِلْاُمَّةِ وَنُصْرَةً لِلْحَقِّ (الصواعق المحرقہ ص۱۲۱)

اور بنو امیہ کا ایک گروہ آپ کی تنقیص کرنے لگا، اور منبروں پر آپ کو گالیاں دینے لگا۔ اور ملعون خارجیوں نے ان کی موافقت کی بلکہ خارجیوں نے آپ (علی) کو کافر تک کہہ دیا۔ تو اہل سنت کے جلیل القدر حفاظ نے امت مسلمہ کی خیر خواہی اور حق کی نصرت کے لیے آپ کے فضائل کی نشر و اشاعت میں لگ گئے۔

خیال رہے کہ —— اس دور کے خارجیوں اور ناصبیوں کی بدزبانی —— گندے عقائد و خیالات کو مدنظر رکھتے ہوئے —— سب سے زیادہ یہ امر پیش نظر رہا کہ —— خاتم

Marfat.com

الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی حاصل ہو —— اور آپ کی نظر کرم کے امیدواروں میں نام آجائے ——

یہی وجہ ہے کہ زیر نظر کتاب اہل بیت رسول کے فضائل ومناقب میں وارد ہونے والی احادیث کو نقل کیا ہے۔

(اے میرے پروردگار بندۂ ناچیز کی تحریروں کو اپنی جناب میں قبول ومنظور فرما۔)

نوٹ:۔ حضرت سیّدنا ومرشدنا مولائے کائنات علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ کے فضائل ومناقب میں وارد قرآنی آیات —— اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزید دیکھنا مقصود ہو تو ہماری کتاب —— ''خلفائے رسول'' —— کا مطالعہ فرمائیں —— انشاء اللہ ایمان تازہ ہوگا۔

عقیدتوں کے گلستانوں میں نکھار پیدا ہوگا —— اور محبت علی کا نور سینوں میں جلوہ بار ہوگا۔

حیدر وصفدر، غضنفر بو تراب — آفتاب آسمان مستطاب
والد حسنین وعباس جری — جسکی کرتے ہیں فرشتے چاکری
کہہ دیا احمد ﷺ نے حیدر کو ولی — اور حق نے لافتیٰ الا علی
کر دیا آنکھوں کو خیرہ آپ نے — مھد میں اژدر کو چیرا آپ نے
شیر حق، غالب، شہ مرداں علی — ہے علی افضل زمانے کا ولی
انکی ہیبت کا مزا احمر سے پوچھ — پوچھ مرحب سے یا پھر عنتر سے پوچھ
انکی خوشبو کی رمق عنبر میں ہے — ان کی درویشی کی لو قنبر میں ہے
اعلیٰ واولیٰ ہے مولا مرتضٰے — خضر کا مولا ہے، مولا مرتضٰے

Marfat.com

کرامات علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علی کی انگوٹھی

علامہ صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے شوارد الملح کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے مولا علی کی جناب میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں سفر کرنا چاہتا ہوں لیکن مجھے درندوں کا خوف ہے۔ سرکار علی پاک نے اس شخص کو اپنی انگوٹھی عطا فرمائی اور اسے فرما دیا۔ جب تیرے پاس کوئی درندہ آئے تو اسے کہہ دینا ـــــ

هٰذا خاتم عَلِیّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ .

کہ یہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی ہے۔

اس کے بعد وہ شخص سفر کے لیے روانہ ہو گیا اور اسے رستے میں ایک درندہ ملا۔ اس نے درندہ سے کہا۔

یَا سَبُعُ هٰذَا خَاتَمُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ .

اے درندے! یہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگشتری ہے۔
جب درندے نے مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انگوٹھی کو دیکھا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور وہ اپنی زبان میں کچھ بڑبڑایا پھر زمین کی طرف منہ کر کے اس نے ایسا ہی کیا اور پھر تیزی کے ساتھ دوڑتا ہوا وہاں سے بھاگ گیا۔ اس شخص کا بیان ہے کہ جب

Marfat.com

میں سفر سے واپس آیا تو یہ واقعہ میں نے جناب علی کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا وہ درندہ کہتا تھا کہ اس کے حق کی قسم جس نے اس (آسمان) کو بلند کیا اور اس کے حق کی قسم جس نے (زمین) کو پست کیا۔ اس کے حق کی قسم جس نے (سورج) کو طلوع کیا اور اس کے حق کی قسم جس نے اس کو غائب کیا۔

لَا اَسْکُنُ بِبِلَادِ یَشْکُوْنِیْ فِیْھَا لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۲)

میں ان شہروں میں نہ رہوں گا جہاں لوگ علی بن ابی طالب سے میری شکایت کریں۔

مندرجہ بالا روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کرۂ ارض کے درندے بھی علی کی شان وشوکت اور حشمت وعظمت کے آگے اپنی گردنوں کو جھکانے ہی میں اپنی عافیت وسلامتی تصور کرتے ہیں۔ لیکن اس دنیائے بے ثبات میں کچھ ایسے درندہ صفت انسان بھی بستے ہیں جو علی کی دشمنی میں اتنا آگے جا چکے ہیں کہ اب ان کی دنیائے محبت وعقیدت کی طرف واپسی مشکل ترین مرحلہ دکھائی دیتا ہے۔ ان کی درندگی کی داستانیں اس قدر بھیانک ہیں کہ جنگلی درندے بھی پناہ مانگتے ہیں۔

پنگوڑے سے اتر کر

صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ مولا مرتضٰی کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ جب آپ شیر خوارگی کی حالت میں پنگوڑے میں تھے تو ایک بار ایک سانپ نے آپ کو ''نقصان پہنچانے کا'' ارادہ کیا۔ تو آپ نے پنگوڑے سے اتر کر اسے مار ڈالا۔

Marfat.com

فَتَعَجَّبَتْ اُمُّهُ مِنْ ذٰلِكَ ۔

تو اس سے آپ کی والدہ ماجدہ کو تعجب ہوا۔

فرماتی ہیں میں نے ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا۔

هٰذَا حَيْدَرَةُ اِنْحَدَرَ مِنْ مَهْدِهٖ اِلٰى عَدُوِّهٖ فَقَتَلَهٗ

(نزہتہ المجالس ج ۲ ص ۲۲۱)

یہ حیدر ہے جس نے پنگوڑے سے اتر کر اپنے دشمن کو مار ڈالا۔

اے اللہ ملت اسلامیہ کی آستینوں میں، چھپے ہوئے سانپوں کے زہر سے سادہ لوح مسلمانوں کو محفوظ فرما۔

آسمانوں کی راہیں

علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ نفسی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان فرمایا ہے کہ جناب علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔

سَلُوْنِىْ عَنْ طُرُقِ السَّمٰوٰتِ فَاِنِّىْ اَعْلَمُ بِهَا مِنْ طُرُقِ الْاَرْضِ ۔

مجھ سے آسمانوں کی راہوں کی نسبت دریافت کر لو کیونکہ میں زمین کے راستوں سے انہیں زیادہ جانتا ہوں۔

اسی وقت آپ کے پاس جبریل علیہ السلام ایک آدمی کی صورت میں آئے اور کہنے لگے۔

اِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَاَخْبِرْنِىْ اَيْنَ جِبْرِيْلُ؟

اگر آپ (اپنے اس دعوے میں) سچے ہیں تو بتائیے اس وقت جبریل کہاں ہے؟

Marfat.com

آپ نے ارض وسماوات کے یمین ویسار کی طرف دیکھا اور فرمایا۔

مَا وَجَدْتُّهُ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلَعَلَّهُ اَنْتَ

(ایضاً)

میں نے جبریل علیہ السلام کو زمین و آسمان میں نہیں پایا۔ امید ہے کہ تم ہی جبریل ہو۔

جو ہو پردوں میں پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہد کی مکھیاں

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک کافر قوم کے پاس بھیجا (تاکہ انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ فرمائیں) اس قوم کے ہاں شہد کی مکھیاں بکثرت موجود تھیں۔ اس قوم نے آپ کی تکذیب کی۔ آپ نے فرمایا۔

یَا نَحْلُ اُخْرُجْ عَنْهُمْ فَقَدْ طَغَوْا فَطَارَ النَّحْلُ ۔

اے شہد کی مکھیو تم ان لوگوں سے نکل کر چلی جاؤ کیونکہ یہ سرکش ہیں۔ تو مکھیاں اڑ کر چلی گئیں۔

"آپ کا یہ فرمان سن کر" مکھیاں وہاں سے اڑ گئیں اور وہ لوگ محتاج ہو گئے۔ اور انہیں شہد کی مکھیوں کی شدید ضرورت تھی۔ کیونکہ ان کی روزی ان پر منحصر تھی۔ اسی صورت حال کے پیش نظر ان لوگوں نے سرکار علیہ السلام کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اپنے قاصد کو ہمارے پاس بھیج دیں۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی کو بھیج دیا وہ لوگ اسلام لے آئے۔ اس کے بعد مولا علی نے فرمایا:

Marfat.com

يَا نَحلُ اَقبِلْ بِحَقِّ مَن اَرسَلَنِي اِلَيكَ فَرَجَعَ كُلُّهُ

(نزہۃ المجالس ج ۲ص ۲۲۱،۲۲۲)

اے شہد کی مکھیو واپس آجاؤ اس ہستی کے حق کی بدولت جس نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وہ سب کی سب چلی آئیں۔

علم برزخ

خدائے بزرگ و برتر نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برزخ کا علم عطا فرمایا ہے۔ چنانچہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان کی قبر پر بیٹھ کر فرشتوں سے ان کی باتیں سننے لگے۔ چنانچہ جب دونوں فرشتے (نکیرین) ان کے پاس آئے تو ان کو دیکھ کر آپ پر لرزہ طاری ہو گیا۔ پھر نکیرین کے سوالات کے جوابات دیئے تو دونوں فرشتے آپ سے کہنے لگے کہ آپ سو جایئے، آپ نے فرمایا میں کیسے سو جاؤں۔ حالانکہ تم دونوں کی وجہ سے مجھ پر لرزہ طاری ہے، باوجود اس کے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحبت یافتہ ہوں۔ لیکن میں تم دونوں پر خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو شاہد بناتا ہوں۔

اَنْ لَّا تَدْخُلَا عَلٰى مُؤْمِنٍ اِلَّا فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَفَعَلَا .

کہ تم دونوں کسی مومن کے پاس خوب ترین صورت کے بغیر نہ جاؤ گے ان دونوں نے ایسا ہی کیا (یعنی اس امر کی حامی بھر لی)

پھر مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا۔

نَمْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا

Marfat.com

لَقَدْ نَفَعْتَ النَّاسَ فِيْ حَيَاتِكَ وَفِيْ مَمَاتِكَ ۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۱،۲۲۲ ایضاً ۲۲۲ مطبوعہ مصر)

اے عمر ابن خطاب سو جایئے خدا تعالیٰ آپ کو مسلمانوں کی جانب سے جزائے خیر عطاء فرمائے۔ کہ آپ نے اپنی زندگی اور موت دونں میں لوگوں کو نفع پہنچایا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت نے اپنے پیارے بندوں کو یہ توفیق عطاء فرمائی ہے کہ وہ عالم دنیا میں رہتے ہوئے عالم برزخ کا مشاہدہ فرمالیتے ہیں اور یہ بھی۔ اللہ والے قبروں میں پہنچ کر بھی نفع پہنچا سکتے ہیں یہ سب اللہ کی توفیق سے ہے —— کہ وہ عالم دنیا میں رہتے ہوئے عالم برزخ کا مشاہدہ فرمالیتے ہیں اور یہ بھی کہ اللہ والے قبروں میں پہنچ کر بھی نفع پہنچا سکتے ہیں یہ سب اللہ کی توفیق اور مہربانی سے ہوتا ہے۔ اس میں کفر وشرک والی کوئی بات نہیں۔ جو لوگ اس قسم کی کرامات کے منکر ہیں، حقیقت میں وہ خدائے لم یزل کی قدرت کاملہ کے منکر ہیں۔

آنے والے حالات کا ذکر

جناب اصبغ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں، میں جناب علی مرتضےٰ کے ساتھ تھا اور جب قبر حسین کی جگہ کے پاس سے گزرے (یعنی کربلا معلیٰ کی سرزمین سے، واقعہ کربلا سے کئی سال پہلے) تو حضرت علی مرتضیٰ نے ان مقامات کی نشاندہی فرمائی۔ جہاں آپ کی اولاد نے شہادت کا جام نوش فرمانا تھا) حضرت علیہ السلام نے جناب اصبغ کو بتاتے ہوئے فرمایا۔

هٰهُنَا مَنَاخُ رِكَابِهِمْ ۔

Marfat.com

وَ هٰهُنَا مَوْضِعُ رِحَالِهِمْ ۔

وَ هٰهُنَا مُهْرَاقُ دِمَائِهِمْ فِتْيَةٌ مِّنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ يُقْتَلُوْنَ بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ ۔

تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ص ۹۷) (الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

یہ ان (شہداء کربلا) کے سواریوں کے بٹھانے کی جگہ ہے۔

یہ ان کے کجاوے اتارنے کی جگہ ہے

اور یہاں پر ان کا خون بہے گا۔ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوجوان اس خطۂ زمین پر قتل کیے جائیں گے۔

اور ان پر زمین وآسمان روئیں گے۔

آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا علم اور پوشیدہ اشیاء کا مشاہدہ معجزہ وکرامات کہلاتا ہے اور یہ امر بھی اصولی ہے کہ معجزہ وکرامت میں قدرت خداوندی کارفرما ہوتی ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ علم وبصیرت اور قوت سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔ حضرت مولا علی کا کئی سال بعد ہونے والے واقعات کا بیان کرنا اور ان خون میں ڈوبے ہوئے المناک مناظر کو جناب اصبغ کے سامنے بیان کرنا آپ کی کرامت وفراست ہے اور مومن کی فراست پر حدیث شریف کی گواہی موجود ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ مطلب یہ کہ تمہارے پوشیدہ امور پر بھی اس کی نظر ہوتی ہے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا۔ ان تمام امور کا بیان کرنا نہ ہی بدعت ہے اور نہ ہی ان کو شرک کا نام دیا جاسکتا ہے، شرک وبدعت کے الفاظ کا

Marfat.com

ورد کرنے والے لوگ اگر اپنی اسی باغیانہ روش کو ترک فرمادیں تو ان کے دل ودماغ اور جان کے ہزاروں روگ خود بخود مٹ جائیں گے۔ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کے منکرین اس بات پر غور کریں —— زمین وآسمان کس پر گریہ کناں ہوں گے۔ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مصائب وآلام پر اوران کے لاشے خون میں لت پت دیکھ کر۔

علی کے گھر کی چکی

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں۔ کہ مجھے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے (علی کی طرف) بھیجا کہ ان کو بلالاؤں۔ کیونکہ وہ اپنے گھر میں تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں ان کے گھر کی طرف گیا اور وہاں میں نے چکی چلنے کی آواز سنی تو اندر کی طرف جھانکا۔ اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ چکی تو چل رہی ہے لیکن اس کے پاس کوئی آدمی موجود نہیں تھا۔ پس میں نے علی کو آواز دی وہ خوشی خوشی باہر تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو یاد فرمایا ہے۔ پس وہ آگئے۔ پھر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مسلسل دیکھنے لگا اور آپ میری طرف دیکھنے لگے۔ اور فرمایا۔

یَا اَبَا ذَرٍّ مَا شَانُکَ

اے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیری کیا حالت ہے۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ایک انوکھی چیز سے تعجب کیا ہے۔ وہ یہ کہ۔ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں چکی کو چلتے دیکھا ہے اور چکی کے پاس کوئی آدمی نہیں تھا جو اس کو گھمار ہا ہو یہ سن کر آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

يَـا اَبَا ذَرٍّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَقَدْ وُكِّلُوْا بِمَعُوْنَةِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ

(ذخائر العقبیٰ ص ۹۱)

ایمان والو اس حدیث پاک کو ایک مرتبہ پھر پڑھ لو اور غور فرماؤ کہ جن کے گھر کی چکیاں فرشتے چلاتے ہوں۔ ان کی عظمتوں اور مرتبوں کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

اے اللہ بحق آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں علم کی دولت لازوال سے سرفراز فرما اور ہمارے گلشن دل میں محبت کے پھول کھلا۔ ہر دل میں آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقیدت پیدا فرما۔

بینائی چلی گئی

علی بن زادان سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے جناب علی کو کسی بات پر جھٹلایا تو آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو میں تیرے حق میں بددعا کرتا ہوں۔ اس شخص نے کہا ہاں کرو، آپ نے اس کے لیے بددعا کی۔

فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهٗ

(ذخائر العقبیٰ ص ۹۸)

جوں ہی وہ شخص اٹھ کر جانے لگا تو اس کی بینائی چلی گئی۔

عقائد کی کتابوں میں (کرامات الاولیاء حق) اولیاء کرام کی کرامت کو برحق کہا گیا ہے۔ جماعت اہل سنت کے مقابلے میں تمام فرقے اپنے اپنے بزرگوں کی کرامات بیان کرتے ہیں۔

Marfat.com

دیوبندی، وہابی، اہل حدیث، تبلیغی جماعت، جماعت اسلامی وغیرہ سب اپنے ہم خیال بزرگوں کی کرامات وکمالات کا ذکر نہات جوش وعقیدت سے کرتے ہیں اور ایسا کرنا ان کا حق بھی ہے اس کے لیے کہ یہ ان کے پیشواء ورہنما ہیں اور ہر فرقہ کو اپنے نظریات وڈیروں کو خراج تحسین پیش کرنے کا حق ملنا چاہئے۔ مگر دوسروں پر ان باتوں کی قدغن لگانا جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا فرقوں میں زیادہ تعداد نواصب وخوارج کی ہے یا پھر یوں کہا جاسکتا ہے کہ خارجیوں اور ناصبیوں کو فقط ان مذکورہ فرقوں کی صفوں ہی میں پناہ مل سکتی ہے۔ اس لیے ان فرقوں کی دنیا میں ادب واحترام اور تعظیم وتکریم کی گنجائش نہ ہونے کے برابر ہے اور خارجیوں کے بنیادی عقائد بھی کچھ اس قسم کے ہیں جن میں گستاخی اور تخریب کاری کا عنصر بہت نمایاں ہے۔ خوارج کی ریشہ دوانیوں اور فسادات نے امت کو بے حد نقصان پہنچایا ہے۔

ان فرقوں کے پیروکاروں کی اس ذہنیت کو ناہموار ذہنوں کی پیداوار ہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے رہنماؤں کی شان بیان کرتے وقت زمین وآسمان کے قلابے ملانا دین کی خدمت اور اپنا حق سمجھتے ہیں۔ مگر دوسروں کو مصطفیٰ کریم کے منبر پر رسول عظیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی اولاد پر سلام بھیجنے کا حق بھی نہیں دیتے اور ان لوگوں پر فتوؤں کے تیروں کی بارش کرتے ہیں، جن کی زبان پر مولا علی یا آقا حسین کا نام آجائے۔

دلائل کی دنیا میں ان کی غربت کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ ہر اس شخص کو شیعہ کہہ دیتے ہیں جو مداح علی یا اہل بیت رسول کا نام لیوا ہو۔

دنیا اس بات پر گواہ ہے کہ ہم اللہ رب العزت کی عطاء کردہ قوتوں کے قائل ہیں جو

Marfat.com

اولیاء اور سیّد الاولیاء مولا مرتضیٰ کو جناب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے ملیں۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی عظمتوں کو تسلیم کرنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کے الطاف واکرام اور مہربانیوں کا اقرار کرنا ہے۔ خوارق عادات وکرامات اولیاء کرام کا ثبوت قرآن وحدیث میں موجود ہے اور منکرین کے دامن میں حسد وعناد کے سواء کچھ نہیں۔

بیمار ومعذور ٹھیک ہوگیا

علامہ یوسف نبہانی نے علامہ تاج الدین سبکی کے حوالے سے جناب حیدر کرار کرم اللہ وجہہ کی ایک ایسی کرامت بیان کی ہے جس میں ایک باپ کو اذیت دینے والے اپاہج بیٹے کے بارے میں ہے۔ اور اس کا خلاصہ اس طرح ہے کہ مولا علی اور حسنین کریمین نے آدھی رات کسی کو دکھ بھرے انداز میں چند اشعار کہتے سنا جن میں اپنی خطاؤں کی معافی، اپنی بیماری وتکلیف سے رہائی کی خدائے تعالیٰ کی جناب میں استدعا کر رہا تھا۔ حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو حکم دیا کہ ان اشعار والے کو تلاش کر کے میرے پاس لاؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی جناب امیر المؤمنین کے سامنے اپنے پہلو کو گھسیٹتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ میں نے تیری التجائیں سن لی ہیں۔ اب ذرا تم اپنا واقعہ بیان کرو اس نے عرض کیا حضور میں فسق وفجور میں مبتلا ایک آدمی تھا میرے والد نے مجھے ان چیزوں سے روکا۔ اور سختی سے منع کیا۔ میں نے طیش میں آکر اپنے باپ کو مارا پیٹا۔ والد نے قسم کھالی کہ مجھے بددعا دے گا اور استغاثہ لے کر دربار خداوندی میں مکہ مکرمہ جاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مجھے بددعا دی۔ ابھی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ میرا دایاں پہلو سوکھ گیا۔ میں اپنے کیے پر نادم تھا۔ میں نے بڑی مدارت اور منت سماجت سے انہیں راضی کیا اور انہوں نے وعدہ فرمایا کہ جہاں، بددعا کی تھی وہیں جا کر تیرے لیے دعا ہوگی۔ میں

Marfat.com

نے اپنے باپ کو اونٹنی پر سوار کرایا تا کہ مکہ معظّمہ لے چلوں۔ اونٹنی بھاگ کھڑی ہوئی اور میرے والد کو دو چٹانوں کے درمیان پھینک دیا اور وہ اسی جگہ وفات پا گئے سیّدنا حیدر کرار نے فرمایا کہ اللہ کریم تجھ سے راضی ہے۔ اگر تیرا باپ تجھ سے راضی تھا اور اس نے عرض کیا باخدا باپ تو راضی تھا۔ جناب امیر کرم اللہ وجہہ اٹھے کئی رکعتیں پڑھیں۔ اور کئی مخفی دعائیں فرمائیں۔ پھر اسے فرمایا——

یَا مُبَارَكُ قُمْ

فَقَامَ وَمَشٰی وَعَادَ اِلَی الصِّحَةِ كَمَا كَانَ ۔

اے برکت دیئے گئے (تجھے مبارک ہو) کھڑا ہو جا۔

پس وہ اٹھا اور چلنے لگا۔ اور وہ پہلے کی طرح صحت یاب ہو گیا۔

پھر حضرت نے اسے فرمایا اگر تو باپ کے راضی ہونے کی قسم نہ کھاتا تو میں تیرے لیے دعا نہ مانگتا۔

(جامع کرامات الاولیاء ج اول ص ۱۵۵ مطبوعہ مصر علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی)

کٹا ہوا ہاتھ جڑ گیا

علامہ نبہانی رحمۃ اللہ علیہ امام فخر الدین رازی کے حوالے سے رقمطراز ہیں۔ کہ سیّدنا علی حیدر کرار سے یہ کرامت منقول ہے کہ آپ کے محبوں میں سے ایک کالے رنگ کے غلام نے چوری کی اسے پکڑ کر مولا مرتضٰی کے سامنے پیش کیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے فرمایا، کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ جناب حیدر کرار نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا جب وہ وہاں سے نکلا تو اسے حضرت سلیمان فارسی اور ابن الکواء رضی اللہ عنہما ملے۔ ابن الکواء نے پوچھا تیرا ہاتھ کس نے کاٹا ہے۔

Marfat.com

فَقَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیَعْسُوْبُ الْمُسْلِمِیْنَ وَخَتَنُ الرَّسُوْلُ وَزَوْجُ الْبُتُوْلِ ۔

اس نے کہا۔ مومنوں کے امیر اور مسلمانوں کے سردار اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور بتول کے شوہر نے کاٹا ہے۔

جناب ابن الکواء نے فرمایا کہ انہوں نے تیرا ہاتھ کاٹ دیا ہے اور تو ان کی مدح کر رہا ہے۔

وَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی سَاعِدِهٖ وَغَطَّاهُ بِمِنْدِیْلٍ ۔

اور اس کا (کٹا) ہوا ہاتھ اس کی کلائی کے ساتھ رکھا اور ایک رومال سے ڈھانپ دیا۔

پھر اس کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت سلیمان فرماتے ہیں۔

فَسَمِعْنَا صَوْتًا مِنَ السَّمَآءِ ۔

اِرْفَعِ الرِّدَاءَ عَنِ الْیَدِ ۔

فَرَفَعْنَاهُ فَاِذَا الْیَدُ قَدْ بَرَاَتْ بِاِذْنِ اللہِ تَعَالٰی

(جامع کرامات الاولیاء ج اول ص ۱۵۵)

آسمان سے آواز آئی جو ہم سب نے سنی۔

کہ (اس غلام کے) ہاتھ سے کپڑا ہٹا دیا جائے۔

فرماتے ہیں —— ہم نے اس کے ہاتھ پر سے چادر کو ہٹایا تو ہاتھ بالکل ٹھیک ہو چکا تھا۔

یہ سب اذن خداوندی کی کرشمہ سازیاں تھیں۔

Marfat.com

شہادت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بارے میں ہماری کتاب ''خلفائے رسول'' کا مطالعہ کریں تاکہ آپ پر واضح ہو جائے کہ کن حالات میں آپ کرم اللہ وجہہ کو شہید کیا گیا اور ابن ملجم لعین نے کس لالچ میں آکر آفتاب ولایت پر زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے وار کیا۔

ازواج واولاد

(۱) سیّدۃ نساء العلمین سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا۔

سیّدہ کے بطن اطہر سے جناب امیر کی اولاد یہ ہے۔

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحبزادیاں: سیّدہ زینب کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲) ام البنین بنت حزام بنت خالد وحید یہ کلابیہ

ام البنین رضی اللہ عنہا سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد یہ ہے۔

صاحبزادے:- عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ علمدار کربلا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صاحبزادیاں:- ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ام جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۳) لیلیٰ بنت مسعود:-

لیلیٰ بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد یہ ہے۔

صاحبزادے:- عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

صاحبزادیاں:-

زینب الصغریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔رملۃ الصغری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) اسماء بنت عمیس:-

حضرت اسماء بنت عمیس کے بطن سے آپ کی اولاد یہ ہے۔

صاحبزادے:-عون رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صاحبزادیاں:- فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۵) امامہ بنت ابو العاص:-

حضرت امامہ بنت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی ہیں جو حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں آئیں اس نواسی رسول سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ صرف دو صاحبزادے ہیں۔محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ،اوسط رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۶) خولہ بنت جعفر بن قیس:-

حضرت خولہ بنت جعفر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو حنفیہ سے ہیں ان کے بطن سے حضرت امیر کے دو صاحبزادے ہیں۔محمد حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،محمد اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷) ام سعید بنت عروہ بن مسعود ثقفی:-

حضرت ام سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مولا مرتضیٰ کا ایک بیٹا اور دو صاحبزادیاں ہیں۔

حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ام الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رملۃ الکبریٰ رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہا۔

(۸) ام حبیبہ بنت ربیعۃ الثعلبہ:۔

ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جناب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو بیٹے اور تین صاجزادیاں ہیں۔

صاجزادے:۔عمر اطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ،عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

صاجزادیاں:۔ام الکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ،رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ،ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

(۹) مسمیاۃ بنت امراء القیس:۔

حضرت مسمیاۃ بنت امراء القیس الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہا مولا علی کی وہ واحد زوجہ ہے جن کے بطن سے کوئی صاجزادہ نہیں،صرف تین صاجزادیاں ہیں۔ جمانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ،نصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

کربلا میں

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے وہ صاجزادے جو کربلا میں شہید ہوئے۔سیّد امام حسین،سیّدنا عباس،سیّدنا جعفر،سیّد عثمان،سیّدنا محمد،سیّدنا ابوبکر،سیّدنا عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدہ زہرا کے بیٹے ہیں۔

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ،جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ،عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کا نام ام البنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

محمد اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابہ خولہ بنت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے ہیں۔

Marfat.com

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابہ لیلیٰ بنت مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے ہیں۔

جن سے سلسلۂ نسل جاری ہے

مولا مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جن پانچ صاحبزادوں سے سلسلۂ نسل جاری ہے ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت عباس علمدار کربلا، حضرت محمد بن حنفیہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

بد وستی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ولی رضی اللہ عنہ اساس نہاد

جہاں وہرچہ در وہست خالق جبار

جو پہلوان علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوئے

دنیائے عرب کے وہ نامور پہلوان جو شیر خدا کے ہاتھوں قتل ہوئے غزوۂ بدر میں کل ستر مشرکین قتل ہوئے۔ ان میں سے اکیس مشرک مولا مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں قتل ہوئے، دیگر چار کے قتل میں اور بھی آپ کے ساتھ شریک تھے اور آٹھ کے قتل میں اختلاف ہے" (کہ دوسرا کوئی آپ کے ساتھ ان کے قتل میں شریک تھا یا نہیں)"۔

(۱) ولید بن عتبہ

(۲) شیبہ بن ربیعہ

(۳) عبداللہ بن جمیل

(۴) ابوالحکیم بن اخلس

(۵) سباع بن عبدالعزیٰ

(۶) طلحہ بن ابی طلحہ

(۷) ابوامیہ بن مغیرہ

Marfat.com

(۸) عرب کا طاقتور ترین پہلوان عمرو بن عبدود

(۹) حنبل بن عمرو بن عبدود

(۱۰) فخراق

(۱۱) کریب بن صباح

(۱۲) عروہ

(۱۳) احمر

(۱۴) حریث

(۱۵) یہودیوں کا سب سے بڑا پہلوان مرحب۔

اسلام کے سینکڑوں دشمن آپ کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ دو نامور جنگجو پہلوان اپنی شرمگاہوں سے کپڑا ہٹا کر اپنی جانیں بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہوئے ان کی اس نامناسب حرکت سے اس پیکر حیا نے اپنا رخ پھیر لیا جس سے انہیں بھاگنے کا موقع مل گیا۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ بِهَا حَرَّ الْوَبَاءِ الْحَاطِمَة

اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَة

مُحَمَّدٌ

فَاطِمَة

عَلِی ـــــ علیهم السلام ـــــ حَسَن

حُسَیْن

عنوان بالا کے تحت پنجتن پاک ـــــ محمد مصطفےٰ ـــــ سیّدہ فاطمۃ الزہراء ـــــ علی المرتضیٰ ـــــ حسن مجتبیٰ ـــــ حسین شہید کربلا علیہم السلام کے مناقب سے متعلق احادیث کا تذکرہ ہوگا۔

قرآن مجید میں ہے:- خدائے لایزال جل جلالہٗ واعظم شانہٗ کا ارشاد گرامی ہے:

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ ط

(پارہ اول سورہ بقرہ آیت ۳۷)

پس سیکھ لیے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کی ـــــ

نوری قبہ

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے ـــــ امام لائمہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

کے استاد و امام ——— حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں ——— کہ حضرت آدم علیہ السلام ——— اور حضرت حواء سلام اللہ علیہا بیٹھے ہوئے تھے ——— کہ اتنے میں ان دونوں (آدم علیہ السلام و حواء علیہ السلام) کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے ——— اور ان دونوں کو ایک سونے اور چاندی کے ایک محل میں لے گئے ——— جس کے بالا خانے سبز زمرد کے تھے ——— اور اس میں یاقوت کا ایک تخت رکھا ہوا تھا، اور اس تخت پر ایک نوری قبہ (گنبد) رکھا ہوا تھا ——— اور اس قبہ میں ایک صورت تھی ——— جس کے سر پر تاج تھا ——— اور اس کے کانوں میں دو (۲) مروارید کی بالیاں تھیں ——— اور گردن میں ایک نوری طوق (گلے کا زیور جو گڑے کی طرح ہوتا ہے) پڑا ہوا تھا۔

حضرت آدم علیہ السلام اور جناب حواء کو اس کے نور سے تعجب ہوا، یہاں تک کہ جناب آدم علیہ السلام کو، حضرت حواء کا نوری جمال فراموش ہو گیا ——— اور پوچھنے لگے کہ یہ کس کی صورت ہے؟

قَالَ ——— فَاطِمَةُ ——— وَالتَّاجُ اَبُوْهَا ——— وَالطَّوْقُ زَوْجُهَا ——— وَالْقُرْطَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ———

جواب ملا یہ صورت فاطمہ علیہا السلام کی ہے ——— اور تاج اس کے والد ہیں ——— اور گلے کا طوق ان کے شوہر ہیں ——— اور دو (۲) بالیاں حسن اور حسین ہیں ———

جب حضرت آدم علیہ السلام نے قبہ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو اس میں نور سے پانچ نام لکھے ہوئے پائے ——— اور وہ اس طرح لکھے ہوئے تھے،

اَنَا الْمَحْمُوْدُ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ ——— وَاَنَا الْاَعْلٰى وَهٰذَا

Marfat.com

عَلِیٌّ —— وَاَنَا الْفَاطِرُ وَهٰذِهٖ فَاطِمَۃُ —— وَاَنَا الْمُحْسِنُ وَهٰذَا الْحَسَنُ، وَمِنِّی الْاِحْسَانُ وَهٰذَا الْحُسَیْنُ ——

میں محمود ہوں اور یہ محمد ہیں —— اور میں اعلیٰ ہوں اور یہ علی ہیں —— اور میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ ہیں —— اور میں محسن ہوں اور یہ حسن ہیں —— اور احسان مجھ سے ہے اور یہ حسین ہیں —— علیہم السلام۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے جناب آدم علیہ السلام سے کہا —— اے آدم علیہ السلام —— ان ناموں کو یاد کر لیں —— کیونکہ آپ کو ان ناموں کی ضرورت پڑے گی ——

چنانچہ جب آدم علیہ السلام زمین پر اترے تو تین سو سال تک روتے رہے —— اور اس کے بعد ان ناموں کے توسل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، ان الفاظ کے ساتھ دعا کی۔

یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ —— یَا مَحْمُوْدُ —— یَا عَلِیُّ —— یَا فَاطِرُ —— یَا مُحْسِنُ —— اِغْفِرْلِیْ وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ ——

اے رب! محمد و علی کے صدقے میں اور فاطمۃ الزہراء حسن و حسین کے صدقے میں —— اے محمود!، اے اعلیٰ! —— اے فاطر! —— اے محسن —— مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما! ——

اللہ رب العزت جل جلالہٗ نے جناب آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی —— اور فرمایا ——

یَا اٰدَمُ لَوْسَاَلْتَنِیْ فِیْ جَمِیْعِ ذُرِّیَّتِکَ لَغَفَرْتُ لَهُمْ

Marfat.com

اے آدم! اگر تم اپنی تمام اولاد کی نسبت درخواست کرتے تو میں سب کو بخش دیتا ——

(نزہۃ المجالس (علامہ عبدالرحمٰن بن عبدالسلام صفوری شافعی) ج ۲ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر —— مطبوعہ بیروت ص ۳۲۵)

اوپر والی روایت سے جہاں کئی مسائل حل ہوئے —— وہاں مسئلہ توسل بھی واضح ہو گیا —— اور یہ مسئلہ دیگر کتب میں مختلف الفاظ کے ساتھ موجود ہے، اور یہ اٹل حقیقت ہے، جس کا انکار —— دشمن رسول و آل رسول کے سوا کوئی نہیں کر سکتا —— اہل ایمان کا اس بارے میں عقیدہ دمکتے ہوئے آفتاب کی طرح روشن ہے۔

حدیث نمبر ا

جوان کو محبوب رکھے

مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے —— کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّنِیْ —— وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ —— وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا —— کَانَ مَعِیْ —— فِیْ دَرَجَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

جو شخص مجھے محبوب رکھے —— اور ان دونوں (حسن و حسین) کو محبوب رکھے —— اور ان کے ماں باپ کو محبوب رکھے وہ کل قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجے میں ہوگا ——

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر —— مطبوعہ بیروت ۳۲۷ —— (۲) کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ بیروت لبنان)

Marfat.com

حدیث نمبر ۲

ان کی جنگ میری جنگ، انکی صلح میری صلح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَکُمْ —— وَسَلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَکُمْ —— قَالَہٗ لِعَلِیٍّ وَّ فَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ——

آقا علیہ السلام نے مولا علی، سیّدہ فاطمہ اور امام حسن و حسین علیہم السلام سے فرمایا —— کہ جس سے تمہاری جنگ ہے، اس سے میری بھی جنگ ہے —— اور جس سے تم نے صلح کی، اس سے میری بھی صلح ہے ——

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۹۲)

برادران اسلام! —— خاتون جنت سیّدہ بتول —— امیر المومنین علی —— حلیم آلِ محمد امام حسن —— سیّد الشہداء امام حسین علیہم السلام سے رسول ارضین و سماوات فرما رہے ہیں —— کہ میری ان لوگوں سے جنگ ہے —— جو تمہارے ساتھ جنگ کریں گے۔

خیال رہے کہ اس چیلنج کو جماعت خوارج و نواصب —— اور موجودہ دور کے چند مولویوں کے سوا کسی نے قبول نہیں کیا —— ان مولویوں کے دماغی فتور کا ستیاناس ہو۔ جو مولا علی —— سیّدۂ عالم —— حسنین کریمین علیہم السلام کے بغض کے بخار میں مبتلا ہیں —— جب ان کے بخار کی حرارت دماغی شریانوں تک پہنچتی ہے تو پھر ان کو ایک خاص قسم کا دورہ پڑتا ہے جس بنا پر منہ سے کینہ شعلوں کی صورت میں نکلتا ہے —— جس سے نیک اعمال جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

حدیث نمبر۳

مل جل کر

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ــــ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مُجْتَمِعُوْنَ، وَمَنْ اَحَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، نَأْكُلُ وَنَشْرَبُ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ الْعِبَادِ ــــ

میں اور فاطمہ اور حسن وحسین اور جو ہم سے محبت رکھتا ہے، قیامت کے دن ہم سب مل جل کر کھائیں گے اور پئیں گے ــــ یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان تفریق کر دی جائے گی ــــ

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

حدیث نمبر۴

جنت میں پہلے داخل ہونے والے

مولا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے ــــ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کرم اللہ وجہہ سے فرمایا ــــ

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ ــــ اَنَا وَاَنْتَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ــــ قَالَ عَلِىٌّ، فَمُحِبُّوْنَ؟ ــــ قَالَ: مِنْ وَّرَاءِكُمْ ــــ

(اے علی) بے شک سب سے پہلے میں اور تم اور فاطمہ ــــ حسن اور حسین

Marfat.com

جنت میں داخل ہوں گے حضرت علی نے عرض کیا ـــــ ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں کا کیا ہوگا؟ ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ وہ ہمارے پیچھے پیچھے آئیں گے ـــــ

(کنزالعمال ج ۱۲ص ۹۶ مطبوعہ ایضاً)

روز محشر تک رہے گا نو بہ نو تیرا چمن
ہے تری مشتاق جنت، اے محبّ پنجتن

حدیث نمبر ۵

سفید قبہ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ فَاطِمَةَ وَعَلِيًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ فِيْ خَطِيْرَةِ الْقُدُسِ فِيْ قُبَّةٍ بَيْضَاءَ سَقْفُهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ ـــــ

بے شک فاطمہ، علی اور حسن وحسین خطیرۂ قدس یعنی جنت میں ہوں گے، اس سفید قبہ میں جس کی چھت خدا تعالیٰ کا عرش پاک ہے ـــــ

(کنزالعمال ج ۱۲ص ۹۶ مطبوعہ ایضاً)

حدیث نمبر ۶

سوائے محمد واہل بیت محمد کے

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ـــــ رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلَآ! اِنَّ مَسْجِدِیْ ھٰذَا حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ حَائِضٍ مِّنَ النِّسَآءِ ـــــ وَکُلِّ جُنُبٍ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ عَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ـــــ

خبردار! ہر وہ عورت جو حائضہ ہو ـــ اور ہر وہ مرد جو جنبی حالت میں ہو ـــ میری اس مسجد میں ـــ اس کا داخلہ ممنوع وحرام ہے سوائے محمد اور اہلبیت محمد، علی اور فاطمہ، حسن وحسین کے ـــ

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۷ مطبوعہ ایضاً)

حدیث نمبر ۷

بہترین ہستیاں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــ کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــ

خَیْرُ رِجَالِکُمْ عَلِیٌّ وَّخَیْرُ شَبَابِکُمْ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَخَیْرُ نِسَائِکُمْ فَاطِمَۃُ ـــــ

تمہارے مردوں میں بہتر علی المرتضیٰ ہیں ـــ اور تمہارے نوجوانوں میں حسن وحسین بہترین ہیں اور تمہاری عورتوں میں خیر النساء فاطمۃ الزہراء ہیں۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

Marfat.com

حدیث نمبر ۸

سب جہانوں میں سدا سرداریاں ہیں جن کے نام

علامہ امام علاؤ الدین علی متقی ہندی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۷۵ھ نے ابن حبان اور مستدرک حاکم کے حوالے سے ـــــ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

عُرِضَ لِیْ مَلَكٌ اِسْتَاْذَنَ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَیَّ وَيُبَشِّرَنِیْ بِبُشْرٰی ـــــ اَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ـــــ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ـــــ

میرے پاس ایک فرشتہ بھیجا گیا، اس فرشتے نے مجھے سلام کرنے اور اس بات کی بشارت پیش کرنے کی اجازت چاہی ـــــ کہ بے شک فاطمۃ الزہراء جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں ـــــ

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ ایضاً)

حدیث نمبر ۹

جنتیوں کے سردار

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

اِنَّ مَلَكًا مِّنَ السَّمَآءِ لَمْ يَكُنْ زَارَنِیْ فَاسْتَأْذَنَ اللّٰهَ فِیْ زِيَارَتِیْ

Marfat.com

فَبَشَّرَنِی اَنَّ فَاطِمَةَ سَیِّدَةُ نِسَاءِ اُمَّتِیْ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

بے شک آسمانی فرشتہ جس نے میری زیارت نہیں کی تھی اس نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کی اجازت چاہی (پس وہ میرے پاس آیا) اور مجھے خوشخبری دی ہے کہ بے شک فاطمۃ الزہراء میری تمام امت کی عورتوں کی سردار ہیں —— اور بے شک حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں ——

○ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ فرشتہ

لَمْ یَهْبِطْ اِلَی الْاَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ

اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔

(کنز العمال ایضاً حدیث نمبر ۳۴۲۴۴)

○ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک اور روایت میں یوں ہے۔

اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ——

یہ کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے میرے پاس آ کر یہ خوشخبری دی کہ حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(ایضاً ۳۴۲۴۳)

حدیث نمبر ۱۰

ان کا دشمن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دشمن

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔۔۔

مَنْ اَحَبَّ هٰؤُلَاءِ فَقَدْ، اَحَبَّنِیْ ۔۔۔ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یَعْنِیْ ۔۔۔ اَلْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَفَاطِمَةَ وَعَلِیًّا۔۔۔

جس شخص نے حسن اور حسین ۔۔۔ علی اور فاطمۃ الزہراء کو محبوب رکھا اس نے مجھے محبوب رکھا ۔۔۔ جس نے ان سے عداوت رکھی اس نے مجھ سے عداوت رکھی ۔۔۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

حدیث نمبر ۱۱

مقامِ وسیلہ

حضرت مولائے کائنات کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے ۔۔۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ۔۔۔ کہ جنت میں ایک درجہ و مقام ہے جس کا نام ۔۔۔ وسیلہ ۔۔۔ ہے۔ جب تم خدا سے دعا مانگو تو میرے لیے اسی درجہ و مقامِ وسیلہ کا اللہ پاک کی بارگاہ میں سوال کرنا ۔۔۔ لوگوں نے پوچھا ۔۔۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ۔۔۔ اس مقام وسیلہ میں آپ کے ساتھ کون ہوگا؟ ۔۔۔

قَالَ عَلِیٌّ وَّفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس درجہ میں میرے ساتھ علی، فاطمہ، حسن و حسین ہوں گے ۔۔۔ (کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۸ مطبوعہ ایضاً)

Marfat.com

مذکورہ بالا احادیث ـــــ علی ـــــ فاطمۃ الزہراء ـــــ حسن وحسین علیہم السلام کے فضائل ودرجات اور بلند مقامات کی گواہی دے رہی ہیں ـــــ ان احادیث کے اندر، ان پاک باز ہستیوں کے جنت میں داخل ہونے اور خطیرۂ قدس (جنت) میں ٹھہرنے کا ذکر ہے ـــــ اور ان چاروں کو محبوب رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا ـــــ اور ان کو افضل واعلیٰ اور بہترین ہستیاں قرار بھی دیا گیا ہے ـــــ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پر ایمان رکھنے والوں کے لیے ان تمام مناقب کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ـــــ اور جو لوگ ادب واحترام اور تسلیم ورضا کی دنیا سے باہر ہیں ان کو سورج سے زیادہ روشن دلائل بھی متاثر نہیں کر سکتے ـــــ کیونکہ ان کے اندر ایک ایسا مرض ہے جو دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے ـــــ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ـــــ اور اس کا علاج سوائے مصطفےٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی کریمانہ توجہ کے اور کچھ نہیں ـــــ یا پھر عصائے مولا علی ـــــ

<u>حدیث نمبر ۱۲</u>

دعائے رسول

حضرت واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں ان الفاظ کے ساتھ دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلَیَّ وَعَلَیْهِمْ ـــــ یَعْنِیْ ـــــ عَلِیًّا وَّفَاطِمَةَ وَّحَسَنًا وَّحُسَیْنًا

Marfat.com

اے اللہ! بے شک وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں تو اپنی صلوٰۃ رحمت اور رضا و بخشش مجھ پر اور ان پر یعنی علی پر فاطمہ پر، حسن و حسین پر (علیہم السلام) فرما۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۷ مطبوعہ ایضاً)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ـــ جس طرز و انداز میں ان نفوس قدسیہ کے لیے دعا فرمائی ہے ـــ اس میں محبت و شفقت کی ایک پوری کائنات سمائی ہوئی دکھائی دیتی ہے ـــ کوئی ایسا انسان ہے جو اپنی اولاد و عترت سے بے پناہ محبت نہ رکھتا ہو؟ ـــ یقینی امر ہے کہ ہر محقق ـــ ہر مؤرخ اور ہر قسم کا مولوی اپنی اولاد کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔

اس دنیا میں محبتیں تقسیم کرنے والا ـــ اور کونین میں محبت کی خوشبو بکھیرنے والا ـــ رؤف و رحیم اور کریم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اولاد سے محبت نہ کرے ـــ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے ـــ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انسانوں سے بڑھ کر اپنی اولاد کے ساتھ محبت فرماتے ہیں ـــ اور یہ امر بھی حقیقت پر مبنی ہے ـــ کہ اولاد کو دکھ پہنچے تو والدین کا بے قرار ہونا ایک فطری عمل ہے ـــ اور جب ساری دنیا کے لیے یہ اصول تسلیم کیا جاتا ہے تو پھر اولاد رسول کے لیے اسے فراموش کرنا منافقت نہیں تو پھر اور کیا ہے ـــ منافقین جس فرقے میں ہوں ـــ قابل مذمت ہیں ـــ اس لیے کہ قرآن مجید نے ان کی واضح ترین الفاظ میں مذمت فرمائی ـــ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے منافقوں کی علامتوں میں بڑی علامت بغض علی بتائی ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۳

سب سے پہلے چار ہستیاں

حضرت امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے —— فرماتے ہیں —— کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ——

یَا عَلِیُّ اِنَّ اَوَّلَ اَرْبَعَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَنَا —— وَاَنْتَ —— وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَذَرَارِیْنَا خَلْفَ ظُھُوْرِنَا —— وَاَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَارِیْنَا ——

اے علی سب سے پہلے چار شخص جنت میں داخل ہوں گے —— میں —— تم —— اور حسن وحسین —— اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی —— اور تمہاری ازواج ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی ——

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

اس حدیث مقدسہ میں جنت کے اندر داخل ہونے کا ذکر ہے —— سب سے پہلے جو ہستیاں جنت میں داخل ہوں گی —— وہ ہیں اہل بیت رسول —— جن کی طرف سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے —— ان کا جنتی ہونا یقینی ہے —— لیکن بعض لوگ ان تمام شواہد کے باوجود پتہ نہیں کیوں؟ آل رسول کی شان وعظمت کے بارے میں غیر یقینی صورت حال کا شکار ہیں —— یہی وجہ ہے انہیں کسی پہلو بھی چین وقرار نہیں —— یہ لوگ پرانے زمانے کے خوارج ونواصب کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں —— یہ وہ بدنصیب ہیں جو یزید لعین کو پیدائشی جنتی کہنے میں ذرا برابر بھی شرم محسوس نہیں کرتے —— اور جنتوں کے وارثوں کے بغض کی آگ میں جل رہے ہیں —— یہی وجہ ہے دوزخ کی آگ ان کی بہت

Marfat.com

مشتاق ہے۔۔۔

اہل بیت پاک سے بے باکیاں، گستاخیاں
تم کو مژدہ نار کا، اے دشمنان اہل بیت

حدیث نمبر۱۴

ساری زمین والوں سے برتر کہا گیا

جناب عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔۔۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔۔۔ اے عبدالرحمٰن تم میرے صحابی ہو۔۔۔

وَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ اخی ۔۔۔ وَمِنِّیْ وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ فَھُوَ بَابُ عِلْمِیْ وَوَصِیِّیْ ۔۔۔ وَھُوَ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ھُمْ خَیْرُ الْاَرْضِ ۔۔۔ عُنْصَرًا وَشَرَفًا وَکَرَمًا ۔۔۔

اور علی بن ابی طالب میرا بھائی۔۔۔ اور وہ مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔۔۔ اور میرے علم کا دروازہ ہے اور میرا وصی ہے۔۔۔ اور وہ (علی) اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام شرافت و بزرگی اور حسب ونسب کے لحاظ سے تمام زمین والوں سے برتر ہیں۔۔۔

(ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۸۸ موسسۃ الاعلی بیروت)

حسب ونسب سے، شرافت اور بزرگی۔۔۔ عظمت وسیادت۔۔۔ اور شجاعت وسخاوت خاندان نبوت کے نورانی نشانات ہیں۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ

Marfat.com

فرمانا — کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں — اور وہ میرا بھائی ہے — اور میرے علم کا دروازہ — اور میرا وصی ہے — اور علی — فاطمہ — حسن — اور حسین اہل ارض سے بہتر وافضل ہیں — اس حدیث مقدسہ میں معانی اور حقائق کا ایک نوری چمن لہلہا رہا ہے — جس کی خضرت نظر نواز — اور جس کے پھولوں کی خوشبو ہر صحیح النسب کے مشام جاں کو معطر کر رہی ہے — اسی حدیث شریف کے ضمن میں ایک حدیث — بپاس خاطر عالی حریفاں — بیان کی جاتی ہے تا کہ مودت کے گلستانوں میں نکھار پیدا ہو جائے۔

حدیث شریف:- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا —

اَنَا وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ — وَتِسْعَۃٌ مِّنْ وُلْدِ الْحُسَیْنِ مُطَھَّرُوْنَ مَعْصُوْمُوْنَ

میں اور علی اور حسن اور حسین — اور حسین کے نو ۹ بیٹے معصوم اور پاک ہیں —

(ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۸۳)

ایمان والوں اور اہل محبت کے لیے ایک اور حدیث مبارکہ بیان کی جاتی ہے تا کہ محبوں کے دلوں میں شادمانی کی لہریں پیدا ہوں۔

حدیث شریف:- حضرت عبایہ بن ربعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً یہ روایت موجود ہے — کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —

اَنَا سَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَعَلِیٌّ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ اِنَّ اَوْصِیَائِیْ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَوَّلُھُمْ عَلِیٌّ وَاٰخِرُھُمُ الْقَائِمُ الْمَھْدِیُّ

Marfat.com

میں تمام نبیوں کا سردار وسرور ہوں — اور علی تمام اوصیاء کے سردار ہیں — بے شک میرے بعد اوصیاء بارہ ۱۲ ہیں ان میں پہلے علی ہیں اور آخر میں القائم المہدی ہیں۔ (ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۸۳)

اسی باب کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں — تاکہ یقین کی پختگی میں مزید اضافہ ہو جائے —

حدیث شریف — حزب اللہ — اور حزب الشیطان

حضرت علامہ شیخ الامجد خواجہ شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم نقشبندی بلخی قندوزی حنفی مفتی اعظم قسطنطنیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عظیم کتاب ینابیع المودۃ میں یہ حدیث مبارکہ نقل فرمائی ہے — لکھتے ہیں —

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے — فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَرْکَبَ سَفِیْنَۃَ النَّجَاۃِ — وَیَتَمَسَّكَ بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی وَیَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللّٰہِ الْمَتِیْنِ — فَلْیُوَالِ عَلِیًّا بَعْدِیْ وَلْیُعَادِ عَدُوَّہٗ وَلْیَأْتَمَّ بِالْاَئِمَّۃِ الْھُدَاۃِ مِنْ وُّلْدِہٖ فَاِنَّھُمْ خُلَفَائِیْ وَاَوْصِیَائِیْ وَحُجَجُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ بَعْدِیْ — وَسَادَاتُ اُمَّتِیْ — وَقَادَاتُ الْاَتْقِیَاءِ اِلَی الْجَنَّۃِ حِزْبُھُمْ حِزْبِیْ — وَحِزْبِیْ، حِزْبُ اللّٰہِ وَحِزْبُ اَعْدَائِھِمْ حِزْبُ الشَّیْطَانِ

جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ نجات کی کشتی پر سوار ہو — اور یہ بھی کہ

مضبوط ترین رسی کو پکڑ لے — اور اللہ تعالیٰ کی مضبوط بٹی ہوئی رسی کو تھامے تو اسے چاہئے کہ وہ میرے بعد علی کو دوست رکھے، اور علی کے دشمن سے دشمنی رکھے — اور علی کی اولاد میں سے ہدایت دینے والے آئمہ کو امام بنائے — بے شک وہ میرے خلفاء ہیں — اور میرے اوصیاء ہیں — اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر میرے بعد حجتیں ہیں — میری امت کے سردار اور پرہیزگاروں کو اپنی قیادت میں جنت کی طرف لے جانے والے ہیں، اور ان کا گروہ میرا گروہ ہے — اور میرا گروہ خدا تعالیٰ کا گروہ ہے اور ان کے دشمنوں کا ٹولہ شیطان کا ٹولہ ہے —

(ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۸۳ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی بیروت)

قارئین کرام! — سیدہ بی بی پاک — مولائے مومنان علی کریم، آخری خلیفۂ راشد امام حسن مجتبیٰ — سیّد الشہداء حضرت امام حسین علیہم السلام کی فضیلتوں سے متعلق احادیث کا باب یہاں پر بند کرتے ہیں — اور آگے ان احادیث کا باب وا کرتے ہیں جو حسنین کریمین کے مناقب میں وارد ہوئیں — تاکہ اہل محبت کی دنیا مزید آباد ہو — اور دل کی دنیا میں نکھار پیدا ہو۔

اور خوارج ونواصب کے نظریات کی بیخ کنی ہو — ان گروہوں میں ایک گروہ راسبیوں کا بھی ہے، جو اہل بیت کی دشمنی میں زہریلے نظریات کا حامل ہے — اس کی تفصیل کسی اور مقام پر بیان کی جائے گی — دعا کریں اللہ تعالیٰ ان بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھے رستے پر چلائے — اور ان کے دلوں سے بغض کی گندگی نکال کر محبت کا نور بھر دے۔

Marfat.com

حَسَنَیْن
کریمین —— شہیدین
علیہما السلام
امام حسن —— امام حسین

نبی ﷺ کے لاڈلے ہیں، سیدِ ابرار ہیں دونوں
سخی شبیر و شبر، مطلعِ انوار ہیں دونوں

یہ دونوں پھول ہیں میرے، یہ فرمایا نبی ﷺ سرور
یہ جنت کے جوانوں کے ولی سردار ہیں دونوں

بہادر ہیں، جری، بیٹے ہیں خاتونِ قیامت کے
شجاعت اور حریت کی یہ للکار ہیں دونوں

جدھر سے بھی ہیں جاں بازوں کے نوری قافلے نکلے
یہی ان عاشقوں کے قافلہ سالار ہیں دونوں

انہی کے نام و نسبت سے ملیں ہیں عزتیں مجھ کو
خضرِ بے چین کے غمناک کے غمخوار ہیں دونوں

(خضر)

مندرجہ بالا عنوان کے تحت، ان احادیث وروایات کو نقل کیا جائے گا —— جو

Marfat.com

دونوں شہزادوں ــــ یعنی امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ــــ اوران مندرجہ ذیل احادیث اور روایات کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے یہ امر واضح ہو جائے گا ــــ کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے ان دونوں نواسوں کے ساتھ محبت وعقیدت کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے ــــ اور یہ بات بھی کہ ان پاک باز ہستیوں کو نظر انداز کر کے کوئی شخص بھی ایمانی لذتوں سے آشنا نہیں ہوسکتا ــــ اور یہ بھی کہ ان سے دشمنی رکھنے والا عمر بھر ظلمات کی وادیوں میں ہمیشہ کے لیے بھٹکتا رہے گا ــــ

آیئے دیکھتے ہیں کہ ان دونوں شہیدوں کا مقام ومرتبہ کس قدر بلند وبالا ہے ــــ

حدیث نمبرا

حَسَن ــــ حُسَین ــــ مُحسِن ــــ شَبَّر ــــ شَبِّیر ــــ مُشَبَّر

حضرت سیّدنا مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے ــــ فرماتے ہیں ــــ کہ جب امام حسن کی ولادت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ــــ اور فرمایا کہ آپ لوگوں نے میرے بیٹے کا نام کیا رکھا ہے؟ ــــ تو جناب علی المرتضیٰ فرماتے ہیں ــــ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں عرض کیا ــــ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ــــ میں نے اس کا نام ــــ حرب ــــ رکھا ہے ــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ــــ اس کا نام حسن ہے۔

اور جب امام حسین پیدا ہوئے ــــ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر تشریف لائے ــــ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر وہی دریافت فرمایا ــــ کہ اس کا نام کیا رکھا ہے؟ ــــ تو جناب علی نے عرض کیا ــــ حرب ــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں ــــ بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ ــــ بلکہ اس کا نام حسین ہے ــــ اور پھر تیسرے صاحبزادے

Marfat.com

کی ولادت ہوئی ——— تو سرکار علیہ السلام! حسب عادت تشریف لائے تو پھر بھی یہی پوچھا کہ بچے کا نام کیا رکھا ہے؟ ——— حضرت علی فرماتے ہیں ——— میں نے عرض کیا ——— حرب ——— تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ ——— بلکہ یہ محسن ہے ——— اس کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ———

اِنَّمَا سَمَّيْتُهُمْ بِاسْمِ وُلْدِ هَارُوْنَ شَبَّرٌ وَشَبِّيْرٌ وَمُشَبِّرٌ ———

میں نے اپنے بچوں کے نام حضرت ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر رکھے ہیں ——— یعنی شبر وشبیر اور مشبر ———

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۵ ——— مسند امام احمد بن حنبل ج اول ص ۹۸ ——— السنن الکبریٰ (بیہقی) ج ۶ ص ۱۴۴ ——— اسد الغابہ ج ۲ ص ۱۸ ——— مطبوعہ بیروت لبنان)

خیال رہے کہ یہ نام ——— شبر ——— شبیر ——— مشبر ——— سریانی ——— یا عبرانی زبان کے ہیں ——— جن کا عربی زبان میں ترجمہ ——— حسن ——— حسین اور محسن بنتا ہے ——— اگر ان ناموں کو ——— حسن، حسین، محسن ناموں کے اوزان پر لایا جائے تو پھر یوں پڑھا جائے گا ——— شبر ——— شبیر ——— مشبر ——— لیکن اردو زبان میں ——— شبر وشبیر ومشبر کے تلفظ کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۲

ہارون علیہ السلام کے بیٹوں کے نام پر

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ——— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

سَمّٰی هٰرُوْنَ اِبْنَيْهِ شَبَّرًا وَّشَبِّيْرًا وَّاِنِّیْ سَمَّيْتُ اِبْنَیَ الْحَسَنَ

Marfat.com

وَالْحُسَیْنَ کَمَا سَمّٰی بِہٖ ھٰرُوْنُ اِبْنَیْہِ ——

حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام شبر و شبیر رکھے —— اور میں نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام حسن و حسین رکھے —— جیسا کہ جناب ہارون علیہ السلام نے اپنے دونوں بیٹوں کے نام رکھے —— ''یعنی —— ہارون کے بیٹوں کے نام پر اپنے بیٹوں کے نام رکھے۔''

(الجامع الصغیر (سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ج ۲ ص ۵۴ مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۱ء —— دارالکتب العلمیہ بیروت ج ۲ ص ۳۴)

حدیث نمبر ۳

حسن و حسین

امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب —— کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق —— میں امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کی فردوس کے حوالے سے حدیث نقل فرمائی ہے —— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اُمِرْتُ اَنْ اُسَمِّیَ اِبْنَیَّ ھٰذَیْنِ حَسَنًا وَّحُسَیْنًا ——

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اپنے ان دونوں بیٹوں کے نام حسن اور حسین رکھوں (علیہما السلام)

(کنوز الحقائق علی ہامش الجامع الصغیر (سیوطی) ص ۵۲)

خیال رہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی ذات اقدس کو بغیر خدائے لم یزل کے کون حکم دے سکتا ہے —— حدیث نمبر ۴ میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر۴

رب کے حکم سے

علامہ صفوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حدیث نقل فرمائی ہے ـــــ کہ جب سیّدنا حسن کی ولادت ہوئی ـــــ تو سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ اس بچے کا نام کیا رکھا ہے؟ ـــــ تو حضرت علی نے عرض کیا ـــــ کہ اس بچے کا نام اس کے نانا ہی رکھیں گے ـــــ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

مَا كُنْتُ لِاَسْبِقَ بِتَسْمِيَةِ رَبِّیْ ـــــ

کہ میں اپنے رب کے نام رکھنے سے پہلے نام نہیں رکھتا (یعنی اس کا نام اللہ تعالیٰ کے حکم پر رکھا جائے گا)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے بعد ـــــ سیّدنا جبریل علیہ السلام ـــــ حضور علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے ـــــ اور عرض کی ـــــ

يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُهَنِّئُكَ بِهٰذَا الْمَوْلُوْدِ

اے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اس بچے کی ولادت پر آپ کو مبارک باد دی ہے ـــــ اور فرمایا ہے''

سَمِّهٖ بِاِسْمِ ابْنِ هٰرُوْنَ شَبَّرَ وَمَعْنَاهُ حَسَنٌ

اس بچے کا نام ہارون علیہ السلام کے بیٹے کے نام پر شبر رکھیے۔ جس کے معنیٰ حسن کے ہیں ـــــ

اور جب حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت جبریل حاضر

Marfat.com

ہوئے ــــ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک باد دی ــــ اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

بِاسْمِ ابْنِ هٰرُوْنَ شَبِّيْرٍ وَّمَعْنَاهُ حَسَيْنٌ

کہ ہارون کے بیٹے کے نام پر اس صاحبزادے کا نام شبیر رکھیں ــــ جس کے معنیٰ حسین کے ہیں۔

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۲ مطبوعہ مصر)

جن بچوں کی ولادت پر خدائے بزرگ و برتر مبارک باد کے پیغام بھیجے اور ان کے نام بھی خود تجویز فرمائے ــــ ان کی شان و مرتبت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے ــــ اور ان کو زہر دینے والا ــــ اور تلوار کی دھار سے قتل کرنے والا ــــ کیسے اور کس طرح پیدائشی جنتی ہوسکتا ہے۔

یزید لعین کے وکلاء! ان احادیث کو نظر میں رکھ کر فتوے صادر فرمایا کریں ــــ تیزاب کی بوتلوں پر عطر کا لیبل لگانے والے، ان سنی نما خارجیوں کو بھی یہی مشورہ دیں گے ــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان اور اولاد کی شان بیان کرنے والوں پر شیعہ ہونے کا فتویٰ صادر فرمانے سے پہلے اپنے بغض و عناد پر مبنی عقیدے کے ہر گوشہ اور ہر پہلو کو اپنے دل کی آنکھوں سے اچھی طرح ٹٹول کر دیکھ لیں ــــ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تمہاری تمام تحریریں تمہارے جرموں کے دفتر میں تبدیل ہو جائیں ــــ

امت رسول کے سردار صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی آڑ، لے کر اہلبیت رسول پر زبان و قلم کے خنجر تان لینا اہل سنت کے عقیدے کے سراسر خلاف ہے ــــ اہل

Marfat.com

سنت کے مذہب میں صحابہ کرام کی محبت حسن ایمان ہے —— اور اہل بیت کی مودت جان ایمان ہے۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

حدیث نمبر ۵

لعاب دہن ڈالا

امام ابن اثیر نے ''اسد الغابہ'' میں روایت بیان کی ہے —— کہ جب امام حسن علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے —— اور جناب حسن مجتبیٰ کو لیا ——

وَ تَفَلَ فِیْ فِیْهِ وَسَقَاهُ مِنْ رِّیْقِهٖ

اور اپنا لعاب دہن مبارک ان کے منہ میں ڈالا۔

اور پھر حضرت علی کو بلایا —— اور فرمایا کہ بچے کا نام کیا رکھا ہے —— حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے عرض کیا —— جعفر —— آپ نے فرمایا —— نہیں ——

وَلٰکِنَّهُ الْحَسَنُ وَبَعْدَهُ الْحُسَیْنُ —— فَاَنْتَ اَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ——

بلکہ یہ حسن ہے اور اس کے بعد حسین ہے —— اور اے علی! تم حسن و حسین کے باپ ہو ——

(اسد الغابہ ج ۲ ص ۲۸۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۱۳۷۷ھ ذی قعد)

Marfat.com

نام حسن وحسین حجاب میں

جناب ابن عرابی نے جناب مفضل سے یوں بیان کیا ہے—— کہ حلیم آلِ محمد امام حسن مجتبیٰ—— اور شہزادۂ گلگوں قبا امام حسین کے نام حجاب میں رکھے—— لکھتے ہیں——

اِنَّ اللّٰہَ حَجَبَ اِسْمَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ

بے شک اللہ تعالیٰ نے حسن اور حسین کے نام پردے میں رکھے——

یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اپنے دونوں نواسوں حسن وحسین کے اسماء پردے میں رکھے—— پھر ان سے پوچھا گیا—— کہ جو یمن میں ہیں؟—— (حسنین علیہما السلام سے قبل ملک یمن میں حسن اور حسین نام کے دو (۲) شخص ہوئے ہیں)—— تو انہوں نے فرمایا—— وہ نام سین ساکن کے ساتھ—— حُسن—— ہے—— حاء مفتوح اور سین مکسور کے ساتھ—— حَسِین ہے——

(اسد الغابۃ ج ۲ ص ۹ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۱۳۷۷ھ)

حسن وحسین جنتی نام ہیں

جناب عمران بن سلیمان سے یوں مروی ہے——

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ مِنْ اَسْمَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ لَمْ یَکُوْنَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ——

حسن وحسین جنتی نام ہیں، زمانۂ جاہلیت (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل کے زمانے) میں یہ نام نہ تھے "یعنی امام حسن وحسین سے پہلے یہ نام کسی کے نہ تھے۔"

(اسد الغابۃ ج ۲ ص ۱۸ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت—— اسد الغابۃ ج اول ص ۵۱۶ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)

Marfat.com

مندرجہ بالا روایات سے حسنین کریمین کے خصائص کا پتہ چلتا ہے —— کہ ان عظیم المرتبت ہستیوں کے اسمائے گرامی دنیا والوں کی نظروں سے اوجھل رکھے تا کہ ان ناموں کی اولیت شہزادگان رسول کو ملے —— پھر حصول برکت کے لیے اہل ایمان اپنے عزیزوں کے نام ان بابرکت ہستیوں کی نسبت کے ساتھ رکھیں۔

حدیث نمبر ۶

جنتی جوانوں کے سردار

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ——

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

حضرت حسن اور حضرت حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

۱۔ سنن ترمذی (الجامع الصحیح) ص ۱۰۳۳ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان —— حدیث نمبر ۳۷۶۸ —— سن اشاعت ۲۰۰۲ء ——

۲۔ فضائل الصحابۃ (امام احمد بن حنبل) ج ۲ ص ۷۷۱ حدیث نمبر ۱۳۶۸ —— مطبوعہ مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی جامعہ ام القریٰ مکہ معظمہ ——

۳۔ کنز العمال ج ۱۲ ص ۴۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت حدیث نمبر ۳۴۲۶۰ ——

۴۔ المعجم الکبیر ج ۳ ص ۳۵ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۲ء ——

۵۔ ذخائر العقبیٰ ص ۲۲۹ ——

۶۔ صواعق محرقہ ص ۱۹۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

۷۔ ینابیع المودۃ ج ۲ ص ۹۵ مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت

Marfat.com

حدیث نمبر ۷

ایک فرشتے کی پہلی مرتبہ آمد

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ——— فرماتے ہیں ——— کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کب ملاقات کی ——— فرماتے ہیں ——— میں نے عرض کیا ——— کہ اتنی مدت ہوگئی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہیں ہوسکا ——— یہ سن کر والدہ رنجیدہ ہوئیں تو میں نے عرض کیا ——— مجھے اجازت دیجئے ——— کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کروں ——— تمہارے اور اپنے لیے دعائے مغفرت کراؤں ——— پس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی ——— یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھی ——— پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل پڑے ——— میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا میری آہٹ سن کر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے؟ ——— پھر خود ہی فرمایا حذیفہ ہے؟ ——— میں نے عرض کیا ——— جی ہاں ——— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا کام ہے ———

غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِاُمِّكَ

اللہ تعالیٰ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ———

ھٰذَا مَلَکٌ لَّمْ یَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ ھٰذِہِ اللَّیْلَةِ ———

Marfat.com

یہ ایک فرشتہ ہے!—— جو آج رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا——
اس فرشتے نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ مجھے سلام کرنے—— اور یہ خوش خبری دینے حاضر ہو—— ''وہ خوشخبری یہ ہے''

بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ—— وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کہ حضرت فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہیں—— اور امام حسن اور امام حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

(الجامع الصحیح (جامع ترمذی) ص ۱۴۳۶ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان—— حدیث نمبر ۳۷۸۱—— سن اشاعت ۲۰۰۲ء)

حدیث نمبر ۸

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کو سونگھتے تھے

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں—— کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا——

اَیُّ اَهْلِ بَيْتِكَ اَحَبُّ اِلَيْكَ؟——

کہ اہل بیت میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟——

قَالَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ—— وَكَانَ يَقُوْلُ لِفَاطِمَةَ اُدْعِي لِيَ ابْنَيَّ—— فَيَشَمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا اِلَيْهِ——

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حسن اور حسین حضور سیّدہ فاطمہ سے فرمایا کرتے—— میرے دونوں بیٹوں کو میرے پاس بلاؤ—— پھر آپ علیہ السلام دونوں صاحبزادوں کو سونگھتے—— اور اپنے ساتھ چپٹا

Marfat.com

لیتے ——

(سنن ترمذی (الجامع الصحیح) ۱۴۳۲ —— حدیث نمبر ۳۷۷۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۹

دو ۲ پھول

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے مروی ہے —— کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اہل عراق میں سے کسی آدمی نے پوچھا —— کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ —— جناب عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا یَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ وَقَدْ قَتَلُوْا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ —— یَقُوْلُ —— اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ ھُمَا رَیْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْیَا

اس کی طرف دیکھو! —— یہ مجھ سے مچھر کے خون "لگنے کے بارے" میں پوچھتا ہے —— حالانکہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے کو شہید کیا ہے —— فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے —— آپ نے فرمایا —— کہ حسن اور حسین دونوں میرے دنیا کے پھول ہیں۔

(جامع ترمذی ص ۱۴۳۳ —— حدیث نمبر ۳۷۷۰ مطبوعہ ایضاً)

Marfat.com

حدیث نمبر ۱۰

محبوبین

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ـــــ کہ میں ایک رات کسی کام کے لیے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کچھ لپٹا ہوا تھا، مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا چیز ہے ـــــ میں اپنی ضرورت سے فارغ ہوا تو عرض کیا ـــــ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کیا چیز لپیٹ رکھی ہے ـــــ آپ علیہ السلام نے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ حضرت حسن اور حضرت حسین دونوں آپ کی رانوں پر ہیں ـــــ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ـــــ یہ میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں ـــــ (پھر ان الفاظ میں دعا کی)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّھُمَا فَاَحِبَّھُمَا ـــــ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا ـــــ

اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں ـــــ تو بھی انہیں محبوب رکھ ـــــ اور ان کو بھی محبوب رکھ جو ان سے محبت رکھیں۔

(الجامع الصحیح (ترمذی) ص ۱۴۳۳ حدیث نمبر ۳۷۶۹)

حدیث نمبر ۱۱

محبت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں ـــــ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

مَنْ اَحَبَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ، وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ ——

جس نے حسن اور حسین سے محبت رکھی، اس نے مجھ سے محبت کی —— اور جس نے ان دونوں سے بغض رکھا، اس نے مجھ سے بغض رکھا ——

(سنن ابن ماجہ شریف ص ۱۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

حدیث نمبر ۱۲

باپ بیٹوں سے افضل

جناب نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے —— فرماتے ہیں —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَبُوْهُمَا خَیْرٌ مِّنْهُمَا ——

حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہوں گے اور ان کے والد گرامی، ان سے افضل ہیں ——

(سنن ابن ماجہ شریف ص ۱۲ مطبوعہ میر محمد آرام باغ کراچی —— کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

شباب

شباب: —— شاب کی جمع ہے —— اور شاب تیس ۳۰ سالہ جوان کو کہتے ہیں —— (سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ) —— کا ایک معنی تو یہ ہے —— کہ جوانی کی حالت میں، دار فانی سے دار بقاء کی طرف کوچ کرنے والوں کے جنت میں سردار ہوں گے —— لیکن

Marfat.com

جوانوں کے سردار اس لیے کہا گیا ہے —— کہ جنت میں سب کی عمر جوانی کی ہو گی —— جیسا کہ کہا گیا ہے۔

اِنَّ الْمُرَادَ سَیِّدَا اَھْلِ الْجَنَّةِ لِاَنَّ اَھْلَ الْجَنَّةِ کُلُّھُمْ شَبَابٌ ——

مراد یہ ہے (کہ حسنین کریمین) جملہ اہل جنت کے سردار ہیں —— کیونکہ تمام اہل جنت نو جوان ہوں گے۔

(حاشیہ جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۷ مطبوعہ کراچی)

یعنی ان کو جنت میں جوانی کی عمر عطا کی جائے گی —— خواہ وہ دنیا میں بوڑھے ہو کر فوت ہوئے ہوں ——

لٰکِنْ یُخَصُّ بِمَا سِوَی الْاَنْبِیَآءِ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ

لیکن تمام انبیاء اور خلفائے راشدین کو مستثنیٰ قرار دیا جائے گا۔

(حاشیہ جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۷ ایضاً)

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ کا آخری حصہ ——

وَاَبُوْھُمَا خَیْرٌ مِّنْھُمَا

کہ ان کا باپ ان سے افضل ہے۔

فِیْهِ فَضِیْلَةٌ لِّعَلِیٍّ فَاِنَّهٗ سَیِّدُ السَّیِّدِیْنِ

کہ اس میں مولا علی کی فضیلت ہے کہ وہ ان دونوں سرداروں کے سردار ہیں ——

(حاشیہ ابن ماجہ شریف ص ۱۲ مطبوعہ میر محمد آرام باغ کراچی)

اوپر درج احادیث سے حسنین کی فضیلت اور شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے —— اور یہ بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبتوں کا مرکز یہ دونوں بھائی دکھائی دیتے ہیں آج کل

Marfat.com

کچھ ایسے لوگ بھی نظر آتے ہیں —— جو حسنین کریمین کے بغض میں اس قدر آگے جا چکے ہیں —— کہ ان احادیث کا سرے سے انکار کر دیتے ہیں، اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ان احادیث کو پڑھ بھی لیتے ہیں؟ —— اور لکھتے بھی ہیں —— لیکن ان احادیث کی تعبیرات وتاویلات میں ایسی ایسی گل فشانی فرماتے ہیں —— کہ سننے والے سر پکڑ کے رہ جاتے ہیں —— ان لوگوں کا یہ انداز ان کے ناصبی اساتذہ کی دین ہے —— یا پھر خوارج کی غلیظ کتب کے مطالعہ نے ان کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں کو مفقود کر دیا ہے —— اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نفاق کے بخار کی شدت نے دماغی شریانوں کو ناکارہ کر دیا ہو —— ایک اور بات بھی ہوسکتی ہے جس کو نقل کرنا مناسب نہیں ——

چلتے چلتے ایک اور حدیث بھی نقل کر دیتے ہیں جس سے دنیا میں بھونچال نہ بھی آیا تو بادِ صرصر کے تھپیڑوں سے چہروں پر کالے اور بدنما داغ ضرور دکھائی دیں گے۔

حدیث شریف

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا:

یَا عَلِیُّ اَنْتَ سَیِّدُ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

اے علی! تم جنتی جوانوں کے سردار ہو ——

(تاریخ دمشق الکبیر (امام ابن عساکر) ج ۴۵ ص ۲۳۱ حدیث نمبر ۹۵۶۲ —— مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۱ء)

○ —— قارئین عظام! —— اسلام سے نکلے ہوئے مولوی نما لوگوں سے دامن بچا کے رکھیے —— یہ وہ لوگ ہیں جن سے بھیڑیے بھی نفرت کرتے —— یہ آپ کو دور سے

Marfat.com

فرشتے نظر آئیں گے — جو دراصل بارود کی پیداوار ہیں — اگر آپ کی قوت شامہ مضبوط ہے تو آپ کو ان کے لبوں سے — لباس سے — ہاتھوں سے — اور پورے سراپا سے گندھک کی ناخوشگوار بو آئے گی — جو آپ کے مشام دماغ کے تکدر کا باعث بنے گی — ان کی علامتوں میں سے بڑی علامت یہ ہے — کہ ان کے سامنے مولا علی — خاتون جنت — حسنین کریمین علیہم السلام کا نام لے کر دیکھ لیں آپ کو ان لوگوں کے آتش فشاں مزاج کا پتہ چل جائے گا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ کچھ میری دنیا کے لوگوں کو بھی اس وبائی مرض نے گھیرے میں لے رکھا ہے — ذکر اہل بیت رسول کو روکنے کے لیے ان لوگوں کے پاس ایک ایسا کارگر حربہ ہے — جس سے خود کو بچانا دشوار ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں — وہ یہ ہے کہ جب کوئی خطیب یا کوئی رقمطراز اہل بیت کا تذکرہ کثرت سے کرے تو فوراً اس پر شیعہ اور رافضی ہونے کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں — پھر علماء وخطباء بے چارے اپنی صفائیاں دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں — کہ بھائی میں اہل سنت ہوں — لیکن یہ بھی حقیقت ہے — کہ جو رسول معظم کے گھرانے کے گداگر ہیں وہ فقیر نہ ان کے فتوؤں سے ڈرتے ہیں نہ ان کے پروپیگنڈا سے خوفزدہ ہیں، وہ خاتون قیامت کی درگاہ گدانواز کے سامنے سر کو جھکا کر صدائے بھیک بلند کرتے رہیں گے — ان مفت کے مفتیوں کو امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آڑے ہاتھوں لیا ہے — فرماتے ہیں —

قَالُوْا تَرَفَّضْتَ قُلْتُ كَلَّا

مَا الرِّفْضُ دِيْنِيْ وَلَا اِعْتِقَادْ

لوگوں نے کہا کہ آپ رافضی ہو گئے ہیں — میں نے جواب دیا، ہرگز

Marfat.com

نہیں، رافضی مسلک، نہ میرا دین ہے —— اور نہ میرا عقیدہ ہے! ——

لٰـکِـنْ تَـوَلَّـیْـتُ غَـیْـرَ شَـکٍّ
خَـیْـرَ اِمَـامٍ وَخَـیْـرَ هَـادِ

لیکن بے شک میں تولائے علی رکھتا ہوں —— جو تمام اماموں اور ہادیوں سے بہتر ہیں ——

اِنْ کَـانَ حُـبُّ الْـوَلِـیِّ رِفْـضًـا
فَـاِنَّـنِـیْ رَفْـضِـیْ اِلَـی الْعِـبَـادِ

اگر علی کی محبت سے انسان رافضی ہو جاتا ہے، تو میں سب سے بڑا رافضی ہوں ——

(صواعق محرقہ مطبوعہ مصر سن اشاعت ۱۳۸۵ھ ص ۱۳۳ دیوان شافعی ص ۱۹۹ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قسم کے لوگوں کے رویے پر تعجب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یُصَلّٰی عَلَی الْمَبْعُوْثِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ
وَیُـغْـذٰی بَـنُـوْهُ اِنَّ ذَا لَـعَـجِـیْـبُ

یہ عجیب بات ہے کہ ہم بنو ہاشم کے منتخب مرد (رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں —— اوران کی اولاد کو اذیت پہنچاتے ہیں ——

لَـئِـنْ کَـانَ ذَنْـبِـیْ حُـبُّ آلِ مُـحَـمَّـدٍ
فَـذٰلِـكَ ذَنْـبٌ لَـسْـتُ عَـنْـهُ اَتُـوْبُ

پس اگر آلِ محمد کی محبت میرا گناہ ہے —— تو یہ ایسا گناہ ہے جس سے میں

Marfat.com

توبہ نہیں کروں گا ــــ

(دیوان امام الشافی ص ۱۲۴/۱۲۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ العزیز بھی خوارج ونواصب کے تیروں کا نشانہ بنے ــــ آپ چھٹی ہجری کے مشہور صوفی ــــ اور قادر الکلام شاعر تھے جو نیشاپور میں چنگیز خان کی فوج کے ہاتھوں شہادت جیسے اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے آپ رقمطراز ہیں ــــ

اِیں زَمَان عَطَّار گشتہ رافضی
کوریٔ چشمِ لَعِیْنِ ناصبی

ناصبیوں کی اندھی آنکھوں کو دیکھئے ــــ کہ وہ آج کل عطار کو رافضی سمجھتے ہیں ــــ

شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ گفتش جبش رفض ماست
ایں چنیں رفضے بہ دیں ایں جارو است

امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارجیوں سے فرمایا کہ تم علی کی محبت کو ہمارا رفض سمجھتے ہو ــــ اگر یہی رفض ہے تو ایسا رفض دین میں درست ہے ــــ

رفض او دین من ست اندر جہاں
شاہد مقصود من ــــ کرو بیاں

علی کی محبت ! جسے لوگ میرا رفض کہتے ہیں ــــ دنیا میں میرا دین اور ایمان ہے ــــ اس میرے مدعا ومقصود کے وہ فرشتے گواہ ہیں جو عرش الٰہی پر مامور ہیں ــــ (وہ اعلیٰ درجے کے فرشتے جو حب علی کے جام سے مخمور ہیں)

Marfat.com

روز وشب در مدح آل مرتضیٰ ست
رافضی را در جہاں او پیشوا ست

(حضرت عطار) دن رات آل واولاد علی کی مدح سرائی میں لگا ہوا ہے (جس کے باعث) لوگ اسے رافضیوں کا پیشواء کہتے ہیں ——

حضرت شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ العزیز قرب خداوندی کا نشان وراستہ بتاتے ہوئے ناصبیوں، خارجیوں کو تنبیہ کرتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں ——

ترک کن بغض علی مرتضیٰ
گرہمی خواہی تو قرب باخدا

(اے دشمن مرتضیٰ) اگر تو خدا کی بارگاہ میں تقرب حاصل کرنا چاہتا ہے، تو علی کریم کے ساتھ بغض وکینہ رکھنا چھوڑ دے ——

ترک کن بغض امام المتقین
کیں بود حب نبی المرسلین

امام المتقین (علی علیہ السلام) کے ساتھ بغض رکھنا چھوڑ دے (تجھے خبر نہیں ہے) کہ علی سے بغض رکھنا —— رسولوں کے رسول سے بغض رکھنے کے معنوں میں ہے ——

(نوائے صوفیہ ص ۶۹/۷۰ بحوالہ لسان الغیب ص ۹ —— تا —— ۱۳)

آخر میں حضرت خواجہ فریدالدین عطار کا شعر لکھتا ہوں —— جسے شیخ عطار نے ایک حدیث شریف کا ترجمہ کیا ہے —— اس پر وہ لوگ بار بار غور کریں —— جو نعرۂ حیدری پر پابندیاں لگاتے —— اور لوگوں کو آپ کے ذکر پاک سے روکتے ہیں —— اور آپ کرم

Marfat.com

اللہ وجہہٗ کی شان ومنقبت سننا پسند نہیں کرتے ـــــ اور وہ لوگ ہزار بار اس پر غور فرمائیں جو یہ کہتے ہیں کہ ذکر علی سے رافضیت کو تقویت پہنچتی ہے ـــــ آیئے دیکھیں کہ شیخ عطار کیا فرماتے ہیں ـــــ

بغض حیدر، ہر کہ در دل کرد جا
بے شکے دانم ورا، مادر، خطا

جو شخص علی کے بغض کو دل میں جگہ دیتا ہے ـــــ یقیناً اس کی ـــــ ماں ـــــ سے بہت بڑی خطا سرزد ہوئی تھی۔

(لسان الغیب ص ۱۴ ـــــ تا ـــــ ۱۵ مطبوعہ نولکشور پریس لکھنؤ بحوالہ نوائے صوفیہ ص ۶۱)

بات بہت دور نکل گئی ـــــ بات ہو رہی تھی حسنین کریمین کی کہ یہ دونوں شہزادے جنتی جوانوں کے سردار ہیں ـــــ اور جنت میں ان کی سرداریوں کے پرچم اڑائے جائیں گے ـــــ اور جو لوگ ان کریموں کے ذکر کو اور ان پر ٹوٹنے والے مصائب وشدائد کے بیان کرنے والوں پر رافضیت کی تہمت تراشتے ہیں ـــــ وہ صرف یہ ہی نہیں کہ غلطی پر ہیں بلکہ ہر قسم کی یزیدیت کے حامی بھی ہیں ـــــ انہیں شمر بدکار کا طرفدار کہا جائے گا ـــــ ان کے بغض نے جہاں ان کے ایمان کا بیڑا غرق کیا ہے ـــــ وہاں ان کے اندر درندگی کی تپش بھی بھر دی ہے۔

حدیث نمبر ۱۳

حسنین کے لیے خطبہ چھوڑ دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ـــــ

Marfat.com

اِذَا جَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ

کہ اسی دوران میں حسنین کریمین تشریف لائے اور انہوں نے لال رنگ کی قمیصیں پہن رکھی تھیں اور وہ گرتے پڑتے آ رہے تھے——

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں شہزادوں کو دیکھ کر منبر سے نیچے تشریف لائے—— اور ان دونوں نواسوں کو اٹھالیا اور سامنے بٹھا کر فرمایا۔

صَدَقَ اللّٰهُ—— اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ

(سورۂ انفال آیت ۲۸)

اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا—— بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش ہے،

فرماتے ہیں کہ میں نے ان بچوں کو دیکھا—— کہ یہ گرتے پڑتے آ رہے ہیں——

فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِىْ وَرَفَعْتُهُمَا

تو میں برداشت نہ کر سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر ان دونوں کو اٹھا لیا——

(سنن ترمذی "الجامع الصحیح" ص ۱۴۳۴—— بیروت جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۸)

حدیث نمبر ۱۴

مشابہت

حضرت مولا مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

اَلْحَسَنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ اِلَى الرَّأْسِ —— وَالْحُسَيْنُ اَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ۔۔۔

کہ امام حسن سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے۔۔۔ اور امام حسین سینے سے نیچے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے۔۔۔

(الجامع الصحیح (ترمذی شریف) ص ۱۴۳۵۔۔۔ حدیث نمبر ۳۷۷۹۔۔۔ جامع ترمذی مطبوعہ سعید کمپنی کراچی ج ۲ ص ۲۱۸)

حدیث نمبر ۱۵

علی کی زرہ

حضرت ابراہیم بن زید التیمی نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے کہ سیّدنا مولا علی کرم اللہ وجہہٗ نے اپنی زرہ کو ایک یہودی کے پاس دیکھا اور اسے پکڑ لیا۔۔۔ اور اپنی زرہ کو پہچان لیا۔۔۔ اور فرمایا یہ میری زرہ ہے، جو میرے اونٹ سے گر پڑی تھی۔۔۔ یہودی نے کہا کہ یہ زرہ میری ہے اور میرے قبضے میں ہے، اور پھر کہنے لگا کہ میرے اور آپ کے درمیان مسلمانوں کے قاضی موجود ہیں۔۔۔ اور پھر دونوں جناب قاضی شریح کے پاس آئے۔۔۔

قَالَ شُرَیْحٌ صَدَقْتَ وَاللّٰہِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّمَا لَدِرْعُکَ وَلٰکِنْ لَا بُدَّ مِنْ شَاھِدَیْنِ، فَدَعَا قَنْبَرًا مَوْلَاہُ وَالْحَسَنَ ابْنَ عَلِیٍّ وَشَھِدَا اِنَّھَا لَدِرْعُہٗ۔۔۔

قاضی شریح نے کہا۔۔۔ اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی قسم آپ سچے ہیں۔۔۔ بے شک وہ زرہ آپ ہی کی ہے لیکن دو ۲ گواہوں کا ہونا ضروری

Marfat.com

ہے—— حضرت علی نے اپنے غلام قنبر اور اپنے بیٹے حسن کو بلایا——

انہوں نے گواہی دی، کہ بے شک زرہ آپ ہی کی ہے——

قاضی شریح نے کہا قنبر کی شہادت تو ہم جائز سمجھتے ہیں—— لیکن آپ کے بیٹے کی

گواہی جائز نہیں—— اس پر مولا علی نے—— قاضی شریح سے کہا——

ثَقِلَتْكَ اُمُّكَ

تیری ماں تجھے روئے۔

کیا تو نے حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نہیں سنا وہ فرمارہے تھے—— کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

کہ حسن وحسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں——

(خصائص نسائی شریف ص ۳۴ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر ۱۶

ماں اور دونوں بیٹے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں—— کہ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پورا دن باہر تشریف نہ لائے—— جب شام ہوئی تو ہم میں سے ایک آدمی نے بارگاہ رسول میں عرض کیا—— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں یہ بات شاق گزری ہے کہ آج دن بھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے—— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا—— کہ ایک آسمانی فرشتے نے میری ابھی تک زیارت نہیں کی تھی—— اس فرشتے نے اللہ تعالیٰ سے میری زیارت کے لیے اجازت

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حبِ حسنین

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے — فرماتے ہیں کہ میں نے

Marfat.com

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرات حسنین کریمین سے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ ھٰذَیْنِ

جو مجھ سے محبت رکھتا ہے—— اسے چاہئے کہ وہ ان دونوں (حسن و حسین) سے بھی محبت رکھے۔

(مسند ابی داؤد طیالسی الجزء العاشر ص ۳۲۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

حب حسنین سے ملتی ہے حقیقی راحت
باخدا سوز محبت کی ہے ملتی لذت

حدیث نمبر ۱۸

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا

یہ روایت بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے—— کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین امامین کے بارے میں ارشاد فرمایا——

اَللّٰھُمَّ اَحِبَّھُمَا—— وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّھُمَا

اے اللہ! ان دونوں (حسنین) کو محبوب بنالے—— اور اس کو بھی محبوب رکھ جو ان دونوں سے محبت رکھتا ہے——

(مسند ابی داؤد طیالسی جزء العاشر ص ۳۳۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

مذکورہ دونوں حدیثیں جنہیں، امام ابوداؤد طیالسی (سلیمان بن داؤد بن جارود فارسی بصری متوفی ۲۰۴ھ) نے اپنی مسند میں نقل فرمایا ہے—— ان حدیثوں سے چند امور کی طرف اشارہ ملتا ہے—— پہلا یہ کہ جو مجھ سے محبت رکھتا ہو—— اسے چاہئے کہ وہ حسن

Marfat.com

وحسین سے بھی محبت کرے —— جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حسنین کریمین کی محبت کے بغیر —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کا دعویٰ باطل ہے۔

دوسرا یہ کہ جس دل میں محبت اولا درسول نہ ہو —— اس دل میں اللہ کے رسول کی محبت کا آنا ممکن نہیں —— تیسرا یہ کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دونوں شہزادوں سے محبت رکھتا ہو —— اس کے لیے سرکار دو عالم علیہ السلام نے دعا فرمائی ہے —— کہ اے اللہ! اس شخص کو محبوب رکھ جو میرے ان شہزادوں کو محبوب رکھتا ہو —— دنیا والو! —— یہ وہ انعام ہے جو اپنی مثال نہیں رکھتا ——

حدیث نمبر ۱۹

حسن کس سے —— حسین کس سے؟

حضرت مقدام بن معد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اَلْحَسَنُ مِنِّیْ —— وَالْحُسَیْنُ مِنْ عَلِیٍّ

حسن مجھ سے ہے —— اور حسین علی المرتضیٰ سے ہے۔

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

حدیث نمبر ۲۰

گرمی سے پہلے

سیّدۃ نساء العٰلمین حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں —— کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور

Marfat.com

فرمایا —— میرے بیٹے (حسن وحسین) کہاں ہیں —— بی بی پاک فرماتی ہیں —— کہ میں نے عرض کیا۔

وَلَیْسَ فِیْ بَیْتِنَا شَیْءٌ نَّذُوْقُهٗ ——

کہ ہمارے گھر میں چکھنے کے لیے بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

اس لیے حضرت علی نے مجھے فرمایا —— کہ میں ان بچوں کو لے جاتا ہوں —— کہ تمہارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے اور مجھے ان کے رونے کا اندیشہ ہے —— سیّدہ بتول! اپنے کریم بابا کی خدمت میں عرض کرتی ہیں —— کہ جناب علی ان کو ایک یہودی کی طرف لے گئے ہیں —— یہ سن کر حضور علیہ السلام بھی اس طرف تشریف لے گئے تو آپ علیہ السلام نے ان کو ایک میدان میں کھیلتے ہوئے اس حال میں پایا کہ ان کے آگے کچھ کھجوریں بھی تھیں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

یَا عَلِیُّ اَلَا تَقْلِبُ اِبْنَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّشْتَدَّ الْحَرُّ عَلَیْهِمَا ——

اے علی میرے ان دونوں بیٹوں کو گرمی کی شدت سے پہلے گھر کی طرف لے چلو ——

حضرت علی نے عرض کیا —— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج صبح سے ہمارے گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے —— آپ تھوڑی دیر یہاں پر تشریف رکھیں —— تاکہ میں آپ کی بیٹی فاطمۃ الزہراء کے لیے کچھ کھجوریں جمع کرلوں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقام پر بیٹھ گئے ——

وَعَلِیٌّ یَّنْزِعُ لِلْیَهُوْدِیِّ کُلَّ دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ

تو جناب علی نے یہودی کے لیے ایک کھجور کے لیے ایک ڈول نکالنا شروع کیا ——

Marfat.com

(یہاں تک کہ آپ نے کچھ کھجوریں جمع کر لیں)

(الریاض النضرۃ ج ۲ ص ۲۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

اوپر درج حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ پھول ہیں ـــــ کہ ان پر سورج کی پڑنے والی ہلکی سی دھوپ اور تمازت کو بھی سرکار علیہ السلام برداشت نہیں فرماتے۔

اور جن لوگوں نے امام حسن کو زہر دے کر ـــــ اور امام حسین کو تپتی ہوئی ریت پر بے دردی سے شہید کیا ـــــ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا، میں سوال کرتا ہوں یزید کے ان وکلاء سے ـــــ جو آج بھی یزید لعین کو اپنا روحانی پیشواء تصور کرتے ہیں ـــــ کہ کیا تمہیں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قدر عناد ہے کہ تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو مصائب میں دیکھ کر جشن مناتے ہو ـــــ کیا واقعی تمہارے ایمانوں کا بیڑا غرق ہو چکا ہے، اگر ایسا نہیں ـــــ تو پھر آؤ شہادت حسین اور مصائب اہل بت پر تم بھی دو ۲ آنسو بہالو ـــــ

حدیث نمبر ۲۱

میرے ماں ـــــ باپ قربان ہوں

حضرت زر بن جبیش سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے ـــــ اسی اثناء میں ـــــ امام حسن وحسین آئے ـــــ جب کہ دونوں شہزادے ابھی بچے تھے ـــــ حضور علیہ السلام سجدے میں تھے تو یہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر سوار ہو گئے ـــــ یہ دیکھ کر لوگ ان کی طرف

Marfat.com

متوجہ ہوئے ـــــ اور ان کو ہٹانے لگے ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

دَعُوْهُمَا بِاَبِیْ وَاُمِّیْ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّ هٰذَیْنِ ـــــ

ان دونوں کو چھوڑ دو ـــــ میرے ماں باپ قربان ہوں ـــــ جو مجھ سے

محبت کرے گا ـــــ اسے چاہئے ان دونوں سے محبت کرے ـــــ

۱- السنن الکبریٰ (بیہقی) ج ۲ ص ۲۶۳ مطبوعہ نشر السنۃ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان

۲- السنن الکبریٰ (امام بیہقی) ج ۲ ص ۵۳۳ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ مصر حدیث نمبر ۳۴۲۴ سن اشاعت ۲۰۰۸ء

حدیث نمبر ۲۲

حسن تھے یا حسین

حضرت شداد بن ہاد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں ـــــ فرماتے ہیں ـــــ کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے دونوں نواسوں، حسن یا حسین میں سے کسی ایک کو اٹھائے ہمارے پاس تشریف لائے ـــــ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے ـــــ اور اس نواسے کو اپنے دائیں قدم کے پاس اتارا ـــــ پس رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سجدہ فرمایا ـــــ اور سجدے کو طویل کر دیا ـــــ راوی فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا ـــــ کہ لوگوں میں سے میں نے سر اٹھایا ـــــ تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت سجدہ میں تھے ـــــ اور ایک بچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر سوار تھا ـــــ تو میں واپس سجدہ میں چلا گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہو کر) جب واپس نمازیوں کی طرف رخ انور کیا ـــــ تو لوگوں نے عرض کیا ـــــ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے اپنی اس نماز میں ایک ایسا سجدہ کیا ہے ـــــ کہ ایسا سجدہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

انہوں نے عرض کیا — کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کسی چیز کا حکم دیا گیا ہے — یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی؟ — حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ — وَلٰكِنَّ ابْنِي ارْتَحَلَنِي فَكَرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ

ان میں سے کوئی چیز نہ تھی — بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا تو میں نے یہ ناپسند کیا کہ میں جلدی کروں یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت اور شوق پورا کرے —

[illegible]

○ دیگر کتب میں جو روایات ہیں ان میں حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام سوار تھے جو پشت رسول پر حالت سجدہ میں سوار ہوئے تھے —

حدیث نمبر ۳۳

جنت — اور — دوزخ

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے — کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا —

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مَنْ أَحَبَّهُمَا — أَحْبَبْتُهُ، وَمَنْ أَحْبَبْتُهُ أَحَبَّهُ اللّٰهُ — وَمَنْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ جَنَّاتِ نَعِيمٍ — وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا أَبْغَضْتُهُ — وَمَنْ أَبْغَضْتُهُ — أَبْغَضَهُ

Marfat.com

اللّٰہُ—— وَمَنْ اَبْغَضَہُ اللّٰہُ اَدْخَلَہُ جَھَنَّمَ، وَلَہُ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ——

جو حسن اور حسین سے محبت کرے گا—— میں اس سے محبت کروں گا—— اور جس سے میں محبت کروں اللہ بھی اس سے محبت کرے گا—— اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا—— اسے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا—— اور جو ان دونوں (حسنین) سے بغض رکھے گا—— میں اس سے بغض رکھوں گا—— اور جس سے میں بغض رکھوں گا—— اس سے اللہ تعالیٰ بھی بغض رکھے گا—— اور جس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھے گا اس کو دوزخ میں داخل کرے گا—— اور اس کے لیے دائمی عذاب ہے——

۱- مجمع الزوائد ج۹ (امام ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ) ص ۱۸۴ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان——

۲- مستدرک حاکم ج۳ ص ۱۶۶

حدیث نمبر ۲۴

ماں باپ—— نانا، نانی—— چچا—— پھوپھی

ماموں—— خالات

امام نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ—— نے اپنی عظیم کتاب ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد'' —— میں ایک حدیث مبارکہ نقل فرمائی ہے—— حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے—— فرماتے ہیں—— کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— عصر کی نماز پڑھا رہے تھے—— جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھی رکعت میں

Marfat.com

تھے ——— تو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آ کر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پشت پر سوار ہو گئے ——— جب حضور علیہ السلام نے سلام پھیرا، تو ان دونوں کو آگے کر لیا ——— اور پھر امام حسن کو اپنے دائیں کاندھے پر اور امام حسین کو اپنے بائیں کاندھے پر بٹھا لیا ——— اور فرمایا:

اَیُّھَا النَّاسُ اَلَا اُخْبِرُکُمْ ——— بِخَیْرِ النَّاسِ جَدًّا وَّجَدَّۃً ———

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ عَمًّا وَّعَمَّۃً ———

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ خَالًا وَّخَالَۃً ———

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ النَّاسِ اَبًا وَّاُمًّا ——— اَلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ جَدُّھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ وَجَدَّتُھُمَا خَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلَدٍ (سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْھَا) وَاُمُّھُمَا فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ ———

وَاَبُوْھُمَا عَلِیُّ ابْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ——— وَعَمُّھُمَا جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ ——— وَعَمَّتُھُمَا اُمُّ ھَانِیْ بِنْتُ اَبِیْ طَالِبٍ وَخَالُھُمَا اَلْقَاسِمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ———

وَخَالَاتُھُمَا زَیْنَبُ وَرُقَیَّۃُ وَاُمُّ کُلْثُوْمٍ ———

بَنَاتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ———

اے لوگو! کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں؟ کہ جو نانے اور نانی کی "نسبت" کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہے ——— کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ

Marfat.com

دوں؟ جو چچا اور پھوپھی کے اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر ہے ——— کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں؟ ——— جو ماموں اور خالہ کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بہتر ہے، کیا میں تمہیں اس کی خبر نہ دوں؟ ——— جو ماں اور باپ کے لحاظ سے تمام لوگوں سے بہتر ہے ———

——— وہ حسن اور حسین ہیں ———

جن کا نانا اللہ تعالیٰ کا رسول ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ——— اور جن کی نانی سیّدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد ہے ——— اور ان دونوں کی ماں فاطمہ بنت رسول اللہ ہے ——— اور ان دونوں کا باپ علی بن ابی طالب ہے ——— اور ان کا چچا جعفر بن ابی طالب ہے ——— اور ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب ہے ———

اور ان دونوں کے ماموں قاسم بن رسول اللہ ہیں اور ان دونوں کی خالات (ماسیاں) سیّدہ زینب ——— سیّدہ رقیہ اور سیّدہ ام کلثوم بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سلسلۂ ارشاد کو جاری رکھتے ہوئے آقا علیہ السلام نے فرمایا۔

جَدُّهُمَا فِی الْجَنَّةِ ——— وَاَبُوْهُمَا فِی الْجَنَّةِ ——— وَاُمُّهُمَا فِی الْجَنَّةِ ——— وَعَمُّهُمَا فِی الْجَنَّة ——— وَعَمَّتُهُمَا فِی الْجَنَّة ——— وَخَالَاتُهُمَا فِی الْجَنَّة ——— وَهُمَا فِی الْجَنَّة ——— وَمَنْ اَحَبَّهُمَا فِی الْجَنَّة ———

ان کے نانا جنتی ہیں (بلکہ جنت کے وارث ہیں) ——— ان کا باپ جنتی

Marfat.com

ہے—— ان کی ماں جنتی ہے—— ان کا چچا جنتی ہے—— ان کی پھوپھی جنتی ہے—— ان کی خالات (ماسیاں) جنتی ہیں—— اور یہ دونوں (حسنین کریمین) جنتی ہیں—— اور ان دونوں سے محبت کرنے والے بھی جنتی ہیں۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی) ج ۹ ص ۱۸۷ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت)

مذکورہ بالا حدیث مقدسہ سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا—— کہ حسنین کریمین نسبی اعتبار سے تمام لوگوں سے بہتر اور افضل و اعلیٰ ہیں—— اور یہ وہ ہستیاں ہیں—— جن کی ان رشتوں کے لحاظ سے پوری کائنات ارضی میں کہیں کوئی مثال نہیں ملتی—— اور پھر اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول نے ان نسبی نسبتوں کی بنا پر اپنے شہزادوں کو —— خیر الناس —— (تمام لوگوں سے بہتر) فرمایا ہے۔

اور جن لوگوں کے نزدیک ان نسبتوں کی کوئی اہمیت نہیں—— دراصل وہ لوگ نہایت گھٹیا اور کمینی فطرت کے مالک اور خود بد اصل ہیں—— سعید الفطرت لوگوں کے نزدیک ایسا عقیدہ رکھنا—— اور اس قسم کی سوچ جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبی تعلق کی کوئی حیثیت نہ ہو—— غلط ہے۔

کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عظیم نسبت کو بار بار بیان فرما کر اپنی امت پر واضح فرما دیا—— کہ مجھ سے نسبی نسبت رکھنے والوں کا ہر طرح خیال رکھنا تم پر لازم ہے—— خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی ارشاد ہے——

''اے لوگو! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کے اہل بیت کے معاملے میں خیال رکھو!——

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۵

میرا رشتہ

اسی سلسلے کی ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیں ـــ جسے علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ـــ الصواعق المحرقۃ ـــ میں نقل فرمایا ہے ـــ لکھتے ہیں کہ ـــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا ـــ کہ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری قیامت کے دن کوئی نفع نہ دے گی ـــ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔

وَاللّٰہِ رَحِمِیْ مَوْصُوْلَۃٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ
وَاِنِّیْ اَیُّھَا النَّاسُ فَرْطٌ لَّکُمْ عَلَی الْحَوْضِ ـــ

خدا کی قسم! بے شک میرا رشتہ آپ کے ساتھ دنیا اور آخرت میں ملا ہوا ہے ـــ

اے لوگو! میں حوض کوثر پر تمہارے لئے فرط ہوں (یعنی تمہارے لیے وہاں) موجود ہوں گا۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۵۵ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر ۲۶

شفاعت رسول

اسی سلسلہ کی ایک اور حدیث دیکھئے ـــ جسے امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے ـــ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی کہ ایک آدمی نے حضرت بریدہ رضی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ــــــ

اِنَّ مُحَمَّدًا لَّنْ یُّغْنِیَ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَیْئًا

کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تجھے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کچھ کام نہ آئیں گے ــــــ

تو آپ علیہ السلام نے اس سلسلے میں خطبہ دیا ــــــ پھر فرمایا ــــــ ان لوگوں کا کیا حال ہوگا ــــــ جو کہتے ہیں کہ میرا رشتہ کچھ کام نہ آئے گا ــــــ یہاں تک کہ یمن کے دو ۲ قبیلوں ــــــ حبا ــــــ اور ــــــ حکم کا بھی یہی خیال ہے ــــــ (اور سنو!)

اِنِّیْ لَاَشْفَعُ فَاُشَفَّعُ حَتّٰی اَنَّ مَنْ اَشْفَعُ لَهٗ فَیُشَفَّعُ ــــــ حَتّٰی اَنَّ اِبْلِیْسَ لَیَتَطَاوَلُ طَمْعًا فِی الشَّفَاعَةِ ــــــ

میں ضرور شفاعت کروں گا، یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا، اس کے لیے شفاعت منظور ہوگی ــــــ یہاں تک کہ میری شفاعت کے متعلق ابلیس (شیطان) بھی بڑا طمع رکھتا ہے ــــــ

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

اوپر درج احادیث سے یہ امر واضح ہوگیا ــــــ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ داری کا تعلق قیامت کے دن نفع دے گا ــــــ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رشتہ داری کوئی نفع نہ دے گی ــــــ اس کے دل میں نور ایمان کی جگہ منافقت کی آگ بھری ہوئی ہے ــــــ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قسم کے غلیظ عقیدے کی اپنے منبر شریف پر کھڑے ہو کر تردید فرمائی ہے ــــــ باقی رہا سوال کہ حسنین کریمین علیہما السلام ــــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کس طرح ہوئے تو اس کے

Marfat.com

بارے میں دو۲ حدیثیں بطور دلیل پیش کرتا ہوں ـــــ اس امید پر کہ شائد ناصبی لوگ، خاندان رسول کے وفادار بن جائیں۔

حدیث نمبر ۲۷

علی کی صلب میں

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ـــــ

اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِيْ صُلْبِهٖ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰى جَعَلَ ذُرِّيَّتِيْ فِيْ صُلْبِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ ـــــ

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی ذریت (اولاد) کو اس کی صلب میں رکھا ہے ـــــ اور میری ذریت کو اللہ تعالیٰ نے علی بن ابی طالب کی صلب میں رکھا ہے ـــــ

(الصواعق المحرقہ ص ۲۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث نمبر ۲۸

خدا کی قسم

جناب ابوالخیر الحاکمی ـــــ اور صاحب کنوز المطالب نے بیان کیا ہے ـــــ کہ حضرت علی ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ـــــ تو اس وقت آپ کے پاس آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ـــــ حضرت علی نے بارگاہ رسالت میں سلام پیش کیا ـــــ اور حضور علیہ السلام نے سلام کا

Marfat.com

جواب دیا ___ اور اٹھ کر آپ سے معانقہ کیا (یعنی بغل گیر ہوئے) ___ اور علی کی آنکھوں کے درمیانی حصہ کو چوم لیا ___ اور اپنے دائیں ہاتھ بٹھا لیا ___ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقا علیہ السلام کی جناب میں عرض کیا ___ آپ کو اس سے بہت محبت ہے ___ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ___

يَا عَمِّ وَاللّٰهِ، لَلّٰهُ اَشَدُّ حُبًّا لَّهُ مِنِّيْ ___ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِيْ صُلْبِهٖ وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِيْ فِيْ صُلْبِ هٰذَا ___

اے میرے چچا جان! اللہ کی قسم ___ اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ اس سے محبت رکھتا ہے ___ اللہ عزوجل نے ہر نبی کی ذریت کو اس کی صلب میں رکھا ہے، اور میری ذریت کو اس کی صلب میں رکھا ہے ___

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت سن اشاعت ۱۹۸۳ء)

مذکورہ حدیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوگئی کہ اولادِ رسول ___ صلب حیدر کرار میں ہے ___ امام حسن اور امام حسین کو ابن رسول کہنا جائز ہے ___ ان دلائل وشواہد کی موجودگی میں ___ اگر کوئی شخص انکار کرتا ہے یہ تو اس کے عناد کی دلیل ہے ___ اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عظیم امر کی طرف اشارہ بھی فرمایا ہے ___ کہ علی وہ شاہ مرداں ہے ___ جس سے اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ محبت فرماتا ہے ___ علی محبت کا گلشن ہے جبھی تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے۔

اے بابِ مدینۂ محبت ___ اے نوحِ سفینۂ محبت

آپ محبت کے شہر کا دروازہ ہیں ___ اور محبت کی کشتی کے نوح وناخدا ہیں

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۹

زینت جنت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں—— کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا—— کہ جب جنتی جنت میں قرار پکڑ جائیں گے—— یعنی جنت میں اپنے اپنے مقام پر پہنچ جائیں گے—— تو جنت کہے گی—— اے میرے رب کیا تو نے میرے ساتھ وعدہ نہیں کیا تھا؟—— کہ اپنے ارکان میں سے دو۲ رکنوں کے ساتھ تو مجھے زینت بخشے گا—— تو اللہ تعالیٰ جنت کے اس سوال پر جواباً ارشاد فرمائے گا——

اَلَمْ اُزَیِّنْكِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ؟

کیا میں نے تجھے حسن وحسین کے ساتھ زینت نہیں دی؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

فَمَاسَتِ الْجَنَّةُ مَیْسًا كَمَا تَمِیْسُ الْعُرُوْسُ

پس جنت فخر کرے گی۔ جس طرح دلہن فخر کرتی ہے۔

(تاریخ بغداد (امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی ج ۲ ص ۲۳۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۴ء)

حدیث نمبر ۳۰

جنت کے دولہا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے—— کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

فَخَرَتِ الْجَنَّةُ عَلَى النَّارِ، اَنَا خَيْرٌ مِّنْكِ

جنت دوزخ پر فخر کرے گی کہ میں تجھ سے بہتر ہوں۔

جواباً دوزخ یہ کہے گی۔

بَلْ اَنَا خَيْرٌ مِّنْكِ

بلکہ میں تجھ سے بہتر ہوں۔

اور پھر جنت استفہامیہ انداز میں کہے گی —— وممہ؟ —— کس وجہ سے؟

دوزخ کہے گی۔

لِاَنَّ فِيَّ الْجَبَابِرَةُ وَفِرْعَوْنُ وَنَمْرُوْدُ

(اس وجہ سے) کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر نمرود وفرعون ہیں۔

فَاسْكَتَتْ —— پس جنت خاموش ہوجائے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ جنت کی طرف وحی فرمائے گا —— کہ اے جنت تو عاجز نہ ہونا۔

لَاُزَيِّنَنَّ رُكْنَيْكَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

اس لیے کہ میں نے تجھے تیرے دونوں رکنوں حسن اور حسین کے ساتھ یقیناً زینت دی ہے۔

فَمَاسَتْ كَمَا تَمِيْسُ الْعُرُوْسُ فِيْ خِدْرِهَا

پس جنت اس طرح فخر کرے گی۔ جس طرح دلہن اپنے پردے میں فخر کرتی ہے ——

(مجمع الزوائد ج۹ ص ۱۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

Marfat.com

حدیث نمبر ۳۱

عرش کی بالیاں

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں —— کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ شَنْفَا الْعَرْشِ وَلَيْسَا بِمُعَلَّقَيْنِ —— اِذَا اسْتَقَرَّ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِي الْجَنَّة —— قَالَتِ الْجَنَّةُ —— يَا رَبِّ وَعَدْتَّنِي اَنْ تُزَيِّنَنِيْ بِرُكْنَيْنِ مِنْ اَرْكَانِكَ قَالَ: اَوَلَمْ اُزَيِّنْكِ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ——

حسن اور حسین دونوں عرش خداوندی کی بالیاں ہیں لیکن یہ لٹکائی نہیں گئیں —— (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں) جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے —— تو جنت بارگاہ رب العزت میں عرض کرے گی —— اے میرے رب تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا —— کہ تو مجھے زینت دے گا اپنے ارکان میں سے دو ۲ رکنوں کے ساتھ —— ''اللہ تعالیٰ فرمائے گا —— میں نے تجھے مزین نہیں کیا؟ —— حسن اور حسین کے ساتھ ——

(المعجم الاوسط (امام طبرانی) ج اول ص ۲۲۵ مطبوعہ مکتبۃ المعارف الریاض (نجد)

اوپر درج تینوں احادیث میں یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہو گیا —— کہ حسنین کریمین علیہما السلام —— وہ عظیم المرتبت ہستیاں ہیں —— جن پر جنت بھی فخر کرے گی —— اور یہ عرش کی وہ بالیاں ہیں جو لٹکائی نہیں جائیں گی —— جس طرح کانوں کی

Marfat.com

بالیوں سے چہرے کی سجاوٹ میں اضافہ ہوتا ہے ـــــ اسی طرح حسن وحسین کے حسن سے عرش کے چہرے میں تابانی آئے گی ـــــ

○ ـــــ اَلشَّنَفُ ـــــ اس بالی کو کہتے ہیں جو کانوں کے اوپر لٹکائی جائے۔

حدیث نمبر ۳۲

جنت کے دروازے پر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں ـــــ کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ـــــ جس رات مجھے آسمانوں کی طرف لے جایا گیا (معراج کی رات) سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ـــــ

رَاَیْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ مَكْتُوْبًا

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ

عَلِیٌّ حِبُّ اللهِ

وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ صَفْوَةُ اللهِ

فَاطِمَةُ خَیْرَةُ اللهِ

عَلٰی بَاغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللهِ

میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ـــــ محمد اللہ کے رسول ہیں ـــــ

ـــــ علی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے ـــــ

ـــــ حسن اور حسین اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے ہیں ـــــ

Marfat.com

——فاطمہ اللہ تعالیٰ کی نیک بابرکت اور بہترین بندی ہیں——

——ان سے بغض رکھنے والے پر خدا کی لعنت——

(تاریخ بغداد ج اول ص ۲۷۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۴ء)

جنت کے دروازے پر——شب معراج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان پاکیزہ ناموں کو لکھے ہوئے دیکھنا، اس بات کی دلیل ہے——کہ یہ وہ ہستیاں ہیں، جن کی نظیر اپنے اپنے مقام پر ملنا مشکل ہے——حدیث مبارکہ میں ایک ایسا جملہ ہے جس پر بار بار غور کرنے کی اشد ضرورت ہے——عَلٰی بَاغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللهِ——(ان کے ساتھ بغض رکھنے والے پر اللہ کی لعنت)——جو لوگ ان پاکباز شخصیات کے ساتھ بغض رکھتے ہیں——وہ لوگ توبہ کر کے ان ہستیوں پر درود وسلام بھیجیں اور ان کے تذکار کو اپنا شیوہ بنائیں——اور دل کے آئینہ میں اہل بیت کی مودت کے عکس کو جما کے دیکھیں——خاندان نبوت سے بغض رکھنا اہل ایمان کا شیوہ نہیں——

حدیث نمبر ۳۴

حسنین کی سواریاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے——فرماتے ہیں——کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے——کہ کل قیامت کے دن تمام انبیاء کرام میدان محشر میں سواریوں پر تشریف لائیں گے——تاکہ اہل محشر اپنے اپنے پیغمبروں تک پہنچ سکیں——فرماتے ہیں حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائیں گے——حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں——

Marfat.com

وَاُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ ـــــ وَيُبْعَثُ اِبْنَایَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلٰى نَاقَتَيْنِ مِنْ نُّوْقِ الْجَنَّةِ

میں براق پر سوار ہو کر آؤں گا ـــــ اور میرے دونوں بیٹے حسن اور حسین جنت کی اونٹنیوں میں سے دو ۲ اونٹنیوں پر سوار ہو کر میدان محشر میں آئیں گے۔

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۳۶ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۶ء)

حدیث نمبر ۳۴

میرے دونوں بیٹے

حضرت امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۶۰ھ) ''المعجم الصغیر'' ـــــ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت بیان کرتے ہیں ـــــ کہ تمام انبیاء قیامت کے دن سوار ہوں گے تاکہ قبروں سے میدان محشر تک پہنچیں۔

وَيُبْعَثُ صَالِحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى نَاقَتِهٖ وَيُبْعَثُ اِبْنَایَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلٰى نَاقَتِي الْعَضْبَاءِ ـــــ وَاُبْعَثُ عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهَا ـــــ وَيُبْعَثُ بِلَالٌ عَلٰى نَاقَةٍ مِّنْ نُّوْقِ الْجَنَّةِ ـــــ

اور حضرت صالح علیہ السلام اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آئیں گے ـــــ اور میرے دونوں بیٹے حسن و حسین میری اونٹنی عضباء پر سوار ہو کر آئیں گے ـــــ اور میں ایسے براق پر سوار ہوں گا کہ جس کا قدم اس کی منتہائے

Marfat.com

نظر تک ہو گا — اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے —

(المعجم الصغیر للطبرانی ج ۲ ص ۲۶ مطبوعہ دار الفکر بیروت سن اشاعت ۱۴۰۸ھ)

حدیث نمبر ۳۵

حسنین میری اونٹنیوں پر

علامہ حافظ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب — "ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربیٰ" — میں جناب ابو ہریرہ سے بحوالہ حافظ سلفی — یہ حدیث مقدسہ اس طرح بیان فرمائی ہے — کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے — کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —

يُبْعَثُ الْاَنْبِيَآءُ عَلَى الدَّوَابِ وَيُحْشَرُ صَالِحٌ عَلٰى نَاقَتِهٖ —
وَيُحْشَرُ اِبْنَا فَاطِمَةَ عَلٰى نَاقَتَيَّ الْعَضْبَاءِ وَالْقَصْوَاءِ —
وَاُحْشَرُ اَنَا عَلَى الْبُرَاقِ خَطْوُهَا عِنْدَ اَقْصٰى طَرْفِهَا —
وَيُحْشَرُ بَلَالٌ عَلٰى نَاقَةٍ مِنْ نُّوْقِ الْجَنَّةِ —

تمام انبیاء کو "میدان محشر میں" سواریوں پر بٹھا کر لایا جائے گا — اور حضرت صالح علیہ السلام کو ان کی اونٹنی پر — اور سیدہ فاطمۃ الزہراء کے دونوں بیٹے حسن و حسین کو میری دونوں اونٹنیوں عضبا اور قصواء پر لایا جائے گا — اور مجھے اس براق پر لایا جائے گا، جس کا ایک قدم اس کے منتہائے نظر پر ہو گا — اور بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت کی اونٹنیوں میں سے

Marfat.com

ایک اونٹنی پر لایا جائے گا ـــــ

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۰۵)

عَضْبَاء ـــــ قَصْوَاء ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں اونٹنیوں کے نام ہیں ـــــ بقول علامہ زمخشری (محمود بن عمر متوفی ۵۲۸ھ) عَضْبَاء ـــــ کَثِیْرَۃُ الْیَدْ ـــــ یعنی وہ اونٹنی جس کا آگے والا پاؤں چھوٹا ہو ـــــ

قَصْوَاء ـــــ اَلنَّاقَۃُ الَّتِیْ قُطِعَ طَرْفُ اُذُنِھَا ـــــ

ـــــ وہ اونٹنی جس کے کان کا تھوڑا سا حصہ کاٹ دیا گیا ہو ـــــ

لیکن اکثر علماء کے نزدیک ـــــ قَصْوَاءَ ـــــ اونٹنی کا کان کٹا ہوا نہیں تھا ـــــ بلکہ یہ اس کا لقب ہے، اس لیے کہ ـــــ قَصْوَاءَ ـــــ کا ایک معنی دور تک لے جانے والی کے ہیں ـــــ اور یہ صفت اس میں بدرجۂ اتم پائی جاتی تھی ـــــ اس وجہ سے اس کو ـــــ قَصْوَاءَ ـــــ کا لقب دیا گیا ـــــ

مندرجہ بالا احادیث سیّدہ زہراء کے شہزادوں کی عظمتوں اور بلندیوں کا پتہ دیتی ہیں ـــــ کہ کس شان سے میدان محشر میں ان عظیم المرتبت ہستیوں کی آمد ہوگی ـــــ قیامت کے دن بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس شان وشوکت سے میدان محشر میں وارد ہوں گے اس کا کوئی اندازہ کرسکتا ہے ـــــ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کی شان ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کا کیا مقام ہوگا۔

حدیث نمبر ۳۶

ابلق گھوڑے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے ـــــ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم نے فرمایا۔

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ کُنْتَ اَنْتَ وَوُلْدُکَ عَلٰی خَیْلٍ بُلْقٍ مُتَوَّجَۃٍ بِالدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ فَیَأْمُرُ اللّٰہُ بِکُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَالنَّاسِ یَنْظُرُوْنَ

جب قیامت کا دن ہو گا ـــــ تو (اے علی) تو اور تیرے بچے ابلق (یعنی سیاہ اور سفید) گھوڑوں پر سوار ہوں گے ـــــ جن کو موتی اور یاقوت کے تاج پہنائے ہوئے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ (اے علی) تجھے جنت کی طرف جانے کا حکم دے گا، اس حال میں ـــــ کہ اہل محشر یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں گے ـــــ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۵)

سوال:- یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایک حدیث میں تو یہ ہے ـــــ کہ حسن اور حسین ـــــ حضور علیہ السلام کی عضباء اور قصواء اونٹنیوں پر سوار ہوں گے، اور مذکورہ بالا حدیث میں یہ ہے کہ دونوں شہزادے ابلق گھوڑوں پر سوار ہوں گے ـــــ تو پھر ان دونوں روایتوں میں تطبیق کی صورت کیا ہوگی؟

جواب:- شیخ الحرم محدث حافظ محب الدین احمد طبری شافعی ـــــ ''جن کی ولادت ووفات دونوں مکہ مکرمہ میں ہوئیں'' ـــــ نے اس سوال کے دو۲ جواب تحریر فرمائے ہیں ـــــ لکھتے ہیں ـــــ

وَلَا تَضَادَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ حَشْرِھِمْ عَلَی الْعَضْبَاءِ وَالْقَصْوَآءِ ـــــ اِذْ یَکُوْنُ اَوَّلاً عَلَیْھِمَا ثُمَّ یُنْقَلُوْنَ اِلَی الْخَیْلِ اَوْ یُحْمَلُ وُلْدُہٗ عَلٰی غَیْرِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ ـــــ

Marfat.com

(فرماتے ہیں) اس میں تضاد نہیں ہے — کیونکہ حشر میں پہلے وہ دونوں عضباء اور قصواء اونٹنیوں پر سوار ہوں گے — پھر ان کو گھوڑوں کی طرف منتقل کیا جائے گا — (یعنی وہ حضرات دونوں قسم کی سواریوں پر یکے بعد دیگرے سواری فرمائیں گے) — اور دوسرا جواب یہ ہے کہ حسن اور حسین تو اونٹنیوں پر، اور ان کے بغیر دوسری اولاد ابلق گھوڑوں پر سوار ہو گی —

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۵)

حدیث نمبر ۴۷

حسنین کے تعویذوں میں

حضرت ام عثمان رضی اللہ عنہا — جو مولا علی علیہ السلام کی ''ام ولد'' تھیں سے روایت ہے — فرماتی ہیں — آل رسول کے پاس ایک ایسا وسادہ (مسند — تکیہ لگا کر بیٹھنے والا بستر) — جس پر سوائے سیّدنا جبریل علیہ السلام کے کوئی نہ بیٹھتا — یعنی جب جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ان کے لیے وہ ''وسادہ'' بچھا دیا جاتا — اِذَا عَرَجَ رُفِعَتْ — جب وہ اوپر تشریف لے جاتے تو اس — ''وسادہ'' — کو لپیٹ کر اٹھا لیا جاتا۔

وَكَانَ اِذَا عَرَجَ اِنْتَفَضَ فَسَقَطَ مِنْ زَغَبِ رِيْشِهٖ — فَتَقُوْمُ فَاطِمَةُ فَتَتَبَعُهٗ فَتَجْعَلُهٗ فِيْ تَمَائِمِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

جب جبریل علیہ السلام بلند ہوئے (یعنی آسمانوں کی طرف تشریف لے

Marfat.com

جانے کے لیے پرواز فرماتے) تو خود کو حرکت دیتے اور آپ کے چھوٹے
چھوٹے پر گر جاتے ـــــ اور پھر سیّدہ فاطمہ علیہا السلام اٹھتیں اور ان
چھوٹے چھوٹے پروں کو اٹھا کر اپنے بیٹوں حسن اور حسین علیہما السلام کے
تعویذوں میں رکھ لیتیں ـــــ

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۴)

رِیْشَۃٌ: ـــــ بال ـــــ اور پَر ـــــ دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
حضرت جبریل علیہ السلام جب اس مسند سے اٹھتے ـــــ تو پروں کو حرکت دیتے ـــــ تو بڑے بڑے پروں کے اندر ـــــ چھوٹے چھوٹے بال و پر، اس جگہ پر گر پڑتے ـــــ اور بعد میں سیّدہ کائنات ـــــ بتول عالم سلام اللہ علیہا ان کو اٹھا کر اپنے بچوں کے تعویذوں کے اندر ـــــ حصول برکت کے لیے ڈال دیتیں ـــــ اس سے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ کے مقبول بندوں کے ساتھ نسبت رکھنے والی چیزوں کو بطور تبرک استعمال کرنا خاتون قیامت کی سنت ہے ـــــ اور جو لوگ ان چیزوں کے قائل نہیں ـــــ دراصل وہ اللہ کے محبوبوں کو اپنے اجساد پر قیاس کرتے ہیں ـــــ کہاں وہ مہکتے ہوئے نورانی بدن ـــــ کہاں یہ غلیظ و بدبودار جسم ـــــ

حدیث نمبر ۳۸

وراثت

حضرت زینب بنت ابی رافع سے روایت ہے ـــــ فرماتی ہیں کہ میں نے سیّدۂ عالم فاطمہ بنت رسول کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کو لے کر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ـــــ اس بیماری کے دوران حاضر ہوئیں ـــــ جس میں سرکار علیہ السلام کا

Marfat.com

وصال ہوا ــــــ اور بابا کی جناب میں

قَالَتْ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ھٰذَانِ اِبْنَاكَ فَوَرِّثْھُمَا ــــــ فَقَالَ: اَمَّا حَسَنٌ فَاِنَّ لَہٗ ھَیْبَتِیْ وَسُؤْدَدِیْ ــــــ وَاَمَّا حُسَیْنٌ فَاِنَّ لَہٗ جُرْأَتِیْ وَجُوْدِیْ ــــــ

عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ــــــ یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں، اور ان کو اپنا وارث بنایئے ــــــ آقا علیہ السلام نے فرمایا، حسن کے لیے میری ہیبت اور سیادت (سرداری) ہے، اور حسین کے لیے میری جرأت اور میری سخاوت ہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (امام ابن اثیر جزری) ج ۵ ص ۴۵۲ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۶ء)

○ ــــــ کنز العمال ج ٦ ــــــ اور ــــــ ۷ ــــــ کی دو ۲ روایتوں میں ــــــ اس طرح ہے ــــــ کہ سیّدہ کریمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ان دونوں (حسن وحسین) کو کچھ عطا فرمائیں ــــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــــ

نَحَلْتُہٗ حِلْمِیْ وَھَیْبَتِیْ

میں نے (حسن) کو اپنا حلم وہیبت عطا کیا۔

نَحَلْتُہٗ نَجْدَتِیْ وَجُوْدِیْ

اور (حسین) کو اپنی بہادری اور سخاوت عطا کی۔

○ ــــــ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

Marfat.com

حسن کے لیے ـــــ اَلْمَهَابَةُ وَالْحِلْمُ ـــــ ہیبت وحلم ہے۔

حسین کے لیے ـــــ اَلْمَحَبَّةُ وَالرِّضٰی ـــــ محبت اور رضا ہے۔

ان تمام روایات میں سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں نواسوں کو جو چیز بطور وراثت عطا فرمائی ـــــ وہ ہے ـــــ ہیبت وبسالت ـــــ اور بردباری ـــــ شجاعت وسخاوت ـــــ اور محبت وسیادت ـــــ جود وسخا اور رضا ـــــ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت وحلم کا آئینہ امام حسن مجتبیٰ ہیں ـــــ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جود وسخا اور جرأت وبہادری کا نمونہ حضرت امام حسین ہیں ـــــ

حدیث نمبر ۳۹

پشت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں ـــــ

كَانَ يُصَلِّيْ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ يَلْعَبَانِ وَيَقْعُدَانِ عَلٰى ظَهْرِهٖ

جب ''رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' نماز پڑھتے تو حسن اور حسین علیہما السلام کھیلتے اور آپ کی پشت مبارک پر بیٹھ جاتے ـــــ

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۶۱ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۴۰

حسنین کو نظر لگ گئی

سیّدنا ـــــ ومرشدنا ـــــ ومولانا ـــــ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے ـــــ کہ حضرت جبریل علیہ السلام ـــــ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ

Marfat.com

عالی مرتبت میں حاضر ہوئے ـــــ تو آپ علیہ السلام کو اداس ورنجیدہ خاطر پایا ـــــ ادب سے عرض کیا ـــــ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! ـــــ یہ کیسا رنج وغم ہے؟ جسے میں آپ کے چہرۂ انور پر دیکھ رہا ہوں ـــــ

قَالَ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اَصَابَتْهُمَا عَيْنٌ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ حسن وحسین کو نظر لگ گئی ہے۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ـــــ

صَدِّقْ بِالْعَيْنِ، فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

نظر پر یقین رکھیں ـــــ کیونکہ بے شک نظر (لگنا) حق ہے۔

اور عرض کیا ـــــ کیا آپ نے حسنین کو ان کلمات کے ساتھ پناہ نہیں دی؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ اے جبریل! وہ کون سے کلمات ہیں ـــــ حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ـــــ وہ کلمات یہ ہیں ـــــ

اَللّٰهُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ ـــــ ذَا الْمَنِّ الْقَدِيْمِ، ذَا الرَّحْمَةِ الْكَرِيْمِ ـــــ

اے اللہ! عظیم بادشاہت والے ـــــ احسان قدیم والے، اور رحمت کریم والے ـــــ

حضرت جبریل نے عرض کیا ـــــ یہ کلمات تامہ ہیں ـــــ اور قبولیت کا درجہ رکھنے والی دعائیں ہیں ـــــ اور جب آپ نے یہ کلمات پڑھے!ـــــ

عَاضَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْيُنِ الْاِنْسِ ـــــ

Marfat.com

حسن وحسین کو جنات کے اثر ـــــ اور انسانوں کی نظر بد سے عافیت حاصل ہو گی ـــــ

اور پھر حضور علیہ السلام نے یہ کلمات زبان پاک سے ادا فرمائے (تو پھر)

فَقَامَا يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ

تو حسن وحسین حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر کھیلنے لگے ـــــ

حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

عَوِّذُوْا اَنْفُسَكُمْ، وَنِسَآءَكُمْ، وَاَوْلَادَكُمْ بِهٰذَا التَّعْوِيْذِ ـــــ

فَاِنَّهٗ لَمْ يَتَعَوَّذِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِهٖ ـــــ

اپنی جانوں کو (یعنی اپنے آپ کو) ـــــ اور اپنی اولادوں کو، اس تعویذ کے ساتھ پناہ دو ـــــ کیونکہ اس کی مثل، اس طرح پناہ دینے والے نے نہیں دی ـــــ

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۴ص ۲۱ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

اس سے معلوم ہوا ـــــ کہ تعویذ ـــــ اور دم اسلام میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں ـــــ اور حضرت جبریل علیہ السلام ـــــ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی وقار میں حاضر ہو کر، اس امر کی طرف اشارہ کرنا ـــــ اس بات کا ثبوت ہے ـــــ کہ اس قسم کے امور، اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں ـــــ اور ان چیزوں کو بدعت کہنے والے ـــــ اسلامی علوم سے ناواقف ہیں ـــــ

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۱

عرش کی تلواریں ــــ حسن وحسین

جناب عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ــــ کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیْفَا الْعَرْشِ وَلَیْسَا بِمُعَلَّقَیْنِ

حسن اور حسین عرش کی (ایسی) دو ۲ تلواریں ہیں جو لٹکی ہوئی نہیں ہیں ــــ

(کنز العمال ج ۱۲ ص ۵۳ ــــ حدیث نمبر ۳۴۲۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

اس حدیث مقدسہ میں حسنین کریمین کو اس تلوار سے تشبیہ دی گئی ہے ــــ جو تلوار معلق نہیں ہوتی ــــ اس لیے کہ سیف معلق کی دو صورتیں ہوتی ہیں ــــ ایک وہ جو میان میں ڈال کر دیوار سے لٹکا دی گئی ہو ــــ اسے سیف معطل بھی کہتے ہیں ــــ اور دوسری وہ جو سپاہی نیام میں ڈال کر اپنے ساتھ لٹکائے رکھتا ہے، ان دونوں تلواروں کی صورت حالت امن کی علامت ہیں ــــ

حضور علیہ السلام نے اپنے نواسوں کو سیف غیر معلق فرما کر اس بات کا اظہار فرمایا ــــ کہ یہ وہ تلواریں ہیں جو نیام میں نہیں بلکہ فضا میں لہرا رہی ہیں ــــ اور لہراتی ہوئی تلوار دشمنوں کو ایک خاص پیغام دے رہی ہوتی ہے ــــ اس سے یہ امر ظاہر ہو گیا کہ حسنین کریمین وہ تلواریں ہیں ــــ جو دین کے دشمنوں پر ہمیشہ لہراتی رہیں گی، یہاں تک کہ دین کے دشمن ان کا نام سن کر ہذیانی کیفیت میں مبتلا ہوتے رہیں گے ــــ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ــــ طوفان آتے رہیں گے ــــ حسن اور حسین کے نام اور ان کی آل ان آندھیوں سے مقابلہ کرتی رہے گی ــــ

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۲

اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک

میدان کربلا میں امام حسین علیہ السلام نے مخالفین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے طویل خطبہ میں یہ بھی فرمایا تھا —— کہ کیا تم کو یہ خبر نہیں پہنچی؟

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لِیْ وَاَخِیْ اَنْتُمَا سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ —— وَقُرَّۃُ عَیْنِ اَھْلِ السُّنَّۃِ ——

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے —— میرے اور میرے بھائی (حسن) کے حق میں فرمایا ہے —— کہ تم دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہو —— اور اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔

۱- تاریخ کامل (امام ابن اثیر متوفی ۶۳۰ھ) ج ۳ ص ۷۰ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت سن اشاعت ۲۰۰۶ء
۲- تاریخ ابن خلدون (علامہ عبدالرحمٰن بن خلدون متوفی ۸۰۸ھ) ج ۲ ص ۵۳۲ (مترجم) مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی
۳- بشارت الدارین بالصبر علی شہادت الحسین ص ۵۱۷ (قاضی مظہر حسین چکوال) ناشر خدام اہلسنّت چکوال

اس حدیث مبارکہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں نواسوں —— امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو جنتی جوانوں کے سردار —— اور اہل سنت کی آنکھوں کی ٹھنڈک فرمایا ہے —— اہل سنت اسے کہتے ہیں جس کی آنکھوں کی ٹھنڈک حسنین کریمین ہوں —— بعض لوگ جو اپنے آپ کو اہل سنت کہلواتے ہیں —— لیکن ان کے سینوں میں حسنین کریمین کے ساتھ عداوت اور مولائے اسلام علی المرتضیٰ کے بغض کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں —— اور ان کے خلاف کئی درجن کتابیں لکھیں —— اللہ

Marfat.com

تعالیٰ اہلبیت کے دشمنوں کو ہدایت عطا فرمائے — اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ہدایت ان کے مقدر میں نہیں۔

راقم صرف ان کو اہلسنّت مانتا ہے جن کی آنکھوں کی ٹھنڈک امام حسن و حسین ہیں — ان کے ساتھ بغض رکھنے والے خارجی — ناصبی اور راسبی ہیں — اہل سنت نہیں ہیں — اور ان کا اہل سنت کہلوانا ایسا ہی ہے — جیسے بغیر وضو کے نماز پڑھنا۔

— قارئین ! —

اس باب میں سیّدنا امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث بیان ہوئیں — اب اس مقام پر — تین واقعات بیان کرنے کے بعد — اس باب کو بند کرتے ہیں — اور ان واقعات سے — مولا علی — خاتون جنت — حسن مجتبیٰ — حسین شہید کربلا علیہم السلام کی شان وعظمت کا پتہ چلتا ہے — اور یہ واقعات کا تذکرہ بھی حدیث کی روشنی میں کیا جائے گا — ان چاروں ہستیوں سے متعلق جو واقعات اہل سنت کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں — ان کی کوئی نظیر نہیں —

— تحریر تختیاں —

علامہ عبدالرحمٰن صفوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۹۴ھ) — امام نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقمطراز ہیں —

كَتَبَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فِيْ لَوْحَيْنِ — وَقَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا — خَطِّيْ اَحْسَنُ —

حسن وحسین نے دو ۲ تختیوں پر لکھا — اور ان میں سے ہر ایک کہنے لگا — کہ میرا خط اچھا ہے —

Marfat.com

پھر اپنے والد ماجد مولا علی کی جناب میں حاضر ہو کر فیصلہ چاہا (کہ کس کا خط و تحریر میں پہلا نمبر ہے) —— حضرت علی نے حسنین کو سیّدہ فاطمہ کے پاس فیصلے کے لیے بھیجا —— خاتون جنت نے اپنے دونوں بچوں کو ان کے نانا جان —— ''جان کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کی بارگاہ میں بھیجا —— رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

لَا یَحْکُمُ بَیْنَھُمَا اِلَّا جِبْرِیْل

سوائے جبریل ان کا فیصلہ اور کوئی نہیں کرے گا۔

حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا۔

لَا یَحْکُمُ بَیْنَھُمَا اِلَّا رَبُّ الْعِزَّۃِ

ان کا فیصلہ سوائے اللہ رب العزت کے کوئی نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ——

یَا جِبْرِیْلُ خُذْ تُفَّاحَۃً مِّنَ الْجَنَّۃِ وَاطْرَحْھَا عَلَی اللَّوْحَیْنِ

اے جبریل! جنت سے ایک سیب لے کر ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دو (دونوں کی تختیوں کی طرف اچھال دو) سیب جس کی تحریر پر گرے گا وہی تحریر بہتر ہے ——

جب جبریل علیہ السلام نے سیب لا کر ''ان تختیوں کی طرف'' ڈالا تو خدا تعالیٰ نے سیب کو حکم دیا۔

کُوْنِیْ نِصْفَیْنِ —— فَوَقَعَ نِصْفُھَا عَلٰی خَطِّ الْحَسَنِ ——

وَالنِّصْفُ الْاٰخَرُ عَلٰی خَطِّ الْحُسَیْنِ ——

کہ دو ۲ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جا! —— پس وہ آدھا حسن کے خط پر —— اور

Marfat.com

آدھا حسین کے خط پر گر پڑا (یعنی دونوں کے خط اچھے ہیں)

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

جنت کا سیب —— اور —— حسنین کی کشتی

ایک دن جبریل علیہ السلام نے جنت سے ایک سیب لا کر، حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں پیش کیا —— اس وقت آپ کے پاس دونوں شہزادے حسن وحسین علیہما السلام بھی موجود تھے —— دونوں نے وہ سیب لینا چاہا —— حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا —— ان دونوں شہزادوں کو کشتی لڑنے دیجئے —— جو جیت جائے وہ سیب حاصل کرلے —— (کشتی شروع ہوگئی)

فَكَانَ جِبْرِيْلَ مَعَ الْحُسَيْنِ —— وَالنَّبِيُّ مَعَ الْحَسَنِ

اس کے بعد جبریل حسین کی طرف —— اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن کی طرف ہوگئے ——

ان دونوں میں سے کوئی بھی کشتی نہ جیتا —— یعنی دونوں برابر رہے۔

فَنَزَلَ عَلَيْهِمَا تُفَّاحَةٌ اُخْرٰى

پس اس کے بعد ایک اور سیب نازل ہوا (یعنی ایک حسن کے لیے ایک حسین کے لیے)

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۲۸ مطبوعہ ایضاً)

—— جب حسنین گم ہوگئے ——

ایک روز سیّدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا ——

Marfat.com

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ قَدْ غَابَا عَنِّیْ وَلَا اَعْلَمُ بِمَوْضِعِھِمَا——

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حسن وحسین گم ہو گئے ہیں معلوم نہیں کہاں چلے گئے ہیں——

اس کے بعد جناب جبریل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ دونوں فلاں مقام پر ہیں۔

وَقَدْ وُكِّلَ بِھِمَا مَلَكٌ یَحْفَظُھُمَا

اور بے شک ان دونوں کے لے ایک فرشتہ مقرر کر دیا گیا ہے، جو ان کی حفاظت کررہا ہے——

پھر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر اس مقام پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ دونوں سورہے ہیں——

قَدْ جَعَلَ الْمَلَكُ اَحَدَ جَنَاحَیْہِ تَحْتَھُمَا وَالْاٰخَرَ فَوْقَھُمَا—— فَقَبَّلَھُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اور فرشتے نے ایک پر ان کے نیچے—— اور ایک پر ان کے اوپر رکھا ہوا ہے—— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا منہ چوم لیا——

اس کے بعد دونوں شہزادے جاگ اٹھے—— حضور علیہ السلام نے ایک اپنے دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کاندھے پر بٹھالیا—— اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو ملے اور آپ سے عرض کرنے لگے—— ایک صاحبزادے کو مجھے دے دیجئے—— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا——

Marfat.com

نِعْمَ الْمَطِیُّ مَطِیُّهُمَا ـــــ وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ هُمَا

ان دونوں کی کتنی اچھی سواری ہے ـــــ اور یہ دونوں کتنے اچھے سوار ہیں ـــــ

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۳۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان (سن اشاعت ۱۹۹۸ء (علامہ عبد الرحمٰن بن عبد السلام بن عبد الرحمٰن بن عثمان صفوری شافعی متوفی ۸۹۴ھ)

حلیم آلِ محمد یہ حوصلہ! تیرا

علی کے چاند! شہادت تھا مرحلہ تیرا
خدا کی یاد، ہمیشہ تھا مشغلہ تیرا
حسن ہے نام، حسینوں کا تاجدار ہے تو
لب ہے سیّد وشہ، پسر فاطمہ علیہا السلام تیرا
ترے جمال پہ اجلال ذوالجلال کی ضو
چلا ہے نور نبوت سے سلسلہ تیرا
پلایا زہر ہے جب بھی، پلایا دھوکے سے
عدوئے جان یہ کیسا تھا دبدبہ تیرا
پیا تھا زہر کہ مایوس ہو نہ دشمن بھی
حلیم آلِ محمد! یہ حوصلہ تیرا
کبھی تو آکے کہیں حسن، حسین مجھے
خضر بتا تو سہی کیا ہے؟ مسئلہ تیرا

(خضر)

Marfat.com

آخری خلیفۂ راشد
حلیم آلِ محمد امیر المؤمنین
سیّدنا امام حسن مجتبیٰ
علیہ السلام

باب شہر ولایت امام حسن
شاہ جودو سخاوت امام حسن
ابن خیبر شکن نور شاہ زمن
ماہ فلک امامت کی کیا بات ہے
(خضر)

سردار اولاد علی ـــــ ولی ابن ولی ـــــ انوار محمد کی تجلی ـــــ دنیائے ولایت کے محابلی ـــــ سلطان سلاطین اقالیم شرافت ـــــ جلال احلال صولت وسطوت ـــــ جمال کمال شفقت ومحبت ـــــ چہرۂ اسلام کی شوکت وتمکنت ـــــ حسن چمن ـــــ پرتو ماہ مدن ـــــ بہار سرو، وسمن ـــــ دین محمد کی پھبن ـــــ عترت نور ازل کا بانکپن ـــــ تصویر سلطان زمن ـــــ یورش خیبر شکن ـــــ رونق بزم سخن ـــــ نور نبی کے نور کی نوری کرن ـــــ سیّدنا ومولانا امام حسن (علیہ السلام)

Marfat.com

سید الاسخیاء۔۔۔ راکب دوش مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔ نواسۂ رسول ہر دوسرا۔۔۔ امام کے پیشواء۔۔۔ اولیاء کے رہنما۔۔۔ صاحب جودوسخا۔۔۔ پور خیر النساء۔۔۔ حلیم آل رسول۔۔۔

آپ مولا علی کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔۔۔ شہزادیٔ کونین کے لخت جگر ہیں۔۔۔ آپ نہایت بردبار اور باوقار شخصیت کے مالک تھے۔۔۔ آپ وہ ہستی معظم ہیں۔۔۔ جنہوں نے مسلمانوں کو خونی قبائیں پہنانے کی بجائے۔۔۔ جبۂ خلافت اتار کر فقر و درویشی کی لاج رکھ لی۔۔۔ اور آپ کی یہ قربانی ملت اسلامیہ کو یہ سبق دے گئی۔۔۔

پشت یا زن تخت کیکاؤس را
سر بدہ از کف مدہ ناموس را

کیکاؤس (نام ایک بادشاہ ایران کا) کے تخت کو پاؤں کی ٹھوکر مار اور سر قربان ہوتا ہے تو کر دے۔۔۔ لیکن عزت و آبرو کو ہاتھ سے نہ جانے دے۔۔۔

○ آپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق آخری خلیفۂ راشد ہیں۔۔۔

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی۔۔۔ حسن۔۔۔ کنیت ابو محمد

آپ کا حسب ونسب اس طرح ہے۔۔۔ حسن بن علی۔۔۔ بن ابوطالب بن عبدالمطلب۔۔۔ بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی۔۔۔ بن کلاب بن مرہ۔۔۔ بن کعب۔۔۔ بن لوی۔۔۔

Marfat.com

آپ کی والدہ ماجدہ شہزادی رسول ـــــ فاطمۃ الزہراء بتول سلام اللہ علیہا ہیں۔

القاب

مجتبیٰ ـــــ چنا ہوا ـــــ برگزیدہ ـــــ پسندیدہ

۱- زکی ـــــ پاک ـــــ نیک

۲- تقی ـــــ خدا سے ڈرنے والا ـــــ پارسا

۳- شبیہ الرسول ـــــ مشابہ ـــــ عکس تصویر رسول

۴- سید ـــــ سردار

۵- سبط رسول ـــــ رسول خدا کا نواسہ

۶- جواد ـــــ بہت بڑا سخی

۷- کریم ـــــ فیاض و مہربان

آپ ـــــ رحمت دو جہاں ـــــ خسرو نورانیاں ـــــ ساقی بزم میکشاں ـــــ پیغمبر ہر انس و جاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم بردبار نواسے ہیں ـــــ آپ ولایت مرتضوی کے دوسرے امام ہیں ـــــ آپ پر خلافت ختم ہوگئی ـــــ اور آپ کے بعد ملوکیت کی ابتداء ہوئی ـــــ جو رفتہ رفتہ انسانیت کو اپنے شکنجوں میں کستی چلی گئی ـــــ

○ ـــــ امام ابوالحسن عزالدین علی بن محمد ـــــ المعروف امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ ـــــ اپنی عظیم کتاب ـــــ ''اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ'' ـــــ میں آپ کے حسب ونسب اور تعارف کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں ـــــ

اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَّاف، اَلْقَرَشِیُّ الْهَاشِمِیُّ اَبُوْمُحَمَّدٍ ـــــ سِبْطُ

Marfat.com

النَّبِيّ ـــــ وَاُمُّهٗ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ـــــ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ، وَهُوَ سَيِّدُ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ـــــ وَرَيْحَانَةُ النَّبِيُّ ـــــ وَشَبِيْهُهٗ ـــــ سَمَّاهُ النَّبِيُّ الْحَسَنَ وَعَقَّ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ ـــــ وَحَلَقَ شَعْرَهٗ وَاَمَرَ اَنْ يُّتَصَدَّقَ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ وَهُوَ خَامِسُ اَهْلِ الْكِسَاءِ

حضرت حسن بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف ـــــ قریشی ـــــ ہاشمی (کنیت) ابومحمد، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں اور آپ کی والدہ تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہیں ـــــ اور امام حسن جنتی جوانوں کے سردار ہیں ـــــ اور رسول خدا کا گلدستہ و بہار ہیں ـــــ اور (صورت میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہیں ـــــ آپ کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن رکھا تھا ـــــ اور ـــــ (آپ کی کنیت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا کردہ ہے) ـــــ اور ولادت کے ساتویں دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن کا عقیقہ کیا تھا ـــــ اور ان کے بال منڈوائے تھے ـــــ اور حکم دیا تھا کہ ان کے بالوں کے ہموزن چاندی صدقہ کرنے کا حکم فرمایا ـــــ آپ اہل کساء کے پانچویں ہیں ـــــ

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج اول ص ۵۰۷ مطبوعہ دار الکتاب العربی)

اہل کساء

(چادر والے) اہل کساء سے وہ ہستیاں مراد ہیں ـــــ جن کو ـــــ آیت تطہیر ـــــ

Marfat.com

(پ ۲۲ س احزاب آیت نمبر ۳۳) کے نازل ہونے پر حضور علیہ السلام نے اپنی چادر مبارک ان پر ڈال کر بارگاہ خداوندی میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگی۔

اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ ——— فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا ———

اے اللہ! یہ ہیں میرے اہل بیت ——— تو ان سے رجس کو دور فرما ——— اور انہیں خوب پاک فرما ———

(تفسیر خازن ج ۳ ص ۴۴۹ ——— تفسیر در منثور ج ۵ ص ۱۹۸ مطبوعہ بیروت لبنان)

بڑا افسوس ہوتا ہے اس وقت جب مولوی لوگ اس آیت مبارک کو لکھتے ہوئے ——— یا بولتے ہوئے کہتے ہیں ——— کہ یہ ہستیاں اہل بیت نہیں ہیں ——— ویسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو شامل فرمالیا ہے ——— بغض کی بھی حد ہوتی ہے ——— کہ لوگ تمام حدود کو پھلانگ چکے ہیں ——— ان کو مزید پریشان کرنے کے لیے ایک اور حدیث شریف پیش کرتے ہیں تاکہ ان لوگوں کے تپ دق میں اضافہ ہو ——— اور یہ خون رسول کے دشمن اپنے ناپاک خون کو جلاتے رہیں ——— حدیث شریف یہ ہے ——— آقا علیہ السلام نے فرمایا۔

اَنَا وَاَھْلُ بَیْتِیْ مُطَھَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ

کہ میں اور میرے اہل بیت گناہوں سے پاک ہیں۔

(روح المعانی ج ۲۲ ص ۱۲)

——— ولادت ———

سیدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی ولادت باسعادت نصف رمضان المبارک اور بعض نے یکم رمضان ۳ ھ لکھا ہے ——— آپ کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوئی ———

Marfat.com

ام فضل کا خواب

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی حضرت ام فضل نے ـــــ بارگاہ رسالت میں عرض کیا۔

یَا رَسُوْلَ اللہِ! رَأَیْتُ کَانَ عُضْوٌ مِّنْ اَعْضَائِكَ فِیْ بَیْتِیْ ـــــ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعضاء میں سے ایک عضو (جسم کا ایک حصہ) میرے گھر میں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ـــــ

خَیْرًا رَأَیْتِ، تَلِدُ فَاطِمَۃُ غُلَامًا فَتُرْضِعِیْہِ بِلَبَنِ قُثَمٍ ـــــ

کہ تم نے اچھا ''خواب'' دیکھا ہے ـــــ فاطمۃ الزہراء کے ہاں ایک بچے کی ولادت ہوگی ـــــ جسے تم قثم کا دودھ پلاؤ گی چنانچہ جب حسن پیدا ہوئے تو ام فضل نے آپ کو قثم کا دودھ پلایا ـــــ

(اسد الغابہ ج اول ص ۵۰۷)

قثم

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کے بیٹے کا نام ہے ـــــ مطلب یہ کہ جو دودھ قثم کو پلا رہی ہو ـــــ وہ دودھ اس بچے کو بھی پلاؤ گی ـــــ جو میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں عنقریب پیدا ہوگا ـــــ اس لحاظ سے حضرت ام فضل، امام حسن کی رضائی ماں بھی ہیں ـــــ

Marfat.com

○ —— دوسری روایت میں کچھ اس طرح ہے —— ام فضل رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں کہ —— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! میں نے خواب دیکھا ہے —— کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسم کا ایک حصہ میری گود میں آگرا ہے —— حضور علیہ السلام نے فرمایا —— کہ میری بیٹی کے ہاں بیٹا ہوگا جو تیری گود میں ہوگا ——

خیال رہے —— حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے فضائل ومناقب اور حالات زندگی بندۂ ناچیز —— ''راقم الحروف'' —— نے اپنی کتاب —— ''خلفائے رسول'' —— میں —— ''آخری خلیفۂ راشد'' —— کے عنوان کے تحت نقل کیے ہیں —— ''کتاب آل رسول'' —— میں اس بات کا خیال رکھا جائے گا —— کہ وہ احادیث وواقعات نقل کروں جو کتاب —— ''خلفائے رسول'' —— میں درج نہیں ہیں —— چونکہ پچھلے باب میں حسنین کریمین کی شان میں کافی احادیث بیان ہو چکی ہیں اس لیے یہاں اختصار کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

حدیث نمبرا

حسن وجمال حسن

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے امام حسن علیہ السلام کو اٹھایا ہوا ہے۔

وَھُوَ یَقُوْلُ بِاَبِیْ شَبِیْہٌ بِالنَّبِیِّ لَیْسَ شَبِیْہٌ بِعَلِیٍّ —— وَعَلِیٌّ یَضْحَكُ ——

Marfat.com

اور فرما رہے تھے ـــــ میرا باپ قربان (یا میرے باپ کی قسم) (اے حسن) تم رسول خدا کے مشابہ ہو ـــــ علی کے مشابہ نہیں ـــــ اور (یہ سن کر) علی کریم ہنس پڑے۔

(بخاری شریف باب مناقب ج اول ص ۵۳۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی پاکستان)

○ ـــــ بعض کتب میں یہ روایت اس طرح آئی ہے ـــــ کہ جناب سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز عصر پڑھ کر مولا علی کے ہمراہ باہر نکلے ـــــ تو جناب صدیق نے دیکھا کہ امام حسن بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں ـــــ تو آپ نے ان کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا ـــــ اور فرمایا ـــــ اس بچے پر میرا باپ قربان یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہت زیادہ مشابہ ہے ـــــ علی کے مشابہ نہیں ـــــ یہ بات سن کر جناب مولا علی مسکرا دیئے۔

قارئین کرام! ـــــ غور فرمائیں! ـــــ یہ محبت وعقیدت کا انداز ـــــ یہ جذبات دروں ـــــ یہ قلب ونظر کی کیفیت ـــــ جناب سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی حصہ ہے ـــــ آپ کا عقیدہ ـــــ اور اہلبیت رسول کے بارے میں نظریہ ـــــ یہ ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا وخوشی، آل رسول کی محبت میں ہے ـــــ

حدیث نمبر۲

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی

اسی سلسلے کی ایک اور حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں نقل فرمائی ہے ـــــ لکھتے ہیں ـــــ

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے—— فرماتے ہیں کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا——

اُرْقُبُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ فِیْ اَھْلِ بَیْتِہٖ——

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی آپ کے اہل بیت کی محبت میں ہے——

(بخاری شریف ج اول ص ۵۳۰)

تاحیات سیّد عالم کے ساتھ زندگی کے لمحات گزارنے والی ہستی کا عقیدہ ونظریہ یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کی خوشنودی اس میں ہے کہ اہل بیت کی محبت میں پوشیدہ ہے—— ان کا یہ اعلان اس امر کا غماز ہے کہ جس نے سیّد عالم کی خوشنودی حاصل کرنی ہو وہ آپ کے اہل بیت سے محبت رکھے——

جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو اس کے بارے میں ایسی ویسی باتیں کرنا اور اس پر تبرا بازی نہایت ہی ظلم کی بات ہے اور پرلے درجے کی گھٹیا سوچ ہے—— ایسا کرنے والے شخص کی کسی قسم کی کوئی نیکی بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں——

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو جناب ابوبکر صدیق کی محبت کا دم بھرتے ہیں لیکن بغض اہل بیت کا دھواں ان کی دماغی شریانوں کا ستیاناس کر رہا ہے—— اگر وہ لوگ جناب صدیق سے سچی محبت وعقیدت رکھتے ہیں تو پھر آپ کے اس ارشاد پر عمل کریں اور رسول معظم کے خاندان سے محبت کریں اور ان کے ذکر کی محفلیں سجائیں——

Marfat.com

حدیث نمبر ۳

جنت کا سردار

امام ابویعلیٰ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے ــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی سَیِّدِ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ــــ فَلْیَنْظُرْ اِلَی الْحَسَنِ ــــ

جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جنت کے جوانوں کے سردار کو دیکھے ــــ وہ حسن (علیہ السلام) کو دیکھ لے ــــ

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۲ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر ۴

حسن کو محبوب رکھو!

حضرت ابوزہیر بن ارقم سے روایت ہے کہ ــــ بنو ازد کے ایک آدمی نے کہا کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے نواسے حضرت حسن مجتبیٰ کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا ــــ

مَنْ اَحَبَّنِیْ فَلْیُحِبَّہٗ ــــ فَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ مِنْکُمُ الْغَائِبَ ــــ

جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہے ــــ اسے چاہئے کہ وہ حسن کو بھی محبوب رکھے ــــ پس جو یہاں موجود ہے وہ میری یہ بات اس تک پہنچا دے جو

Marfat.com

یہاں موجود نہیں ہے——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۳)

حدیث نمبر ۵

ناف کو چوم لیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کے کسی راستہ میں—— حضرت امام حسن علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں عرض کیا—— میرا باپ آپ پر قربان، ذرا اپنے بطن (پیٹ) سے کپڑا اٹھائیے!—— تاکہ میں اس جگہ پر بوسہ دوں—— جس مقام پر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتے دیکھا ہے—— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب حسن نے اپنے پیٹ سے پردہ اٹھایا——

فَقَبَّلَ سُرَّتَہٗ

تو ''ابو ہریرہ نے'' امام حسن کی ناف کو چوم لیا۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۲۳)

حدیث نمبر ۶

ماں اور بیٹا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے—— فرماتے ہیں۔

لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَشْبَہُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ —— مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ

Marfat.com

سیّدہ فاطمۃ الزہراء اور حسن بن علی سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی بھی مشابہ نہ تھا——

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۹۹ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

مطلب یہ ہے کہ خاتون جنت —— اور امام حسن علیہما السلام دونوں ماں بیٹا —— رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کامل مشابہت رکھتے تھے —— یہ دونوں ماں بیٹا، سیّد عالم علیہ السلام کا عکس کامل تھے——

حدیث نمبر ۷

ثمرۂ رسول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— آرام فرما رہے تھے، کہ اچانک حضرت امام حسن علیہ السلام گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔

حَتّٰی قَعَدَ عَلٰی صَدْرِہٖ ثُمَّ بَالَ عَلَیْهِ

یہاں تک کہ حضور علیہ السلام کے سینۂ اقدس پر بیٹھ گئے اور پھر پیشاب کر دیا——

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں —— کہ میں نے چاہا تا کہ حسن کو سرکار علیہ السلام کے سینے سے اتار دوں —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

وَیْحَكَ یَا اَنَسُ دَعْ اِبْنِیْ وَثَمْرَةَ فُؤٰدِیْ فَاِنَّ مَنْ آذٰی هٰذَا، فَقَدْ آذَانِیْ، وَمَنْ آذَانِیْ فَقَدْ آذَی اللهَ——

Marfat.com

تعجب ہے تم پر اے انس! چھوڑ دے میرے بیٹے اور میرے دل کے پھل کو ——— کیونکہ یقیناً وہ شخص جس نے حسن کو اذیت و تکالیف پہنچائی، اس نے مجھے اذیت دی، اور جس نے مجھے تکلیف دی ——— اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچائی ———

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۰۲ مطبوعہ دار صادر بیروت لبنان)

حدیث نمبر ۸

عکس حسن رسول

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ——— فرماتے ہیں۔

كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اَشْبَهُهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ ———

امام حسن علیہ السلام کا چہرہ مبارک سب لوگوں سے اور تمام خاندان سے زیادہ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور سے مشابہ تھا۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ ص ۱۹۹)

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے ——— اپنی مشہور ترین کتاب ——— روضۃ الشہداء ——— میں شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب، گل ہرمز ——— کے حوالے سے امام حسن مجتبیٰ کی مدح میں اشعار نقل فرمائے ہیں ——— جو ان کی آل رسول سے عقیدت و محبت کی غمازی کرتے ہیں ——— فرماتے ہیں ———

امامے کو امامت را حسن بود
حسن آمد کہ جملہ حسن ظن بود

Marfat.com

وہ امام جو امامت کے لیے باعث حسن تھے ـــــ اور جب امام حسن آئے تو تمام معاملات حسن ظن کی شکل اختیار کر گئے تھے۔

ہمہ حسن وہمہ خلق وہمہ علم
ہمہ لطف وہمہ جودو ہمہ حلم

امام حسن علیہ السلام سراپائے حسن وخلق اور پیکر علم تھے ـــــ اور آپ لطف ومہربانی، جودوسخا اور بردباری کا مینار تھے۔

لبش قائم مقام حوض کوثر
کہ بودے چشمۂ نوش پیمبر

امام حسن کے ہونٹ مبارک حوض کوثر کے قائم مقام تھے جو حضرت پیغمبر علیہ السلام کے پینے کا چشمہ بنے۔

خیال رہے کہ مندرجہ بالا شعر میں ـــــ حضرت شیخ عطار نے ـــــ مسند امام احمد بن حنبل کی ایک حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے ـــــ حدیث یہ ہے ـــــ

حدیث نمبر ۹

چشمۂ نوش پیمبر

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــــ فرماتے ہیں ـــــ کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ـــــ

یَمُصُّ لِسَانَهٗ اَوْ شَفَتَهٗ، یَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیْهِ ـــــ

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسن علیہ السلام کی زبان —— یا —— ان کے ہونٹ چوس رہے تھے۔

شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں ——

شب از موئے سیاہش تیرہ ماندہ
زرویش ماہ روشن خیرہ ماندہ

رات ان کی زلف سیاہ سے تاریک ہوگئی —— ان کے رخ انور کے حسن وجمال کو دیکھ کر چمکتا ہوا چاند حیران ہوگیا۔

چاند شرمندہ ہے ان کا روئے تاباں دیکھ کر
پھول شرمائے چمن میں ان کو خنداں دیکھ کر
کس کی طاقت ہے کہ دیکھے بے حجاب حسن حسن
طور جل اٹھا تھا ان کا حسن عریاں دیکھ کر

(خضر)

شیخ فرماتے ہیں ——

چناں نوشی بزہر آلودہ کردند
دلش خون وجگر پالودہ کردند

زہر اس طرح پیا کہ (خون) سے لت پت ہوگئے ان کا دل اور جگر خون سے صاف ہوگیا ——

ز زہرش چوں جگر شد پارہ پارہ
ز غصہ گشت خونیں سنگ خارہ

Marfat.com

جب آپ کا جگر زہر سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا "تو پھر" غصہ اور جلال سے سخت ترین پتھر بھی خون ہو گیا ——

(روضۃ الشہداء ص ۷۵ امطبوعہ ایران)

○ آپ علیہ السلام کو زہر کیوں دیا گیا —— یہ ایک الگ داستان ہے، جس کو زہر دیا گیا —— اس نازنین کی شان و مرتبت کا یہ عالم ہے کہ اس کے لیے رسول دو جہان نے عین نماز کی حالت میں اس کے کھیلنے کا خیال رکھا ——

حدیث نمبر ۱۰

رکوع کی حالت میں ——

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ میں تم لوگوں کو ایسی شخصیت سے متعلق آگاہ کروں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ مشابہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت زیادہ محبوب تھا —— وہ ہے حسن بن علی علیہما السلام —— رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں تھے —— امام حسن آپ کے شانے پر سوار ہو گئے —— یا فرمایا —— پشت پر سوار ہو گئے —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہ السلام کو اس وقت تک نہ اتارا جب آپ خود نہ اتر گئے ——

فرماتے ہیں میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ آئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں تھے۔

وَهُوَ رَاكِعٌ يُفَرِّجُ لَهُ بَيْنَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنَ الْجَانِبِ الْاٰخَرِ ——

Marfat.com

(اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکوع کی حالت میں تھے—— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی خاطر دونوں پاؤں کشادہ کر دیئے—— یہاں تک کہ آپ دوسری جانب نکل گئے——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۶۴ مطبوعہ مؤسستہ الاعلمی بیروت لبنان)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نماز کی حالت میں اپنے قدمین شریفین کو اتنا کشادہ کرنا کہ بچہ آسانی کے ساتھ دوسری طرف نکل جائے یہ بہت بڑا اعزاز ہے امام حسن مجتبیٰ کے لیے—— بارگاہ مصطفوی وہ بارگاہ ہے جہاں جبریل علیہ السلام کو بھی دم مارنے کا یارا نہیں—— وہاں خاتون جنت کا صاحبزادہ اپنے کریم نانا کو رکوع کی حالت میں دیکھ کر ٹانگوں کے نیچے سے گزرنے کے لیے آتا ہے تو رسول دو جہاں اپنے دونوں پاؤں کھول کر گزرنے کا رستہ بنا دیتے ہیں تاکہ حسن بے تکلف گزر جائے——

مسلمانو!—— اس حدیث شریف پر غور فرماؤ—— اور سوچو! کہ جن پاک بچوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین نماز کی حالت میں بھی لحاظ رکھیں—— اور گستاخ مولوی منبر رسول پر بیٹھ کر رسول معظم کے بیٹوں پر نکتہ چینی کرے اس سے زیادہ بدبخت کوئی نہیں ہو سکتا——

حدیث نمبر ۱۱

جنت کا سیب

علامہ عبدالرحمٰن صفوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک حدیث شریف نقل فرمائی ہے—— لکھتے ہیں——

Marfat.com

كَتَبَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فِيْ لَوْحَيْنِ ـــــ وَقَالَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا خَطِّيْ اَحْسَنُ ـــــ

حسن و حسین نے دو ۲ تختیوں پر لکھا ــــ اور ان میں سے ہر ایک کہنے لگا کہ میرا خط اچھا ہے ــــ

پھر دونوں بھائی، اپنے والد حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے پاس آئے اور ان سے فیصلہ کرانا چاہا ــــ انہوں نے سیّدہ زہراء بتول کے پاس فیصلے کے لیے بھیجا (تا کہ وہ بتائیں کہ خط کس کا اچھا ہے) ــــ سیّدہ کریمہ سلام اللہ علیہا نے ــــ اپنے بچوں کو ان کے نانا جان کی بارگاہ میں بھیجا ــــ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ کہ ان دونوں کا فیصلہ جبریل کریں گے جناب جبریل علیہ السلام نے فرمایا ــــ

لَايَحْكُمُ بَيْنَهُمَا اِلَّا رَبُّ الْعِزَّةِ

ان دونوں شہزادوں کا فیصلہ سوائے رب العزت کے کوئی نہیں کرسکتا ــــ

خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ــــ

يَا جِبْرِيْلَ خُذْ تُفَّاحَةً مِّنَ الْجَنَّةِ وَاطْرَحْهَا عَلَى اللَّوْحَيْنِ ــــ فَمَنْ وَّقَعَتْ عَلٰى خَطِّهٖ فَهُوَ اَحْسَنُ ــــ

اے جبریل! جنت سے ایک سیب لے کر ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دو ــــ جس کی تحریر پر وہ گرے گا وہی بہتر ہے ــــ

حضرت سیّدنا جبریل علیہ السلام نے جنت سے سیب لا کر تختیوں کی طرف اچھالا ــــ تو خدا تعالیٰ نے اس سیب کو حکم ارشاد کیا۔

كُوْنِيْ نِصْفَيْنِ، فَوَقَعَ نِصْفُهَا عَلٰى خَطِّ الْحَسَنِ وَالنِّصْفُ

Marfat.com

اَلْاٰخَرُ عَلٰی خَطِّ الْحُسَیْنِ ـــــ

کہ دو ۲ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جا ـــــ پس وہ آدھا حسن کے خط پر ـــــ اور آدھا حسین کے خط پر گرا۔

(نزہتہ المجالس ج ۲ ص ۲۴۵)

ایک اور سیب

ایک دن جبریل علیہ السلام نے جنت سے ایک سیب لا کر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں پیش کیا ـــــ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس دونوں شہزادے حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام بھی موجود تھے ـــــ دونوں صاحبزادوں نے سیب لینا چاہا ـــــ جناب جبریل علیہ السلام نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم !'' ان دونوں شہزادوں کو کشتی لڑنے دیجئے جو جیت جائے وہ سیب حاصل کر لے ـــــ اس کے بعد جبریل علیہ السلام حسین علیہ السلام کے طرف دار ـــــ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، حسن علیہ السلام کی طرف ہو گئے ـــــ ان دونوں میں سے کوئی بھی کشتی نہ جیتا یعنی دونوں برابر رہے۔

فَنَزَلَ عَلَیْھَا تُفَّاحَۃٌ اُخْرٰی

اس کے بعد ایک اور سیب نازل ہوا ''یعنی ایک حسن کے لیے اور ایک حسین کے لیے''۔ (نزہتہ المجالس ج ۲ ص ۲۴۵)

حدیث نمبر ۱۲ ـ

جب حسنین گم ہوئے

ایک روز سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے ـــــ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ

Marfat.com

وسلم کی خدمت میں عرض کیا——

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ قَدْ غَابَا عَنِّیْ وَلَا اَعْلَمُ بِمَوْضِعِہِمَا——

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حسن اور حسین کہیں گم ہو گئے ہیں—— معلوم نہیں کہاں چلے گئے ہیں——

اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر بارگاہ مصطفوی میں عرض کیا—— یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے وہ دونوں صاحبزادے فلاں مقام پر ہیں——

وَقَدْ وُکِّلَ بِہِمَا مَلَکٌ یَحْفَظُہُمَا——

اور بے شک ان دونوں کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر دیا گیا ہے جو ان کی حفاظت کر رہا ہے——

پھر سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر اس مقام پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ دونوں (حسن وحسین) سو رہے ہیں——

قَدْ جَعَلَ الْمَلَکُ اَحَدَ جَنَاحَیْہِ تَحْتَہُمَا —— وَالْاٰخَرَ فَوْقَہُمَا—— فَقَبَّلَہُمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

اور فرشتے نے ایک پر ان دونوں کے نیچے اور ایک پر ان کے اوپر رکھا ہوا ہے—— نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کا منہ چوم لیا——

اس کے بعد وہ دونوں شہزادے جاگ اٹھے—— حضور علیہ السلام نے ایک کو اپنے دائیں کاندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر بٹھا لیا—— اتنے میں حضرت ابوبکر

Marfat.com

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے —— اور آپ کی خدمت میں عرض کرنے لگے —— ایک صاحبزادے کو مجھے دے دیجئے —— حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——

نِعْمَ الْمَطِی مَطِیُّهُمَا وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ هُمَا

ان دونوں کی کتنی اچھی سواری ہے —— اور یہ دونوں کتنے اچھے سوار ہیں ——

(نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۴۵)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں دوش نبوت کے سواروں کی شان وعظمت اور رفعت ودرجت کا محبت بھرے انداز اور شفقت آگیں پیرایہ میں اعلان فرمایا جارہا ہے —— کہ خالق ارضین وسمٰوات کے پیدہ کردہ نورالانوار میں سے بے مثل —— نور حق —— رحمت عالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں صاحبزادوں کی سواری ہے —— اور یہ وہ سواری ہے جس نے مکہ سے لے کر سدرہ تک براق پر —— اور سدرہ سے لے کر جبریل کے پروں پر بیت المعمور تک —— اور اس سے آگے رفرف پر سواری فرمائی —— اور پھر انوار کے پردوں سے گزر کر عرش الٰہی تک پہنچی یہ وہ سواری ہے ——

اور جو اوپر سوار جلوہ افروز ہیں وہ اپنی کائنات میں منفرد ہیں —— ان میں ایک وہ ہے جس کے جنازے پر تیر برسائے گئے اور زہر ہلاہل پلا کر جگر کو ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا گیا ——

اور دوسرا دوش رسول کا وہ سوار ہے جس نے کربلا کے تپتے ہوئے صحرا میں نیزے کی نوک پر بھی سواری فرمائی —— اور لوگوں کو بتا دیا کہ نانا کے کندھوں کی سواری بھی دیکھو اور نوک نیزہ پر سوار ہو کر قرآن کی تلاوت کا لہجہ بھی دیکھو!

Marfat.com

امام حسن، بھائی حسین کی تلاش میں

ایک روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، ایک غزوہ میں تشریف لے گئے اور جناب علی علیہ السلام بھی آپ کے ساتھ تھے — حضرات حسنین کریمین، اس وقت بچے تھے — اور حضرت امام حسین علیہ السلام گھر سے نکلے اور مدینہ منورہ کے نخلستان کی طرف چلے گئے — آپ لہلہاتے ہوئے درختوں کو دیکھ کر خوش ہو رہے تھے — کہ اچانک صالح بن رفعہ نامی یہودی نے آپ کو اکیلے دیکھا تو اٹھا کر لے گیا — اور اپنے گھر میں چھپا دیا، یہاں تک کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا — امام حسین علیہ السلام گھر میں نہ پہنچے تو جناب سیّدہ بتول فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا بے تاب ہو گئیں۔

حضرت سیّدہ اس روز ستر مرتبہ اپنے گھر کے باہر والے دروازے تک آئیں، تا کہ کسی کو حسین کی تلاش میں روانہ کریں — مگر ہر بار کسی کو موجود نہ پا کر واپس ہوتی رہیں — بالآخر آپ علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو فرمایا — اے بیٹے باہر جا کر اپنے بھائی کو تلاش کر — کیوں کہ میرا زخمی دل اس کے فراق میں جل رہا ہے۔

جناب امام حسن — اپنی ماں کے حکم کے مطابق بھائی کی تلاش میں مدینہ منورہ کے نخلستان میں جا کر کہنے لگے۔

یَا حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ — یَاقُرَّۃَ عَیْنِ النَّبِیِّ اَیْنَ اَنْتَ؟

اے حسین ابن علی! — اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک تو کہاں ہے؟

جناب امام حسن علیہ السلام صدا پر صدا دے رہے تھے — مگر ان صداؤں کو جواب نہیں مل رہا تھا — اچانک وہاں پر ایک ہرن ظاہر ہوا — اور امام حسن کی زبان سے

Marfat.com

بے ساختہ نکل گیا——

یَا ظَبیُ هَلْ رَأَیتَ اَخِیَّ حُسَیْنًا

اے ہرن؟ تونے کہیں میرے بھائی حسین کو دیکھا ہے۔

باذن خداوندی اور تیمن و برکت سے اس ہرن کو قوت گویائی حاصل ہوگئی —— اور اس نے کہا —— اے نور دیدۂ پیغمبر! —— اے سرور سینۂ زہراء وحیدر! —— آپ کے بھائی حسین کو صالح بن رفعہ یہودی اٹھا کر لے گیا ہے —— اور اس نے امام حسین کو اپنے گھر میں چھپا رکھا ہے —— جناب سیّدنا امام حسن صالح کے گھر تشریف لائے —— اور اس کے دروازے پر آکر آواز دی —— صالح باہر آیا —— آپ نے فرمایا، میرے بھائی حسین کو باہر لا کر میرے حوالے کر دو —— ورنہ میں اپنی والدہ ماجدہ سے عرض کروں گا —— اور ان کی آہ سحر گاہی اور (یارب) کی صدا بارگاہ الٰہی میں پہنچ جائے گی —— اور روئے زمین پر ایک یہودی بھی زندہ نہ رہے گا۔

اور میں اپنے والد گرامی کو بتا دوں گا تو ان کی تیغ آبدار! یہودیوں کو چیر کر رکھ دے گی —— اور میں اپنے نانا جان سے درخواست کروں گا —— تو ان کے ترکش اخلاص کا تیر دعا یقین کی کمان سے نکل کر قاب قوسین کے ہدف پر پہنچا —— تو رب العزت اسے قبول فرمالے گا —— اور تمام یہودی بے جان ہو جائیں گے —— امام حسن مجتبیٰ کی یہ گفتگو سن کر صالح حیران رہ گیا اور اس تلاش وجستجو پر متعجب ہو کر کہنے لگا —— اے صاحبزادے تیری ماں کون ہے؟ ——

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا

امام حسن نے فرمایا —— میری والدہ —— زہرۂ زہراء ہیں —— اور روضة

Marfat.com

الخضرا ہیں ــــــ صفوت خانوادۂ رسالت ہیں ــــــ اور واسطۂ قلادۂ عزت وجلالت ہیں ــــــ درۂ صدف عصمت ہیں ــــــ غرہ چہرۂ علم وحکمت ہیں ــــــ نقطۂ دائرۂ مناقب مفاخر ہیں لمعۂ ناصیہ محامد ہیں ــــــ مادر سادات اور مجمع سعادت ہیں ان کے وجود مبارک کے نشانات جنت کے سیب کے خمیر سے اٹھائے گئے ــــــ ان کے قبالہ (ضمانت نامہ) میں گناہگاروں کی آزادی تحریر ہے ــــــ ان کے لیے اہل محشر کی نگاہیں جھک جائیں گی ــــــ اور ان کا اسم گرامی بتول عذرا فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا ہے۔[1]

صالح نے پوچھا

امام حسن علیہ السلام سے صالح بن رفعہ نے پوچھا ــــــ اچھا یہ بتائیں کہ تمہارے باپ کا تعارف کیا ہے ــــــ امام نے فرمایا ــــــ میرے والد گرامی ــــــ شاہ مرداں ہیں شیر یزداں ہیں ــــــ وہ میدان میں تلوار چلانے والے ہیں ــــــ وہ منکروں اور سرکشوں پر نیزہ برسانے والے ہیں ــــــ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والے ہیں ــــــ اور اپنی جان کو سیّد انس وجاں پر فدا کرنے والے ہیں ــــــ جبریل آسمان سے ان کی شجاعت کی منادی کرتے ہیں ــــــ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام ــــــ علی ــــــ رکھا ہے ــــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تعظیم وتکریم کا اہتمام فرماتے ہیں ــــــ وہ غالب آنے والے سیّد ہیں ــــــ نام ان کا محور فلک مواہب علی علیہ السلام بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے ــــــ

---

[1] یہ انداز بیان ــــــ الفاظ کی بندش مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے (روضۃ الشہداء ص ۱۱۹-۱۲۰)

Marfat.com

پھر سوال کیا

پھر پوچھا ـــ اے صاحبزادے یہ تو بتا تیرا نانا کون ہے؟ آپ نے فرمایا ـــ وہ شرف خلیل کے صدف کے موتی ہیں ـــ وہ بخت اسمٰعیل کے شجر کا میوہ ہیں ـــ اور وہ قندیل بزرگی کا درخشندہ نور ہیں ـــ جو بادشاہ جلیل کے عرش کی بلندیوں سے مکہ معظّمہ میں لٹکائی ہوئی ہے ـــ انہوں نے عشاء کی نماز مسجد اقصیٰ میں، اور سنتیں عرش مجید کے نیچے ادا کیں ـــ وہ صاحب قاب قوسین ہیں ـــ وہ رسول ثقلین ہیں ـــ وہ امام العالمین ہیں ـــ وہ سیّد الکونین ہیں ـــ وہ نظام دارین ہیں ـــ وہ مقتدائے حرمین ہیں ـــ وہ پیشوائے اہل مشرقین ومغربین ہیں ـــ وہ جد سبطین وسندین ہیں ـــ فرمایا ـــ او ـــ صالح! ـــ میں حسن علیہ السلام ہوں اور میرے بھائی حسین علیہ السلام ہیں ـــ

اے آفتاب عالم جاں نور روئے تو
صد دل اسیر سلسلۂ مشکبوئے تو

اے حسن! تیرے چہرے کا نور، جانِ جہاں کا آفتاب ہے ـــ سینکڑوں دل تیری زلف کی زنجیر کے قیدی ہیں۔

کردی سخن ادا وصدف وارگوش من
پردر شاہوار شداز گفتگوئے تو

(اے حسن!) تو نے ارشاد فرمایا اور میرے کان، صدف کی طرح ـــ تیری گفتگو سے خوبصورت ترین موتی سے پر ہو گئے۔

صالح اسلام کی آغوش میں

واقعہ بہت طویل ہے ـــ اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے ـــ کہ صالح بن رفعہ یہودی

Marfat.com

نے کلام امام حسن سے متاثر ہو کر احکام اسلام کے سامنے گردن خم کر دی ـــــ امام حسن نے اس پر اسلام پیش فرمایا ـــــ تو صالح بن رفعہ خلوص دل سے مسلمان ہو کر اپنے گھر کے اندر گیا اور امام حسین علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر باہر آیا ـــــ اور امام حسین کا ہاتھ امام حسن کے ہاتھ میں دیا اور سیم وزر (سونا چاندی) کا ایک تھال بھر کر ان پر نچھاور کیا ـــــ

دوسرے دن صالح اپنی قوم کے ستر ۷۰ افراد کو ساتھ لے کر سیّدہ بتول کے بیت شرف پر حاضر ہوا اور معافی کی درخواست پیش کی۔ سیّدہ کریمہ نے فرمایا ـــــ اے صالح! میں نے اپنا حصہ معاف کر دیا ـــــ علی علیہ السلام کا حصہ ان سے معاف کراؤ ـــــ جناب مولا علی نے فرمایا ـــــ صالح! میں نے اپنا حصہ معاف کر دیا ـــــ "یہ دونوں حسنین کریمین" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے ہیں ـــــ جاؤ سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر ان سے معافی مانگو ـــــ

صالح روتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اُن سے بھی معافی کی درخواست پیش کی ـــــ سرکار علیہ السلام نے فرمایا ـــــ اے صالح! میں نے اپنا حصہ معاف کیا مگر حسنین خدا تعالیٰ کے بھی محبوب ہیں، اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگ! ـــــ وہ ذات تجھ پر راضی ہوگئی تو تیرا ہر نقصان نفع میں بدل جائے گا ـــــ

صالح سترہ ۱۷ دن تک صحراؤں میں گریہ کناں رہا ـــــ بالآخر اس کا نالۂ شب منزل ثریا سے گزر گیا، اٹھارویں دن حضرت جبریل علیہ السلام نے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا ـــــ اے سردار وسرور اس بوڑھے کو واپس بلا لیں ـــــ اللہ کریم نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے ـــــ اور اس کے گناہوں پر عفو کا قلم پھیر دیا ہے اور اس کا نام اپنے دوستوں کے جریدے میں لکھ لیا ہے۔

Marfat.com

مقام غور

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس واقعہ کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں ـــــ میرے عزیز اس بات پر نظر کر کہ ایک کافر نے اتنی سی خطا کی ـــــ کہ امام حسین علیہ السلام کو اپنے گھر میں لے جا کر چھپا لیا ـــــ نہ انہیں طمانچہ مارا ـــــ اور نہ کوئی اور سخت بات کہی ـــــ اس کے بعد وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوا ـــــ اور کفر کی تاریکیوں سے نکل کر اسلام کی روشنی سے فیضیاب ہوا ـــــ اس قدر گریہ وزاری کی کہ خدا تعالیٰ اس سے خوش ہو گیا ـــــ

مقام غور ہے کہ جن ستمگروں اور ظالموں نے جگر گوشۂ مصطفےٰ ـــــ نور دیدۂ زہراء کو زہر دیا ـــــ اور حیدر کرار کے پیارے بیٹے کو کربلا میں تیغ بے دریغ کے ساتھ ٹکڑے کیا ان کا کیا حال ہو گا۔

اے کمر بستہ بخوں ریزئ اولاد رسول
ہیچت آخرز خداوند جہاں شرم نہ بود

اے اولاد رسول کا خون بہانے پر تلے ہوئے! آخر کار تجھے خداوند جہاں کی جناب میں شرم نہ آئے گی ـــــ

ہیچ اندیشہ نہ کر دی کہ رسول ثقلین
از پئے حرمت ایشاں چہ وصیت فرمود

تو نے کچھ نہ سوچا کہ رسول ثقلین نے ان کی عزت کے لیے کیا وصیت فرمائی تھی ـــــ

آہ از آں دم کہ کند فاطمہ از جور تو داد
مصطفےٰ برتو غضبناک وعلم خشم آلود

Marfat.com

افسوس وہ گھڑی کہ تیرے ظلم سے خاتون جنت فریاد کرے گی ـــ اور مصطفٰے و مرتضٰی تجھ پر غضبناک اور ناراض ہوں گے ـــ

(روضۃ الشہداء ص ۱۱۹ ـــ ۱۲۰ ـــ ۱۲۱ مطبوعہ خان ابوذر جمہری تہران ـــ ایران سن اشاعت ۱۳۵۸ھ)

یہ انداز محبت

حضرت علامہ مفتی اکرام الدین دہلوی نبیرۂ شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہما اپنی عظیم کتاب ـــ "**سعادت الکونین فی فضائل الحسین**" ـــ میں امام طبرانی کی "معجم الکبیر" ـــ کے حوالے سے رقمطراز ہیں ـــ فرماتے ہیں ـــ کہ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم سب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے ـــ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب راحت میں تھے ـــ کہ اتنے میں حضرت امام حسن آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ مبارک پر بیٹھ گئے ـــ

"چونکہ صغرسنی کا عالم تھا" ـــ حضرت حسن نے وہاں بیٹھے بیٹھے پیشاب کر دیا ـــ حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں ـــ کہ میں اس ارادے سے کہ حسن علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینۂ مبارک سے الگ کر دوں ـــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا ـــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ کھل گئی ـــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (پیار بھرے انداز میں) فرمایا ـــ "خرابی ہو" میرے فرزند ـــ میرے دل کے ثمرہ کو مجھ سے علیحدہ نہ کر ـــ خدا کی قسم ـــ اس کی تکلیف سے مجھے تکلیف ہوتی ہے ـــ اور جو شخص مجھے تکلیف دے خدا تعالٰی اس کو تکلیف اور مشقت کی دلدل میں مبتلا رکھے گا ـــ

○ (اسی روایت میں) مفتی صاحب ـــ ابوداؤد طیالسی کے حوالے سے مولائے

Marfat.com

کائنات حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ' سے بیان کرتے ہیں —— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— جو مجھے دوست رکھنا چاہتا ہے وہ پہلے حسن کو دوست رکھے۔

(سعادت الکونین ص ۵۰ مطبوعہ قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ)

حلیم آلِ محمد یہ حوصلہ تیرا

علامہ مفتی اکرام الدین —— صاحب فصول المہمہ (علامہ سباغ مالکی) کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں —— کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو چھ ۶ مرتبہ زہر دیا گیا —— مگر پانچویں مرتبہ آپ کی کرامت سے ''زہر نے'' مطلقاً اثر نہ کیا —— چھٹی مرتبہ زہر دیا گیا تو فاطمہ علیہا السلام کے لعل کا دل پارہ ہائے الماس سودہ (باریک پیسا ہوا الماس) سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کے چھوٹے بھائی —— اس وقت آپ کے سرہانے کی طرف آئے اور عرض کیا بھائی جان! —— اگر آپ اپنے قاتل کا نام جانتے ہیں تو مجھے بتائیے —— کیونکہ اگر آپ پر اس کا کاری اثر ہو گیا تو میں اس سے بدلہ لوں گا —— ''امام حسن نے فرمایا'' بھائی میرے باپ علی نے کبھی غمازی (مخبری —— چغل خوری —— جاسوسی —— آنکھوں سے اشارے) نہیں کی —— اور میری ماں فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا غماز نہ تھیں —— میرے نانا مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غماز نہ تھے —— میری نانی خدیجہ طاہرہ نے کبھی غمازی نہیں فرمائی —— کہ میرے بزرگوں اور اہل بیت سے غمازی سرزد نہیں ہوئی —— نیز اگر میرا قاتل وہی ہے جو میرے زعم میں ہے —— تو تمہیں بدلہ لینے کی کیا حاجت —— خدا تعالیٰ منتقم حقیقی ہے —— وہی قیامت کے دن بدلہ لے گا —— اور اگر جس پر میرا گمان ہے وہ قاتل نہیں ہے تو میں اس بات کو

Marfat.com

گوارہ نہیں کرتا ـــ کہ ایک بے خطا میرے واسطے قتل کیا جائے ـــ فرماتے ہیں ـــ میرا ارادہ تو یہ ہے کہ اگر قیامت کے دن خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے بخش دیا ـــ تو جب تک میرا زہر دینے والا نہ بخشا جائے جنت میں داخل نہ ہوں گا ـــ

(سعادت الکونین ص ۵۸ مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ)

واہ کیا حلم ہے اپنا تو جگر ٹکڑے ہو
پھر بھی ایذائے ستم گر کے روادار نہیں

○ راقم الحروف نے سیّدنا حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں ان الفاظ کے ساتھ نذر عقیدت پیش کی ہے۔

علی کے چاند شہادت تھا مرحلہ تیرا
خدا کی یاد ہمیشہ تھا مشغلہ تیرا
پلایا زہر ہے جب بھی، پلایا دھوکے سے
عدوئے جان پہ کیسا تھا دبدبہ تیرا
پیا تھا زہر کہ مایوس ہو نہ دشمن بھی
حلیم آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حوصلہ ـــ تیرا

○ ایک دوسرے مقام پر ـــ امام حسن مجتبیٰ ـــ کے عنوان کے تحت منقبت کے تین اشعار قارئین کی نذر کرتا ہوں ـــ

تمہارے عشق میں باد بہاری رقص کرتی ہے
گل رعنا، بہار جانفزا، حسن چمن تم ہو
پیا تھا زہر تو نے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی خاطر
لٹے تھے کربلا میں، جس کے سب سرو سمن تم ہو

Marfat.com

کیا سرسبز تیرے خون نے کشت شہادت کو
تمہیں خضر جہاں ہو، دو جہاں کا بانکپن تم ہو

روشنی میں

علامہ جامی ''شواہد النبوۃ'' میں برویت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ —— منقول ہے —— جناب ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام حسن علیہ السلام ایک رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— حسن! اپنی ماں کے پاس جاؤ —— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں —— میں نے عرض کیا —— رات اندھیری ہے (اگر اجازت ہو تو) میں اس بچے کو پہنچا دوں —— اتنے میں آسمان سے ایک روشنی پیدا ہوئی —— اور حضرت حسن اس کے اجالے میں اپنے گھر تشریف لے گئے۔

گستاخی کا انجام

علامہ شبلنجی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں —— کہ ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام کی قبر مبارک پر پاخانہ کر دیا ——

فَجُنَّ فَجَعَلَ یَنْبَحُ کَمَا یَنْبَحُ الْکَلْبُ ثُمَّ مَاتَ فَسَمِعَ یَعْوِیْ فِیْ قَبْرِہٖ ——

تو وہ (دشمن آلِ محمد) پاگل ہو گیا —— اور کتے کی طرح بھونکتا پھرتا تھا —— پھر وہ (بے ایمان خارجی) مر گیا اور قبر میں بھی کتے کی طرح بھونکتا سنا جاتا تھا (یعنی اس کی قبر سے بھی کتوں کی طرح بھونکنے کی آواز سنائی دیتی تھی) ——

Marfat.com

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۵ ـــ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء
جامع کرامات الاولیاء (امام نبہانی لبنانی) ج اول ص ۱۳۱)

گداؤں کا ملجا ـــ فقیروں کا ماویٰ

علامہ مومن شبلنجی شافعی ـــ ''الکنز المدفون'' ـــ کے حوالے سے رقمطراز ہیں ـــ کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے پاس ایک سائل نے آکر سوال کیا ـــ آپ کے پاس اس وقت اپنی بھوک مٹانے کے لیے بھی کوئی چیز نہ تھی ـــ اور آپ نے یہ بھی مناسب نہ سمجھا کہ سائل محروم واپس لوٹے ـــ آپ نے سائل سے فرمایا ـــ

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی شَیْءٍ یُّحْصَلُ لَكَ مِنْهُ الْبِرُّ؟

کیا میں ایک چیز کی طرف تیری رہنمائی نہ کروں جس سے تجھے مال حاصل ہو؟ ـــ

سائل نے عرض کیا ـــ حضور! وہ کیا چیز ہے؟ ـــ ''آپ اس کی طرف ضرور رہنمائی فرمائیں'' ـــ آپ نے فرمایا ـــ خلیفہ کے پاس جاؤ ـــ اس کی لڑکی فوت ہو چکی ہے اور وہ بہت غمگین ہے ـــ جو شخص اس کی لڑکی کی موت پر اظہار تعزیت کرے ـــ وہ اس کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور تو بھی جا اور اسی طرح کر تجھے بھی مال حاصل ہوگا ـــ سائل نے عرض کیا۔

حفظنی ایاھا ـــ مجھے وہ الفاظ حفظ کرا دیں جو میں وہاں جا کر کہوں۔

فَقَالَ قُلْ لَهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَتَرَهَا بِجُلُوْسِكَ عَلٰی قَبْرِهَا ـــ وَلَا هَتَكَهَا بِجُلُوْسِهَا عَلٰی قَبْرِكَ ـــ

آپ نے فرمایا ـــ اسے کہو! تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس

Marfat.com

نے اس کی قبر پر آپ کے بیٹھنے سے اس پر پردہ ڈالا ـــــ اور آپ کی پر اس کے بیٹھنے سے اسے بے پردہ نہ کیا ـــــ

(یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ایک احسان ہے کہ وہ تم سے پہلے فوت ہوگئی ـــــ ورنہ اسے تمہاری قبر پر بیٹھنا پڑتا جو کسی طور پر مناسب نہیں)

سائل خلیفہ کے پاس گیا اور ان الفاظ کے ساتھ اظہار تعزیت کیا خلیفہ نے ہ الفاظ سنے تو اس کا سارا غم کافور ہو گیا ـــــ خلیفہ نے سائل کو انعام دینے کا حکم صادر کیا ـــــ اور سائل سے کہا۔

بِاللّٰہِ عَلَیْکَ اَکَلَامُکَ ھٰذَا؟

تجھے اللہ کی قسم ہے (بتا) کیا یہ کلام تیرا ہے؟

سائل نے کہا ـــــ نہیں یہ کلام فلاں بزرگ (امام حسن) کا ہے ـــــ خلیفہ نے کہا۔

صَدَقْتَ فَاِنَّہٗ مَعْدَنُ الْکَلَامِ الْفَصِیْحِ

تو نے سچ کہا ہے ـــــ کیونکہ وہ (امام حسن) فصیح کلام کی کان و سرچشمہ ہے ـــــ

خلیفہ نے سائل کو مزید انعام دینے کا حکم صادر کیا۔

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۸ / ۲۸۷ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

آپ کسی سوالی کو خالی نہ جانے دیتے

علامہ مومن شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ـــــ امام حسن علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ہم دیکھتے ہیں ـــــ کہ آپ کسی سوالی کو خالی واپس نہیں کرتے اگرچہ آپ کے پاس کوئی چیز بھی نہ ہو ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں ـــــ اور اس کی عطا میں رغبت رکھتا ہوں ـــــ مجھے شرم آتی ہے کہ خود سائل ہوں (بارگاہ خداوندی کا) اور

Marfat.com

اگر میرے پاس کوئی سوالی آئے تو اسے خالی واپس کروں ——

اللہ تعالیٰ نے میری یہ عادت بنا رکھی ہے —— اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ عہد کیا ہے کہ وہ میرے اوپر اپنی نعمتوں کے دریا بہائے گا —— اور میں نے باری تعالیٰ سے عہد کیا کہ میں لوگوں پر نعمتوں کے دریا بہا دوں گا —— مجھے ڈر ہے کہ اگر میں یہ عادت ختم کر دوں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے اپنی عادت روک لے گا —— اور پھر اس کے بعد یہ اشعار پڑھے!

اِذَا مَا اَتَانِیْ سَائِلٌ قُلْتُ مَرْحَبًا

بِمَنْ فَضْلُهٗ فَرْضٌ عَلَیَّ مُعَجَّلٗ

وَمَنْ فَضْلُهٗ فَضْلٌ عَلٰی کُلِّ فَاضِلٍ

وَ اَفْضَلُ اَیَّامِ الْفَتٰی حِیْنَ یُسْئَلُ

جب میرے پاس سوالی آتا ہے تو میں مرحبا کہتا ہوں اس لیے کہ اس کو عطا کرنا مجھ پر فرض معجّل (فوری طور پر) ہے —— اور اس کو عطا کرنا ہر عطا کرنے والے کے لیے فضیلت ہے —— ان کا افضل دن وہ ہے —— جب اس سے کوئی سوال کیا جائے۔

(نور الابصار ص ۲۸۷ مطبوعہ ایضاً)

خدا سے مانگنے والے کو

جناب مومن شبلنجی نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی سخاوت کا تذکرہ کرتے —— آپ سے متعلق لکھا ہے آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ کی جناب سے دس ہزار درہم مانگتے ہوئے سنا ——

فَانْصَرَفَ الْحَسَنُ اِلٰی مَنْزِلِهٖ وَبَعَثَ بِهَا اِلَیْهِ

Marfat.com

آپ علیہ السلام اپنے گھر لوٹ گئے، اور اس شخص کے پاس دس ہزار درہم بھیج دیئے ——— (نور الابصار ص ۲۸۵ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

عطا کے بعد معذرت

ایک شخص نے امام حسن علیہ السلام کی بارگاہ سخا میں حاضر ہو کر سوال کیا ——— اور اپنی بدحالی کا شکوہ گزار ہوا ——— آپ نے اپنے وکیل کو بلایا اور اس سے اپنے سالانہ خرچ اور آمدنی کا پورا حساب کرایا ——— اور حکم فرمایا ——— جو سالانہ خرچ سے بچتا ہے ——— وہ میرے پاس لے آؤ۔

وکیل نے پچاس ہزار درہم آپ کی خدمت میں حاضر کر دیئے ——— امام حسن علیہ السلام نے اپنے وکیل سے دوبارہ فرمایا۔

مَا فَعَلْتَ بِالْخَمْسِ مِائَةِ دِيْنَارِ الَّتِىْ مَعَكَ؟

جو پانچ سو ۵۰۰ دینار تمہارے پاس تھے وہ کہاں ہیں؟

وکیل نے عرض کیا ——— حضور وہ میرے پاس محفوظ و موجود ہیں، آپ نے فرمایا وہ بھی لے آؤ ——— جب وہ لے کر آیا تو آپ نے پانچ ہزار درہم ——— اور پانچ سو دینار اس شخص کو عطا فرمائے۔

وَاعْتَذَرَ مِنْهُ

اور پھر اس شخص سے معذرت کی۔

(یعنی معذرت اس بات پر کہ گھر میں یہی کچھ تھا اگر کچھ اور ہوتا تو اور ملتا)

(نور الابصار ص ۲۸۶/۲۸۵ مطبوعہ ایضاً)

Marfat.com

اقلیم سخاوت کے تاجدار

جناب ابوالحسن مدائنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ امام حسن —— امام حسین —— اور جناب عبداللہ بن جعفر طیار علیہم السلام تینوں حضرات حج کو تشریف لے گئے —— ان تینوں حضرات کو راستے میں سخت بھوک اور پیاس لگی —— اور ان کا سامان بھی جاتا رہا —— اور انہوں نے ایک خیمہ دیکھا وہاں تشریف لے گئے —— وہاں ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی تھی —— اس سے کہا —— کیا یہاں پانی ہے؟ —— اس بوڑھی عورت نے کہا —— جی ہاں پانی ہے! —— اور یہ حضرات وہاں ٹھہر گئے —— اس عورت کے پاس صرف ایک چھوٹی سی بکری تھی —— اس بڑھیا نے عرض کیا ——

اِحۡلِبُوۡهَا وَاشۡرَبُوۡا لَبَنَهَا

اس بکری کا دودھ نکال کر (دوہ کر) پی لو۔

ان حضرات نے ایسا ہی کیا —— پھر اس بوڑھی عورت سے فرمایا۔

هَلۡ مِنۡ طَعَامٍ؟ —— کیا کچھ کھانے کو بھی ہے؟

قَالَتۡ هٰذِهِ الشُّوَيۡهَةُ مَا عِنۡدِىۡ غَيۡرَهَا فَاَنَا اُقۡسِمُ عَلَيۡكُمۡ بِاللّٰهِ اِلَّا مَا ذَبَحَهَا اَحَدُكُمۡ —— حَتّٰى اُهَيِّئَ لَكُمُ الۡحَطَبَ فَاشۡوُوۡهَا وَكُلُوۡهَا ——

اس بڑھیا نے عرض کیا —— اس بکری کے سوا میرے پاس کچھ نہیں —— میں تمہیں قسم دیتی ہوں کہ اس بکری کو ذبح کرو —— اور میں ایندھن تیار کرتی ہوں —— اس کے گوشت کو بھون کر کھالو ——

ان تینوں حضرات نے اس کے قسم دینے پر ایسا ہی کیا —— اور اس بڑھیا کے ہاں

Marfat.com

کچھ دیر ٹھہرے—— جب وہاں سے روانہ ہوئے تو اس بوڑھی عورت سے فرمایا۔ اے بی بی!

نَحْنُ نَفَرٌ مِّنْ قُرَيْشٍ نُرِيْدُ هٰذَا الْوَجْهَ فَاِذَا رَجَعْنَا سَالِمِيْنَ فَاَوْلِمِيْ لَنَا فَاِنَّا صَانِعُوْنَ بِكِ خَيْرًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ہم قریشی ہیں اور ادھر جانا چاہتے ہیں—— جب ہم خیر و عافیت سے واپس آئیں تو ہمارا انتظار کرنا انشاء اللہ تعالیٰ ہم تجھے اچھی جزا دیں گے——

یہ کہہ کر تینوں حضرات تشریف لے گئے—— ان کے جانے کے بعد اس عورت کا شوہر آیا—— عورت نے اس سے سارا واقعہ بیان کیا—— وہ غصہ سے بھر گیا—— اور کہا ایسے لوگوں کو بکری ذبح کر کے کھلا دی جن سے ہماری جان پہچان نہیں ہے—— اور کہتی ہو کہ قریشی تھے——

کچھ عرصہ کے بعد وہ عورت اور اس کا شوہر قحط سالی کا شکار ہو گئے اور تنگ دستی نے ان کو مدینہ منورہ جانے پر مجبور کر دیا—— جانوروں کے خشک گوبر وغیرہ چنتے ہوئے وہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے—— مدینہ منورہ کی ایک گلی سے اس عورت کو گزرنے کا اتفاق ہوا—— جب کہ اس کے ساتھ خشک گوبر سے بھرا ہوا تھیلا بھی تھا——

امام حسن علیہ السلام اپنے مکان کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اس عورت کو دیکھا تو اسے فوراً پہچان لیا—— اور آواز دے کر اس کو بلایا، اور فرمایا—— اللہ کی بندی! مجھے پہچانتی ہو—— اس نے کہا نہیں—— امام عالی مقام حسن علیہ السلام نے فرمایا—— فلاں جگہ فلاں روز تیرے پاس ٹھہرنے والے مہمانوں میں سے ایک میں بھی تھا—— اس عورت نے کہا——

Marfat.com

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ لَسْتُ اَعْرِفُکَ

میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے یاد نہیں اور میں آپ کو نہیں پہچانتی ہوں ——

امام نے فرمایا اگر تو مجھے نہیں پہچانتی —— میں تو تجھے پہچانتا ہوں —— آپ نے اپنے غلام کو حکم دیا اور اس نے صدقات کی بکریوں میں سے ایک ہزار بکریاں خریدیں اور اس عورت کو ایک ہزار بکریاں عطا فرمائیں اور ساتھ ایک ہزار دینار عنایت فرمائے —— یہ سامان دے کر غلام کے ساتھ اس عورت کو اپنے بھائی امام حسین کے پاس بھیجا ——

اور جب غلام اس عورت کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کے پاس گیا تو آپ نے اس عورت کو پہچان لیا —— اور فرمایا میرے بھائی حسن نے اس کو کیا دیا ہے؟ —— غلام نے سارا قصہ بیان عرض کیا —— تو امام حسین نے بھی اس کو امام حسن جتنا سامان دیا (یعنی ہزار بکریاں ہزار دینار) پھر اس عورت کو غلام کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا —— جب عورت ان کے پاس پہنچی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پہچان لیا —— اور غلام نے جناب عبداللہ کو امام حسن و حسین علیہما السلام کے عطایا وعنایات سے باخبر کیا —— تو حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا کی قسم! اگر یہ عورت میرے پاس پہلے آجاتی تو میں اپنے دونوں بھائیوں پر بہت بوجھ ڈالتا —— اور پھر حکم دیا کہ اس عورت کو دو ۲ ہزار بکریاں اور دو ۲ ہزار دینار عطا کیے جائیں ——

فَرَجَعَتْ وَهِیَ مِنْ اَغْنَی النَّاسِ

وہ عورت اپنے گھر واپس لوٹی تو لوگوں سے امیر ترین تھی۔

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۶/۲۸۷ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

امام حسن نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا

امیر المؤمنین سیّدنا امام حسن علیہ السلام نے ــــ حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام کو (خواب میں) دیکھا تو ان سے کہا ــــ

اُرِیْدُ اَنْ اَتَّخِذَ خَاتَمًا فَمَا کُتِبَ عَلَیْهِ؟

میں انگوٹھی بنوانے کا ارادہ رکھتا ہوں آپ بتائیں اس پر کیا لکھوں؟ ــــ

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے کہا ــــ اس انگوٹھی پر یہ لکھواؤ!

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ

''کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو مالک وحق اور مبین ہے۔''

کیونکہ یہ انجیل کے آخر میں تحریر ہے (یعنی انجیل ان الفاظ پر ختم ہوتی ہے)

(نور الابصار ص ۲۸۵ مطبوعہ ایضاً)

اجڑے ہوئے چمن کو حسن نے بہار دی

امام عالی مقام حضرت امام حسن علیہ السلام کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں جن کو حیطۂ تحریر میں لانا ممکن نہیں ــــ ان کمالات وکرامات میں سے ایک یہ ہے ــــ کہ آپ ایک مرتبہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ ایک سفر پر گئے تو راستے میں کھجوروں کا ایک باغ آیا ــــ جس کے تمام درخت خشک ہو چکے تھے ــــ آپ نے اس باغ میں نزول اجلال فرمایا ــــ خدام نے ایک خشک درخت کی جڑ کے ساتھ آپ کے لیے بستر بچھا دیا اور آپ اس پر لیٹ گئے۔

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دوسرے درخت کی جڑ کے ساتھ اپنا بستر لگایا ــــ اور امام حسن علیہ السلام کے پاس آکر کہنے لگے ــــ کہ اے کاش! اس خشک

Marfat.com

درخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں ـــ اور ہم لوگ کھاتے ـــ امام عالی مقام نے فرمایا ـــ کیا تجھے تازہ کھجوروں کی خواہش ہے؟ ابن زبیر نے عرض کیا جی ہاں، میری یہی خواہش ہے ـــ

امام حسن علیہ السلام نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر آہستہ آہستہ کچھ پڑھا ـــ جسے دوسرے نہ سن سکے ـــ اسی وقت کھجور کا ایک درخت تروتازہ ہو کر ـــ تازہ کھجوروں کے ساتھ بارآور ہو گیا ـــ ان حضرات کے ساتھ جو شتربان تھا، اس نے یہ حال دیکھا تو کہنے لگا ـــ خدا کی قسم یہ جادو ہے ـــ امام حسن نے فرمایا ـــ یہ جادو نہیں ـــ بلکہ رسول خدا کے بیٹے کی دعائے مستجاب کا اثر ہے ـــ

بعد ازاں اس درخت کے اوپر جا کر کھجوریں اتاری گئیں جو تمام لوگوں کے لیے کافی تھیں ـــ

اجڑے ہوئے چمن کو حسن نے بہار دی
سب سائلوں کی آپ نے قسمت سنوار دی
اے خضر! میرے خضر کی شفقت تو دیکھئے
ہر غم زدہ کو دولت صبر وقرار دی

خلافت امام حسن

قارئین ذی احتشام ـــ برادران اسلام ـــ خلافت امام حسن علیہ السلام میں مختلف روایات ومقامات ـــ نشیب وفراز سے عبارت ہیں لہٰذا ان تمام امور سے صرف نظر کرتے ہوئے ـــ اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے ـــ خیال رہے کہ اس دور پرفتن میں روافض اور خوارج کا انداز بیان اور طرز تقریر کسی صورت میں بھی مستحسن نہیں یہی وجہ

Marfat.com

ہے کہ آج ملت اسلامیہ چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر اپنی اہمیت کھو چکی ہے—— اور ہاتھوں میں کاسۂ گدائی تھام کر طاغوتی طاقتوں کے سامنے لڑکھڑا رہی ہے—— ان تمام قسم کی ذلت آمیزیوں میں ان اسلامی ممالک کا بہت زیادہ کردار ہے—— جن ممالک میں ملوکیت کے ظلم وستم—— جبر مجرمانہ—— تعدی—— اور جور و جفا کا راج پورے جوبن پر ہے—— وہاں کے بندی خانوں میں مظلوموں کی کئی نسلیں فنا کے گھاٹ اتر گئیں لیکن ملوکیت کو ابھی تک اپنی عیاشیوں سے فرصت نہیں ملی—— ان تماش بینوں نے کرۂ ارض پر دین اسلام کو بدنام کر کے رکھ دیا ہے—— طاغوت کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے بادشاہوں اور حکمرانوں نے ملت کو تباہی کے آخری کنارے پر پہنچا دیا ہے——

قارئین! بات دور نکل گئی—— بات ہو رہی تھی جناب حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی خلافت کی—— حضرت مولا علی کی شہادت کے فوراً بعد ماہ رمضان ۴۰ھ میں مسلمانوں نے حضرت امام حسن کے دست حق پرست پر بیعت کی—— جس نے امام علیہ السلام کی سب سے پہلے بیعت کی وہ جناب قیس بن سعد بن عبادہ تھے—— ان کے بعد دوسرے لوگوں نے بیعت کی جن کی تعداد چالیس ہزار کے قریب تھی—— امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی خبر جناب والی شام تک پہنچی تو وہ عراق کے علاقوں کو فتح کرنے کے لیے ساٹھ ہزار افراد کا لشکر لے کر نکلے—— امام حسن کو اس امر کی اطلاع پہنچی تو آپ بھی ایک لشکر لے کر نکلے——

آپ چلتے ہوئے ساباط مدائن (مسقّف مقامات ۔ یعنی چھت ڈالی ہوئی جگہ) میں پہنچے تو جانوروں کے آرام و آسودگی کے لیے کچھ دیر قیام فرمایا—— آپ کے اس قیام سے آپ کی فوج نے یہ گمان کر لیا کہ آپ جنگ کا ارادہ نہیں رکھتے! کیوں کہ آپ اس سے قبل

Marfat.com

اپنے خطبوں میں اپنی کریمانہ طبیعت اور حلم عظیم کی بنا پر کئی بار یہ اشارہ دے چکے تھے ـــــ کہ مجھے مسلمانوں کا امن واتحاد ـــــ اور ان کی خوشحالی وسلامتی ـــــ اور آپس میں صلح وآشتی زیادہ پسند ہے ـــــ اور میرے نزدیک تفرقہ بازی اور فتنہ وفساد ناپسندیدہ امور ہیں۔

آپ کے اس قسم کے ارشادات کی وجہ سے آپ کی فوج کا ایک حصہ آپ پر حملہ آور ہو گیا ـــــ اور آپ کے خیمہ میں داخل ہو کر لوٹ مار شروع کر دی ـــــ یہاں تک کہ آپ جس مصلے پر تشریف فرما تھے وہ بھی آپ کے پاؤں کے نیچے سے کھینچ لیا ـــــ اور آپ نے اپنے اوپر جو چادر اوڑھ رکھی تھی وہ بھی اتار لی ـــــ اور خود پر عذاب الیم واجب کر لیا ـــــ

آپ پر خنجر کا وار

امام عالی مقام امام حسن علیہ السلام نے یہ صورت حال دیکھی تو سوار ہو کر مدائن کی طرف روانہ ہو گئے ـــــ اثنائے راہ جراح بن قبیصہ اسدی کمین گاہ میں چھپا ہوا تھا ـــــ وہ یک دم کمین گاہ سے باہر نکلا اور آپ کا نشانہ لے کر خنجر چلا دیا جو آپ کی ران مبارک میں ہڈی تک پیوست ہو گیا ـــــ جراح بن قبیصہ اسدی دوسرا خنجر پھینکنے والا تھا ـــــ کہ جناب عبیدہ بن فضل طائی نے اس کے ہاتھ سے خنجر چھین کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ـــــ

امام حسن اس واقعہ سے سخت غمزدہ اور رنجور ناراض ہو کر مدائن کے قصر سفید میں تشریف لے گئے ـــــ وہاں پر جراح آپ کے زخم کا علاج کرتے رہے ـــــ یہاں تک کہ آپ کا زخم مندمل ہو گیا ـــــ آپ نے جب یہ دیکھا کہ کوفیوں نے میرے والد گرامی سے کیا سلوک کیا ہے ـــــ اور میرے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں ـــــ تو کوفیوں کی طرف سے آپ دل برداشتہ ہو گئے ـــــ اور جناب معاویہ کے ساتھ چند شرائط پر صلح کر لی جن کی تفصیل طویل ہے ـــــ

Marfat.com

صلح کی وجہ

امام حسن علیہ السلام خود غرضوں کی ملامت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے —— اپنے خاص خدام کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے۔

ایک روز مدینہ منورہ میں علی بن بشیر ہمدانی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا —— اے ابن رسول خدا! آپ کو والی شام سے صلح نہ کرنا چاہئے تھی —— آپ نے فرمایا —— خاموش رہ —— ہم اللہ تعالیٰ کے خزانوں کو تقسیم کرنے والے ہیں —— نہ کہ سونے اور چاندی کو —— اور ہم اس کے علوم کے ان اسرار و رموز کو جاننے والے ہیں —— جنہیں کوئی نہیں جانتا ——

میں نے صلح اس غرض سے کی ہے کہ میرے ساتھیوں کا خون بہنے سے بچ جائے —— اس لیے کہ میں نے جنگ میں ان کا اھمال اور تھاون "یعنی بے مقصد رنجیدہ کرنا اور چھوڑ دینا" —— دیکھ لیا تھا اور مجھے یقین ہے کہ اگر صلح نہ کرتا تو میرے تمام محبان ضائع ہو جاتے —— تو جانتا ہے کہ میرا لشکر اہل کوفہ پر مشتمل تھا جنہوں نے میرے والد محترم کو شہید کیا —— اور میری رہائش گاہ کو لوٹ لیا —— اور مجھ پر خنجر پھینک کر زخمی کر دیا ——

مجھے قسم ہے! —— خدائے برتر، اور میرے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی —— اگر میں تمام پہاڑوں اور تمام درختوں کو بھی ساتھ لے کر چلتا تو بالآخر امر بادشاہت کو میں اسی کے سپرد کرتا —— کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خواب اسی پر دلالت کرتا ہے۔

خواب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ حسین کاشفی نے علامہ جامی کی شواہد النبوۃ کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ نے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب دکھایا ـــــ کہ بنوامیہ کے بادشاہ یکے بعد دیگرے آپ کے منبر پر کود رہے ہیں آپ کو یہ صورت ناگوار گزری ـــــ تو اللہ کریم نے سورۂ کوثر نازل فرمائی۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝

اے حبیب ہم نے آپ کو کثرت اولاد کا منبع عطا فرمایا ہے۔

اور سورۂ قدر نازل فرمائی ـــــ جس میں یہ آیت ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ۝

شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

اَلْفِ شَھْرٍ ـــــ یعنی ہزار مہینے ـــــ سے مراد بنوامیہ کا دور حکومت ہے ـــــ راوی کہتے ہیں کہ جب بنوامیہ کے دور حکومت کا حساب لگایا تو ہزار مہینے ـــــ یعنی تراسی ۸۳ سال چار ماہ ہی نکلا ـــــ

دمشق سے مدینہ منورہ کی طرف روانگی

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام دمشق سے مدینہ منورہ کی طرف واپس آتے ہوئے ـــــ آپ موصل سے گزرنے لگے تو آپ اپنے ایک ایسے محبّ کے ہاں تشریف لے گئے ـــــ جو آپ کی محبت وفرماں برداری اور خیر خواہی کی ڈینگیں مارا کرتا تھا ـــــ امام عالی مقام امام حسن نے اس کے گھر میں نزول اجلال فرمایا ـــــ اس ناہنجار نے اپنا دین وایمان ـــــ دنیاوی مال ومتاع کے عوض بیچ دیا ـــــ اور امام کو تین مرتبہ زہر دیا ـــــ

زہر کی تکلیف میں ہر مرتبہ آپ نے دعا فرمائی ـــــ اور اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرما دی ـــــ میزبان نے یہ صورت دیکھی تو خاصا پریشان ہوا اور تمام واقعہ لکھ بھیجا کہ میں نے

Marfat.com

انہیں تین مرتبہ زہر دیا ہے — مگر کچھ کارگر نہیں ہوا — اس میزبان کو خط کے جواب میں ایک تحریر اور زہر ہلاہل کی ایک شیشی بھیج دی گئی — خط میں ہدایت درج تھی کہ کوشش کر کے اس زہر کے چند قطرے پلا دے — یہ ایسا زہر ہے کہ اگر اس کا ایک قطرہ دریائے بیکراں میں گرا دیا جائے تو پانی کے تمام جانور ہلاک ہو جائیں —

اتفاق سے خط اور زہر لانے والا راستے میں ایک درخت کے پاس اونٹ سے اترا وہاں بیٹھ کر اس نے کھانا کھایا — اور اچانک اس کے پیٹ میں سخت ترین درد ہوا — اتنے میں ایک بھوکا بھیڑیا آیا اور اس نے اس شتر سوار پر حملہ کر دیا اور اسے مار کر اونٹ کی طرف رخ کیا — وہ اونٹ بھاگنا چاہتا تھا مگر اس کی مہار ایک درخت میں الجھ گئی اور وہ وہیں پر رہ گیا۔

اس واقعہ سے تھوڑی دیر بعد — حضرت امام حسن علیہ السلام کا ایک خادم کہیں سے آتا ہوا وہاں سے گزرا — تو اس نے اس حال کا نظارہ کیا — پھر اونٹ کی مہار درخت سے چھڑا کر اس شخص کا اسباب دیکھا — تو اس سے زہر اور خط برآمد ہوا — خادم وہ دونوں چیزیں لے کر اسی وقت موصل میں پہنچا اور امام حسن کی خدمت میں خط اور شیشی پیش کیں۔

زہر منگوانے والے میزبان کا انجام

امام حسن نے وہ خط پوشیدہ طور پر پڑھا — تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے اور میزبان خجالت سے بچ جائے — بعد ازاں آپ نے اس خط کو مصلے کے نیچے رکھ دیا اور کسی شخص پر ظاہر نہ ہونے دیا — تاہم آپ کے چہرے کا رنگ اور شدید متغیر ہو گیا — حاضرین نے ہر چند کوشش کی کہ آپ اس خط اور شیشی سے متعلق بتائیں — مگر امام عالی مقام حسن

Marfat.com

مجتبیٰ علیہ السلام نے حاضرین کو ان دونوں چیزوں کے بارے میں بتانے کی بجائے اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سنانا شروع کر دی تا کہ ان لوگوں کا دھیان اس طرف سے ہٹ جائے ــــ چنانچہ لوگ ہمہ تن گوش ہو کر آپ سے حدیث سننے میں محو ہو گئے ــــ تو اس محویت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے موصل کا سردار جناب سعد موصلی جو مختار کا چچا تھا نے خط مصلے کے نیچے سے نکال لیا جب اس نے خط کا مضمون پڑھا تو لرز کر رہ گیا ــــ اور کانپتے ہوئے امام عالی مقام حسن علیہ السلام کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا ــــ اور عرض کرنے لگا ــــ اے ابن رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس واقعہ میں کون ملوث ہے؟

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ــــ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس وجہ سے وہ شخص خجالت اور ندامت کا شکار ہو ــــ اور نہ ہی میں یہ چاہتا ہوں کہ اس نے جو میری خدمت کی ہے ــــ اس کے بعد وہ میری طرف سے شرمندگی اٹھائے ــــ

سعد اس سلسلہ میں بہت زیادہ آگے بڑھ گیا ــــ اور اس نے حد کو توڑتے ہوئے ــــ امام حسن کے حکم کے بغیر میزبان کو بلا کر کہا ــــ اے فلاں! میں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں؟

میزبان ــــ پوچھیں کیا پوچھنا ہے۔

سعد ــــ کیا رسول خدا نے تیرے ساتھ ظلم کیا ہے؟

میزبان ــــ ہرگز نہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ ہی نہیں سکا۔

سعد موصلی ــــ تو نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ کو دیکھا ہے ــــ تجھے کوئی ان سے تکلیف پہنچی ہے۔

Marfat.com

میزبان —— ہرگز نہیں —— میں تو ایک عرصہ تک ان کی خدمت میں رہا ہوں —— مگر ان کی طرف سے میرے دل میں کبھی غبار و ملال نہیں آیا ——

سعد —— پھر تو نے ابن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جگر گوشۂ مرتضیٰ کے ساتھ کس دشمنی کی بنا پر —— شام کی طرف خط لکھا کہ میں نے ان کو تین مرتبہ زہر دیا ہے —— مگر ان پر کارگر نہیں —— اور اب تیرے اس خط کے جواب میں زہر ہلال کی شیشی کس نے بھیجی ہے۔

میزبان —— نے انکار کرتے ہوئے کہا میں اس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں اس سے متعلق کچھ نہیں جانتا ——

سعد کے ملازمین نے اسی وقت اسے پکڑ لیا —— اور اسے اس قدر مارا کہ وہ خبیث ہلاک ہو گیا۔

حضرت امام حسن کو جب یہ واقعہ معلوم ہوا تو بہت رنجیدہ وملول ہوئے آخرش مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

مروان —— اور —— الیسونیہ

حضرت امام مدینہ منورہ پہنچے تو اس وقت مدینہ شریف کا گورنر مروان بن حکم تھا —— جو امام عالی مقام کا بظاہر بہت احترام کرتا تھا —— اور آپ کی خدمت کا کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کرتا —— مگر در پردہ جناب امام کا جانی دشمن تھا اور آپ کی ہلاکت کی کوششوں میں ہر وقت مصروف رہتا —— اور اپنا مقصد پورا کرنے کی تدبیریں کیا کرتا تھا ——

ایک روز اس کے پاس ایک رومی کنیز الیسونیہ آئی یہ عورت دلالہ تھی اور نہایت مکار اور چالاک تھی —— اور اس کا سب گھروں میں آنا جانا تھا مروان شیطان نے الیسونیہ سے

Marfat.com

کہا میں تیرے ساتھ ایک راز کی بات کرتا ہوں — اگر تو میرا راز کسی پر ظاہر نہیں کرے گی تو میں تجھے ایک ہزار دینار دوں گا — اور پشمینے کی پچاس مصری چادریں بھی دوں گا — اور بطور بیعانہ یہ ایک سو دینار ابھی وصول کر لے — ایسونیہ نے جب مال وزر اور کپڑوں کا وعدہ سنا تو بڑی بڑی قسمیں کھا کر کہا — میں تیرا کوئی راز افشا نہیں کروں گی — اور جو کام تو میرے سپرد کرے گا، اسے دل و جان سے بجالاؤں گی —

مروان نے اسے ساری بات بتا دی — ایسونیہ نے ایک مرتبہ شہد میں — اور دوسری بار زہر آلود کھجوریں کھلا کر جناب سیّدنا امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا — جس سے آپ کی طبیعت بگڑ گئی اور قے بھی آئی اور پیٹ میں شدید درد بھی ہوئی — آپ صبح روضۂ رسول پر حاضر ہوئے — یہ آستانہ دار الشفاء درد منداں ہے — آپ نے خاک روضہ اپنے شکم مبارک پر ملی تو آپ کو آرام آ گیا —

چنانچہ آپ نے اپنے عزیز و اقارب کو بلا کر فرمایا — کہ دو سال سے میری طبیعت کچھ اس طرح ناساز ہوئی کہ سنبھلنے کا نام نہیں لیتی — لہٰذا میرا خیال ہے کہ اب پھر موصل جاؤں اور چند روز کے لیے تبدیلئ آب و ہوا کر آؤں —

دوبارہ موصل میں

چنانچہ آپ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ہمراہ لیا اور موصل کی طرف روانہ ہو گئے — جب راستے میں دمشق آیا تو یہاں ایک دین و دنیا کا اندھا رہتا تھا جو انتہائی دشمن اہل بیت تھا جب اس لعین نے سنا کہ شہزادۂ حسن موصل کی طرف تشریف لے جا رہے ہیں — تو اس نے دل میں سوچا کہ اس سے بہتر موقعہ نہیں مل سکے گا — مجھے موصل جانا چاہیئے — اور امام حسن کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار کرنا چاہیے — تاکہ موقعہ پا کر

Marfat.com

اپنا کام پورا کیا جا سکے ——

اس اندھے کا وار

وہ اندھا لعین اپنے آپ باتیں کرتا اور یہ کہتا ہوا موصل کی طرف روانہ ہوا —— کہ یہ میرا دشمن اور میرے دشمن کا بیٹا ہے —— اس لیے مجھے اسے قتل کرنے کے سوا خوشی نہیں ہو گی —— اس نے اپنے عصا کی نوک کو زہر آلود کروا لیا —— اور موصل کی مسجد میں پہنچ گیا —— امام حسن اس مسجد میں نماز پڑھاتے اور خطبہ ارشاد فرماتے تھے —— وہ اندھا ملعون حضرت امام کے سامنے نہایت عقیدت بھری باتیں —— اور روزانہ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتا —— اور آپ کا خطبہ سن کر زار و قطار رویا کرتا، مگر دل میں سوچتا رہتا کہ میں کس طرح اپنی لاٹھی کا زہر آپ کے جسم میں اتاروں۔

ایک دن امام علیہ السلام نے ظہر کی نماز ادا فرمائی —— اور مسجد کے قریب آپ کے ایک خادم کی دوکان تھی —— آپ اس دوکان کی دہلیز کے قریب بیٹھ گئے —— اور اپنے مخلصین اور نیازمندوں سے گفتگو فرمانے لگے —— اتنے میں وہ اندھا حضرت امام حسن کو دعائیں دیتا ہوا آیا —— اور اٹکل اور اندازے سے اپنی لاٹھی کی نوک جو لوہے کی تھی اور زہر میں بجھی ہوئی تھی، کو آپ کے قدم مبارک پر رکھ کر زور سے دبایا اور وہ زہر آلود لوہے کی نوک آپ کی نعلین تک جا پہنچی —— آپ نے ایک آہ بھری، اور فرمایا افسوس کہ میں دشمن سے یہاں بھی محفوظ نہ رہا! —— امام کے زخم سے خون کے فوارے بہنے لگے —— اور پاؤں مبارک پر سوجن پیدا ہو گئی ——

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما —— اور دیگر جان نثاروں نے اس خبیث کو پکڑ لیا —— حضرت ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ مفسر قرآن فرماتے ہیں کہ —— امام حسن نے

Marfat.com

فرمایا —— اسے چھوڑ دو! —— جیسا یہ دنیا میں اندھا ہے، آخرت میں بھی اندھا ہے —— علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ مفسر قرآن فرماتے ہیں —— کہ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا —— اسے چھوڑ دو! —— یہ ظاہری طور پر بھی اندھا ہے —— اور اس کا باطن بھی اندھا ہے —— اور یہ قیامت کے دن بھی اندھا ہی اٹھایا جائے گا ——

چنانچہ آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے اُسے چھوڑ دیا گیا —— جب اس اندھے کو پتہ چلا کہ امام عالی مقام نے اسے چھوڑ دیا ہے —— تو وہ اندھا خبیث تیزی سے چلتا ہوا، تھوڑی دیر میں لوگوں کی نظروں سے غائب ہو گیا —— آپ کو اس زخم نے شدید ترین درد و کرب میں مبتلا کر دیا —— آپ نے کراہتے ہوئے فرمایا —— کہ میں نے چاہا تھا چند روز کے لیے دشمنوں کے مکر و فریب سے رہائی حاصل کروں گا —— اور اہل جور و جفا سے خلاصی پا کر بلاؤں اور مصیبتوں سے بچا رہوں گا —— مگر جہاں کہیں بھی جاتا ہوں رنج و بلا —— تکلیف و مصیبت میرے قریب اور ساتھ ساتھ رہتے ہیں —— ''امام کی اس دردوں بھری گفتگو —— اور غم آگیں ارشادات کے مفہوم کی صورت جو انسانی ذہن میں بنتی ہے وہ پنجابی زبان میں کچھ اس طرح ہے۔''

جتھاں دھپاں میری جھولی چہ پائیں
محلاں وچ اوہ چھاواں مان دے نے
پرانی واقفیت دی بنا تے
حسنؑ نوں سب مصائب جان دے نے

(خضر)

(دمشق کا رہنے والا وہ اندھا جس نے امام حسن علیہ السلام کو تکلیف پہنچائی اور لٹھ

Marfat.com

لیے ہوئے جنتی جوانوں کے سردار کا پیچھا کرتا ہوا موصل پہنچا لاٹھی میں لگا ہوا، زہر میں بجھا ہوا لوہے کا سُوَا کلیوں سے زیادہ نازک پاؤں میں چبھو دیا —— جس سے شہزادیٔ کونین کے لخت جگر کو سخت ترین تکلیف پہنچی! —— اور حلم و بردباری کا یہ عالم کہ اس اندھے کو خدام سے چھڑا کر چھوڑ دیا —— اس کے اندھوں نے امن عالم کو تہ و بالا کر دیا ہے —— آج کل کے باطنی اندھے بھی دمشق کے اس اندھے کی طرح ہیں جس نے امام کو زخمی کیا —— شاعر کہتا ہے ——)

حسن کے، مصطفٰے ﷺ کے، حیدر کرار کے دشمن
ستم گر ہیں وہ، بد باطن بھی ہیں، بے داد اندھے ہیں
حسن کے حسن عالمگیر کو وہ کس طرح دیکھیں
جو نا ہنجار، بداطوار، مادر زاد اندھے ہیں

القصہ:- اندھے کی اس ظالمانہ حرکت کے بعد، آپ کی طبیعت بگڑنے لگی —— آپ کی تکلیف اور درد کے پیش نظر —— ایک جراح کو بلایا گیا —— اس جراح کی جیسے ہی آپ کے زخم پر نظر پڑی تو وہ رونے لگا اور عرض کی حضور! —— یہ زہر میں بجھے ہوئے آلے کا زخم ہے —— اور قصداً لگایا گیا ہے —— حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا —— حضور! اب ہم اس اندھے کو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑیں گے —— جناب سعد موصلی نے سیّدنا امام حسن کی جناب میں عرض کیا —— اے ابن رسول خدا! اگر آپ اس اندھے کو نہ چھڑاتے تو ہم اسے ضرور سزا دیتے —— آپ نے فرمایا —— وہ خود ہی مکافات عمل کو پا لے گا ——

اور پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

Marfat.com

وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّیءُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ (پارہ۲۲ سورۂ فاطر آیت نمبر۴۳)

اور بری چالیں اسی چال چلنے والے کو گھیر لیتی ہیں۔

اندھے کا انجام

غرض — یہ کہ جراح نے علاج شروع کیا چونکہ وہ اپنے کام میں ہوشیار — دانا اور سمجھ دار آدمی تھا — اور اس نے امام عالی مقام کی نسوں سے تمام زہر کھینچ لیا — پھر مرہم سے زخم کا اندمال (بھرنا) کیا — چندروز میں آپ کو شفائے کامل ہوگئی —

ادھر سے بے فکر ہوکر آپ کے احباب و جانثاروں نے اس اندھے کی تلاش شروع کر دی — چودہ روز کے بعد وہ اس طرح ہاتھ آیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صبح کے وقت جناب سعد موصلی کے ہاں تشریف لے جارہے تھے — دیکھا کہ وہ اندھا لکڑی ہاتھ میں لیے ہوئے چلا جارہا ہے — آپ کی نظر اس پر پڑی تو آپ کا جسم غصے سے لرز گیا — آپ اس کی طرف جھپٹے اور ہاتھ سے لاٹھی چھین کر اس کے سر پر اس زور سے ماری کہ اس خبیث کا سر پارہ پارہ ہوگیا — پھر آپ نے تمام ساتھیوں اور اس کی تلاش میں نکلنے والوں کو مژدہ سنایا کہ میں نے اس اندھے خبیث کو واصل جہنم کر دیا ہے — جناب سعد موصلی اپنے بھتیجے مختار کو ساتھ لے کر وہاں پہنچے اور ایندھن جمع کر کے اس بدبخت اندھے کی لاش کو جلا دیا —

امام حسن مدینہ منورہ میں

شہزادہ حسن علیہ السلام اب یہاں سے پھر مدینہ منورہ تشریف لائے — پیچھے گزر چکا ہے کہ مروان نے الیسونیہ نامی کنیز کو خریدا اور اُسے امام کو زہر دینے کے لیے تیار کیا وہ خبیثہ رات دن تاک میں رہتی تھی، آپ کی تشریف آوری کا سنتے ہی کچھ الماس پیس کر

Marfat.com

لائی ــــ مگر موقعہ نہ ملا ــــ ۲۸ صفر المظفر کی رات کو نظر بچا کر آپ کے پانی کی صراحی میں ڈال دیا ــــ آپ اُن ایام میں پانی کی صراحی سر بمہر رکھتے تھے ــــ مگر اس خبیثہ ایسونیہ نے الماس کے باریک پسے ہوئے ریزوں کو ایسی صفائی سے صراحی میں ڈالا کہ مہر کو بھی کوئی نقصان نہ پہنچا، وہ الماس سودہ پانی میں جا ملا ــــ آپ اس وقت آرام فرما رہے تھے کہ اچانک اٹھے اور اپنی ہمشیرہ سیّدہ زینب علیہا السلام کو آواز دے کر بلایا ــــ اور فرمایا ــــ اے بہن! ــــ ابھی میں نے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے ــــ اور ان کے ساتھ میرے ابا جان ''علی'' ــــ اور میری والدہ ''سیّدۂ عالم'' بھی موجود تھیں لہٰذا پانی لاؤ! میں وضو کرلوں ــــ سیّدہ زینب پانی لینے گئیں تو آپ نے اس صراحی میں سے پانی نوش فرمالیا ــــ پانی پیتے ہی فرمایا ــــ آہ یہ کیسا پانی ہے کہ میرے حلق سے ناف تک ٹکڑے کر گیا ہے۔

فرمایا بہن! ــــ جلدی میرے بھائی حسین کو بلاؤ ــــ فوراً امام حسین کو بلوایا گیا ــــ آپ نے جب اپنے بھائی حسن کو دیکھا تو آبدیدہ ہوگئے اور بغل گیر ہوکر خوب ملے ــــ پھر امام حسن نے فرمایا میرے بھائی حسین! میں نے ابھی نانا جان ــــ ابا جان ــــ اور امی جان کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کے باغوں کی سیر کر رہے ہیں ــــ پھر نانا جان نے فرمایا ــــ بیٹا حسن! ــــ خوش ہو جاؤ کہ تم نے دشمنوں سے نجات پائی ــــ اور کل رات تک ہمارے پاس پہنچ جاؤ گے ــــ اس خواب سے چونک کر بیدار ہوا ــــ پیاس کی شدت تھی ــــ اس صراحی سے پانی پیا ــــ اور اس پانی نے حلق سے ناف تک زخم ڈال دیئے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے رو کر اس صراحی کو اٹھایا ــــ اور فرمایا، مہر تو

Marfat.com

سلامت، پھر کیا بات ہے —— میں بھی پی کر دیکھوں تو سہی کہ یہ پانی کیسا ہے؟ —— امام حسن نے امام حسین کے ہاتھ سے پانی والا کوزہ لے کر زمین پر زور سے دے مارا —— جس جگہ پر وہ پانی گرا اس جگہ سے زمین ابلنے لگی —— اور پھر پھٹ گئی —— امام حسین سیّد الشہداء کو یقین محکم ہو گیا کہ اب جان بر ہونا مشکل —— تھوڑی دیر میں درد کے ساتھ قے شروع ہوئی —— طشت لایا گیا جس میں آپ کا جگر اور آنتیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر حلق سے باہر آ گئیں —— جب اس طشت کو اٹھایا گیا تو اس میں آپ کے جگر کے ستر ٹکڑے شمار کیے گئے —— ایک اور قول کے مطابق ایک سو سے زائد ٹکڑے تھے۔

حدیث معراج

جب آفتاب بلند ہوا تو آپ کے چہرۂ زیبا نے سبز رنگ اختیار کر لیا —— امام حسن علیہ السلام نے فرمایا اب ہمارے چہرے کا رنگ کیسا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا سبز ہے، یہ سن کر اپنا رخ انور امام حسین علیہ السلام کی طرف کرتے فرمایا —— بھائی! حدیث معراج کی تعبیر پوری ہو گئی —— امام حسین نے فرمایا —— ہاں بے شک وہ علامتیں پوری ہو گئی ہیں —— اور آگے بڑھ کر اپنے بازو اپنے بھائی کی گردن میں حمائل کر دیئے —— اور ایک دوسرے کے چہرے پر چہرہ رکھ کر دونوں بھائی رونے لگے —— حاضرین نے یہ منظر دیکھا تو سب کی چیخیں نکل گئیں —— اور امام کی خدمت میں عرض کرنے لگے، حضور! ہمیں حدیث معراج کے بارے میں بتائیں؟

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا —— ہمیں ہمارے نانا جان نے بتایا تھا کہ مجھے معراج کی رات جنت کے باغات میں لے جایا گیا —— اور جملہ اہل ایمان کے مراتب و مدارج دکھائے گئے —— میں نے وہاں ایک ہی طرز کے بنے ہوئے دو محل دیکھے جو ایک

Marfat.com

دوسرے کے پہلو بہ پہلو (ساتھ ساتھ) تھے —— ایک محل سبز زمرد کا بنا ہوا تھا جس کی شعاعیں میری نگاہوں کو خیرہ کر رہی تھیں —— دوسرا محل سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا جس کی صفائی آفتاب جہاں تاب کی طرح نور بکھیر رہی تھیں —— میں نے رضوان سے پوچھا یہ دونوں محل کس کے لیے ہیں؟ —— رضوان جنت نے عرض کیا —— ایک حسن کے لیے ہے —— اور ایک حسین کے لیے ہے ——

امام حسن فرماتے ہیں نانا جان نے فرمایا —— میں نے رضوان سے پوچھا ان دونوں کے رنگ الگ الگ کیوں ہیں؟ —— یہ سن کر رضوان نے گردن نیچے کر لی اور خاموش ہو گیا —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے جواب کیوں نہیں دیا؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اسے بتاتے ہوئے شرم آتی ہے —— میں عرض کر دیتا ہوں —— سبز رنگ کا محل حسن کے لیے ہے —— کیونکہ انہیں زہر دیا جائے گا —— اور بوقت شہادت ان کے چہرے کا رنگ سبز ہو جائے گا —— حسین کے لیے سرخ محل ہے —— اس لیے کہ انہیں (کربلا کے تپتے ہوئے ریگزاروں پر تیغ دو۲ دم سے) شہید کیا جائے گا —— اور بوقت شہادت ان کا چہرہ خون سے سرخ ہو جائے گا ——

امام حسن نے امام حسین کو سینے سے لگا لیا

امام حسن علیہ السلام نے یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد امام حسین علیہ السلام کو سینے سے لگا لیا —— یہ دونوں شہزادے ایک دوسرے کے چہرے سے چہرہ ملنے لگے —— اور ایک دوسرے کی پیشانی چومتے ہوئے اس طرح روئے کہ کسی شخص میں اس منظر کو دیکھنے کی تاب نہ رہی —— چنانچہ حاضرین مجلس بھی ان کے ساتھ مل کر گریہ وزاری کرنے لگے ——

Marfat.com

بلکہ اس گریہ وزاری میں، درودیوار —— اور شجر و حجر بھی شامل ہو کر بادلوں کی طرح اشکبار ہو گئے۔

ماخوذ از روضۃ الشہداء (مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۱۷۷ —— تا —— ۱۸۷ مطبوعہ خیابان بوذر جمہری شرقی تہران ایران

اوراق غم (مفسر قرآن علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۵۲ —— تا —— ۲۶۳ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور —— سن اشاعت جولائی ۲۰۱۰ء

قارئین کرام: —— امام حسن زہر سے شہید ہوئے اور ساری کائنات سوگوار ہو گئی —— حاضرین مجلس کی چیخیں نکل گئیں —— گھر کے درودیوار گریہ کناں ہوئے —— پتھروں اور درختوں نے اشکباری کی —— کیوں؟ ——

شاعر کہتا ہے —— کہ ——

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کی نوری کرن جانے کو ہے
گلشن زہرائےؓ عالم کی پھبن جانے کو ہے
شہسوار کربلا نے رو کے زینبؓ سے کہا
اے بہن! تیرا بھائی حسن جانے کو ہے
ہے مدینہ پاک کی ہر ہر گلی نوحہ کناں
آج ابن حضرت خیبر شکن جانے کو ہے
عکس انوار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور راحت قلب بتولؓ
آبروئے دین حق کا پیراہن جانے کو ہے
آسمان حلم کے تاروں نے رو کر یوں کہا
دنیائے علم وہنر کا بانکپن جانے کو ہے

Marfat.com

دشمن خون نبی ﷺ ! مقصد تیرا پورا ——— ہوا
قبر میں زیر کفن، سیمیں بدن جانے کو ہے
دل میں ہے یاد حسنؑ ، آنکھوں میں ہے سیل رواں
خضر کی، اس نوحہ گر کی بات بن جانے کو ہے

امام نے اپنے بھائی سے پوچھا

امام حسین علیہ السلام نے اپنے عظیم بھائی کی جناب میں عرض کیا ——— بھائی جان! مجھے یہ تو بتائیے کہ آپ کو یہ زہر کس نے دیا ہے؟ ——— امام حسن علیہ السلام نے فرمایا بھائی حسین! میں کسی پر اس کا الزام لگا کر خون ناحق اپنے سر لینا نہیں چاہتا ——— اس کا بدلہ خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں ——— اب وقت بہت کم ہے ——— میری ایک وصیت سن لو! ——— تاکہ اس کے موافق و مطابق تم نے عمل کرنا ہے۔

دیکھو! جب میرا جنازہ تیار کر لو تو نانا جان کے روضۂ مقدس پر لے جانا ——— اور جناب صدیقہ (ام المؤمنین عائشہ) سے اجازت لے لینا ——— اگر وہ اجازت دیں ——— اور عامل مدینہ کی طرف سے کوئی فتنہ نہ اٹھے تو اسی جگہ دفن کر دینا ——— اور اگر ایسی صورت کا خوف ہو تو ضد نہ کرنا ——— جنت البقیع میں میری اماں جان کے پاس دفن کر دینا ——— ادھر یہ بات ہو رہی تھی ——— ادھر مروان خبیث نے راز افشا ہونے کے خوف سے ایسونیہ خبیثہ کو روپوش کر کے کہیں بھیج دیا ——— (اوراق غم ص ۲۶۳)

ہو سکتا ہے کہ اس لعینہ کو کہیں لے جا کر قتل کر دیا گیا ہو تا کہ زہر کا راز ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دفن ہو جائے اور ہم پر حرف نہ آئے ——— آج بھی اس قسم کے مجرم پولیس مقابلے میں مارے جاتے ہیں۔

Marfat.com

وصال امام حسن

علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ---- امام حسن علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ سیّدہ ام کلثوم سلام اللہ علیہا سے فرمایا ---- اے میری ہمشیرہ نامدار! ---- اے میری والدہ کی یادگار! میرے قاسم کو بلاؤ ---- سیّدہ ام کلثوم نے جناب قاسم کو بلایا تو امام حسن علیہ السلام نے انہیں سینے سے لپٹا لیا ---- اور ان کے چہرے پر اپنا چہرہ رکھ کر زاروقطار رونا شروع کر دیا۔

بعدازاں، جناب قاسم کا ہاتھ اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام کے ہاتھ میں دے کر فرمایا ---- میں آپ کی فلاں صاحبزادی کو قاسم کے لیے نامزد کرتا ہوں ---- وقت آنے پر اسے اس کے سپرد کر دینا ---- اور اس پر ہمیشہ باپ کی مشفقانہ نگاہیں رکھنا۔

انتیس (۲۹) صفر المظفر ہفتے کی رات کو آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی ---- اور آنکھیں بند ہوگئیں ---- آپ کی اولاد پاک بہنیں اور بھائی آپ کے پاس جمع تھے ---- جب رات کے دو پہر گزر گئے تو آپ نے چشمان مبارک کھول کر امام حسین علیہ السلام سے فرمایا ---- میں اپنے برادران اور اولاد کے لیے آپ سے سفارش کرتا ہوں ---- اور ان سب کو تمہارے سپرد کرتا ہوں ---- اور آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں ---- اس کے ساتھ ہی آپ کی زبان مبارک پر کلمۂ شہادت جاری ہوگیا ---- اور آپ علیہ السلام نے اس قرآنی نص کو اپنا نصب العین بنایا ----

لٰـكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝

(پارہ ۴ سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۹۸ ----)

Marfat.com

مگر وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لیے جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، یہ اللہ کی طرف سے ان کی مہمانی ہے، اور نیکوں کے لیے اللہ کے پاس اچھا ہی اچھا ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ

(پارہ ۲۳، سورۂ ص آیت نمبر ۲۵)

اور بے شک اس کو ہماری بارگاہ میں قرب حاصل ہے اور اس کا اچھا ٹھکانہ ہے—— کا عظیم جھنڈا بلند فرمایا—— اور آپ کی روح پر فتوح آشیانۂ قدس کی جانب پرواز فرمائی گئی—— اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ——

واحسرتا کہ سرو رواں از چمن برفت

یعنی کہ نور دیدۂ زہراء حسن برفت

(روضۃ الشہداء ص ۱۸۹/۱۸۸ مطبوعہ تہران ایران اوراق غم ص ۲۶۳ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

امام کو چھ ۶ بار زہر دیا گیا

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ اول حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''فصل الخطاب'' میں فرماتے ہیں—— کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کو چھ مرتبہ زہر دیا گیا—— پانچ مرتبہ کا دیا ہوا زہر آپ پر کارگر نہ ہوا—— جب کہ چھٹی مرتبہ کارگر ہو گیا—— امام حسین علیہ السلام نے آپ کے سرہانے آ کر کہا—— مجھے زہر دینے والے کا نام بتائیں میں اس کے ساتھ جنگ کروں گا—— امام حسن علیہ السلام نے فرمایا برادر عزیز!—— ہمارے نانا جان—— نانی جان—— ابا جان—— امی جان—— اور دیگر اہل بیت میں سے کوئی ایک بھی اشارے اور غمازی کرنے والا نہ

Marfat.com

تھا ــــ اور غمازی اچھی چیز نہیں ــــ

(فضل الخطاب بحوالہ روضۃ الشہداء ص ۱۸۸)

جنازہ اٹھتا ہے

آپ کے بھائیوں نے آپ کی تجہیز و تکفین کی ــــ اور تخت کرامت پر لٹا کر جنازہ اٹھالیا ــــ حضرت صدیقہ (ام المؤمنین عائشہ سلام اللہ علیہا) سے اجازت طلب کی ــــ ام المؤمنین نے فرمایا ــــ یہ ان کے نانا کا حجرہ ہے ــــ اس میں میری اجازت کی ضرورت نہیں ــــ اس سے زیادہ یہاں دفن ہونے کا کون حق دار ہو سکتا ہے ــــ

مگر مروان خبیث نے شورش و مزاحمت کی ــــ امام حسین آمادۂ مقابلہ ہوئے ــــ مگر معاً بھائی کی وصیت یاد آ گئی ــــ خاموش ہو کر صبر کیا ــــ اور آپ کو جنت البقیع میں ان کی والدہ کے پہلو بہ پہلو سپرد قبر انور کر دیا ــــ (نور الابصار میں ہے ــــ کہ آپ کو جنت البقیع میں آپ کی دادی فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس دفن کیا گیا)

(اوراق غم ص ۲۸۴)

عمر مبارک

آپ کی عمر مبارک ــــ ۴۷ ــــ سال تھی کچھ لوگوں نے اس سے زیادہ بھی لکھی ہے ــــ لیکن ان کی تعداد بہت کم ہے۔

امام حسن کو زہر کس نے دیا؟

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کو زہر کس نے دیا؟ ــــ جس کے سبب آپ کی شہادت واقع ہوئی ــــ مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے ــــ کہ زہر کس نے دیا! ــــ بعض علماء نے آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس کندی کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے یزید لعین کے اکسانے پر آپ کو زہر دیا ــــ اور بعض نے اس سے اختلاف کیا ہے ــــ جن میں مفسر

Marfat.com

علامہ حافظ ابن کثیر بھی ہیں——

○ صدر الافاضل استاذ المفسرین علامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے زہر خورانی کی مذکورہ روایت پر ایک ناقدانہ تبصرہ تحریر فرمایا ہے—— جو یہاں نقل کیا جاتا ہے—— آپ بیان فرماتے ہیں——

○ مؤرخین نے زہر خورانی کی نسبت جعدہ بنت اشعث بن قیس کی طرف کی ہے—— اور اس کو امام کی زوجہ بتایا ہے—— اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ زہر خورانی باغوائے یزید ہوئی ہے—— اور یزید نے اس سے نکاح کا وعدہ کیا تھا، اس طمع میں آ کر اس نے حضرت امام کو زہر دیا—— لیکن اس روایت کی کوئی سند صحیح دستیاب نہیں ہوئی—— اور بغیر کسی سند کے کسی مسلمان پر الزام قتل—— اور ایسے عظیم الشان قتل کا الزام کس طرح جائز ہوسکتا ہے، قطع نظر اس بات کے کہ روایت کے لیے کوئی سند نہیں ہے—— اور مؤرخین نے بغیر کسی معتبر ذریعہ—— یا معتبر حوالہ کے لکھ دیا ہے۔

○ یہ خبر واقعات کے لحاظ سے بھی نا قابل اطمینان معلوم ہوتی ہے، واقعات کی تحقیق خود واقعات کے زمانہ میں جیسی ہوسکتی ہے، مشکل ہے کہ بعد کو ویسی ہی تحقیق ہو—— خاص کر جبکہ واقعہ اتنا اہم ہو—— مگر حیرت ہے کہ اہل بیت اطہار کے اس امام جلیل کا قتل—— اس قاتل کی خبر غیر کو کیا ہوتی—— خود حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتہ نہیں ہے کہ زہر کس نے دیا—— یہی تاریخیں بتاتی ہیں—— کہ وہ اپنے برادر معظم سے زہر دہندہ کا نام دریافت فرماتے ہیں—— اس سے صاف ظاہر ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زہر دینے والے کا علم نہ تھا——

○ اب رہی یہ بات کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کا نام لیتے انہوں

Marfat.com

نے ایسا نہیں کیا — تو اب جعدہ کو قاتل ہونے کے لیے معین کرنے والا کون ہے — حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ — یا — امامین کے صاحبزادوں میں سے کسی صاحب کو اپنی آخر حیات تک جعدہ کی زہر خورانی کا ثبوت نہ پہنچا — نہ ان میں سے کسی نے اس پر شرعی مواخذہ کیا۔

ایک اور پہلو

ایک اور پہلو اس واقعہ کا خاص طور پر قابل لحاظ ہے — وہ یہ کہ حضرت امام کی بیوی کو غیر کے ساتھ ساز باز کرنے کی شنیع تہمت کے ساتھ متہم کیا جاتا ہے — یہ ایک بدترین تبرا ہے — عجب نہیں کہ اس حکایت کی بنیاد خارجیوں (اور ناصبیوں) کی اختراء بازیاں ہوں —

(سوانح کربلا ص ۱۶۱ مطبوعہ شبیر برادرز)

علامہ ابوالحسنات

مفسر قرآن صاحب تفسیر الحسنات علامہ سیّد ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ — مندرجہ واقعہ پر یوں رقم طراز ہیں — کہ — اب یہاں حضرات شیعہ! — اور بعض احناف (حنفی حضرات) دھوکہ میں پڑے ہیں — اسی وجہ سے لکھ رہے ہیں کہ اس دلالہ ایسونیہ کے ذریعہ حضرت جعدہ بن اشعث زوجۂ امام حسن سیّد الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہکایا گیا — اور انہوں نے زہر دیا — مگر اصول کے لحاظ سے ہم اس کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں — اس واسطے کہ حدیث میں جہاں فضائل حسن مذکور ہیں وہاں یہ بھی ارشاد ہے — کہ جس کا جسم — جسم حسن سے مس ہو گیا اس پر جہنم حرام ہے —

قتل مومن پر وعید نار ہے — چہ جائیکہ شہزادۂ کونین — نور دیدۂ محبوب رب

Marfat.com

المشرقین امام حسن سیّد الشہداء کا قتل، اس پر جہنمی ہونے میں کس کو شبہ ہوسکتا ہے—— بنا بریں ہم کبھی یہ تسلیم نہ کریں گے کہ ایسا فعل شنیع جعدہ نے کیا ہو—— بلکہ یہ امر قرین قیاس ہے کہ حضرت جعدہ کے پاس وہ خبیثہ ایسونیہ دلالہ آنے جانے لگی ہو—— اور عورتوں میں چونکہ آنے جانے والی عورتوں سے بہت جلد اختلاط وارتباط ہو جاتا ہے—— یہاں بھی ایسا ہی ہوا ہو—— پھر کسی موقعہ سے نظر بچا کر اس خبیثہ نے زہر دیا ہو—— اس صورت کے قرار دینے سے اس حدیث کی تغلیط نہیں ہوتی——

(اوراق غم ص ۲۵۸ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

علامہ ابن کثیر

مفسر قرآن علامہ حافظ ابن کثیر یہ پورا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں (جیسا کہ بعض مؤرخین نے لکھا ہے) کہ—— امام حسن کی شہادت کے بعد جعدہ نے یزید کو نکاح کا پیغام بھیجا تو یزید (اخبث) نے کہا خدا کی قسم ہم تو تجھے حسن علیہ السلام کے لیے بھی پسند نہ کرتے تھے—— کیا تجھے ہم اپنے لیے پسند کر سکتے ہیں؟—— علامہ ابن کثیر یہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

عِنْدِیْ اَنَّ ھٰذَا لَیْسَ بِصَحِیْحٍ

میرے نزدیک یہ بات صحیح نہیں ہے۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

مروان

مروان بن حکم بد بخت نے حضرت امام عالی مقام حسن علیہ السلام کی شہادت کے سلسلے میں نہایت گھناؤنا کردار ادا کیا—— ویسے بھی دنیائے اسلام میں اٹھنے والی شورشوں کا مرکزی کردار بھی یہی بد بخت تھا—— جناب علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں——

Marfat.com

کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ــــ فرماتے ہیں کہ جس روز حضرت حسن علیہ السلام کی شہادت ہوئی، اس دن ہم نے انہیں دیکھا، اور قریب تھا کہ حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام ــــ اور مروان بن حکم کے درمیان جنگ چھڑ جاتی ــــ امام حسن نے اپنے بھائی حسین کو وصیت فرمائی کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن کیا جائے ــــ اور اگر انہیں اس امر میں جنگ کا خدشہ ہو تو وہ آپ کو بقیع میں دفن کردیں ــــ مروان نے اس بارے میں شدید ترین مخالفت کی۔

وَ مِرْوَانُ يَوْمَئِذٍ مَّعْزُوْلٌ يُرِيْدُ اَنْ يَّرْضٰى مُعَاوِيَةَ ــــ وَلَمْ يَزَلْ مِرْوَانُ عَدُوًّا لِّبَنِىْ هَاشِمٍ حَتّٰى مَاتَ ــــ

اور مروان ان دنوں (گورنری) سے معزول تھا اور وہ معاویہ کو راضی کرنا چاہتا تھا ــــ مروان ہمیشہ بنو ہاشم کا ''سخت ترین'' دشمن رہا، یہاں تک کہ (خبیث) مرگیا ــــ

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

ایسا کیوں ہوا؟

حافظ ابن کثیر سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسن شہید ہو گئے تو (مروان کی ناروا مداخلت کی بنا پر) سیّدنا امام حسین نے ہتھیار لگا لیے ــــ اور بنو امیہ نے بھی ہتھیار اٹھا لیے بنو امیہ کے لوگوں نے کہا ــــ

وَقَالُوْا لَا نَدَعُهٗ يُدْفَنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَاٰلِهٖ) وَسَلَّمَ ــــ اَيُدْفَنُ عُثْمَانُ بِالْبَقِيْعِ وَيُدْفَنُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِى الْحُجْرَةِ؟

Marfat.com

(بنو امیہ نے) کہا ہم (امام حسن) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دفن نہیں ہونے دیں گے —— حضرت عثمان غنی بقیع میں دفن ہوں اور حسن بن علی حجرۂ (رسول) میں دفن ہوں؟ (کیسے ہوسکتا ہے؟)

جب لوگوں کو جنگ کے خطرات منڈلاتے ہوئے نظر آئے تو حضرت سعد بن ابی وقاص —— حضرت ابو ہریرہ —— حضرت جابر —— حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے سیّدنا امام حسین کو مشورہ دیا —— کہ آپ جنگ نہ فرمائیں تو آپ نے ان کی بات مان لی۔

وَ دُفِنَ اَخَاهُ قَرِيْبًا مِّنْ قَبْرِ اُمِّهٖ بِالْبَقِيْعِ

اور اپنے بھائی کو اپنی ماں کی قبر کے قریب بقیع میں دفن فرمادیا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۴۴ مطبوعہ ایضاً)

خدا کے محبوب کا محبوب

حافظ ابن کثیر رقمطراز ہیں —— کہ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں —— کہ بنو سعد بن بکر کے غلام —— مساور —— نے مجھ سے بیان کیا ہے —— کہ جس روز حضرت امام حسن شہید ہوئے —— میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد شریف میں کھڑے ہوکر بلند آواز سے یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا ——

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ مَاتَ الْيَوْمَ حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَابْكُوْا

اے لوگو! آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب شہید ہو گیا ہے —— پس تم گریہ زاری کرو ——

وَقَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ لِجَنَازَتِهٖ حَتّٰى مَا كَانَ الْبَقِيْعُ يَسَعُ اَحَدًا مِّنَ الزَّحْمِ ——

Marfat.com

اور لوگ آپ کی نماز جنازہ کے لیے جمع ہو گئے، یہاں تک کہ بقیع میں کسی ایک آدمی کے سمانے کی گنجائش نہ رہی۔

وَقَدْ بَكَاهُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ سَبْعًا ـــــ

مردوں اور عورتوں نے سات دن تک گریہ وزاری کی ـــــ

وَاسْتَمَرَّ نِسَاءُ بَنِيْ هَاشِمٍ يَنُحْنَ عَلَيْهِ شَهْرًا وَحَدَّتْ نِسَاءُ بَنِيْ هَاشِمٍ عَلَيْهِ سَنَةً ـــــ

اور بنو ہاشم کی عورتیں مسلسل ایک ماہ آپ کا (نام لے کر) نوحہ کرتی رہیں ـــــ نیز بنو ہاشم کی عورتوں نے پورا ایک سال تک آپ کا سوگ کیا ـــــ (البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۷ مطبوعہ دسن اشاعت ایضاً)

قارئین! ـــــ آپ نے گزشتہ صفحات میں ـــــ شہادت امام عالی مقام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کا مختصر واقعہ ـــــ اور اس پر مفسر قرآن علامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ـــــ اور مفسر قرآن علامہ سیّد ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ ـــــ مفسر قرآن علامہ حافظ ابن کثیر کا تبصرہ ملاحظہ فرمایا ـــــ کہ مؤرخین نے آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث پر زہر خورانی کی تہمت لگائی ہے اور اسے بدترین تبرہ سے تعبیر کر کے خارجیوں کی افتراء قرار دیا ہے ـــــ اور یزید لعین کے ساتھ نکاح کے لالچ کو افسانہ قرار دیا ہے۔

لیکن یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ شہادت زہر خورانی سے ہوئی ـــــ زہر کس نے دیا؟ ـــــ مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے ـــــ اور یہ بات زیادہ قرین قیاس ہے ـــــ کہ جن لوگوں کے اقتدار کو امام کی زندگی اور وجود وحیات سے خطرہ تھا زہر انہوں نے دیا۔

Marfat.com

جگر کریم کا چیرہ ہے چیرہ دستوں نے
نبی کا گھر بھی نہ چھوڑا ہوس پرستوں نے

(خضر)

امام امت مصطفوی سیّدنا حضرت امام حسن علیہ السلام نے زہر ہلاہل کو اپنے جگر میں اتار کر اپنے دشمن جان کو مایوس نہ ہونے دیا —— اس کائنات ارضی میں حلم و بردباری کا جھنڈا افضائے آسمانی میں گاڑ دیا —— شاعر کہتا ہے ——

تیرے جمال پہ اجلال ذوالجلال کی ضو
چلا ہے نور نبوت سے سلسلہ تیرا
پلایا زہر ہے جب بھی، پلایا دھوکے سے
عدوئے جان پہ کیسا تھا دبدبہ تیرا

(خضر)

○ سلام ہو اس مہ جبین —— حسن میں یکتا —— اور دلبر یوسف بطحا پر جس نے دنیائے اسلام کو حلم و بردباری کے لفظوں کی تفسیر کو اپنے کردار سے نمایاں فرمایا —— لاکھوں سلام ہوں اس مجلس حسن کے دولہا —— اور امیر منزل عقبیٰ اور واقف راز فترضیٰ —— اور راہ حق میں زہر ہلاہل سے شہید ہونے والے پر جس نے مسند خلافت اس دن چھوڑا جو دن رسول اللہ کی خلافت کا آخری دن تھا —— جس دن کے بعد ملوکیت کا آغاز ہونے والا تھا —— کروڑوں سلام ہوں حسنین پر، جن پہ حسن و عشق دونوں پر دونوں فدا ہیں۔

ہم غلاموں کے حسینؑ ابن علی ہیں غمگسار
ہم غریبوں کا سہارا ہیں حسنؑ ابن علی

Marfat.com

متفرقات

حبیب خالق ارض و سما امام حسن علیہ السلام
شبیہ حضرت خیر الوریٰ امام حسن علیہ السلام
ضیائے حیدر و خیر النساء امام حسن علیہ السلام
خضر فقیر کے غم کی دوا امام حسن علیہ السلام

(خضر)

متفرقات! ــــ کے عنوان کے تحت چند روایات و احادیث اور واقعات حیطۂ تحریر میں لائے جائیں گے ــــ جو محبان اہلسنّت اور ان خطبائے اسلام کے لیے نوری تحفے ہیں جو مودت اہلبیت کا خوشبو بکھیرتا گلستان سینوں میں سجائے ہوئے ہیں اور الفاظ کی صورت اور ترنم کے لہجہ میں دل کے ویران صحراؤں میں خضرت کی بہار پیدا فرماتے ہیں۔

دونوں بھائی

حضرت زر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَآءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، فَجَعَلَا يَتَوَثَّبَانِ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِذْ سَجَدَ، فَاَرَادَ النَّاسُ زَجْرَهُمَا فَلَمَّا سَلَّمَ ــــ قَالَ لِلنَّاسِ هٰذَانِ

Marfat.com

اِبْنَایَ ــــ مَنْ اَحَبَّهُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ ــــ

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے ــــ کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آ گئے ــــ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں جاتے تو یہ دونوں صاحبزادے آپ کی پشت پر کودنے لگے لوگوں نے ان دونوں کو روکنا چاہا ــــ پس جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں سے ارشاد فرمایا ــــ (اے لوگو!) یہ دونوں میرے بیٹے ہیں جس نے ان دونوں سے محبت کی ــــ اس نے مجھ سے محبت کی۔

(البدایۃ والنہایۃ (علامہ ابن کثیر) ج ۸ ص ۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

اس کائنات ارضی میں صرف یہ دونوں شہزادے حسنین کریمین ہی ایسی ہستیاں ہیں جو رسالت مآب کی بارگاہ میں پیار بھری بے باکی کے ساتھ کھیل سکتے ــــ بارگاہ نبوت وہ بارگاہ ہے جہاں جبریل امین علیہ السلام بھی دم مارنے کا یارا نہیں رکھتے ــــ وہاں فقط حسنین علیہما السلام ہی ہیں ــــ کہ سجدے کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر کود کر آپ کی مسرت وشادمانی کا باعث بن رہے ہیں۔

حدیث شریف ــــ جنت نعیم میں داخلے کا راز

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ــــ آپ فرماتے ہیں:

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَنْ اَحَبَّهُمَا اَحْبَبْتُهٗ ــــ وَمَنْ اَحْبَبْتُهٗ اَحَبَّهُ اللّٰهُ ــــ وَمَنْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ اَدْخَلَهٗ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ ــــ وَمَنْ اَبْغَضَهُمَا اَوْبَغٰی عَلَیْهِمَا اَبْغَضْتُهٗ ــــ وَمَنْ اَبْغَضْتُهٗ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ ــــ وَمَنْ اَبْغَضَهٗ

Marfat.com

اللّٰہ اَدْخَلَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ وَلَہٗ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ــــــ

کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ جس نے ان دونوں (حسن وحسین) سے محبت کی، مین اس سے محبت کروں گا ــــ اور جس سے میں محبت کروں گا، اس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے گا ــــ اور جس سے اللہ تعالیٰ محبت فرمائے گا اسے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا ــــ اور جس نے ان دونوں (حسن وحسین) سے بغض رکھا یا بغاوت کی، مین اس سے نفرت کروں گا اور جس سے میں نے نفرت کی ــــ اس سے اللہ تعالیٰ بھی نفرت فرمائے گا ــــ اور جس سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتا ہے ــــ اسے دوزخ کی آگ میں ڈال دے گا ــــ اور اس کے لیے عذاب مقیم (ہمیشہ کے لیے رہنے والا عذاب) ہوگا ــــ

(تاریخ دمشق الکبیر ج ۱۴ ص ۱۶۲ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی اشاعت ۲۰۰۱ء)

کائنات ارضی کا عظیم محدث

علامہ مومن شبلنجی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نور الابصار'' ــــ میں ــــ ''تفسیر الوسیط'' ــــ (امام ابوالحسن علی بن احمد واحدی) ــــ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ جب امام حسن علیہ السلام مسجد نبوی میں تشریف لاتے تو لوگ ''قرآن وسنت کی تعلیم کے حصول کی خاطر'' آپ کے گرد جمع ہو جاتے تھے ــــ ایک شخص مسجد نبوی میں آیا ــــ اور اس نے دیکھا کہ ایک صاحب علم شخصیت احادیث رسول کا درس ارشاد فرما رہے ہیں، اور لوگ ان کے پاس جمع ہیں ــــ نو وارد شخص نے آتے ہی سوال کیا ــــ شاہد ومشہود ــــ

Marfat.com

کے بارے میں بیان فرمائیں ـــــ انہوں نے فرمایا ـــــ شاہد جمعہ کا دن ـــــ اور مشہود عرفہ کا دن ہے (یعنی نو ۹ ذوالحج کا دن)

وہ شخص وہاں سے اٹھ کر دوسرے محدث کے پاس گیا ـــــ جو احادیث بیان فرما رہے تھے ـــــ اس شخص نے ان سے بھی ـــــ شاہد و مشہود سے متعلق دریافت کیا ـــــ انہوں نے جواباً ارشاد فرمایا ـــــ شاہد ـــــ جمعہ کا دن ہے ـــــ اور ـــــ مشہود ـــــ نحر (جس دن لوگ قربانی کرتے ہیں) کا دن ہے ـــــ پھر وہ شخص اٹھ کر تیسرے محدث کے پاس گیا ـــــ اور ان سے بھی شاہد اور مشہود ـــــ سے متعلق پوچھا ـــــ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا ـــــ شاہد ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے ـــــ اور ـــــ مشہود ـــــ قیامت کا دن ہے ـــــ

اور ارشاد فرمایا ـــــ کیا تو نے نہیں سنا؟ ـــــ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۴۵)

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یقیناً ہم نے آپ کو بھیجا ہے (تمام اعمال اور صداقتوں کا) گواہ بنا کر، اور خوشخبری دینے والا اور آنے والے خطرات سے لوگوں کو آگاہ کرنے والا ـــــ

''مشہود ـــــ قیامت کا دن ہے ـــــ کی دلیل دیتے ہوئے مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی''

ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ

(پارہ ۱۲ سورۃ ھود آیت ۱۰۳)

Marfat.com

''اس دن سب لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور جمع ہوں گے اور وہ دن مشہود ہے۔''

○—— اس سوال کرنے والے شخص نے لوگوں سے پوچھا پہلا محدث کون ہے؟ —— لوگوں نے کہا وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں —— اس شخص نے پوچھا دوسرا محدث کون ہے؟ —— لوگوں نے کہا وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں ——

اس شخص نے پوچھا یہ تیسرا محدث کون ہے؟ —— لوگوں نے کہا —— یہ امام حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں ——

(نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۸۰ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

جبین دیں کا حسن کو جمال کہتے ہیں

فضائے نور بدر وہلال کہتے ہیں

ایک یہودی کے سوال کا جواب

ایک دفعہ امام حسن علیہ السلام غسل فرما کر اس حالت میں باہر تشریف لائے کہ آپ پر ایک خوبصورت، عمدہ اور قیمتی چادر تھی —— اور کانوں کی لو تک بال مبارک تھے اور چہرہ مبارک خوش نما تھا —— راستے میں ایک محتاج یہودی سامنے سے آتا ہوا نظر آیا —— ''اس حالت میں'' —— کہ شکستہ چمڑے کا لباس اس کے بدن پر تھا —— اور وہ غربت وذلت پر سوار تھا اور دوپہر کے سورج نے اس کے ہونٹ خشک کر دیئے تھے —— وہ پانی کا مٹکا کندھوں پر اٹھائے ہوئے تھا۔

امام حسن علیہ السلام کو روک کر کہنے لگا —— اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! —— میرا ایک سوال ہے —— اس کا جواب چاہئے —— آپ نے فرمایا، کیا سوال

Marfat.com

ہے ــــ اس نے کہا آپ کے نانا کا فرمان ہے۔

اَلدُّنیَا سِجنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ

دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے ــــ اور کافر کے لے جنت ہے ــــ

آپ مومن ہیں ــــ اور میں کافر ہوں ــــ میں دنیا کو آپ کے لیے جنت دیکھ رہا ہوں ــــ کہ آپ عیش و آرام سے زندگی بسر فرما رہے ہیں اور میں اپنے لیے قید خانہ دیکھ رہا ہوں ــــ کہ اس کی تکالیف و عسرت نے مجھے ہلاک کر دیا ہے ــــ اور اس کی غربت و مسکنت نے مجھ کو مصائب اور آلام میں مبتلا کر رکھا ہے ــــ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے اس کی بات سن کے ارشاد فرمایا ــــ

یَا ھٰذَا لَوْ نَظَرْتَ اِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰہُ لِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ لَعَلِمْتَ اَنِّیْ فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ بِالنِّسْبَۃِ اِلَیَّ فِی السِّجْنِ ــــ

''اے یہودی''! اگر تو وہ نعمتیں دیکھ لے جو اللہ تعالیٰ نے میرے لیے جنت میں تیار کی ہوئی ہیں تو یقین کرے گا کہ میں ان نعمتوں کی نسبت اب قید خانے میں ہوں ــــ

(مطلب یہ ہے کہ جنت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیاوی راحتیں اور نعمتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں)

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا ــــ

وَلَوْ نَظَرْتَ اِلٰی مَا اَعَدَّ اللّٰہُ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ لَرَاَیْتَ اَنَّکَ الْاٰنَ فِیْ جَنَّۃٍ وَّاسِعَۃٍ ــــ

اور اگر تو وہ عذاب الیم دیکھ لے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے آخرت میں تیار

Marfat.com

کر رکھا ہے، تو اس وقت تو اپنے آپ کو وسیع تر جنت میں دیکھے گا ــــ

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختارص ۲۸۱، ۲۸۰ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵
(شیخ مومن شبلنجی)

مولا علی نے حسن سے رائے طلب فرمائی

علامہ محمد عبدالسلام رضوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ــــ ''شہادت نواسۂ سیّدالابرار'' ــــ میں حافظ ابن قیم (ابو عبداللہ شمس الدین بن قیم جوزی متوفی ۷۵۱ھ) ــــ کی کتاب ــــ ''الطریق الحکمیۃ'' ــــ مطبوعہ مصر ص ۵۶ ــــ کے حوالے سے رقم طراز ہیں ــــ

کہ ایک شخص کو گرفتار کر کے حضرت مولا علی کی جناب میں پیش کیا گیا ــــ گرفتاری ایک ویران اور غیر آباد مقام سے ہوئی تھی ــــ گرفتاری کے وقت اس کے ہاتھ میں ایک خون آلود چھری تھی ــــ یہ کھڑا تھا اور ایک لاش خون میں لت پت تڑپ رہی تھی ــــ اس شخص نے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہٗ کے سامنے اقبال جرم کر لیا ــــ آپ کے حضور ــــ اقبال جرم کرنے والا ایک اور شخص بھی کھڑا تھا (یعنی دو شخصوں نے اقبال جرم کیا)

○ ــــ سیّدنا علی نے ملزم اول سے دریافت فرمایا کہ تو نے کیوں اقبال جرم کیا ــــ اس نے عرض کیا کہ جن حالات میں میری گرفتاری عمل میں آئی ہے میں نے سمجھا کہ ان حالات کی موجودگی میں میرا انکار فائدہ مند نہ ہوگا ــــ اس سے پوچھا گیا کہ اس واقعہ کی تفصیل بیان کرو ــــ اس نے عرض کیا کہ میں قصاب ہوں ــــ میں نے جائے وقوعہ کے قریب بکرے کو ذبح کیا ــــ اسی عمل میں مصروف تھا کہ معاً مجھے پیشاب کی حاجت ہوئی ــــ ابھی پیشاب سے فارغ ہوا ہی تھا کہ میری نظر اس لاش پر پڑ گئی ــــ

Marfat.com

میں لاش کے قریب کھڑا تھا کہ لوگوں نے مجھے قاتل سمجھ کر پکڑ لیا ــــ مجھے اس امر کا یقین ہو گیا کہ ان تمام لوگوں کے بیانات کے سامنے میرے انکاری بیان کا کچھ اعتبار نہ کیا جائے گا ــــ اس لیے میں نے اقبال جرم کر لیا ــــ

○ ــــ ''مولا علی'' نے پھر دوسرے اقبال جرم کرنے والے سے دریافت فرمایا ــــ اس نے عرض کیا کہ میں ایک اعرابی ہوں ــــ مفلس و نادار ہوں مقتول کو میں نے مال کی لالچ کی بنا پر قتل کیا تھا ــــ کہ اتنے میں مجھے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی اور میں ایک گوشے میں جا چھپا ــــ اتنے میں لوگوں نے اس قصاب کو گرفتار کر لیا ــــ پھر میرے دل نے مجھے اقبال جرم کرنے پر آمادہ کیا ــــ کہ میری وجہ سے یہ بے گناہ مارا نہ جائے ــــ

○ ــــ سیّدنا مولا علی نے اپنے فرزند امام حسن سے پوچھا کہ تمہاری اس مقدمہ میں کیا رائے ہے؟ ــــ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے عرض کیا امیر المؤمنین! ــــ اگر اس شخص نے ایک آدمی کو ہلاک کیا ہے تو ایک کی جان بھی بچائی ہے ــــ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ــــ

وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ (پارہ ۶ سورۂ مائدہ آیت نمبر ۳۲)

جس شخص نے ایک شخص کی جان کو بچایا، گویا اس نے سب لوگوں کو بچا لیا ــــ

حضرت علی نے جناب حسن (علیہما السلام) کا مشورہ پسند فرمایا ــــ اور آپ نے اس اصل مجرم کو بھی چھوڑ دیا ــــ اور مقتول کا خون بہا بیت المال سے ادا کرنے کا حکم فرمایا ــــ

مروان کا ایلچی جو امام حسن کو گالیاں دیتا تھا

مروان خبیث نے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی طرف ایک ایلچی بھیجا ــــ جو آپ کو

Marfat.com

گالیاں دیتا تھا ـــــ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس کے ایلچی سے کہا ـــــ اس (مروان) کو جا کر کہہ دے ـــــ خدا کی قسم میں تجھ کو گالیاں دے کر کوئی بات منانا نہیں چاہتا جو تو نے کہی ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کی جناب میں تیرے اور میرے جمع ہونے کی ایک جگہ ہے ـــــ

فَاِنْ کُنْتَ صَادِقًا فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَیْرًا بِصِدْقِكَ ـــــ فَاِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَاللّٰهُ اَشَدُّ نِقْمَةً ـــــ

اگر تو سچا ہے تو اللہ تعالیٰ تیرے سچ کی تجھے جزا دے گا ـــــ اور اگر تو جھوٹا ہے، تو اللہ سخت ترین انتقام لینے والا ہے ـــــ

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۵ء)

آسمان حلم و بردباری

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ـــــ ''تاریخ الخلفا'' ـــــ میں جناب عمر بن اسحاق کی زبانی لکھا ہے ـــــ کہ مروان اپنی گورنری کے زمانہ میں ہر جمعہ کو (مسجد نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) منبر پر چڑھ کر مولا علی کی شان اقدس میں نہایت گستاخانہ باتیں کرتا تھا ـــــ

حَسَنٌ یَسْمَعُ فَلَا یَرُدُّ شَیْئًا

امام حسن اس کی گالیوں کا کوئی جواب نہ دیتے تھے ـــــ اور خاموش بیٹھے رہتے تھے ـــــ

ایک دن مروان نے اپنا ایلچی امام حسن علیہ السلام کے پاس بھیجا ـــــ اور ساتھ ہی یہ کہلا بھیجا ـــــ علی علیہ السلام پر ـــــ علی علیہ السلام پر ـــــ علی علیہ السلام پر ـــــ اور تجھ پر

Marfat.com

—— تجھ پر —— تجھ پر ——

وَمَا وَجَدْتُّ مِثْلَكَ اِلَّا مِثْلَ الْبَغْلَةِ —— يُقَالُ لَهَا —— مَنْ اَبُوْكَ؟ —— فَتَقُوْلُ اُمِّى الْفَرَسُ ——

(نقل کفر، کفر نہ باشد) کہ تمہاری مثال اس خچر کی سی ہے جس سے پوچھا جائے کہ تمہارا باپ کون ہے؟ —— تو جواب دیتا ہے میری ماں گھوڑی ہے ——

امام حسن علیہ السلام نے مروان خبیث کے فرستادہ کی باتیں سن کر فرمایا —— جاؤ اسے کہہ دینا کہ خدا کی قسم! —— تمہاری یہ باتیں مجھے یاد رہیں گی —— اور تمہیں یقین تھا کہ گالیوں کے جواب میں —— میں بھی تجھے گالیاں دوں گا —— لیکن میں صبر کرتا ہوں —— اور قیامت آنے والی ہے —— اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے گا —— اور اگر تم جھوٹے ہو تو یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کا انتقام اور اس کی گرفت بہت سخت ہے ——

(تاریخ الخلفاء ص ۱۹۰ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

سجدے میں خنجر کا وار

علامہ ابن حجر مکی (احمد بن حجر ہیثمی متوفی ۹۷۴ھ) نے امام بزار رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا ہے —— کہ جب آپ خلیفہ مقرر ہوئے —— تو ایک آدمی نے نماز کی حالت میں آپ پر حملہ کر دیا —— اور سجدے میں آپ پر خنجر کا وار کیا —— تو آپ نے ان الفاظ کے ساتھ ارشاد فرمایا ——

يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اِتَّقُوا اللّٰهَ مِنَّا فَاِنَّا اُمَرَاؤُكُمْ وَضِيْفَانُكُمْ —— نَحْنُ اَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ —— قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ —— (اِنَّمَا

Marfat.com

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا)

(پارہ۲۲سورۂ احزاب آیت نمبر۳۳)

اے اہل عراق! ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرو کہ ہم تمہارے امیر اور مہمان ہیں —— اور ہم وہ اہل بیت ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا —— (اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! کہ تم سے ہر ناپاکی کو دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے) ——

آپ اس آیت مبارکہ کو بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ مسجد کے اندر تمام لوگ رونے لگے —— کوئی ایک آدمی ایسا نہیں جو آہ و بکا نہ کر رہا ہو ——

(الصواعق المحرقۃ ص۲۱۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۵ھ)

۲۵ حج پیدل کیے

علامہ ابن حجر نے، ابو نعیم کے حوالے سے بیان کیا ہے —— کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا —— کہ مجھے اپنے رب سے اس حال میں ملتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے کہ میں اس کے گھر کی طرف پیدل نہ چلا ہوں ——

فَمَشٰى عِشْرِيْنَ حَجَّةً

آپ نے بیس حج پیدل کیے۔

○ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے —— حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت امام حسن نے ۲۵ حج پیدل کیے ہیں ——

وَاِنَّ النَّجَائِبَ لَتُقَادُ بَيْنَ يَدَيْهِ

Marfat.com

اوراونٹنیاں آپ کے سامنے کھینچ کر لائی جاتیں۔

(الصواعق المحرقہ ص۲۱۳ مطبوعہ ایضاً)

باطنی خلافت

سیّدنا امام حسن علیہ السلام خلافت سے دست بردار، صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے ہوئے ——

عَوَّضَ اللّٰهُ اَهْلَ بَيْتِهٖ عَنْهَا بِالْخَلَافَةِ الْبَاطِنِيَّةِ ——

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض آپ کے اہل بیت کو باطنی خلافت سے سرفراز فرمایا ——

یہاں تک کہ علمائے کرام فرماتے ہیں۔

اِنَّ قُطْبَ الْاَوْلِيَاءِ فِيْ كُلِّ زَمَانٍ لَايَكُوْنُ اِلَّامِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ ——

کہ ہر زمانہ میں تمام اولیاء اللہ کا قطب صرف اہل بیت سے ہی ہوگا ——

جب آپ خلافت سے دستبردار ہو گئے تو آپ کے (بعض) ساتھی کہنے لگے۔

يَا عَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ

آپ مومنوں کے لیے عار (شرمندگی) بن گئے ہیں۔

آپ اس کے جواب میں فرمایا کرتے تھے ——

اَلْعَارُ خَيْرٌ مِّنَ النَّارِ

عار آگ سے بہتر ہے۔

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار (علامہ شبلنجی) ص۲۸۳ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

Marfat.com

مندرجہ بالا روایت میں خلافت باطنی کا ذکر ہوا ہے — کہ جب آپ مسلمانوں کے درمیان خلفشار کو ختم کرنے کے لیے خلافت سے دستبردار ہوئے — تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کے اہل بیت کو باطنی خلافت سے سرفراز فرمایا — یہ امر ظاہری علماء کو ہضم نہیں ہوگا — اور ہوسکتا ہے کہ اس بات پر وہ اپنی عادت کے مطابق شور مچائیں — اور یہ بھی خدشہ ہے کہ بغض اہل بیت کے دماغی بخار میں مبتلا ہو کر جنگ وجدل پر اتر آئیں — اور فتوے کی تیغ دودم نیام سے نکال کر بن سوچے سمجھے چلانا شروع کردیں۔

کیونکہ امام آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جو اہلسنّت کے امام ہیں انہوں نے اپنی تفسیر میں خلافت باطنیہ کا ذکر کیا — جس کا تذکرہ راقم کی اسی کتاب میں موجود ہے — اور پھر کئی علماء نے اس کا ذکر اپنی اپنی کتابوں میں کیا — پھر ایک ایسا شور بپا ہوا — اور اس کے رد میں ایسے کتب ورسائل شائع ہونے شروع ہوگئے — جن کا ہر صفحہ بغض آل رسول کی گواہی بن گیا —

میں صرف اپنی جماعت کے علماء کی خدمت میں عاجزانہ اپیل کرتا ہوں — کہ اگر تم نے شریعت وطریقت کی دنیا سے باطنی امور کو خارج کردیا تو تمہارا حال بھی شیخ نجد کی طرح ہوگا۔

مروان جیسا ظالم بھی رونے لگا

جب امام عالی مقام حسن علیہ السلام کی شہادت واقع ہوئی تو مروان نے آپ کے جنازے پر رونا شروع کردیا (اس کو روتے ہوئے دیکھ کر) حضرت امام حسین علیہ السلام نے اسے فرمایا — کیا تو اس پر روتا ہے؟ حالانکہ تو نے انہیں سخت ترین اذیت میں مبتلا

Marfat.com

رکھا ہے——مروان نے پہاڑ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا——

اِنِّیْ کُنْتُ اَفْعَلُ ذَالِكَ اِلٰی اَحْلَمَ مِنْ هٰذَا

بے شک میں یہ کرتا تھا اس شخص سے جو اس پہاڑ سے بھی زیادہ حلیم و بردبار تھا——

(الصواعق المحرقہ ص ۲۱۵ مطبوعہ دار الکتب علمیہ بیروت)

کون مروان؟

کون مروان؟——جو خارجیوں کا امام و رہنما——ناصبیوں کا پیشواء اور راسبیوں کا مقتدا ہے——اہل بیت کے دشمنوں کا ہیرو ہے——جس کی مذموم و قبیح اور ناپاک حرکتوں کی وجہ سے آج تک عالم اسلام میں بے چینی پائی جاتی ہے——سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم——اور آپ کی اولاد کی دشمنی اس کے خون میں شامل ہے——اس کا باپ بھی نہایت ذلیل اور غلیظ قسم کا آدمی تھا——اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

مروان کا باپ

مروان کے باپ کا نام حکم بن ابی العاص ہے——اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چچا تھا——فتح مکہ کے موقعہ پر مسلمان ہوا اور مدینہ منورہ میں آ کر رہائش اختیار کی——مگر اس کی بعض (ناگفتہ بہ) حرکات کی وجہ سے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے مدینہ منورہ سے نکال دیا تھا——اور طائف میں رہنے کا حکم دیا تھا——

○ حافظ ابن عبد البر (متوفی ۴۶۳ھ) نے ''الاستیعاب'' میں اس کی وجہ بیان کی ہے——کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اکابر صحابہ کے ساتھ رازدارانہ مشورے فرمایا کرتے تھے——حکم کسی نہ کسی طرح معلوم کر کے افشاء کر دیتا تھا (یعنی اہل اسلام کی

Marfat.com

جاسوسی کرتا تھا) ــــ اور دوسری وجہ یہ بیان کرتے ہیں ــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نقلیں اتارا کرتا تھا۔[۱]

○ علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب العبر ۳۱ھ کے واقعات کے ''عنوان کے تحت'' لکھتے ہیں ــــ کہ ۳۱ھ میں حکم بن ابی العاص مروان کا باپ مرگیا، یہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا ــــ یہ ''مروان کا باپ'' حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راز فاش کردیا کرتا تھا ــــ پس حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے طائف کی طرف جلاوطن کر دیا ــــ اور اس پر لعنت بھیجی۔[۲]

○ علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۵ھ) نے محدث اسماعیلی سے ایک روایت بیان کی ہے ــــ جس میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ــــ کا یہ قول نقل کیا ہے ــــ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ــــ لَعَنَ اَبَا مِرْوَانَ وَمِرْوَانُ فِیْ صُلْبِہٖ ــــ مروان کے باپ پر اس حالت میں لعنت کی جبکہ مروان باپ کی صلب (پشت) میں تھا ــــ پس مروان اللہ کی طرف سے ــــ جو اس کے باپ پر لعنت کی ہے اس میں حصہ دار ہے ــــ[۳]

○ امام حاکم (ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ) نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں ــــ امام عبد بن حمید ــــ امام نسائی ــــ امام ابن منذر ــــ امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد قرار دیا ہے ــــ اور امام ابن مردویہ نے محمد بن زیاد سے یہ روایت بیان فرمائی ہے ــــ کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے یزید کے لیے بیعت کی ــــ تو مروان نے کہا ــــ کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما

۱،۲،۳ ــــ ماخوذ از کتاب امام حسن اور خلافت راشدہ

Marfat.com

کی سنت ہے ـــــ تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ـــــ یہ ہرقل اور قیصر روم کی سنت ہے ـــــ تو مروان نے کہا ـــــ یہی ہے وہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے ـــــ

وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدَانِنِیْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِیْ

(پارہ ۲۶ سورۂ احقاف آیت نمبر ۱۷)

جس نے کہا اپنے والدین کو، افسوس ہے تمہارے حال پر کیا تم مجھے دھمکی دیتے ہو اس کی کہ میں (قبر سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ گزر چکی ہیں کئی صدیاں مجھ سے پہلے (قبروں میں پڑے ہوئے ہیں ـــــ اس میں ابھی تک کوئی زندہ نہیں ہوا) ـــــ

یعنی مروان نے لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا ـــــ کہ یہ آیت جس کی مذمت میں نازل ہوئی ـــــ یہی ہے وہ ـــــ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما ـــــ جب یہ خبر ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پہنچی تو آپ نے فرمایا ـــــ

كَذَبَ مَرْوَانُ وَاللّٰهِ مَا هُوَ بِهٖ

مروان جھوٹ بکتا ہے، خدا کی قسم وہ اس طرح نہیں ہے۔

فرماتی ہیں ـــــ اگر میں اس کا نام بتانا چاہوں جس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ہے ـــــ تو ایسا کر سکتی ہوں ـــــ

وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ اَبَا مَرْوَانَ، وَمَرْوَانُ فِیْ صُلْبِهٖ ـــــ فَمَرْوَانُ فَضَضٌ مِنْ لَّعْنَةِ

Marfat.com

اللہِ ــــ

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مروان کے باپ پر اس وقت لعنت کی جب یہ مروان اس کی پشت میں تھا، پس مروان اللہ تعالیٰ کی لعنت میں (جو اس کے باپ پر کی گئی ہے) برابر کا حصہ دار ہے ــــ

۱- تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ

۲- مستدرک حاکم ج ۴ ص ۴۸۱

۳- تفسیر نسفی (مدارک التنزیل ج ۳ ص ۳۵۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان

۴- تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۵۹ مطبوعہ امجد اکیڈمی لاہور

۵- تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۱۹۷ مطبوعہ ناصر خسرو تہران

۶- تفسیر روح المعانی ج ۱۳ پارہ ۲۶ ص ۲۰ مکتبہ امدادیہ

○ امام حاکم نیشاپوری (متوفی ۴۰۵ھ) نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے فرماتے ہیں ــــ

اِنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْحَکَمَ وَوُلْدَہٗ ــــ

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم پر اور اس کی اولاد پر لعنت کی ہے ــــ

(المستدرک علی الصحیحین فی الحدیث ج ۴ ص ۴۸۱)

مروان کی ایک خطرناک حرکت

عالم اسلام کے ایک نامور مفتی ــــ حضرت علامہ مفتی غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ ــــ اپنی کتاب ــــ امام حسن اور خلافت راشدہ میں ارقام فرماتے ہیں ــــ کہ سیّد انور شاہ صاحب کاشمیری (متوفی ۱۳۵۲ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو مصر کا والی مقرر کر کے بھیجا ــــ اور حضرت رضی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

عنہ کا کاتب اور (چیف) سیکرٹری مروان بن حکم تھا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان کو حکم دیا کہ وہ یہ لکھے ——

اِذَا جَآءَ کُمْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ فَاقْبَلُوْہُ

کہ جب محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما تمہارے پاس آئیں تو انہیں قبول کرلو! ——

مروان نے —— فَاقْبَلُوْہُ —— (قبول کرلو) —— کی بجائے —— فَاقْتُلُوْہُ ——

(ان کو قتل کردو) —— لکھ دیا اس پر یہ تمام فتنے بھڑک اٹھے ——

(امام حسن اور خلافت راشدہ ص ۳۶ بحوالہ فیض الباری ج ۲)

راقم کے پاس —— فیض الباری علی صحیح البخاری، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ پشاور پاکستان موجود ہے —— شیخ محمد انور شاہ صاحب کشمیری کو علمائے دیوبند —— امام العصر —— استاذ الکل —— کے القاب سے یاد کرتے ہیں —— مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے فیض الباری جلد نمبر ۲ —— لکھا ہے صفحہ لکھنا شائد بھول گئے —— راقم نے یہ روایت تلاش کی ہے اور وہ جلد دوم صفحہ نمبر ۲۸۵ —— پر موجود ہے —— لیکن اس روایت کے الفاظ میں ترخیم وترمیم کردی گئی ہے —— فَاقْبَلُوْہُ —— کے بعد —— کمامر —— بھی ہے، ہوسکتا ہے کہ پچھلے صفحات میں یہ روایت انہیں الفاظ کے ساتھ ہو جو راقم نے نقل کیے ہیں —— اگر ایسا نہیں ہے —— تو مکتبہ والوں کو احتیاط سے کام لینا چاہئے —— اس لیے کہ اس قسم کے امور، علمی خیانت کے زمرہ میں آتے ہیں —— میری لائبریری میں ایسی کئی کتب موجود ہیں —— جن میں بددیانتی کی انتہا کردی گئی ہے —— سنن نسائی —— کو ہی لے لیں کہ جس پر مولانا محمد تھانوی کے حاشیہ میں وہ بددیانتی کی گئی ہے —— جس سے انسانیت کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔

Marfat.com

امام حسن نے مروان سے کہا

علامہ ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ) نے تحریر کیا ہے۔۔۔

وَقَدْ كَانَ اَبُوْهُ الْحكم مِنْ اَكْبَرِ اَعْدَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

اور مروان کا باپ الحکم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑے دشمنوں میں سے تھا۔۔۔ وہ دشمن رسول فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا۔۔۔ اور مدینہ منورہ میں آیا۔۔۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے طائف کی طرف جلاوطن کر دیا۔۔۔ اور وہ وہیں مر گیا۔۔۔ اور مروان حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محاصرے کا سب سے بڑا سبب بنا تھا۔۔۔ کیونکہ اس نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے ایک جعلی خط اس وفد کے لوگوں کے قتل کرنے کے لیے مصر بھیجا۔

وَلَمَّا كَانَ مُتَوَلِّيًا عَلَى الْمَدِيْنَةِ لِمُعَاوِيَةَ۔۔۔ كَانَ يَسُبُّ عَلِيًّا كُلَّ جُمْعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرَ۔۔۔ وَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ۔۔۔ لَقَدْ لَعَنَ اللّٰهُ اَبَاكَ الْحَكَمَ وَاَنْتَ فِيْ صُلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ۔۔۔ فَقَالَ:۔۔۔ لَعَنَ اللّٰهُ الْحَكَمَ وَمَا وَلَدَ۔۔۔

جب ''مروان'' مدینہ منورہ پر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے والی مقرر تھا۔۔۔ تو ہر جمعہ کے دن منبر پر مولا علی کو گالیاں دیا کرتا تھا۔۔۔ تو حضرت امام حسن بن علی نے اسے کہا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے تیرے باپ حکم پر اس وقت لعنت کی ہے جب تو اس کی پشت میں تھا۔۔۔ اور آپ نے فرمایا۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حکم اور اس کی

Marfat.com

اولاد پر لعنت کی ہے——

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۲۶۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

القصہ: مروان ملعون ہے اور اس کا باپ بھی ملعون ہے—— اور یہ اہلبیت کا سب سے بڑا دشمن—— اور اس کا باپ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن—— رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد پاک کو گالیاں بکتا رہتا تھا اور نہایت خبیث شخص تھا—— یہ مسجد میں خطبہ دیتے وقت مولا علی کو گالیاں دیتا تھا یہاں تک کہ اس نے عید کا خطبہ جو نماز کے بعد دیا جاتا ہے—— اسے نماز سے پہلے دینا شروع کر دیا——

وہ اس لیے کہ نماز کے بعد خطبہ میں علی کریم کو گالیاں دیتا تو لوگ اٹھ کر چلے جاتے اس لیے اس شیطان نے نماز عید سے پہلے خطبہ دینا شروع کر دیا تا کہ وہ مولائے کائنات کو جی بھر کر گالیاں دے لے—— اس کائنات ارضی میں مروان کے حامی پیدا ہو چکے ہیں—— راقم ان مروانیوں کی نشاندہی بھی کر سکتا ہے۔

رسول خدا—— امام حسن—— اور کالا بچہ

پیر طریقت حضرت خواجہ پیر سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کرمانوالہ شریف کی کتاب ''معدن کرم'' میں ایک عجیب تر واقعہ درج ہے—— اللہ کریم کے برگزیدہ بندوں میں ایک خاص علم ہوتا ہے جسے علم لدنی کہا جاتا ہے حضرت سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب بخاری ظاہر علوم کے بھی عالم تھے—— آپ فرماتے ہیں——

ایک صحابی کے ہاں سیاہ فام (کالے رنگ) کا بیٹا پیدا ہوا—— دونوں میاں بیوی کا رنگ سفید تھا—— صحابی کو شک گزرا کہ (یہ) میرا بیٹا نہیں بیوی نے عرض کی کہ اس کا فیصلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کروالیں—— دونوں میاں بیوی اپنے نومولود

Marfat.com

بیٹے کو لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے —— اور سارا ماجرہ بیان کیا —— اتنے میں حضرت (امامؑ) حسن تشریف لے آئے، تو اس نومولود بچے نے حضرت حسن کو سلام کیا —— آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا —— فیصلہ تو ہو گیا یہ بیٹا آپ کا ہی ہے —— اگر یہ نومولود نطفۂ حرام ہوتا تو کبھی میری اولاد کو سلام نہ کرتا —— یہ شان ہے خانوادۂ اہل بیت اطہار کی —— بعد ازاں حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس بچے کے منہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا رنگ سفید ہو گیا ——

(معدن کرم ص ۳۰۴ مطبوعہ المطبعۃ العربیہ سن اشاعت جمعۃ المبارک ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ —— مؤلفہ جناب محمد اکرام ایم اے، عبدالعلیم قریشی)

ابن عباس رکاب تھام لیتے

حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام جب کسی سوار پر سوار ہونے لگتے —— تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رکاب پکڑ لیتے۔

وَيَرٰى هٰذَا عَنِ النِّعَمِ عَلَيْهِ

اور (حضرت ابن عباس حسنین کریمین کا) اسے اپنے پر احسان ونعمت تصور فرماتے تھے (کہ مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی)

○ اور جب یہ دونوں بیت اللہ کا طواف کرتے تو قریب تھا کہ لوگ ان پر ازدہام (بھیڑ) کرنے کی وجہ سے انہیں گرا دیں گے۔

○ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے۔

وَاللهِ مَا قَامَتِ النِّسَاءُ عَنْ مِّثْلِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

خدا کی قسم! کسی عورت نے حسن بن علی کی مثل بچہ نہیں جنا ——

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۰، ۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

Marfat.com

روزانہ کا معمول

حضرت امام حسن علیہ السلام کا معمول تھا کہ آپ جب فجر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں پڑھتے —— تو اپنے نانا جان کے مصلے پر بیٹھ جاتے —— اور سورج کے بلند ہونے تک ذکر الٰہی میں مصروف رہتے —— اور مختلف لوگ اور ان کے سردار آپ کے پاس گفتگو کرنے کے لیے بیٹھ جاتے۔

ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَدْخُلُ عَلٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِنَّ ——

وَرُبَمَا اِتَّحَفْنَهٗ ثُمَّ يَنْصَرِفُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ ——

پھر آپ اٹھ کر امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے پاس جاتے اور انہیں سلام کرتے —— اور بسا اوقات امہات المؤمنین امام حسن کو تحائف بھی دیتیں پھر آپ اپنے گھر کی طرف واپس تشریف لے آتے۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۰)

امام حسن اور ایک سیاہ فام غلام

علامہ ابن کثیر رقمطراز ہیں —— کہ امام حسن علیہ السلام نے ایک سیاہ فام (کالے رنگ) کا غلام دیکھا جو کھانا کھا رہا تھا —— اس کی صورت کچھ یوں تھی کہ وہاں ایک کتا بھی موجود تھا —— وہ غلام روٹی کا ایک لقمہ خود کھاتا —— اور ایک لقمہ کتے کو بھی کھلاتا —— امام حسن نے اس غلام سے فرمایا، تجھے اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا ہے؟ —— اس غلام نے عرض کیا۔

اِنِّىْ اَسْتَحْيِ مِنْهُ اَنْ اٰكُلَ وَلَا اُطْعِمَهٗ

''کہ مجھے کتے سے شرم آتی ہے کہ میں کھاؤں اور اسے نہ کھلاؤں''

Marfat.com

حضرت امام حسن علیہ السلام نے اس غلام کو حکم فرمایا—— کہ میرے واپس آنے تک اپنی جگہ پر بیٹھے رہو—— امام حسن علیہ السلام نے اس کے مالک کے پاس جا کر اسے خرید لیا—— اور جس باغ میں وہ موجود تھا—— ''جہاں وہ کام کرتا تھا''—— اسے بھی—— اور غلام کو آزاد کر کے وہ باغ اس کی ملکیت میں دے دیا—— غلام نے عرض کیا——

يَا مَوْلَايَ قَدْ وَهَبْتُ الْحَائِطَ الَّذِيْ وَهَبْتَنِيْ لَهُ

اے میرے مولا میں نے وہ باغ اسے دیا جس کی خاطر آپ نے مجھے وہ باغ دیا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا)——

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۴۰ سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

اس طرز کی سخاوتیں خون رسول خدا کا ہی حصہ ہے—— کہ سیاہ فام غلام کا یہ انداز دیکھ کر—— آپ کی سخاوت کا نور چمک اٹھا اور ترحم کے دریا میں تموج کے جوش نے کناروں کو تراوت بخشی—— یہ گھرانہ غلاموں کے لیے ہمیشہ مہربان رہتا ہے—— حسنین کریمین وہ شہزادے ہیں جن پر سخاوت ناز کرتی ہے—— اس خانوادۂ نور کا ایک عظیم فرد سیّدنا امام حسن علیہ السلام جو گدا نواز بھی—— اور حلم کی مملکت کا تاجدار بھی ہے۔

کہوں حسن کو تو شاہوں کا شہریار کہوں
امام دوم، اماموں کا تاجدار کہوں

Marfat.com

ازواجِ امام حسن علیہ السلام

امیر المؤمنین سیّدنا امام حسن علیہ السلام کی ازواج کے اسمائے گرامی جو کتب سیر سے مل سکے وہ یہ ہیں۔

۱- ام بشر بنت ابو مسعود بن عتبہ

۲- خولہ بنت منصور بن ریان بن عمرو بن جابر

۳- فاطمہ بنت ابو مسعود عقبہ بن عمر

۴- ام اسحاق بنت طلحہ

۵- رملہ

۶- ام الحسن

۷- تقفضیہ

۸- امراء القیس

۹- جعدہ بنت اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہن

امام حسن علیہ السلام نے دو ۲ بیویوں کو طلاق دی —— ان میں سے ایک بنو اسد —— اور دوسری فزارۃ سے تھی —— اور آپ نے دونوں میں سے ہر ایک کو دس دس ہزار درہم —— اور ایک ایک مشکیزہ بھجوایا —— اور آپ نے اپنے غلام سے فرمایا —— ان

Marfat.com

دونوں میں سے ہر ایک جو بات کہے اسے سننا ـــــ فزاریہ نے کہا۔

جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا

''اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔''

اور اس نے آپ کے لیے دعا کی ـــــ اسدیہ صاحبہ نے کہا ـــــ

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُّفَارِقٍ

''جدا ہونے والے حبیب کی جانب سے تھوڑا سامان ہے۔''

آپ کے غلام نے یہ بات سنی اور امام حسن علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور دونوں بیبیوں کے بولے ہوئے الفاظ امام حسن کے گوش گزار کیے ـــــ اور امام نے اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بی بی صاحبہ سے رجوع فرمالیا ـــــ اور فرازیہ کو چھوڑ دیا۔

(البدایۃ والنہایۃ ج ۸ ص ۱۴۱ سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

○ ـــــ ملوکیت ہر زمانے میں نہایت خطرناک رہی ہے ـــــ خاص طور پر بنوامیہ کا دور حکومت ـــــ اور اس کے بعد عباسیوں کا دور ـــــ ان دونوں خاندانوں نے خاندان نبوت پر بے پناہ مظالم توڑے ہیں ـــــ اپنی حکومتوں اور عیاشیوں کو دوام دینے کے لیے ـــــ ان ہوس پیشہ حکمرانوں نے آل رسول کو چن چن کر قتل کیا ـــــ جس کی وجہ سے وہ ملک عرب چھوڑنے پر مجبور ہوگئے ـــــ سفر کی صعوبتوں ـــــ در در کی ٹھوکروں ـــــ اور ہر قسم کے مصائب و آلام کو دامن میں لیے ہوئے مختلف ممالک میں جا کر آباد ہوگئے۔

○ ـــــ بات چل رہی تھی امام حسن پر مصائب کی ـــــ کہ خارجیوں اور ناصبیوں کے بانی اور سرغنہ، مروان لعین اور بنوامیہ کے دیگر حکمرانوں کے تہہ خانوں میں گھڑی جانے والی روایات میں سے ـــــ ایک یہ بھی ہے جو ظلم و جور کی ایک شکل ہے ـــــ کہ آپ

Marfat.com

نے سو شادیاں کیں ـــــ کوئی کہتا ہے ستر شادیاں کیں ـــــ آپ بہت شادیاں کرنے والے تھے ـــــ اور شادی کے بعد طلاق دے دیتے تھے۔

بادشاہوں کے طرف داروں نے بہت شور بپا کیا ـــــ جب کوئی من گھڑت روایت آئی تو مؤرخین نے اسے جوں کا توں رکھا اور اپنی اپنی کتب میں درج کرتے چلے گئے ـــــ اور روایت کی درایت کا خیال نہ فرماتے ہوئے روایت کو عقلی طور پر نہ پرکھنے میں بشری کمزوری کا مظاہرہ فرمایا ـــــ اور بعض آل پیغمبر کے دشمنوں نے اسے افسانے کی صورت میں تحریر کرنے کی ناپاک جسارت کی ـــــ یہ وہ لوگ ہیں جن کو افسانہ تراشیوں کے لیے صرف رسول خدا کا گھر ہی ملا ہے؟ ـــــ

حقیقت پھر حقیقت ہے، فسانہ پھر فسانہ ہے
حقیقت کی حقیقت کو مٹایا جا نہیں سکتا

خیال رہے کہ مجھے کتب سیر سے صرف ۹ مستورات کے نام مل سکے ہیں جو امام حسن علیہ السلام کی زوجیت میں رہیں ـــــ اور صرف دو ۲ بیبیوں کو طلاق ہوئی ان میں سے بھی ایک سے رجوع فرمایا ـــــ

آپ کے صاحبزادے

۱-حضرت زید ـــــ ۲-حضرت حسن مثنیٰ ـــــ ۳-حسین الاشرم ـــــ ۴-طلحہ ـــــ ۵-اسمٰعیل ـــــ ۶-حمزہ ـــــ ۷-یعقوب ـــــ ۸-عبداللہ ـــــ ۹-عبدالرحمٰن ـــــ ۱۰-عمر ـــــ ۱۱-ابوبکر ـــــ ۱۲-قاسم (علیہم السلام)

آپ کی صاحبزادیاں

۱-فاطمہ ـــــ ۲-ام سلمہ ـــــ ۳-ام عبداللہ ـــــ ۴-ام الحسین رملہ ـــــ ۵-ام

Marfat.com

الحسن (سلام اللہ علیہن)

جن صاحبزادوں سے نسل چلی

امیر المؤمنین سیّدنا امام عالی مقام حسن علیہ السلام کے جن صاحبزادوں سے نسل چلی وہ صرف دو ۲ ہیں — ۱- ماہ سادات حضرت سیّدنا زید — ۲- ہیبت حیدر کرار حضرت سیّدنا حسن مثنیٰ (علیہما السلام) ہیں۔

جو کربلا میں شہید ہوئے

سیّدنا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے جن صاحبزادوں نے میدان کربلا میں اپنے عظیم چچا امام حسین علیہ السلام کی معیت میں جام شہادت نوش فرمایا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں —

۱- حضرت ابوبکر — ۲- حضرت عمر — ۳- حضرت عبداللہ — ۴- حضرت قاسم — علیہم السلام

سیّدنا امام زید بن حسن

حضرت سیّدنا امام الائمہ زید علیہ السلام بہت بڑے عالم — جلیل القدر انسان — کریم الطبع — پاکیزہ نفس — کثیر الاحسان — کامل ولی — سرخیل اقطاب تھے — ام سادات سیّدہ نفیسہ بنت سیّد حسن انور کے دادا — اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

نام ونسب:-

حضرت سیّد زید بن حسن بن علی بن ابوطالب بن عبدالمطلب

(علیہم السلام)

Marfat.com

والدہ:-

حضرت زید کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی —— فاطمہ بنت ابو مسعود عقبہ بن عمر ہے —— آپ کی دو بہنیں ام الحسن اور ام الحسین بھی حضرت فاطمہ بنت ابو مسعود کے بطن سے ہیں۔

کنیت:-

آپ کی کنیت ابوالحسن ہے۔

لقب:-

حضرت سیّدنا زید بن حسن علیہما السلام کا لقب ابلج ہے —— لوگ عقیدت محبت سے آپ کو ابلج کے لقب سے پکارتے تھے۔

ابلج:-

سیّدی زید بن حسن بن علی کا لقب —— ابلج —— ہے اور یہ ضروری امر ہے کہ آپ کے لقب شریف کا معنیٰ بیان کیا جائے —— تاکہ معلوم ہو کہ آپ کو ابلج کیوں کہا جاتا ہے ——

اَلْاَبْلَجُ —— اَلْمُتَفَرِّقُ الْحَاجِبَیْنِ —— وَقِیْلَ ——

اَلْاَبْیَضُ الْحُسْنُ الْوَاسِعُ الْوَجْہِ (المنجد)

ابلج —— علیحدہ علیحدہ بھوؤں والا ہونا —— اور نہایت سفید، خوبصورت کھلے چہرے والا ہونا —— آنکھوں اور ماتھے کے درمیان خمدار بالوں کو، عربی میں —— حاجبین —— فارسی میں ابرو —— اردو میں بھویں —— پنجابی میں بھروٹے کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّدنا زید ابلج کی دونوں بھوؤں کے درمیان فاصلہ تھا۔۔۔۔ یعنی وہ جڑی ہوئی نہیں تھیں۔۔۔۔ یاد رہے کہ دونوں ابروؤں کا ملا ہوا ہونا جمالیاتی تمکنت میں نقص گنا جاتا ہے۔۔۔۔ آپ کو اس لیے ابلج کہا جاتا ہے کہ آپ کی دونوں بھویں الگ الگ تھیں۔۔۔۔ درمیان میں بال نہ تھے۔۔۔۔ ابرو خمدار تھے۔۔۔۔ چہرہ سفید۔۔۔۔ روشن اور کھلا ہوا تھا آپ بہت خوبصورت تھے۔۔۔۔ اہل عرب نے آپ کے حسن سے متاثر ہو کر آپ کو ۔۔۔۔ ابلج ۔۔۔۔ کہنا شروع کر دیا۔۔۔۔ آپ سیّدہ نفیسہ کے دادا ہیں۔۔۔۔ محمد بن بشر الخارجی نے دو ۲ شعر کہے ہیں۔

وَزَيْدٌ رَبِيعُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ شَتْوَةٍ

إِذَا اخْتَلَفَتْ أَبْرَاقُهَا وَرُعُوْدُهَا

حَمُوْلٌ لِاَشْتَاتِ الدِّيَاتِ كَأَنَّهُ

سِرَاجُ الدُّجٰى قَدْ قَارَنَتْهَا سُعُوْدُهَا

۱- ہر سردی میں زید علیہ السلام لوگوں کے لیے موسم بہار ہیں۔۔۔۔ جبکہ اس کی چمکاریں اور اس کی کڑکیں باہم مختلف ہوں۔۔۔۔

۲- اور وہ مختلف دیات کے متحمل ہیں۔۔۔۔ گویا وہ اندھیری رات کے چراغ ہیں جن کی برکتیں ان کی مقارن و قریب ہیں۔

(نور الابصار ص ۲۹۱)

○ حضرت امام زید۔۔۔۔ صدقات رسول کے متولی تھے۔۔۔۔ سلیمان بن عبدالملک جب تخت ملوکیت پر بیٹھا تو اس نے حاکم مدینہ منورہ کو لکھا کہ زید بن حسن کو صدقات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معزول کر دے۔۔۔۔ بنو ہاشم میں سے کسی اور کو متولی مقرر کر

Marfat.com

دو ـــــ

○ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ تخت خلافت پر جلوہ گر ہوئے تو آپ نے حاکم مدینہ کو خط لکھا ـــــ کہ زین بن حسن بنو ہاشم کے سردار اور صاحب حق ہیں ـــــ جب میرا خط تمہارے پاس پہنچے تو صدقات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ـــــ جناب زید بن حسن کے سپرد کر دو ـــــ اور وہ تم سے جو بھی مدد چاہیں ان کی پوری اعانت کرو۔

وصال امام زید

حضرت سیّدنا زید نے ۱۲۰ھ میں وفات پائی ـــــ آپ کی عمر مبارک نوے ۹۰ سال تھی ـــــ آپ کثیر الاولاد تھے ـــــ دنیا میں آج بھی ان کی نسل جاری ہے ـــــ خیال رہے کہ ہمارے سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے مخدوم سیّدی سیّد محمد گیسودراز ـــــ جو سیّدی خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے خلیفۂ مجاز تھے، سیّدنا زید کی اولاد سے ہیں ـــــ

امام حسن مثنیٰ

امام حسن علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے جن سے آپ کی نسل جاری ہے وہ امام الائمہ ـــــ حضرت امام حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہما السلام ہیں۔

سیّدنا امام حسن مثنیٰ نہایت جلیل القدر ـــــ صاحب رعب وہیبت اور بہت بڑے فاضل ورئیس ـــــ اور اعلیٰ درجے کے متقی اور پرہیزگار تھے ـــــ حضرت امام حسین علیہ السلام کی بیٹی سیّدہ فاطمہ صغریٰ آپ کے نکاح میں تھیں۔

نام ونسب :-

نام ـــــ حسن مثنیٰ بن امام حسن بن علی بن ابو طالب بن عبدالمطلب ہے (علیہم

Marfat.com

السلام)

والدہ:۔

آپ کی والدہ کا اسم گرامی خولہ بنت منصور بن ریان بن عمرو بن جابر ہے۔

کنیت:۔

سیّدنا حسن مثنیٰ کی کنیت ابو محمد ہے۔

آپ امیر المؤمنین سیّدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام کے صدقات کے متولی تھے۔

حجاج بن یوسف نے کہا

ایک مرتبہ حجاج بن یوسف (جو آپ کے دور میں حاکم مدینہ تھا) نے کہا ـــــ اے حسن اپنے چچا کو ان کے باپ کے صدقات کی دیکھ بھال کے لیے اپنے ساتھ شریک کر لو ـــــ کیونکہ وہ تمہارے چچا اور بزرگ ہیں (چچا محمد بن حنیفہ ہیں) ـــــ حسن مثنیٰ نے فرمایا حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہٗ نے جو شرط لگائی ہے میں اسے کبھی تبدیل نہیں کروں گا ـــــ جس کو انہوں نے صدقات میں دخیل نہیں کیا میں اسے صدقات میں کبھی داخل نہ ہونے دوں گا ـــــ

حجاج نے کہا میں اسے تمہارے ساتھ جبراً داخل کروں گا ـــــ حضرت حسن مثنیٰ علیہ السلام (اس کی یہ بات سن کر) رک گئے ـــــ اور پھر مدینہ منورہ چھوڑ کر عبدالملک سے ملاقات کا قصد فرماتے ہوئے شام کی طرف روانہ ہو گئے ـــــ جب شام پہنچے اور بادشاہ عبدالملک کے ہاں بغرض ملاقات کھڑے ہوئے تھے تاکہ اجازت ملنے پر اندر تشریف لے جائیں ـــــ وہاں یحییٰ بن ام الحکم بھی موجود تھا ـــــ اس نے ادب سے سلام کرنے کے بعد عرض کیا ـــــ حضور! آپ کس مقصد کے تحت یہاں تشریف لائے ہیں ـــــ آپ نے

Marfat.com

حجاج والا سارا واقعہ بیان فرمایا یحییٰ بن ام الحکم نے عرض کیا ـــــ پہلے میں عبدالملک کے پاس جاتا ہوں ـــــ بعد میں آپ تشریف لائیں اور عبدالملک سے گفتگو فرمائیں ـــــ اور سارا قصہ بیان فرمائیں ـــــ پھر دیکھیں! میں آپ کے ساتھ کیا کرتا ہوں ـــــ انشاء اللہ میں آپ کو پورا انصاف دلواؤں گا ـــــ

یحییٰ اندر چلے گئے ـــــ اس کے بعد امام حسن مثنیٰ علیہ السلام بھی تشریف لے گئے ـــــ جب عبدالملک نے آپ کو دیکھا تو مرحبا کہا ـــــ امام حسن مثنیٰ کے بال سفید تھے ـــــ عبدالملک نے کہا ابو محمد بال تو بہت جلد سفید ہو گئے ہیں ـــــ یحییٰ بن ام الحکم نے فوراً کہا ـــــ امیر المؤمنین! بالوں کے سفید ہونے کو کون سی چیز مانع ہے ـــــ اہل عراق کی خواہشات نے بوڑھا کر دیا ہے ـــــ وہاں سے ہر سال یکے بعد دیگرے قافلے جاتے ہیں اور ان کو خلافت کی خواہش دلاتے ہیں ـــــ امام حسن مثنیٰ نے فرمایا ـــــ یہ بہت بری موافقت ہے ـــــ ایسی کوئی بات نہیں ہے ـــــ

وَلٰکِنَّا اَهْلُ الْبَیْتِ یَسْرِعُ اِلَیْنَا الشَّیْبُ

''لیکن ہم اہل بیت ہیں ہم پر بڑھاپا بہت جلد طاری ہوتا ہے۔''

عبدالملک نے آپ کی بات کو سنا اور متوجہ ہو کر کہنے لگا کوئی حرج نہیں فرمائیے کیسے آنا ہوا ـــــ آپ نے حجاج والا سارا واقعہ بیان فرمایا۔ عبدالملک نے کہا حجاج کو اس امر کا ہرگز اختیار نہیں ـــــ اور پھر حجاج کے نام خط لکھا ـــــ جس میں اس کی خوب ڈانٹ ڈپٹ کی ـــــ عبدالملک نے حضرت حسن مثنیٰ کو کثیر مال ومتاع بطور نذر پیش کیا اور نہایت احترام واعزاز کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ کیا ـــــ

جب حضرت حسن مثنیٰ عبدالملک سے ملاقات کے بعد باہر تشریف لائے تو یحییٰ بن

Marfat.com

ام اسلم ان کے پاس گئے — اور عرض کیا — دیکھا میں نے آپ کو کتنا فائدہ پہنچایا ہے — حضرت نے فرمایا — واللہ! میں تجھے اس بارے میں عتاب وملامت کرتا ہوں — یحییٰ نے عرض کیا آپ جیسا فرمائیں بجا ہے — واللہ میں آپ کے نفع میں ہرگز کمی نہ کروں گا اور نہ ہی آپ کو کسی قسم کی تکلیف اٹھانے دوں گا —

وَلَوْلَا كَلِمَتِي هٰذِهٖ مَا هَالَكَ وَلَا قَضٰى لَكَ حَاجَةً فَاعْرِفْ لِيْ ذٰلِكَ —

اگر میں ایسی بات نہ کرتا تو عبدالملک آپ سے خوفزدہ نہ ہوتا، اور نہ ہی آپ کی حاجت پوری کرتا — اور آپ میری اس بات کو یاد رکھیں —

(نورالابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار ص ۲۹۳ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء)

حسن مثنیٰ کی شادی

حضرت حسن مثنیٰ کی شادی آپ کے چچا — سیدالشہداء امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا سے ہوئی — امام حسین نے فرمایا یہ (میری بیٹی) میری والدہ سیدہ فاطمۃ الزہراء بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہ ہے — اور آپ کا نکاح ان سے کر دیا۔

علامہ شبلنجی نے الفصول المہمہ — اور اغانی — کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے — اور اس کے آخر میں لکھتے ہیں کہ حسن مثنیٰ اپنے چچا امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کربلا میں گئے تھے جب امام عالی مقام شہید ہو گئے — اور آپ کے خاندان کے باقی افراد قید کر لیے گئے — اور ان میں حسن مثنیٰ بھی قید کر لیے گئے — مفتی غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب — امام حسن اور خلافت راشدہ" — میں لکھتے ہیں کہ آپ کربلا

Marfat.com

تشریف لے گئے تھے ـــــ جنگ میں سخت زخمی ہو گئے ـــــ

اختتام جنگ کے بعد ان کو سسکتے ہوئے دیکھا تو اسماء بن خارجہ بن عیینہ بن خضر بن حذیفہ بن بدر فزاری ان کو اٹھا کر گھر لے گیا ـــــ اور ان کا علاج کیا تو آپ ٹھیک ہو گئے ـــــ

شبلنجی صرف یہ لکھتے ہیں کہ اسماء بن خارجہ آیا اور جناب حسن مثنیٰ کو قیدیوں سے نکال کر لے گیا ـــــ اور کہنے لگا ـــــ

وَاللّٰہِ لَا یُوْصَلُ اِلٰی ابْنِ خَوْلَۃَ اَبَدًا

خدا کی قسم ان کو کسی صورت بھی ابن خولہ تک جانے نہیں دوں گا۔

(نور الابصار ص ۲۵۳ مطبوعہ بغداد، حسن اور خلافت راشدہ ص ۱۲۱)

وصال :-

امام حسن مثنیٰ علیہ السلام نے ۹۷ ہجری میں وفات پائی ـــــ جبکہ ان کی عمر شریف ۸۵ برس تھی ـــــ اس وقت ان کے بھائی سیدنا زید بقید حیات ظاہری تھے۔

آپ کی اولاد

حضرت امام حسن مثنیٰ علیہ السلام نے بحر انساب کے مطابق جو افراد خانہ باقی چھوڑے ـــــ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔حضرت عبداللہ محض ـــــ ۲۔ ابراہیم قمر ـــــ ۳۔حسن مثلث اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ صغریٰ بنت حسین بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) ـــــ ۴۔ داؤد ـــــ ۵۔جعفر ـــــ

حضرت داؤد اور جعفر کی والدہ ام ولد ہے جن کو حضرت حبیبہ کے نام سے پکارا جاتا

Marfat.com

ہے۔ (نورالابصار ص۲۹۴ مطبوعہ ایضاً)

امام عالی مقام سیّدنا امام حسن علیہ السلام اور آپ کی اولاد و ازواج کا تذکرہ ہو رہا تھا —— امام حسن حلم و بردباری کا سجا ہوا ایک عظیم الشان آسمان —— اور علم و حکمت کا ایک بحر تموج بار ہیں جنہوں نے حوصلہ مندی کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے نانا جان کی امت کو جاہ پسندوں کی خون آشام تلواروں سے بچا کر خود کو مصائب و آلام منصب پسند بلاؤں کے حوالے کر دیا —— اور ہر طرح کی تلخیوں کو سینے میں چھپا کر —— اور کلفتوں کی میزبانی کے لیے خود کو وقف کر دیا —— یہاں تک کہ آج بھی آپ کی روح دین اسلام کے تاجروں کی ضربیں برداشت کر رہی ہے —— اور خارجیت و ناصبیت کے موجودہ دور میں ظلم کا جنون جوانی پر ہے —— اور چاہتے یہ ہیں —— کہ ——

عقیدت کے گلشن کو تاراج کر دیں   یہی دین کے راہزن چاہتے ہیں
ضیاء بیچ کر چہرۂ دین حق کی   اندھیروں احمق! ثمن چاہتے ہیں
یہ جھکتے ہیں اصنام دنیا کے آگے   تو ہم الفت پنجتن چاہتے ہیں

خضر جیسے منگتے ہیں لاکھوں جہاں میں
جو خیرات خیبر شکنؑ چاہتے ہیں

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فضائلِ ومناقبِ

سید الشہداء ــــ امیر المومنین

سیدنا

امام حسین

علیہ السلام

Marfat.com

میں شمس و قمر کا بیٹا ہوں

کلامِ امام حسین علیہ السلام

(۱)

خَیْرَۃُ اللّٰہِ مِنَ الْخَلْقِ اَبِیْ

ثُمَّ اُمِّیْ فَاَنَا بْنُ الْخَیْرَتَیْنِ

(۲)

مَنْ لَّہٗ جَدٌّ کَجَدِّیْ فِی الْوَرٰی

وَ کَشَیْخِیْ، فَاَنَا ابْنُ الْقَمَرَیْنِ

(۳)

فَاطِمَۃُ الزَّھْرَآءُ اُمِّیْ وَاَبِیْ

قَاصِمُ الْکُفْرِ بِبَدْرٍ وَّ حُنَیْنٍ

(۱) ساری مخلوق سے بہترین اللہ تعالیٰ کے نزدیک میرا باپ اور میری ماں ہے اور میں دو بہترین ہستیوں کا بیٹا ہوں۔

(۲) تمام زمانوں میں ساری مخلوق میں میرے نانا جان جیسا کسی کا نانا ہے؟ — اور میرے شیخ و بزرگ جیسا کسی کا بزرگ ہے؟ — میں شمس و

Marfat.com

قمر (قمرین) کا بیٹا ہوں۔

(۳) فاطمۃ الزہراء میری ماں ہے اور میرا باپ! بدر و حنین میں کفر و ظلم کی کمر توڑ کر اس کو تباہ و برباد کرنے والا ہے۔

(نورالابصار ص ۳۲۴ دارالمعرفۃ)

Marfat.com

دیں پناہ است حسین

کلام

حضور غریب نواز خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ عنہ

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین
دین است حسین، دیں پناہ است حسین
سرداد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

حسین شاہ ہیں، حسین بادشاہ ہیں —— حسین دین بھی ہیں اور دین کی پناہ بھی ہیں —— آپ نے اپنا سر دے دیا لیکن اپنا ہاتھ یزید کے ہاتھ میں نہ دیا —— سچ تو یہ ہے کہ حسین بنائے لا الہ ہیں یعنی ''ایمان اور لہ الہ کی بنیادوں کو مستحکم کرنے والے ہیں۔''

(دیوانِ خواجہ معین الدین چشتی (مترجم) ص ۱۹۶)

(مطبوعہ دھنیا عیدگاہ روڈ۔ بہار ہندوستان)

Marfat.com

احسانِ حسین

کلامِ حضور شیخ الاسلام والمسلمین خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ عنہ

○

ہو نہیں سکتی قمر رضی اللہ عنہ سے مدحت شانِ حسین
جبکہ ہے ربّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ثنا خوانِ حسین

راکب دوشِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، اور نورِ چشم مرتضیٰ
اللہ اللہ یہ وقارِ عظمت شانِ حسین

ان کے خوں سے ہوگئی شادابِ ارضِ کربلا
ہے امینِ عظمتِ اسلام، ایمانِ حسین

کر گئے اپنے عمل سے پرچم حق کو بلند
تا ابد اسلام پر باقی ہے احسانِ حسین

عرصۂ محشر میں جب ہو نفسی نفسی کی پکار
ہو قمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اس دن بھی دامانِ حسین

Marfat.com

جائے گا، خضر تھام کے دامن حسین کا

از خضر چشتی

کردار ہر زماں میں ہے احسن حسین کا
قربان حق پہ ہو گیا تن من حسین کا
صبر حسین دیکھ! کہ آنکھوں کے روبرو
لوٹا ہوس پرستوں نے گلشن حسین کا
روتے ہیں آ کے نوری فرشتے بھی اس جگہ
کربل کی جس جگہ میں ہے مدفن حسین کا
کافر ہے، بدنصیب ہے، گمراہ ہے با خدا
قاتل نبی ﷺ کی آل کا دُشمن حسین کا
فردوس میں بغیر حساب و کتاب کے
جائے گا، خضر تھام کے دامن حسین کا

Marfat.com

امیر المومنین سیدنا

امام حسین علیہ السلام

پورِ خیر النساء پر تو مرتضیٰ
سیّدِ کربلا، شاہِ ہر دوسرا
سارے عالم میں گونجی ہے نوری صدا
نورِ چشم رسالت کی کیا بات ہے
نوجوانان جنت کا سردار ہے
شاہِ عالم محمد کی تلوار ہے
جس نے خوں دے کے اسلام زندہ کیا
اس کے شوقِ شہادت کی کیا بات ہے

خضر

سید الشہداء ـــــ راکب دوشِ مصطفیٰ ـــــ شہسوارِ کرب وبلا ـــــ شہزادہ گلگوں قبا ـــــ امام عالی مقام حضرت سیدنا حسین علیہ السلام ـــــ نواسہ امام الانبیاء ـــــ نورِ جانِ خیر النساء ـــــ پرتو شجاعت مرتضیٰ ـــــ اور برادرِ حسن مجتبیٰ ہیں ـــــ آپ کو تابشِ رُوئے شہادت ـــــ اور کوکب فلک نبوت کہا جاتا ہے ـــــ آپ شناورِ بحر شریعت ـــــ اور عملدار عرصۂ طریقت ہیں۔

Marfat.com

آپ بلاشبہ سرخیل عابداں ہیں —— اور ایسے عبادت گزار اور شب زندہ دار تھے —— جو انتہائی بے کسی کے عالم میں بھی شبِ عاشورہ اپنے خیمہ خدائے لایزال کی عبادت میں اس طرح گزار دی کہ دل میں خیالِ سود و زیاں نہ تھا۔

حسین —— وہ عابد کمال ہے جو اپنے جسم پر تیروں، تلواروں، اور نیزوں کے ان گنت زخم کھانے کے باوجود —— بارگاہِ ایزدی میں تپتی ہوئی ریت پر اپنی جبین کو سجدے میں رکھ کر نہایت پرسکوں دکھائی دے رہا تھا۔

ابن زہراء —— وہ محسن اسلام وانسانیت ہے جو بے سر و سامانی کے عالم میں کئی دن کی بھوک اور پیاس کے باوجود ہزاروں دشمنوں کے مقابلے میں تن تنہا ڈٹ گیا —— اور تیروں کی بارش —— تلواروں کے طوفانی وار اور نیزوں کی چمکتی ہوئی ہزاروں نوکیں، جس کے پائے استقامت میں لغزش نہ لا سکیں۔

نواسۂ رسول —— وہ قاری قرآن ہے، جس نے کوفے کے ستم کیش بازاروں میں —— جفا کاروں کے جھرمٹ میں —— اسلام کی شان وشوکت اور عظمت ووقار کا علم بلند کرتے ہوئے، جاں نثاروں کی طمانیت کی خاطر —— قرآن کی بڑائی اور آبرو کے لئے خون سے وضو کیے ہوئے، قرآنِ مجید کی اس طرح تلاوت فرمائی کہ مذہب کے چہرے پر نکھار آ گیا —— شیطانوں کے دل بجھ گئے —— بے ایمانوں کی دنیا اجڑ گئی —— دنیاوی سلطانوں کے منصوبے خاک میں مل گئے ——

سر ترا نیزے پہ، جاری لب پہ قرآں واہ حسین
رو پڑے نوری یہ اندازِ تلاوت دیکھ کر

ابن حیدر —— ایسا بہادر ہے کہ جس کی بہادری کا شہرہ کفر کی فصیل کو منہدم کرتا ہوا

Marfat.com

ظلم و ستم کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر گیا، چشمِ فلک نے کوئی ایسا جواں مرد نہ دیکھا ہوگا ـــ جو تین دن کی پیاسی بچیوں کے مرجھائے چہروں کو دیکھ کر ـــ ان کے سامنے تپتی ہوئی ریت پر بیٹھ جائے اور اپنے نانا کی احادیث سنانے کے بعد فرمائے ـــ اے میری بیٹیو! ـــ تم اہل بیت رسول ہو، نبی کے گھرانے کی خواتین مصیبت میں گھبرایا نہیں کرتیں

○ ـــ کیا زمانہ کسی ایسے دلیر اور جری جوان کو جانتا ہے؟ ـــ جو اپنے سب سے زیادہ محبوب اور وفادار بھائی کی لاش کندھے پر اٹھائیں تو پاؤں ریت میں دھنس جائیں ـــ پھر وہ آسمان کی طرف منہ کر کے بلند آواز سے پکارے ـــ اے خالق کائنات! ـــ اے ربّ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ـــ مسافر ہوں راضی رہنا ـــ تیرے رسول کے دین کی سربلندی کے لئے ـــ تیری رضا کے حصول کی خاطر ہر مصیبت قبول ہے ـــ بس میرے نانا کی اُمت کو اپنی رحمت کے صدقے میں بخشش کی بھیک عطا فرما ـــ

○ ـــ دنیا والو! ـــ کوئی ایسا سورما دکھاؤ ـــ جو اپنے بیٹے ہم شکل رسول کو مقتل کی طرف روانہ کر کے عرض کرے ـــ اے اللہ! ـــ آلِ رسول میں اس سے زیادہ حسین چہرہ اور کوئی نہیں ـــ یہ تیرے بندے، حسین کی طرف سے خوبصورت نذرانہ ہے ـــ قبول فرما ـــ

○ ـــ لوگو! ـــ ایسے جری کو کیا نام دیا جائے؟ ـــ جو اپنے شیر خوار بچے کو جس کے حلقوم سے تیر جفا آر پار ہو، اپنی آغوش میں لے کر خدائے بزرگ و برتر کی حمد و ثناء کے نغمات آلاپتے ہوئے ـــ سجدہ ریز ہو کر کہے خدایا! میری قربانیاں قبول فرما ـــ اور مجھے استقامت کی دولت عطا فرما کر اپنی رحمت و برکت کی چھاؤں میں رکھنا۔

Marfat.com

کون حسین؟ —— یہ وہی حسین ہے جو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کے کندھوں پر سوار ہو کر ''واللیل'' زلفوں کے ساتھ بے تکلفی سے کھیلنے والا ہے —— حسین، اس ماں کا بیٹا ہے —— جس کی چکی اللہ تعالیٰ کے نور فرشتے چلایا کرتے تھے —— اور جس کو مصطفیٰ کریم اپنا لعاب دہن پلایا کرتے تھے —— یہ وہ حسین ہے —— جس کی ماں بتول —— نانا رسول —— اور جس کا باپ نفس رسول ہے —— حسین اس دھرتی کے باغ کا پھول ہے —— جو فرشتوں کی جائے نزول ہے۔

یہ وہی حسین ہے —— جو رسولوں کا اختر ہے —— جو محمد کا صفدر ہے —— جو زہراء کا ثمر —— جو حسن کا برادر ہے —— جو شہدوں کا سرور اور امیروں کا مہتر ہے —— جو ولیوں کا افسر ہے —— اور جو رہبروں کا رہبر ہے —— جو شجاعت کا زیور اور بہادروں کے ماتھے کا جھومر ہے —— جو اُخوت کا سمندر اور چرخِ حریت کا محور ہے۔

کانِ رسول پاک کا گوہر حسین ہے
نورِ بتول، سطوت حیدر حسین ہے
چرخِ جلال و جہد کا محور حسین ہے
دنیائے حریت کا دلاور حسین ہے
خضرِ مجاہداں ہے، خضر بے گماں حسین
جرأت کے آسمان کی ہے کہکشاں حسین

نظر والو! —— وہ کون ہے؟ جو سید اخیار اور جنت کا سردار بھی ہو —— جو قافلہ عشق کا سالار —— اور وارث ذوالفقار بھی ہو —— جو ابن حیدر کرار اور بلا کا شہسوار بھی ہو —— پھر اس کے بچوں پر ظلم و جور کی یلغار بھی ہو —— اور وہ امن عالم کے لئے اتمام حجت کرتے

Marfat.com

ہوئے خطبے بھی دے ——

○ —— وہ کون ہے؟ —— جو گل بدن —— سیم تن —— شاہِ زمن —— پاک دامن —— خضرتِ چمن —— حسن کا بانکپن —— شمع انجمن —— اور صاحب یمن وایمن ہو پھر بھی یزید جیسا پلید اس کا دشمن ہو —— وہ کون ہے؟ —— جو

ظلم و جفا و جور کے پنجے مروڑ کر
چھوڑا ہے کس نے قوت باطل کو توڑ کر
وہ کون تھا، جو گر پڑا مسجد کے صحن میں
چوما جسے رسول نے خطبے کو چھوڑ کر
وہ بالیقیں حسین ہے، ابن علی خضر
بچھڑا چمن سے نخوتوں کا خوں نچوڑ کر

نام ونسب

آپ کا اسم گرامی —— حسین علیہ السلام ہے۔

کنیت:

آپ کی کنیت —— ابو عبداللہ ہے ——

نسب:

حسین بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی۔

والد:

آپ کے والد گرامی —— سید العرب —— اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب بن

Marfat.com

عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔

والدہ:

آپ کی والدہ ماجدہ ـــــ سیدۃ نساء العالمین بنت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں۔

القاب:

آپ کے القاب ـــــ رشید ـــــ طیب ـــــ ذکی ـــــ وَفِی ـــــ سید ـــــ مبارک ـــــ رَیحانۃُ الرسول ـــــ سِبطُ الرَّسُوْل ـــــ التَّابِعُ الْمُرضاتِ اللہ (اللہ کی رضا کے تابع)

شاعر:

آپ کے شاعر کا نام یحییٰ بن حکم تھا۔

چوکی دار:

آپ کے چوکی دار کا نام اسعد الہجری ہے۔

نقش انگوٹھی:

سیدنا امام حسین علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش یہ آیت مبارکہ ـــــ لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ[1] ـــــ تھا۔

بطور راوی:

آپ نے آٹھ احادیث روایت کی ہیں ـــــ

---

[1] سورۂ رعد پارہ ۱۳ آیت نمبر ۳۸ ـــــ ترجمہ "ہر معیاد کے لئے نوشتہ ہے" ـــــ قاضی پانی پتی لکھتے ہیں ـــــ لِوَقْتِ کُلِّ شَیْءٍ کِتَابٌ یعنی "ہر چیز کا وقت لکھا ہوا ہے" (تفسیر مظہری ج ۵ ص ۲۴۴)

Marfat.com

○—— آپ سے احادیث کی روایت کرنے والے محدثین کے مزارات پرانوار کی بارش ہو—— جنہوں نے غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ فرمایا—— اُموی اور عباسی حکمرانوں کے دور میں اہل بیت کے افراد سے روایت کرنا—— موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔

مشابہت:

آپ ناف سے ٹخنہ تک اپنے نانا جان حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے۔

ولادت:

حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت پانچ شعبان المعظم ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی—— بقولِ واقدی—— سیّدہ زہراء امام حسین علیہ السلام کو جنم دینے کے پچاس روز بعد—— امام حسین علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں۔ فرماتے ہیں کہ یہی قول صحیح ہے۔

حسین اور عیسیٰ علیہما السلام:

علامہ حافظ محبّ الدین احمد طبری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ'' میں ابن الدرع کی کتاب ''موالید اہل بیت'' کے حوالے سے لکھا ہے—— فرماتے ہیں۔

لَمْ یُوْلَدْ مَوْلُوْدٌ قَطُّ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ فَعَاشَ
اِلَّا الْحُسَیْنَ وَ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ

ایسا کوئی بچہ نہیں جو چھ ماہ کے بعد پیدا ہوا ہو اور زندہ رہا ہو، سوائے حضرت

Marfat.com

حسین اور عیسیٰ بن مریم کے۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۱۸)

○ —— بعض علماء نے مندرجہ بالا روایت سے سخت اختلاف کیا ہے۔

حدیث نمبر۱

قطعہ جسد رسول

حضرت اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں —— کہ یا رسول اللہ! آج رات میں نے ایک خواب دیکھا ہے —— سرکار علیہ السلام نے فرمایا وہ کیا ہے؟ —— عرض کرتی ہیں کہ —— وہ خواب سخت ہے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— بتاؤ تو سہی وہ کیا ہے؟ —— عرض کرتی ہیں۔

كَانَ قِطْعَةً مِّنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ ——

کہ آپ کے جسم انور کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھا گیا ہے ——

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَّكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ ——

”تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے، انشاء اللہ فاطمہ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری گود میں ہوگا“ ——

امّ فضل بنت حارث فرماتی ہیں کہ پس فاطمہ کے ہاں حسین پیدا ہوئے جو میری گود میں تھے۔ جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔

Marfat.com

فرماتی ہیں ــــ کہ ایک روز میں رسولِ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو میں نے حسین کو اٹھا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گود میں رکھ دیا ــــ اور پھر میری توجہ ادھر ادھر ہوگئی۔ ''یعنی میں کسی اور کام میں مصروف ہوگئی تو جب میں نے سرکار علیہ السلام کی طرف دیکھا'' ــــ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے ــــ میں نے عرض کیا ــــ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ــــ یارسول اللہ! کیا بات ہے؟ ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَتَانِی جِبْرَائِیْلُ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اُمَّتِیْ سَتَقْتُلُ اِبْنِیْ هٰذَا ــــ

کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے، اور مجھے بتایا کہ عنقریب میری اُمت، میرے اس بیٹے کو قتل کردے گی۔

فَقُلْتُ هٰذَا ــــ میں نے۔ (حسین کی طرف اشارہ کرکے) عرض کی اس کو؟

ـــ

قَالَ نَعَمْ ــــ فرمایا ہاں اس کو۔

وَاَتَانِیْ بِتُرْبَةٍ مِّنْ تُرْبَتِهٖ حَمْرَاءَ

اور ''جبریل'' میرے پاس اس جگہ کی مٹی لائے جو سرخ رنگ کی ہے ــــ

(مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن باب مناقب اہل بیت النبی حدیث نمبر ۳)

○ ــــ مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ غم حسین میں رونا سنت رسول ہے ــــ حضور نبی کریم! حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر سن کر اس قدر روئے کہ آنسوؤں سے چہرہ مبارک تر ہوگیا ــــ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی کی مصیبت پر رونا جائز ہے بلکہ سنت نبوی ہے۔ جو لوگ حسین کے مصائب پر رونے والوں کو منع کرتے ہیں وہ

Marfat.com

اس حدیث شریف پر غور کریں کہ ابھی حسین علیہ السلام کا بچپنا ہے جوان ہوگا ـــــ دس محرم ۶۱ھ میں جامِ شہادت نوش فرمائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کا پیارا حبیب یہ خبر سن کر ـــــ کہ میرے اس نواسے کو فرات کے کنارے بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا جائے گا زار و قطار رو رہے ہیں۔

○ ـــــ رونا سوز و گداز اور دردِ دل کی علامت ہے ـــــ ہم بھی روتے ہیں ـــــ جب کربلا کے مسافروں کی یاد آتی ہے ـــــ جب علی اصغر علیہ السلام کا حلقوم اور سیّدہ سکینہ کی بے کسی یاد آتی ہے ـــــ کربلا معلیٰ کے ریگزاروں پر بھوک، پیاس اور شدید گرمی کے عالم میں خیموں کے اندر بتول علیہ السلام کی بیٹیوں کا قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا، جب یاد آتا ہے تو روتے ہیں ـــــ اور جی بھر کے روتے ہیں ـــــ اور پھر ـــــ

روتے ہیں اس لئے بھی کہ ٹکڑوں کی شکل میں
بکھرا پڑا تھا خاک پر کنبہ بتول کا
اے خضر رو پڑے تھے زمین و فلک تمام
دیکھا جو رنگ گلشن حیدر کے پھول کا
کچلا گیا تھا جسم جو گھوڑوں کی ٹاپ سے
روتا ہوں، وہ سوار تھا دوشِ رسول کا

Marfat.com

شہادتِ حسین سے متعلق آسمان سے متعدد بار خبریں آئیں

مشکوٰۃ شریف کے حوالے سے روایت آپ نے ملاحظہ فرمائی —— اس روایت سمیت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی متعدد بار آسمانی خبریں آئیں ——

علامہ حسین کاشفی رحمتہ اللہ علیہ نے —— ''کنز الغرائب'' —— ''شواہد النبوۃ'' —— اور ''مصابیح القلوب'' —— کے حوالوں سے لکھا ہے —— فرماتے ہیں۔

''کنز الغرائب'' میں ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پانچ مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر لے کر حاضر ہوئے۔

(۱) —— جس روز آپ کی ولادت باسعادت ہوئی جبریل علیہ السلام آپ کی تہنیت وتعزیت کا پیغام لے کر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کی طرف مختصراً اشارہ کیا۔

(۲) —— جب امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کو والدہ ماجدہ کے بطن اطہر میں نزول اجلال فرمائے چار ماہ ہوئے تو اس خبر کا اظہار ہوا اور یہ ایسے ہوا حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے ایک رات خواب میں

Marfat.com

دیکھا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا ٹکڑا کٹ کر میری جھولی میں آ گیا۔ میں خواب سے بیدار ہو کر لرزاں و ترساں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کی یارسول اللہ میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے جس کے ہول و ہراس سے میرا دل بے قرار ہو گیا ہے اور اپنا خواب بیان کیا۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا اے اُم الفضل! تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے۔ میری فاطمہ کے ہاں بیٹا ہوگا اور وہ میرا ٹکڑا ہے اور تو دایا بنے گی اور تو وہ ٹکڑا اپنی آغوش میں لے گی۔

کچھ دنوں کے بعد امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو آپ کو حضرت اُمّ الفضل کے سپرد کیا گیا اور انہوں نے آپ کو اپنا دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا۔

حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک روز حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور آپ کے قدومِ میمنت لزوم سے میرا گھر خلد بریں بن گیا تو آپ نے فرمایا! میری آنکھوں کے نور اور جگر کے ٹکڑے کو لاؤ میں نے جنابِ حسین کو آغوشِ پیغمبر میں دیا تو امام حسین نے بول مبارک کر دیا جس سے قدرے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑوں پر بھی پڑ گیا آپ نے اپنا چہرہ مبارک حضرت حسین علیہ السلام کے حلق مبارک پر ملا اور آپ کے رُخِ انور کو بوسہ دیا، کچھ دیر کے بعد میں نے جناب حسین کو آپ کی آغوشِ اطہر سے لے لیا۔ جنابِ حسین رونے لگے۔

آپ نے فرمایا آہستہ اُمّ الفضل آہستہ کہ یہ پانی کا قطرہ پاک ہو جائے گا اور جو تکلیف مجھے میرے بیٹے کو رونے سے ہوگی وہ کسی چیز سے بھی دور نہ ہوگی۔

Marfat.com

اسی اثناء میں حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی اے سید! آپ حسین کے رونے کے سننے کی تاب نہیں رکھتے ایک وقت آئے گا کہ ان کے پیاسے حلق کو خنجر آبدار سے کاٹ دیا جائے گا اور ان کے جسم نازنین کو خون میں ڈبو دیا جائے گا تو اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا۔

خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حال سے محزون وملول اور انتہائی غمزدہ ہو گئے ہر وہ شخص جو امام عالی مقام سیدنا امام حسین علیہ السلام کی اس مصیبت میں غمناک ہوتا ہے لازم ہے کہ وہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے موافقت رکھتا ہے اور یہاں کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موافقت میں تمام انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی روحیں امام حسین علیہ السلام کے واقعہ سے محزون ومغموم ہوگئی تھیں۔

حضرت اُم الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ حکایت کمال الدین ابن طلحہ سے کتاب ''مطالب المسئول فی مناقب آلِ رسول'' سے منقول ہے اور ''شواہد النبوت'' میں اُم الحارث سے بیان کی گئی ہے۔ (واللہ اعلم)

Marfat.com

حسین علیہ السلام — جبریل علیہ السلام اور دحیہ کلبی

(۳) — امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی تیسری خبر آپ کی تین سال کی عمر میں واقع ہوئی اور اس حکایت کو امام طبری نے تفسیر کبیر میں بیان کیا ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی کا نام دحیہ کلبی تھا جو ایک خوبصورت اور نیک سیرت نوجوان تھا۔ یہ شخص تجارت کرتا تھا اور جب کبھی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا آپ اس کا احترام کرتے تھے اور وہ کبھی آپ کی خدمت اقدس میں خالی ہاتھ نہ آتا بلکہ حضرات حسنین کریمین کے لئے موسم کے مطابق پھل وغیرہ لے کر آتا۔

چنانچہ جب وہ آتا تو حضرات حسنین کریمین مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — یا رسولِ کریم کے حجرہ مبارک میں ہوتے اور اسے دیکھ کر دلیری سے اس کی گود میں سوار ہو جاتے اور اس کے گریبان اور جیبوں میں ہاتھ ڈال دیتے۔

حضرت جبریل علیہ السلام سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھی کبھی کبھی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

Marfat.com

چنانچہ ایک روز وہ حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جناب حسین وحسین علیہما السلام تشریف لائے انہوں نے حضرت جبریل کو دحیہ کی شکل میں دیکھا تو چھلانگ لگا کر دلیرانہ ان کی گود میں سوار ہو گئے اور ان کے گریبان اور جیبوں میں ہاتھ ڈال دیئے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا تو آپ کو حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ یہ واقعہ پیش آنے سے حیا آئی اور چاہا کہ انہیں حضرت جبریل علیہ السلام سے الگ کر دیں تو حضرت جبریل نے عرض کی اے سید انہیں کچھ نہ کہیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! میں انہیں اس لئے کچھ نہیں کہتا کہ انہوں نے تجھے پہچانا نہیں، اس لئے تیرا احترام نہیں کیا اور انہوں نے تجھے دحیہ سمجھتے ہوئے یہ جرأت کی ہے۔

جبریل جھولا جھولاتے

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے سرور کونین اکثر ایسے ہوا کہ جناب سیّدہ فاطمۃ الزہرا اسلام اللہ علیہا تہجد کی نماز پڑھ رہی ہوتیں یا کبھی محو خواب ہوتیں تو یہ دونوں گہوارے میں بیدار ہو کر رونا چاہتے تو مجھے خالق کائنات کا ارشاد ہوتا جبریل جلدی سے جا کر ان کا جھولا جھلا کہیں فاطمہ کی نیند میں خلل نہ آجائے اور وہ کچھ دیر سو لیں۔

یارسول اللہ! میں اکثر راتوں میں ان کی گہوارہ جنبانی کرتا رہا ہوں اور جھولا جھلاتے وقت میں انہیں یہ لوری سنایا کرتا تھا۔

اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ نَھَرًا مِّنْ لَبَنٍ
لِعَلِیٍّ وَ زَھْرَاءِ وَ حُسَیْنٍ وَ حَسَن

Marfat.com

بے شک جنت میں ایک دودھ کی نہر ہے جو علی، زہراء حسن وحسین کے لئے ہے۔

اے سید کائنات! جب سوتے وقت حضرت فاطمہ کے ہاتھ میں ان کے پنکھے کی رسی ہوتی تو میں آہستگی سے وہ رسی اپنے ہاتھ میں لیتا تھا اب جبکہ میں ان کا دستاس کش اور جھولا جھلانے والا ہوں تو ان کا میری گود میں تشریف لے آنا تعجب انگیز نہیں البتہ میں اس بات پر حیران ہوں کہ یہ میری جیبوں میں کیا تلاش کرتے ہیں؟

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! چونکہ انہوں نے تجھے دحیہ گمان کیا ہے اور دحیہ جب بھی یہاں آتا ہے ان کے لئے پھل وغیرہ لے کر آتا ہے اور اس پھل وغیرہ کو اس نے اپنے گریبان اور جیب میں رکھا ہوتا ہے یہ تیری جیبوں میں پھل یا دوسرا تبرک تلاش کرتے ہیں۔

جنت کے پھل اور شیطان کا سوال

حضرت جبریل اپنا ہاتھ جنت میں لے گئے اور انگوروں کا ایک خوشہ اور ایک انار جنت کے درختوں سے اتار کر حضرات حسنین کریمین کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔

جناب حسن اور جناب حسین علیہما السلام جنت کے پھلوں کو تناول فرمانے لگے تو مسجد کے دروازہ پر آ کر ایک سائل نے کہا اے اہل بیت نبوت جو آپ کھا رہے ہیں مجھے بھی اس سے عطا فرمائیں۔

خاص طور پر میں ان انگوروں کا بڑی دیر سے آرزومند ہوں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ اسے کچھ انگور دے دیں تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ کا دست کرم پکڑ کر عرض کی یا رسول اللہ یہ ابلیس آیا ہے

Marfat.com

تا کہ جنت کا پھل کھائے مگر یہ اس پر حرام ہے جب ابلیس کو پتہ چلا کہ پہچان لیا گیا ہوں تو وہ مایوس ہو کر واپس چلا گیا۔

حضرات حسنین کریمین جنت کے انگور اور انار تناول فرما رہے تھے اور حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسی اثناء میں حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کی اے سید! آپ کے باغ کے یہ ثمر اور آپ کے یہ دونوں چشم و چراغ شربت شہادت نوش فرمائیں گے۔

ایک کو قہر کے زہر کے ساتھ اور دوسرے کو تیغ بے دریغ کے ساتھ شہید کر دیا جائے گا اور ان کی مصیبت اور تکلیف آپ کی شفاعت کی زیادتی کا باعث ہو گی چنانچہ ابن حسام کہتے ہیں۔

دوسری روایت

''مصابیح القلوب'' میں روایت آئی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام جنت سے سیب انار اور بہی لائے اور جناب حسنین کریمین علیہما السلام کی خدمت میں پیش کئے۔ شہزادے خوش ہو گئے تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! یہ پھل اپنے ابو جان اور امی جان کی خدمت میں پیش کرو اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھاؤ اور ان میں سے جو چیز بچ جائے اسے سنبھال رکھو چنانچہ ایسے ہی کیا گیا۔

اور جب دوسرے دن دیکھا تو وہ پھل پورے کے پورے موجود تھے۔ پس یہ حضرات ان پھلوں کو کھا لیتے اور تھوڑا سا باقی رہنے دیتے تو وہ پھر پورے ہو جاتے یہ سلسلہ تا دیر جاری رہا۔ یہاں تک کہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کا وصال پاک ہوا تو وہ انار گم ہو گیا۔

Marfat.com

اور جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شہادت ہوئی تو یہی بھی ناپید ہو گیا تاہم سیب حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس تھا جسے وہ اپنے ساتھ رکھتے تھے کہ کربلائے معلی میں آپ پر پیاس غالب آتی تو آپ اس سیب کو سونگھ لیتے سیب کی خوشبو اب بھی آپ کے مزارِ اقدس سے آتی ہے جبکہ آپ کی تربت اطہر کی خوشبو از خود عنبر و کستوری اور دوسری خوشبوؤں سے ہزار بار بہتر ہے۔

سَلَامٌ عَلَى التُّرَابِ الَّذِیْ ضَمَّ جِسْمُهٗ ـــــ

سلام ہو اس خاکِ پاک پر جو آپ کے پاک جسم سے ملی ہوئی ہے ـــــ

(روضۃ الشہداء ص ۲۴۵)

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی حنفی رحمتہ اللہ علیہ

ہوائے مشہدش چوں روضۂ فردوس روح افزا

فضائے آستانش چوں سرائے خلد جاں پرور

(۴) ـــــ شہادتِ حسین کی چوتھی خبر ان کی چار سال کی عمر میں وقوع پذیر ہوئی اور یہ اس طرح ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو گود میں لے رکھا تھا اور آپ ان کی گردن اور چہرے کو چوم رہے تھے اور ان کے سر مبارک کو اپنے سینہ باسکینہ اور بے کینہ کے ساتھ لگا رکھا تھا۔

حضرت جبریل امین نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اس گلستان نبوت کے ثمر اور حدیقہ ولایت کے پھل سے محبت کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا! ہاں ہماری اولاد ہمارا جگر ہے۔

Marfat.com

روایت آئی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے گلے میں تعویذ ڈالا گیا تھا جس کے دھاگے کی رگڑ نے ان کی گردن مبارک پر لکیر ڈال دی تھی جبریل اس لکیر کو دیکھ کر سر ہلانے لگے حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے برادر تو اس دھاگے کے نشان کو بہت زیادہ دیکھتا ہے۔

حضرت جبریل نے روتے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ! ایک روز کربلا میں اس کی گردن پر اس دھاگے کا نشان خون آلود ہو جائے گا اور اس غمزدہ اور مظلوم و پریشان کی مصیبت پر اہل بیت کی جانیں ملول ومحزون اور مغموم ومہموم ہو جائیں گی۔

عید کے جنتی لباس

(۵) ــــ شاہِ شہیداں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے واقعہ ہائلہ اور حادثہ نازلہ کے بارے میں پانچویں خبر آپ کی پانچ سال کی عمر مبارک میں واقع ہوئی۔

روایات میں آتا ہے کہ عید کے روز شہزادگانِ سید عالمیان کے حجرۂ مقدس میں آئے۔ اور عرض کی نانا جان آج عید کا دن ہے۔ ہم نے عرب کے امراء کے بچوں کو دیکھا کہ انہوں نے نئے کپڑے پہن رکھے ہیں اور ہمارے ملبوسات نئے نہیں ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ آپ لعمرک کا تاج اور یٰـاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ کا خلعت زیب تن فرما کر عید کریں گے اور ہم بغیر نئے کپڑوں کے عید نہیں منائیں گے۔

خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ دیر تامل فرمایا کیونکہ ان کے لئے مناسب لباس گھر میں موجود نہ تھا اور ان کی مایوسی ومحرومی بھی ان کی شان کے لائق نہ تھی۔

چنانچہ آپ اپنا سر مبارک حضرت صمدیت میں رکھ کر بارگاہ احدیت کی طرف متوجہ ہو گئے اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر خدمت ہو کر شہزادوں کے قد وقامت

Marfat.com

کے مطابق سلے سلائے دو حلے آپ کی بارگاہ اقدس میں پیش کر دیئے اور عرض کی اے سید آپ ملال نہ فرمائیں اور یہ لباس اپنے پیارے بیٹوں کو پہنا دیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہزادوں کو بلا کر فرمایا کہ خیاطِ قدرت کے ہاتھوں تمہاری پیمائش کے مطابق سلے ہوئے یہ کپڑے غیب سے پہنچ گئے ہیں۔

خلعت قدر کہ خیاطِ کرامت آراست
برقد و قامت اقبال شما آمدراست

جب امامین کریمین حضرت حسن و حسین علیہما السلام نے سفید کپڑے دیکھے تو دوسری مرتبہ عرض کی اے دلنواز نانا جان عرب کے تمام بچوں نے رنگ برنگے کپڑے پہن رکھے ہیں ہماری خواہش بھی یہی ہے کہ ہم رنگ دار کپڑے پہنیں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متفکر ہوئے تو حضرت جبریل نے عرض کی یارسول اللہ! آپ اطمینان رکھیں کارخانہ صبغۃ اللہ کا استاد اس مشکل کو بھی اسی وقت آسان فرمادے گا اور جو رنگ بھی آپ کے جگر گوشوں کے دل پسند ہو گا وہی ہو جائے گا۔

آپ طشت اور گھڑا لانے کا حکم فرمائیں آپ نے حکم فرمایا تو طشت اور پانی کی صراحی حاضر خدمت کر دی گئی۔

حضرت جبریل نے عرض کی یارسول اللہ! میں پانی ڈالتا ہوں اور آپ اپنے مبارک ہاتھوں سے کپڑوں کو ملتے جائیں تاکہ جو رنگ مطلوب ہے وہ ظاہر ہو جائے۔

چنانچہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حلہ کو طشت میں رکھا تو جبریل نے اس پر پانی ڈالنے کا آغاز کر دیا۔

بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن علیہ السلام

Marfat.com

کی طرف رُخِ انور کر کے فرمایا اے میری آنکھوں کے نور آپ کس رنگ کا لباس پسند کرتے ہیں؟

حضرت امام حسن علیہ السلام نے عرض کی میں سبز رنگ کو پسند کرتا ہوں۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑے کو ایک ہی بار اپنے دست اقدس سے ملا تو قدرتِ الٰہی سے اس پر سبز رنگ چڑھ گیا۔ آپ نے اسے باہر نکال کر حضرت حسن علیہ السلام کے حوالے کر دیا تا کہ وہ اسے پہن لیں۔

بعد ازاں آپ نے طشت میں دوسرا حلہ رکھا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف توجہ فرمائی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی عمر شریف اس وقت پانچ سال تھی۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے پیارے حسین! آپ کس رنگ کی طرف مائل ہیں؟

حضرت امام حسین علیہ السلام نے عرض کی مجھے سرخ رنگ پسند ہے۔

خواجہ انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی وقت اپنے ہاتھ مبارک سے حلے کو ملا تو اس پر یاقوتِ رمان کا رنگ نمایاں ہو گیا اور حضرت امام حسین نے وہ لباس زیب تن فرما لیا۔

جنت کے محلول کا رنگ اور شہادتیں

حضرت جبریل علیہ السلام نے اس حال کا مشاہدہ کیا تو رونے لگے۔ شہزادے خوشی خوشی جنت کی پوشاکیں زیب تن کرنے کے بعد امی جان کے حجرۂ اقدس کی طرف تشریف لے گئے تو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کو فرمایا اس وقت کہ جب میرے بیٹے خوش ہوئے ہیں آپ کیوں غمزدہ ہو گئے؟

Marfat.com

حضرت جبریل نے عرض کی اے سید! جنت کے محلات میں حضرات حسن و حسین کے لئے جو قصر تعمیر کئے گئے ہیں آپ کے علم مبارک میں ہیں کہ حضرت حسن کا محل سبز زبرجد کا اور حضرت حسین کا محل یاقوتِ سرخ کا ہے اور یہاں بھی ان دونوں نے وہی رنگ پسند فرمائے ہیں جو ان کے حال کی تائید کرتے ہیں۔

چنانچہ حضرت حسن علیہ السلام کو زہر دیا جائے گا اور آخر عمر میں زہر کے اثر سے ان کا رنگ سبزی مائل ہو جائے گا اور حضرت امام حسین کو شہید کیا جائے گا تو ان کے دلفریب رُخسار اس کے خون سے سرخ ہو جائیں گے۔

چھٹی پیش گوئی:

''شواہد النبوت'' میں اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی گئی ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ حضرت حسین بن علی علیہما السلام تشریف لے آئے۔ حضرت جبریل نے پوچھا یہ کون ہیں؟

آپ نے فرمایا! میرا بیٹا ہے اور امام حسین علیہ السلام کو اپنی گود میں بٹھالیا۔

جبریل علیہ السلام نے کہا! عنقریب انہیں شہید کر دیا جائے گا۔

آپ نے پوچھا! اسے کون قتل کرے گا؟

جبریل نے کہا! آپ کی اُمت کا ایک گروہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو بتاؤں انہیں کہاں شہید کیا جائے گا۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کربلا کی طرف اشارہ کیا اور وہاں سے تھوڑی سی سرخ مٹی اٹھا کر حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی اور عرض کی یہ ان کے مقتل کی مٹی

Marfat.com

ہے اوران کے خون سے رنگین ہوگی۔

(روضۃ الشہداء ص ۲۴۲ ــــ تا ــــ ۱۴۷ مطبوعہ خیابانِ بوذر جمہری شرقی تہران۔ایران)

حدیث نمبر ۳ :

ابراہیم کو حسین پر قربان کردیا

حضرت ابوعباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ــــ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھا ــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بائین ران پر آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام ــــ اور دائیں ران پر آپ کے نواسے حسین بن علی تھے ــــ سرورِ عالم کبھی اپنے بیٹے ابراہیم ــــ اور کبھی اپنے نواسے حسین کو بوسہ دیتے ــــ اسی حال میں رب العٰلمین کی طرف سے جبریل علیہ السلام وحی لے کر حاضر ہوئے۔

جب حضور نبی کریم وحی سے فارغ ہوئے ــــ تو آپ نے فرمایا، میرے رب کی طرف سے جبریل میرے پاس آئے۔اورانہوں نے مجھے کہا ہے ــــ اے محمد مصطفیٰ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے ــــ اور ساتھ یہ بھی فرمایا ہے۔

لَسْتُ اَجْمَعُهُمَا لَكَ فَافْدِ اَحَدَهُمَا بِصَاحِبِهٖ ــــ

میں ان دونوں (حسین وابراہیم) کو آپ کے لئے جمع کرکے نہیں رکھوں گا ــــ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر قربان کردو۔

نبی کریم نے پہلے اپنے بیٹے ابراہیم ــــ اور پھر اپنے نواسے حسین کی طرف دیکھا تو زاروقطار رونے لگے ــــ پھر آپ نے فرمایا ــــ میرے بیٹے ابراہیم کی ماں باندی ہے

Marfat.com

—— جب ابراہیم علیہ السلام جدا ہوں گے تو میرے سوا کسی کو غم نہیں ہوگا —— اور حسین کی ماں فاطمہ علیہا السلام ہیں —— اور ان کا باپ علی میرا چچازاد بھائی ہے۔

لَحْمِیْ وَ دَمِیْ —— وہ میرا گوشت اور میرا خون ہے۔ جب حسین کا انتقال ہوگا تو میری بیٹی فاطمہ کو بھی غم ہوگا اور میرے چچازاد بھائی کو اور مجھے بھی غم ہوگا۔

وَاَنَا اُوْثِرُ حُزْنِیْ عَلٰی حُزْنِہِمَا

میں اپنا غم ان دونوں کے غموں پر نثار کرتا ہوں۔

اور فرمایا، اے جبریل! تو ابراہیم کو لے جا —— میں حسین کے بدلے ابراہیم کو قربان کرتا ہوں —— اور پھر تین دن کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحبزادے (جو مخدومہ امت حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن اطہر سے تھے) کا وصال ہوگیا —— اس کے بعد یہ عمل تسلسل کے ساتھ جاری رہا کہ حضور جب حسین علیہ السلام کو سامنے دیکھتے —— تو ——

قَبَّلَهٗ وَ ضَمَّهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ —— وَ دَشَفَ ثَنَایَاهُ ——

''حضور حسین'' کا بوسہ لیتے اور سینے سے لگا لیتے دانتوں پر بوسہ دے کر لبوں کو چوستے ——''

فَدَیْتُ مَنْ فَدَیْتُهٗ بِابْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ

میں نے حسین پر اپنے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کو فدا کردیا ہے۔

(تاریخ بغداد (خطیب بغدادی) ج ۲ ص ۲۰۴ سن اشاعت ۱۹۳۱ء مطبوعہ مصر)

ناظرین و قارئین! —— غور فرمائیں کہ کس قدر محبت سے اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کو حسین علیہ السلام کے ساتھ —— کہ اپنے لخت جگر کو حسین پر فدا کردیا —— اور اس

Marfat.com

امر پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے ——— اور اسی چیز کے پیش نظر امام عالی مقام حسین علیہ السلام نے بھی اپنے نانا کے دین پر میدانِ کرب و بلا میں اپنے بچوں کو قربان فرمایا ——— اور استقامت کا آسمان ہونے کا ثبوت دیا۔

حدیث نمبر (۴)

حضور کا حسین کو چومنا

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی معجم میں ——— حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے بیان کیا ہے ——— کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ——— بارش کے فرشتے نے میری زیارت کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی ——— تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عطا فرمادی ——— اس دن امّ المومنین سیدہ اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا کی باری تھی ——— آقا علیہ السلام نے حضرت اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا ——— کہ دروازے کی نگرانی کرنا ——— تاکہ کوئی آدمی اندر داخل نہ ہو ——— ابھی وہ دروازے پر ہی تھیں۔

اِذْ دَخَلَ الْحُسَيْنُ فَاقْتَحَمَ فَوَثَبَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ يَلْثِمُهٗ وَ يُقَبِّلُهٗ ———

کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اندر داخل ہوئے اور مشقت سے چھلانگ کر رسول اللہ پر سوار ہو گئے اور حضور انہیں چومنے لگے ———

جب اس فرشتے نے سید عالم کو شفقت و محبت سے حسین کو چومتے دیکھا ——— تو عرض کیا: اَتُحِبُّهٗ ——— آپ کو اپنے اس نواسے سے محبت ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ——— نَعَمْ ——— ہاں مجھے اس سے محبت ہے۔ فرشتے نے کہا۔

Marfat.com

اِنَّ اُمَّتِكَ سَتَقْتُلُهٗ —— وَاِنْ شِئْتَ اُرِيْكَ الْمَكَانَ الَّذِيْ يُقْتَلُ بِهٖ ——

عنقریب آپ ﷺ کی امت اسے قتل کرے گی —— اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھادوں جہاں یہ قتل ہوگا فرشتے نے آپ کو جگہ دکھائی اور وہاں کی سرخ مٹی بھی لے کر آیا۔

فَاَخَذَتْهُ اُمُّ سَلْمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِيْ ثَوْبِهَا

...... حضرت ام سلمہ علیہا السلام نے اس مٹی کو لے کر کپڑے میں باندھ لیا۔

حضرت ام سلمہ علیہا السلام نے اس کو کپڑے میں باندھ لیا —— جناب ثابت کہتے ہیں۔

كنا نقول انها كربلاء

کہ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ جگہ کربلا ہے۔

(صواعق المحرقہ ص ۱۹۲ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر (۵)

جو حسین سے محبت کرے گا

جناب یعلی عامری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے —— کہ رسول کریم نے ایک دن امام حسین کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پکڑ لیا —— اور ان کو ہنسانے لگے اور پھر اسی دوران میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ایک ہاتھ مبارک جناب حسین کی گدی (گردن کا پچھلا حصہ) پر رکھا —— اور دوسرا ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر۔

Marfat.com

فَوَضَعُ فَاهُ عَلٰی فِیهِ یُقَبِّلُهُ —— فَقَالَ: حُسَیْنٌ مِّنِّی وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ —— اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا ——

تو پھر حضور علیہ السلام نے اپنا منہ مبارک حسین علیہ السلام کے منہ پر رکھ کر بوسہ لیا —— اور فرمایا —— حسین مجھ سے ہے میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرمائے گا ——

(مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۷۷)

حدیث نمبر (٦)

زبان کو منہ میں ڈال لیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ——

یَدْلَعُ لِسَانَهُ لِلْحُسَیْنِ

اپنی پاک زبان کو حسین علیہ السلام کے لئے باہر نکالا

"یعنی امام حسین کو سامنے دیکھ کر اپنی زبان مبارک کو ان کے لئے اپنے منہ سے باہر نکالا تاکہ وہ اس کو اپنے منہ میں ڈال کر چوسیں۔"

فَیَرَی الصَّبِیُّ حُمْرَةَ لِسَانِهِ فَیَهَشُّ اِلَیْهِ

جب بچے (امام حسین) نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان کو دیکھا تو اس کی طرف مائل ہوئے (یعنی حضور کی زبان مبارک کو اپنے منہ میں ڈال لیا) ——

وہاں پر جناب عینہ بن بدر رضی اللہ عنہ موجود تھے —— جو یہ منظر دیکھ رہے تھے —— عرض کرتے ہیں —— یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم —— میں آپ کو اس کیفیت

Marfat.com

میں دیکھ رہا ہوں ـــــ واللہ میرا بچہ ہے اور اس کا چہرہ بھی سامنے آتا ہے ـــــ مَا قَبَّلْتُہٗ قَطُّ ـــــ

''تو میں نے کبھی اس کا بوسہ نہیں لیا'' ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا ـــــ

مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ ص ۱۲۶)

مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں جس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ـــــ وہ بے نواسے کا نانے کی زبان کو چوسنا ـــــ اور ظاہر ہے زبان چوسنے سے لعابِ دہن ہی حلقوم سے نیچے اترتا ہے۔

لعابِ دہن

رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعابِ دہن سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہانڈی ـــــ ''جو چند آدمیوں کے لئے پکائی گئی تھی'' ـــــ میں ڈالا جاتا ہے، تو وہ چودہ سو مجاہدین کے لشکر نے پیٹ بھر کر کھایا تو پھر بھی ختم نہ ہوا۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایڑی پر لگانے کی دیر تھی کہ وہ زہر جو غار میں سانپ کے ڈسنے سے جسم میں سرایت کر گیا تھا ـــــ اس کے اثرات ایک لمحہ میں زائل ہو گئے۔

مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ کی دکھتی ہوئی آنکھوں میں ڈالا گیا تو درد فوراً کافور ہو گیا ـــــ اور پھر زندگی بھر آنکھیں بیمار نہ ہوئیں ـــــ کڑوے اور کھاری کنویں میں ڈالا گیا تو پانی میٹھا ہو گیا۔ اسی طرح اس لعابِ دہن نے جناب حسین علیہ السلام پر کیسے کیسے

Marfat.com

اثرات مرتب کئے ہوں گے۔

قارئین!۔۔۔ خیال رہے کہ پانی کا کھاری اور کڑوا ہونا زمین کے اندر چھپے ہوئے مختلف مرکبات ونمکیات کی وجہ سے ہوتا ہے۔۔۔ اور یہ امر بھی اٹل حقیقت ہے کہ بعض مرکبات کو بعض مرکبات میں ملایا جائے۔۔۔ تو مرکبات کی ایک نئی شکل معرض وجود میں آتی ہے۔۔۔ اور پہلے والے اثرات مٹ جاتے ہیں۔۔۔ اور ایک نیا اثر پیدا ہوتا ہے۔

جو لعابِ دہن طبقات الارض پر اثر انداز ہوسکتا ہے وہ یقیناً حسین علیہ السلام کے جسم وسر پر۔۔۔ قلب وضمیر پر۔۔۔ اور نظریات وخیالات پر بھی اثر انداز ہوا۔۔۔ یہی وجہ ہے کہ امام عالی مقام حسین علیہ السلام ہر کڑے امتحان میں ثابت قدم رہے اور یہ اثرات تھے۔۔۔ رسول کریم کے لعابِ دہن۔۔۔ اور بتولِ کریمہ کے شیر کے۔۔۔ جس نے امام کے بدن ومزاج میں ایسے انوار بھر دیئے کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کو حق وصداقت کی راہوں سے نہ ہٹاسکی۔

حدیث نمبر (۷)

منہ میں منہ ڈال کر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔۔۔ فرماتے ہیں۔۔۔ کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم مسجد میں تشریف لائے۔۔۔ اور فرمایا چھوٹا بچہ (حسین علیہ السلام) کہاں ہے؟

فَجَاءَ الْحُسَیْنُ یَمْشِیْ حَتّٰی سَقَطَ فِیْ حِجْرِہٖ فَجَعَلَ اَصَابِعَهٗ فِیْ لِحْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔۔۔

"جناب حسین چلتے ہوئے آئے اور رسول اللہ کی گود میں بیٹھ گئے۔۔۔ اور

Marfat.com

اپنی انگلیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی داڑھی مبارک میں داخل کر دیں‘‘ ـــــ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گود میں کھیلتے ہوئے اپنے پیارے نواسے کا منہ کھولا ـــــ

فَاَدْخَلَ فَاہُ فِیْ فِیْہِ ـــــ اور اس کے منہ میں منہ ڈال کر بوسہ کیا ـــــ

اور فرمایا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ

اے اللہ! میں اسے محبت کرتا ہوں، تو بھی اسے محبوب رکھ اور جو اس سے محبت کرلے اسے بھی محبوب بنالے۔

(الشرف المؤبد ص ۶/ ۶ مطبوعہ مصر)

حدیث نمبر (۸)

حسین کی زبان چوسی

یہ روایت بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ یَمْتَصُّ لُعَابَ الْحُسَیْنِ کَمَا یَمْتَصُّ الرَّجُلُ التَّمْرَۃَ ـــــ

میں نے رسولِ کریم کو حضرت حسین علیہ السلام کا لعابِ دہن ’’اس طرح‘‘ چوستے دیکھا ـــــ جس طرح آدمی کھجور کو چوستا ہے۔

(اسعاف الراغبین (امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۱۸۹)

حدیث نمبر ۷ ـــــ اور ـــــ ۸ ـــــ پر غور فرمائیں تو پتہ چلے گا کہ شہزادۂ رسول وہ

Marfat.com

شان رکھتا ہے اور اس عظمت کا مالک ہے ـــــ جس کی نظیر رسول اللہ کے قرب کے اعتبار سے اس پوری کائنات ارض میں نہیں ملتی اور یہ بھی خیال رہے کہ سید الکونین ﷺ کی داڑھی مبارک سے کھیلنا کوئی معمولی بات نہیں ـــــ یہ وہ گھر ہے ـــــ وہ بارگاہ ہے ـــــ جہاں رسول الملائکہ سیدنا جبریل علیہ السلام کو بھی دم مارنے کا یارا نہیں ـــــ عزرائیل علیہ السلام جیسے موت کے زبردست فرشتے کو بھی درگاہِ عالی کی دہلیز پر بغیر اجازت کے قدم رکھنے کی اجازت نہیں، یہ آسمان کے نیچے عرش سے زیادہ نازک وہ مقام ہے کہ

نفس گم کردہ می آید جنید با یزید ایں جا

سیدنا حسین علیہ السلام اور آپ کی اولاد سے بغض و عناد رکھنے والے رسول اللہ کی نظر کرم سے دونوں جہان میں محروم رہیں گے ـــــ اگر وہ چاہتے ہیں کہ تمام جہانوں کی سعادتیں نصیب ہوں تو پھر وہ نواسۂ رسول سے ٹوٹ کر محبت کریں ـــــ اس لئے کہ اللہ اور اس کا رسول حسین سے محبت کرتے ہیں۔

ماوریٰ الفاظ کے نرغہ سے ہے شانِ حسین
خود رسول اللہ ہیں شورش ثنا خوانِ حسین
اپنی بخشش کے لئے ان کی ثنا خوانی کرو
آخرت کی نعمتیں ہیں زیر دامانِ حسین
چار مصرعوں میں حقائق کو سمو کر رکھ دیا
تھے معین الدین چشتی مرتبہ دانِ حسین

(شورش کاشمیری)

Marfat.com

حدیث نمبر (۹)

دعائے رسول

خالق ارضین وسماوات کے پیارے محبوب کی پیار بھری حدیث ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ یَعْنِی الْحُسَیْنَ[۱]

[۱] منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۰۵)

اے خداوند عالم میں بھی اس حسین سے محبت کرتا ہوں، تو بھی حسین سے محبت فرما۔

حدیث نمبر (۱۰)

جس نے حسین کو محبوب رکھا

رسولِ خدا نے اپنی امت کو درس محبت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

مَنْ اَحَبَّ ھٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنُ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۰۵)

Marfat.com

حسین کے قدموں کی مٹی آنکھوں سے ملنا

مسلک اہل حدیث (غیر مقلدین ــــ وہابی مشرب) کے ایک قد آور، بہت بڑے لیڈر ــــ اس مشرب کے ترجمان شیخ علامہ حکیم عبدالمجید سوہدروی اپنی مشہور ترین کتاب ''رہبر کامل'' ــــ میں امام حسین علیہ السلام کی عظمتوں بھرا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں ــــ جس سے اہل ایمان کے گلشن میں عقیدتوں کے پھول کھل اٹھیں گے ــــ اور دل نوری شعاعوں سے روشن ہو جائے گا ــــ جناب حکیم صاحب رقم طراز ہیں۔

○ ــــ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم مدینہ (منورہ) کی کسی گلی سے گزر رہے تھے ــــ وہاں چند چھوٹے بچے کھیل کود میں مصروف تھے ــــ آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے ایک لڑکے کو، گود میں اٹھا لیا اور اس کی پیشانی کو بوسہ دیا ــــ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پاس ہی کھڑے تھے ــــ انہوں نے پوچھا ــــ حضور! صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم ــــ یہ کس کا لڑکا ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر محبت فرما رہے ہیں ــــ آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا۔

یہ لڑکا ایک دن میرے حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھیل رہا تھا ــــ میں نے دیکھا کہ اس (حسین) کے پاؤں کی خاک اٹھا کر اس نے اپنی آنکھوں سے ملی ــــ پس اس

Marfat.com

دن سے میں بھی اسے محبت کی نگاہ سے دیکھنے لگا ہوں ـــــ کیوں کہ جو حسین سے محبت کرتا ہے ـــــ وہ مجھے بھی پیارا ہے۔

(رہبر کامل (مصنف جناب حکیم عبدالمجید سوہدروی) ص ۷۴ ـــــ تا ـــــ ۷۵، ناشر مسلم پبلی کیشنز ـــــ سوہدری لاہور سولھواں ایڈیشن جون ۲۰۱۰ء)

حکیم صاحب کے بیٹے ادریس فاروقی

جناب حکیم عبدالمجید سوہدروی نے کتاب لکھی ـــــ انہوں نے کتاب میں اہل بیت رسول کا ذکر بھی کیا ـــــ جو آپ کے مشرب کے لوگوں کے لئے ناگوار امر ہے ـــــ ہوسکتا ہے کہ علمائے اہل حدیث کے دباؤ میں آکر ـــــ حضرت حکیم صاحب کے صاحبزادہ صاحب حکیم محمد ادریس فاروقی نے ـــــ ''تزئین وتخریج'' ـــــ کے نام پر کتاب کے بعض مقامات پر حاشیہ لکھ مارا ـــــ اور لکھا۔

لَمْ اَجِدْهُ ـــــ یعنی میں نے اس واقعہ کو کہیں نہیں پایا ـــــ یا یوں کہ یہ واقعہ میری نظروں سے نہیں گزرا ـــــ لَمْ اَجِدْهُ ـــــ لکھ کر اس عظیم واقعہ میں تشکیک پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہو جس میں وہ کامیاب نہ ہوسکے۔

اللہ تعالیٰ بدگمانی سے دور رکھے ـــــ میرا وجدان یہ کہتا ہے کہ کتاب ''رہبر کامل'' ـــــ منصۂ شہود پر آنے کے بعد ـــــ مصنف پر فتاویٰ کے تیروں کی بارش ہونے لگی ہوگی بڑے بڑے مفت کے مفتی نیزے تان کر حکیم صاحب پر حملہ آور ہوئے ہوں گے ـــــ اور یہ بھی ضرور کہا ہوگا کہ حکیم صاحب شیعہ ہوگئے ہیں ـــــ ہوسکتا ہے یہ بھی کہا ہو کہ اس کو جماعت سے نکال دو یہ رافضی ہوگئے ہیں ـــــ ہوسکتا ہے کہ حکیم صاحب کے لخت جگر حکیم

Marfat.com

ادریس صاحب ان فتاویٰ کی آندھیوں کے مقابلے کا یارانہ رکھتے ہوں ـــــ اور اس قسم کے واقعات پر حاشیہ آرائی فرمائی ہو ـــــ ہاؤ ہو اور شور و غوغا کے آتش فشاں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے یہ کام انجام دیا ہو ـــــ اسی واقعہ پر جناب ادریس فاروقی نے اپنے پدر نامدار کی تحریر پر ـــــ ان الفاظ میں حاشیہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں ـــــ یہ واقعہ بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے ـــــ جس سے حضرت حسین کی عظمت ظاہر ہوتی ہے ـــــ لیکن محدثانہ انداز میں دیکھیں تو اس میں کلام ہے ـــــ اگر مؤرخانہ انداز میں دیکھیں تو گوارا ہے ـــــ اس واقعہ کو محل نزاع نہ بنانا چاہئے ـــــ کیونکہ اس کے اقرار یا انکار سے حضرت حسین جیسے عالی مقام کی شان میں فرق نہیں آتا ـــــ نہ ہی ایمان یا اسلام کی کوئی بنا متاثر ہوتی ہے ـــــ

(رہبر کامل ص ۵۷ کے ذیل میں)

○ ـــــ فاروقی صاحب کا اس واقعہ کے ذیل میں یہ لکھنا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ مصنف کے خاندان کو تنقید کی بادِ صرصر کی تھپڑوں کا سامنا کرنا پڑا ہوگا ـــــ خود لکھ رہے ہیں ـــــ لَمْ اَجِدْہُ ـــــ اور پھر خود ہی لکھتے ہیں کہ ـــــ یہ واقعہ بعض سوانح نگاروں نے لکھا ہے ـــــ خیال رہے کہ یہ بھی ہو سکتا کہ کچھ نہ ہوا ہو ـــــ حکیم فاروقی نے محض کتاب میں نکھار پیدا کرنے کے لئے تزئین و تخریج فرمائی ہو۔ واللہ اعلم۔

جس دل میں بس چکی ہے محبت

جناب حکیم عبدالمجید صاحب نے جو رہبر کامل میں واقعہ نقل فرمایا ہے ـــــ جس پر ان کے صاحبزادے "جو مشربا اہل حدیث ہیں" نے ـــــ لَمْ ـــــ اَجِدْہُ ـــــ لکھا ہے ـــــ اسی واقعہ کو مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی حنفی نے اس طرح لکھا ہے۔ لکھتے ہیں۔

Marfat.com

جو حسین سے محبت رکھتا ہے

''ترمذی شریف'' میں روایت موجود ہے کہ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں ـــــ الٰہی حسین سے محبت کرنے والے سے محبت فرما ـــــ حسین اسباط میں سے ایک سبط ہے۔

حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین علیہ السلام سے بے حد محبت فرماتے تھے ـــــ جو حسین سے محبت کرتا ہے ـــــ

روایات میں آیا ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گلی سے گزرے تو وہاں ایک بچے کو پکڑا ـــــ اور اس کی پیشانی کو چوم کر گود میں اٹھالیا۔

صحابہ کرام نے عرض کی ـــــ یارسول اللہ! ہم نہیں جانتے کہ آپ نے اس بچے پر اس قدر شفقت اور نوازش کیوں فرمائی؟

آپ نے فرمایا ـــــ میں نے اس بچے کو ایک دن حسین کے ساتھ کھیلتے دیکھا ـــــ یہ اس کے پاؤں کی مٹی لے کر اپنی آنکھوں میں ڈال لیتا تھا ـــــ اور اس روز سے میں اس کے ساتھ محبت کرتا ہوں ـــــ اور کل قیامت کے دن اس کی اور اس کے والدین کی شفاعت کروں گا۔ (روضۃ الشہدا ص ۱۹۴ مطبوعہ خیابانِ بوذر تہران)

راقم الحروف نے ان تمام روایات واحادیث کے مفہوم کو سامنے رکھتے یوں عرض کیا ہے ـــــ

جس دل میں بس چکی محبت حسین کی
وہ جان لے کہ اس پہ ہے شفقت حسین کی

Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ دیا تو قاسم رضی اللہ عنہ واصغر رضی اللہ عنہ بھی دے دیئے
سب سے جدا ہے طرزِ سخاوت حسین کی
گو لاکھ بار شور مچاتے رہیں شریر
دل میں رہے گی یاد شہادت حسین کی
مخلوقِ کردگار، قیامت کے روز تک
روئے گی کرکے یاد مصیبت حسین کی
مانگوں خضر سے قطرۂ آبِ حیات کیوں
کافی ہے اِک نگاہِ عنایت حسین کی

حدیث نمبر (۱۱)

ابوالحسن والحسین

حضرت سودہ (ام المومنین) سلام اللہ علیہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں —— کہ حسن پیدا ہوئے تو میں نے حضور کے حکم کے مطابق حسن کو آپ کی خدمت میں پیش کیا —— آپ نے انہیں ایک سفید کپڑے کے ایک ٹکڑے میں لپیٹا —— اور وہ زرد کپڑا علیحدہ کر دیا —— جس میں صاحبزادے کو میں لپیٹ کر لائی تھی —— اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن ان کے منہ میں ڈالا —— پھر فرمایا —— علی کو بلاؤ، میں علی کو بلا لائی —— حضور علیہ السلام نے دریافت فرمایا —— اے علی! اس نومولود کا کیا نام رکھا ہے؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! —— اس کا نام جعفر (اپنے بڑے جعفر طیار کے نام پر) رکھا ہے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

Marfat.com

لَا وَلٰكِنَّهٗ حَسَنٌ وَ بَعْدَهٗ حُسَيْنٌ —— وَاَنْتَ اَبُو الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ——

نہیں بلکہ یہ حسن ہے —— اور اس کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا وہ حسین ہو گا —— اور تم ابوالحسن والحسین ہو (حسن و حسین کے باپ ہو) ——

(منتخب کنز العمال علی ہامش مسند امام احمد بن حنبل ج ۵ ص ۱۰۴ مطبوعہ دار صادر)

حدیث نمبر (۱۲)

حسین مجھ سے ہے

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں —— کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ اَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ

حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبوب رکھتا ہے، جو حسین سے محبت رکھے حسین اولاد میں سے ایک فرزند ارجمند ہے۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۲۱۸ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی —— ایضاً ص ۱۴۳۴ حدیث نمبر ۳۷۷۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان —— سنن ابن ماجہ ص ۱۴، مطبوعہ میر محمد کراچی اسد الغابۃ ج ۲ ص ۱۹ —— مسند امام احمد بن حنبل دار صادر، نور الابصار ص ۱۲۶)

حدیث نمبر (۱۳)

میں حسین سے ہوں

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ادب

Marfat.com

المفرد''—— کے حوالے سے حدیث شریف نقل کی ہے —— کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا ——

کہ حسین مجھ سے ہے —— اور میں اس (حسین) سے ہوں، جو حسین علیہ السلام سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا ——

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۲)

○ —— مندرجہ بالا حدیث —— (حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ) —— اور دوسری حدیث —— (حُسَیْنٌ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْہُ) —— کے معانی میں ارباب علم ودانش نے جو کلام فرمایا ہے —— اس کا خلاصہ یہ ہے —— کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس سے مقصد اپنے پیارے نواسے کے ساتھ کمالِ محبت والفت کا اظہار فرمانا ہے —— اس طرح کا انداز عرب میں مدتوں سے رائج چلا آتا ہے —— بلغائے عرب جب کسی سے اتحاد والفت اور قرب ومحبت کا شدت سے اظہار کرنا چاہیں تو کہتے ہیں —— (فُلَانٌ مِّنَّا وَنَحْنُ مِنْہُ) —— کہ فلاں ہم سے ہے —— اور ہم اس سے ہیں ——

○ —— اور جب وہ کسی سے نفرت —— اور قطع تعلقی کا اظہار پرزور اور شدید انداز میں کرنا چاہیں، تو پھر یوں کہتے ہیں —— (اَنَّنَا لَسْنَا مِنْہُ وَ لَیْسَ ھُوَ مِنَّا) —— یعنی ہم اس سے نہیں ہیں اور وہ ہم سے نہیں ہے —— اسی طرح کی ایک اور مثال —— اس حدیث قدسی میں ہے۔ جو حاسد اور کینہ پرور انسان کے متعلق ہے —— (اَنَّہٗ لَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ اَنَا مِنْہُ) —— بے شک وہ مجھ سے نہیں ہے اور میں اس سے نہیں ہوں —— اس حدیث میں بھی شدت سے نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔

Marfat.com

○ —— اسی مفہوم کی ایک اور دلیل، قرآن مجید کی سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۴۹ میں اس طرح ہے —— کہ حضرت طالوت جب اپنے لشکر کو لے کر باہر نکلے تو رستے میں ایک نہر پڑتی تھی —— آپ نے ان کے نظم وضبط اور جنگی استقامت کا امتحان لیتے ہوئے —— اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان جاری کیا —— کہ اے لشکریو! اللہ تعالیٰ تمہاری آزمائش کرنا چاہتا ہے —— اور سنو! —— (فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ) —— کہ تم میں سے جو اس ''نہر'' کا پانی پئے گا وہ مجھ سے نہیں ہے —— (یعنی وہ میرا نہیں ہے) ——

○ —— اس تحقیق کی روشنی میں اوپر درج دونوں حدیثوں سے شدید محبت، کمالِ اتصال —— اور کامل تعلق کے معنی ہی اخذ کئے جا سکتے ہیں —— اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بھی اسی امر کی طرف ہے —— کہ اے لوگو! مجھے حسین سے بے پناہ محبت ہے —— میرے اور اس کے درمیان انفکاک وجدائی اور باطنی دوری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا —— حسین میرا ہے اور میں حسین کا ہوں۔

○ —— بعض علماء نے حدیث شریف کے پہلے جز —— (حُسَيْنٌ مِّنِّیْ) —— کو مادی جہت —— اور دوسرے جز —— (وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ) —— کو معنوی جہت سے تعبیر کیا ہے ——

○ —— امام عالی مقام کے ساتھ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرطِ محبت کی وجوہات میں ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنی قدرتِ کاملہ سے جو قوتیں اور صلاحیتیں رسالت مآب کو ودیعت فرمائیں۔ منجملہ ان میں —— ایک سرکار علیہ السلام کا نبوت کی نظر سے آنے والے حالات وواقعات کا مشاہدہ فرمانا ہے —— جس کا قرآن وحدیث میں ثبوت موجود ہے۔

Marfat.com

○—— شہزادۂ گلگوں قباء علیہ السلام کا ارضِ کربلا پر اس کڑے امتحان میں ثابت قدم رہنا —— اور دین کی خاطر بچوں کی قربانیاں دینا —— پیاس کی شدت کو صبر و استقامت سے برداشت کرنا —— بھائیوں کو سر میدان آنکھوں کے سامنے کٹے ہوئے دیکھنا —— طاغوتی طاقتوں کے آگے سرنگوں نہ ہونا —— ان سب کارناموں کو سامنے دیکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا —— ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں'' —— بعید از قیاس نہیں۔

○—— ہوسکتا ہے مذکورہ اسلوب خوارج ونواصب —— اور آلِ رسول کے منکروں اور دشمنوں کے حلق سے نیچے نہ اتر سکے —— لیکن یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے —— کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امام حسین کی شہادت کی خبر قبل از وقت پہنچ چکی تھی —— اور آپ نے اس جگہ کا مشاہدہ بھی فرمایا —— اور اسی بناء پر سرکار علیہ السلام نے شدت کے ساتھ محبت کا اظہار فرمایا ——

○—— اہل فہم ودانش اس امر سے بھی واقف ہیں کہ اس حدیث مبارکہ میں ایک طرح کی تنبیہ وفہمائش اور تلقین ونصیحت بھی ہے کہ خبردار! جس نے میرے اس بیٹے کو دکھ پہنچایا، اس ظالم نے مجھے اذیت دی —— کیونکہ —— حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

○—— ہم سوال کرتے ہیں یزید اور ان کے بے رحم طرف داروں اور حامیوں سے —— جو اس کو حق پر سمجھتے ہیں کہ کربلا کی تپتی ہوئی ریت پر حسین علیہ السلام اور اس کے بچوں کو کس کے ایماپر ذبح کیا گیا —— اور حسین سے کس کی ملوکیت وآمریت کو خطرہ تھا۔

○—— مسلمانوں پر شرک وبدعت کے فتوے صادر کرنے والو! حسین سے دشمنی

Marfat.com

منافقت کی کھلی ہوئی علامت ہے —— اور خبث باطن کی واضح ترین نشانی ہے —— اور در پردہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین سے بغاوت ہے —— اگر ایمانی حلاوتوں سے محظوظ ہونا چاہتے ہو تو اپنے دلوں میں امام حسین علیہ السلام کی محبت پیدا کرو —— تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کے محبوب کی چشم رحمت وا ہو اور قیامت کے دن جامِ کوثر کی لذتوں سے مسرور ہو سکو! مودّت کرو حسین سے جس کو ——

بخشا تھا نور، حق نے ہر اک خوش صفات کو
ہوتا تھا دن، جو گھر سے نکلتے تھے رات کو

حدیث نمبر (۱۴)

نواسے کے قدم نانا کے سینے پر

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب —— ''الادب المفرد'' —— میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے —— فرماتے ہیں —— میرے ان دونوں کانوں نے سنا —— اور ان دونوں آنکھوں نے دیکھا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے حضرت امام حسن یا —— امام حسین [1] صلوات اللہ علیہما کی دونوں ہتھیلیوں کو پکڑا اور (امام حسین) کے دونوں قدم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں پر تھے۔

وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِرْقَهْ ——

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چڑھ آ۔

راوی کہتے ہیں کہ امام حسین چڑھے:

---

[1] دیگر کئی کتب احادیث میں صرف امام حسین کا ذکر ہے۔

Marfat.com

حَتّٰی وَضَعَ قَدَمَیهِ عَلٰی صَدْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ ——

یہاں تک کہ انہوں نے اپنے قدموں کو مصطفیٰ کریم کے سینے پر رکھ دیا ——

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— حسین اپنے منہ کو کھولو! —— پھر سرکار علیہ السلام نے ان کا بوسہ لیا —— اور پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

اَللّٰھُمَّ اَحِبَّہٗ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ

اے اللہ! اسے محبوب رکھ، میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

(الادب المفرد (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) ص ۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حدیث نمبر (۱۵)

بقہ کی آنکھ

جناب امام عبدالرؤف مناوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق'' —— میں حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے۔

حُزُقَّۃُ حُزُقَّۃُ تَرَقَّ عَیْنَ بَقَّۃَ

اے چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے والے بقہ کی آنکھ چڑھ آ ——

(کنوز الحقائق علی ہامش الجامع الصغیر ص ۱۱۸)

○ —— امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے —— دوسرے مقام پر یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔

تَنَقَّ وَ تَرَقَّ عَیْنَ بَقَّۃَ

(میرے سینے پر) چڑھ آ بقہ کی آنکھ! (ایضاً ص ۱۱۰)

Marfat.com

○— حُزُقَّة:

چھوٹے چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنے والے کو کہتے ہیں۔

○— بَقَّة:

منجد میں بقہ کے بارے میں لکھا ہے۔

جِنْسُ حَشَرَاتٍ مِّنْ فَصِيْلَةِ بَقِّيَاتٍ تَمْتَصُّ دَمَ الْاِنْسَانِ —

یہ حشرات الارض کی جنس میں (ایک نہایت چھوٹا سا کیڑا ہے) جو انسان کا خون چوستا ہے۔

○— بعض کتب میں اسے ایک نہایت چھوٹا سا اڑنے والا کیڑا لکھا ہے۔ جاندار چیزوں میں سب سے چھوٹی آنکھ اس کی ہے — اس سے چھوٹی آنکھ کسی جاندار کی نہیں ہے۔

○— بعض نے اس کا ترجمہ — ''پسو'' — کیا ہے — کیونکہ سب سے چھوٹی آنکھ اسی کی ہوتی ہے۔

○— اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جانداروں میں سب سے چھوٹی آنکھ سے تشبیہ دے کر محبت کا اظہار فرمایا — ذرا اس منظر کی طرف تصور کی آنکھ سے دیکھیں کہ — الم نشرح — کے سینے کا مقام و مرتبہ کتنا بلند ہے — اس سینے میں ایک دل ہے — اور اس دل میں پھوٹنے والے انوار و تجلیات کا اندازہ لگانا، جب انسانی فکر کے بس کی بات نہیں، تو پھر اس سینے پر قدم جما کر کھڑے ہونے والے مہمانِ کربلا کی عظمتوں — ہمتوں اور بلندیوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔

Marfat.com

حدیث نمبر(۱۶)

اولادِ رسول

جنابِ عاصم بن مہدلہ کا بیان ہے —— کہ ایک دن کچھ لوگ حجاج بن یوسف کے پاس جمع تھے —— دورانِ گفتگو سیدنا امام حسین علیہ السلام کا ذکر چھڑ گیا —— تو اس پر حجاج نے کہا۔

لَمْ یَکُنْ مِّنْ ذُرِّیَّۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کہ حسین نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد نہیں ——

اس وقت اس مجلس میں حضرت یحییٰ بن یعمر موجود تھے —— انہوں نے حجاج کی یہ بات سن کر فوراً کہا۔

کَذَبْتَ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ —— اے امیر تو نے جھوٹ بولا ہے۔

حجاج نے یہ بات سن کر غصے میں آ کر کہا —— کہ جو تو نے بات کی ہے —— اس کی کوئی بین اور مصدقہ دلیل قرآنِ مجید سے پیش کر —— ورنہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا —— جنابِ یحییٰ بن یعمر نے کہا —— قرآنِ پاک میں ارشادِ خداوند ہے:

وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ط وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ○ وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی وَاِلْیَاسَ ط کُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ○ ——

(پارہ ۷ سورۂ انعام آیت ۸۴-۸۵)

اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی نوازا تھا —— یوں ہی ہم نیکو کاروں کو جزا دیا کرتے ہیں ——

Marfat.com

اور ذکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس یہ سب لوگ صالحین میں سے تھے۔"
اللہ تعالیٰ کے پاک کلام سے دلیل پیش کرتے ہوئے حضرت یحییٰ بن یعمر نے فرمایا۔

فَاَخْبَرَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ عِیْسٰی مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ آدَمَ بِاُمِّہٖ ——— وَالْحُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ بِاُمِّہٖ ———

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام اپنی ماں جنابِ مریم کی وجہ سے آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں ——— اور حسین بن علی علیہما السلام بھی اپنی ماں فاطمۃ الزہراء کی وجہ سے مصطفیٰ کریم کی اولاد ہیں۔

(السنن الکبریٰ (امام بیہقی) مطبوعہ نشر السنہ بیرون بوہر گیٹ ملتان ——— المستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۶۴۔ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

○ ——— جناب یحییٰ بن یعمر نے قرآن مجید کی آیت سے یہ بات ثابت کی کہ ——— سیدنا امام حسین علیہ السلام کو اولادِ رسول کہنا قرآنی ارشاد و اسلوب کے مطابق درست ہے اور اس دلیل کے سامنے حجاج بن یوسف کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑا ——— اور یہ امر بھی اظہر من الشمس ہے ——— کہ حجاج بن یوسف آلِ پیغمبر اور بنو ہاشم کی دشمنی میں بہت زیادہ مشہور تھا ——— اور اس کے ظلم و جور کی داستانیں بہت طویل بھی ہیں اور خون آلود بھی۔

جب اتنا بڑا ظالم اور دشمن آلِ رسول اس چیز کو تسلیم کر رہا ہے تو پھر مختلف فتنوں اور خون ریز فسادات کو جنم دینے والے اس موجودہ دور کے خارجیوں نے کیوں واویلا مچا رکھا ہے ——— سیّدہ خیر النساء سلام اللہ علیہا کی اولاد کو ——— اولادِ رسول کہنے والوں پر کیوں

Marfat.com

فتوؤں کے تیر برسا رہے ہیں۔اہل حق کے نزدیک یہ لوگ حجاج بن یوسف سے کہیں زیادہ ظالم، ستم شعار اور بے رحم تصور کئے جاتے ہیں۔

○ —— جب یہ بات قرآنِ کریم سے ثابت ہو چکی ہے —— کہ اولادِ سیّدہ زہراء سلام اللہ علیہا —— اولادِ رسول ہے —— تو پھر امت رسول پر ان کی تعظیم ضروری ہے —— اور ان کی مودّت فرض ہے —— اور جو اولادِ رسول اللہ سے نفرت کرتا ہے —— اور آخری حد تک دشمنی اور بغض رکھتا ہے —— خواہ وہ علامہ ہو —— یا شیخ الحدیث والتفسیر ہو —— جو بھی ہو —— اسے رسول مکرم کا وفادار اُمتی نہیں کہا جا سکتا —— بے ادب اور گستاخ لوگوں کے لئے چند حکایات بیان کی جاتی ہیں اس امید پر کہ شاید ان کو راہِ ہدایت نظر آنے لگے۔

کمانِ رسول:

جنابِ احمد بن فضلویہ زاہد —— اپنے وقت کے ماہر تیر انداز تھے، وہ فرماتے تھے۔

مَا مَسَسْتُ الْقَوْسَ بِيَدِىْ اِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ مُنْذُ بَلَّغَنِىْ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْقَوْسَ بِيَدِهٖ ——

کہ میں نے اس کمان کو کبھی بے وضو ہاتھ نہ لگایا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک میں رہی تھی ——

(شفاء شریف (قاضی عیاض) ج ۲ ص ۵۹ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور)

امام مالک کا ادب:

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کی عزت وعظمت اور احترام کا اس قدر خیال رکھتے تھے —— کہ آپ مدینہ شریف میں سواری پر سوار ہو کر نہ چلتے تھے —— ہمیشہ پیدل چلنے کو ترجیح دیتے تھے —— اور فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

اَسْتَحْيِیْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَطَأ تُرْبَةً فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ بحا فر دابة ـــــ

کہ میری غیرت وحمیت یہ گوارا نہیں کرتی کہ مقدس زمین کو جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استراحت فرما ہیں ـــــ اسے سواری کے جانوروں کے سموں سے پامال کروں ـــــ

(الشفاء (قاضی عیاض اندلسی) ج ۲ ص ۴۴ مطبوعہ عبدالتواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ادب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ معمول تھا۔

وَاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى مَقْعَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلٰى وَجْهِهٖ ـــــ

''حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے منبر شریف کے اس مقام پر جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوتے تھے، وہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہاتھ رکھتے پھر اپنے چہرے پر ملتے تھے۔''

(ایضاً بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی)

خالد بن ولید کی ٹوپی:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں حضور علیہ السلام کے چند بال مبارک تھے اتفاقاً وہ ٹوپی کسی جہاد میں گر گئی۔ حضرت خالد اس ٹوپی کو اٹھانے کی کوشش میں لگ گئے، جس کی وجہ سے چند صحابہ بھی شہید ہو گئے ـــــ بعد میں لوگوں نے اس امر کی ان سے شکایت کی ـــــ کہ ایک معمولی سی ٹوپی کے لئے یہ سب کیوں کیا ـــــ آپ نے فرمایا ـــــ ذاتی طور پر اس ٹوپی کی کوئی اہمیت نہ تھی ـــــ لیکن اس میں ایک بہت بڑی نعمت تھی،

Marfat.com

کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک تھے۔

اور اس حصول وقلاس میں دو چیزیں پنہاں تھیں ـــــ وہ یہ کہ ـــــ

لِئَلَّا اُسۡلَبَ بَرَکَتَهَا وَ تَقَعَ فِیۡ اَیۡدِی الۡمُشۡرِکِیۡنَ

کہ وہ ٹوپی کفار ومشرکین کے ہاتھ نہ لگ جائے ـــــ اور دوسری یہ کہ میں ان مبارک بالوں کی برکتوں سے محروم نہ ہو جاؤں۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ج ۲ص ۵۹۔ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ پشاور سن اشاعت ۱۹۹۵ء)

(ایضاً ـــ ج ۲ص ۴۴ مطبوعہ عبد التواب اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان پاکستان)

سر کے بال:

جناب صفیہ بنت نجدہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابومحذورہ کے سر کے اگلے حصہ کے بال اس قدر لمبے تھے کہ اگر بیٹھ کر ان کو کھولتے تو وہ زمین سے لگ جاتے تھے ـــــ کسی نے آپ سے کہا کہ آپ ان کو کٹواتے کیوں نہیں ـــــ تو آپ نے جواب دیا ـــــ کہ ان سے ایک یادگار وابستہ ہے۔

لَمۡ اَکُنۡ بِالَّذِیۡ اَحۡلِقُهَا وَقَدۡ مَسَّهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ ـــــ

ان (بالوں) کو کس طرح کٹوا سکتا ہوں جن بالوں کو حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے مس کیا ہے ـــــ (ایضاً)

دعوتِ فکر:

دعوتِ فکر ہے ان لوگوں کے لئے جو آلِ رسول کی توہین کرتے ہیں ـــــ مندرجہ بالا روایات پر وہ لوگ بھی غور کریں جو یزید کے حامی ہیں ـــــ اور امام حسین کو باغی کہتے ہیں ـــــ اور حسنین کریمین کے بغض میں اندھے ہو چکے ہیں ـــــ دعوتِ فکر ہے ان علماء کے

Marfat.com

لئے جن کے دماغ حسد کے بخار سے ناکارہ ہو چکے ہیں ـــــ دعوتِ فکر ہے ان مبلغین کے لئے جن کے سینوں میں نفاق ونفرت کی آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں ـــــ دعوت فکر ہے ان کے لئے جولوگ پنجتن پاک کا نام سن کر مشتعل ہو جاتے ہیں۔

○ ـــــ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ادب دیکھیں کہ جس جگہ پر حضور علیہ السلام قدم رکھتے تھے اس مقام پر ہاتھ لگا کر اپنے چہرے پر پھیرتے تھے ـــــ اور امام مالک مدینہ منورہ کی پاکیزہ گلیوں میں سواری پر سوار نہ ہوتے تھے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بال مبارک حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹوپی کے اندر بطور تبرک ـــــ بخیے لگا کر سنبھال رکھے تھے ـــــ اور جناب ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے زندگی بھر وہ بال نہ کٹوائے جن پر رسول اللہ کا ہاتھ لگا تھا ـــــ یہ سب کچھ رسول کریم کے ساتھ نسبتوں کی بنا پر تھا ـــــ اور رہے گا ـــــ

○ ـــــ حسین! وہ عظیم ہستی ہے جو خونِ رسول ہے ـــــ محبوبِ خدا کا بیٹا ہے ـــــ علی کا لختِ جگر ـــــ زہراء کا نورِ نظر ہے ـــــ نماز کی حالت میں رسولِ رحمت پر سواری کرنے والا ہے ـــــ حسین کے خون میں لعابِ رسول شامل ہے ـــــ حسین وہ محبوب رسول ہے جس کو اللہ تعالیٰ کا پیارا حبیب اپنی گود میں بٹھا کر چومتا تھا ـــــ اس حسین کے ذکر سے روکتے ہو ـــــ جس نے نیزے کی نوک پر تلاوت کی بقول معین بے کساں ـــــ ایمان کی بنیادوں کو مستحکم کرنے والا ہے۔ اے دشمنانِ اولادِ رسول! ـــــ تم تو ابن سعد سے بھی آگے نکل گئے ہو ـــــ

سعد کی اولاد آ پہنچی ہے نیزے تان کر
آیئے ہم بھی لگائیں آج دربارِ حسین

Marfat.com

جھک نہیں سکتا نشانِ حیدری زیرِ فلک
محو ہو سکتے نہیں دنیا سے آثارِ حسین
عصرِ حاضر کے یزیدوں کو سناتے جایئے
ڈھال کر اشعار کے سانچہ میں اذکارِ حسین
عام مل جاتی ہے ہر نگری میں اولادِ یزید
شاذ و نادر لوگ ہوتے ہیں طرف دارِ حسین

(شورش کاشمیری)

حدیث نمبر (۱۷)

محبوب ترین ہستی

جناب اسماعیل بن رجاء نے اپنے باپ سے روایت بیان کی ہے —— کہ میرے والد نے فرمایا —— کہ میں مسجد نبوی کے ایک کونے میں بیٹھا تھا جس میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ —— اور جنابِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے —— فرماتے ہیں کہ وہاں سے حضرتِ امام حسین کا گزر ہوا —— تو آپ نے اہل مجلس کو گزرتے ہوئے سلام کیا —— اہل مجلس نے ان کے سلام کا جواب دیا —— اور حضرت عبداللہ بن عمرو ان کے فارغ ہونے تک خاموش رہے —— پھر اس کے بعد انہوں نے بلند آواز سے کہا —— وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ —— پھر آپ نے حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ——

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَحَبِّ اَھْلِ الْاَرْضِ اِلٰی اَھْلِ السَّمَآءِ

کیا میں تجھے اس ہستی کی خبر نہ دوں جو زمین والوں ۔ سے لے کر آسمان والوں

Marfat.com

Marfat.com

محبوب ترین ہستی ہیں — امام پاک نے فرمایا —

فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ قَاتَلْتَنِيْ وَاَبِيْ يَوْمَ صِفِّيْنَ فَوَاللّٰهِ لَاَبِيْ كَانَ خَيْرًا مِّنِّيْ —

صفین کے دن میرے باپ کے ساتھ لڑائی پر تمہیں کس چیز نے آمادہ کیا — خدا کی قسم میرا باپ مجھ سے یقیناً بہتر ہے —

حضرت عبداللہ عرض کرنے لگے — ایسا ہی ہے لیکن میرے والد جناب عمرو بن عاص نے حضور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میری شکایت کرتے ہوئے عرض کیا — یا رسول اللہ! — عبداللہ رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھتا ہے — حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

يَا عَبْدَ اللّٰهِ! صَلِّ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ وَاَطِعْ عَمْرًا

اے عبداللہ! نماز بھی پڑھ — اور سو بھی (یعنی آرام بھی کر) روزہ بھی رکھ — اور افطار بھی کر اور (اپنے باپ) عمرو کی اطاعت بھی کر۔

فرماتے کہ صفین کے دن میرے والد نے مجھے قسم دی، اس لئے میں میدان میں تو آ گیا لیکن اللہ کی قسم میں نے نہ تلوار میان سے باہر نکالی — اور نہ تیر چلائے — اور نہ نیزہ زنی کی —

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (ابن اثیر) ج ۳ ص ۲۳۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان)

امام عالی مقام حسین علیہ السلام زمین سے لے کر آسمان تک ایک عظیم اور محبوب ترین ہستی ہیں — یہ کوئی عام بات نہیں۔ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ان کا یہ مقام ہے — محبت سے بطورِ عقیدہ، اس بات کا کھلے عام اعلان فرمارہے

Marfat.com

ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آپ بردباری میں یکتائے روزگار ــــ بلندیوں کا آسمان اور عظمتوں کا مینار ہیں ــــ آپ کی قربانیوں نے کائنات ارضی میں حریت کے علم گاڑ دیئے ــــ آزادی کا ایک نیا تصور دیا ــــ مظلوموں کو سر اٹھانے کا حوصلہ دیا ــــ ملوکیت اور آمریت کی چکی میں پسنے والوں کو ہمت کے بادہ سے سرشار کیا ــــ اور کمزوروں کو طوفانِ ستم سے ٹکرانے کا طریقہ بتایا۔

حدیث نمبر (۱۸)

سخی حسین

امام رازی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ''تفسیر کبیر'' میں ــــ سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۳۱ ــــ کے ضمن میں ایک روایت بیان فرمائی ہے ــــ کہ ایک اعرابی حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ــــ اور آپ کو سلام پیش کیا ــــ پھر اپنی ضرورت کے لئے سوال کیا ــــ اور عرض کرنے لگا ــــ کہ آپ کے جد امجد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میں نے فرماتے ہوئے سنا ہے ــــ کہ جب تمہیں کوئی ضرورت و حاجت پیش آئے تو چار شخصوں میں سے کسی ایک سے سوال کرو۔

اِمَّا عَرَبِیٌّ شَرِیْفٌ ــــ اَوْ مَوْلًی کَرِیْمٌ ــــ اَوْ حَامِلُ الْقُرْآنِ ــــ اَوْ صَاحِب وَجْهٍ صَبِیْحٍ ــــ

شریف عربی سے (عالی خاندان) ــــ یا سخی دوست سے ــــ یا ــــ حامل قرآن (وہ حافظ جو قرآنی علوم سے واقفیت رکھتا ہو) سے یا خوبصورت چہرے والے سے ــــ

Marfat.com

اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد — اس اعرابی نے عرض کیا — کہ تمام عرب نے شرافت آپ کے نانا پاک کی وجہ سے حاصل کی ہے — سخاوت آپ لوگوں کی عادت وخصلت ہے — اور جہاں تک قرآنِ مجید کا تعلق ہے تو وہ آپ حضرات کے گھروں میں نازل ہوا — رہی حسین کے چہرے کی بات — تو میں نے آپ کے جدامجد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔

اِذَا اَرَدْتُّمْ اَنْ تَنْظُرُوْا اِلَیَّ فَانْظُرُوْا اِلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ —

کہ جب تم مجھے دیکھنا چاہو تو حسن اور حسین علیہما السلام کی طرف دیکھو!

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ تیری حاجت کیا ہے؟ — اعرابی نے اپنی حاجت زمین پر لکھ دی — اس پر امام حسین نے فرمایا — کہ میں نے اپنے باپ علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر آدمی کی قدر و قیمت اس کے اچھے انداز سے کئے ہوئے کلام کے مطابق ہے، اور میں نے اپنے نانا جان سے سنا ہے۔

اَلْمَعْرُوْفُ بِقَدْرِ الْمَعْرِفَةِ

آدمی کی پہچان اس کے علم کے اندازے سے ہی ہوتی ہے —

لہٰذا میں تجھ سے تین مسائل دریافت کرتا ہوں — اگر تو نے ایک سوال کا ٹھیک جواب دیا — تو میں تجھے اپنے پاس موجود مال کا تیسرا حصہ عطا کروں گا — اور اگر تو نے دو کا صحیح جواب دیا تو میں تجھے اپنے پاس مال کا دو تہائی دوں گا — اور اگر تینوں سوالوں کا جواب ٹھیک دیا تو میرے پاس موجود سارا مال تیرا ہے — اور امام پاک نے وہ تھیلی جو درہم و دینار سے بھری ہوئی تھی، اٹھائی جس پر عراق کی مہر لگی ہوئی تھی — اعرابی

Marfat.com

نے عرض کیا حضور! سوال ارشاد فرمائیں ـــــ اور ساتھ ہی ـــــ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ـــــ کا ورد کیا ـــــ اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد چاہی ـــــ امام حسین نے فرمایا ـــــ کون سا عمل افضل ہے؟ ـــــ اعرابی نے عرض کیا ـــــ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ ـــــ اللہ پر ایمان لانا ـــــ امام نے فرمایا۔

فَمَا نَجَاۃُ الْعَبْدِ مِنَ الْھَلَکَۃِ ؟ ـــــ بندے کی ہلاکت سے نجات کس چیز میں ہے ـــــ اعرابی نے عرض کیا۔

اَلثِّقَۃُ بِاللّٰہِ ـــــ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ میں ہے۔

امام نے فرمایا ـــــ آدمی کو کون سی چیز زینت بخشتی ہے؟

اعرابی بولا ـــــ عِلْمٌ مَّعَہٗ حِلْمٌ ـــــ ''ایسا علم جس کے ساتھ بردباری ہو''

امام حسین نے فرمایا ـــــ فَاِنْ اَخْطَاہُ ذٰلِکَ؟ ـــــ اگر وہ اسے نہ پاسکے تو؟

(یعنی اگر اس کے پاس یہ دونوں علم اور حلم نہ ہوں تو پھر؟) ـــــ اعرابی نے عرض کیا۔

فَمَالٌ مَّعَہٗ کَرَمٌ ـــــ وہ مال جس کے ساتھ سخاوت ہو امام نے فرمایا۔ اگر یہ بھی اس کے پاس نہ ہو تو؟ ـــــ اعرابی نے عرض کیا۔

فَفَقْرٌ مَّعَہٗ صَبْرٌ ـــــ وہ فقر و تنگ دستی جس کے ساتھ صبر ہو۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا، اگر یہ بھی اس کے پاس نہ ہو تو پھر؟ اعرابی بولا۔

فَصَاعِقَۃٌ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ فَتُحْرِقُہٗ

اور پھر بجلی ہے جو آسمان سے گرے اور اسے جلا کر راکھ کر دے ـــــ

اعرابی کی یہ آخری بات سن کر امام مسکرائے ـــــ اور دولت کی بھری ہوئی

Marfat.com

تھیلی اس کی طرف پھینک دی ——

(التفسیر الکبیر (امام رازی رحمۃ اللہ علیہ) ج ۲ ص ۱۹۸ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت۔ لبنان)

اوپر درج روایت میں امام حسین علیہ السلام کی سخاوت اور سوال کرنے والے اعرابی رضی اللہ عنہ جن کا نام —— ''امام رازی'' —— نے درج نہیں فرمایا —— اور روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اعرابی، صحابی رسول ہیں —— اور ان کے حسن سوال نے حضرت امام کو محظوظ و مسرور کیا —— آپ نے دراہم و دنانیر سے بھری ہوئی تھیلی سائل کو خوش ہو کر عطا کر دی۔

آپ کے جود و سخا کے تذکرے سے زمانہ واقف اور تاریخ شاہد ہے —— لیکن رسول اللہ کی آل و عزت کے دشمنوں نے کتابوں میں لکھا ہے کہ معرکۂ کربلا کے بغیر اگر کوئی حسین علیہ السلام کا کارنامہ ہے تو سامنے لاؤ —— ان دین کے دشمنوں اور عقل کے اندھوں کو اہل بیت رسول کے کارنامے اس لئے نظر نہیں آتے —— کہ ان کی آنکھوں میں ناصبیت کا موتیا اترا ہوا ہے —— اور ان تفرقہ پردازوں کی ریشہ دوانیوں نے ملت اسلامیہ کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔

حدیث نمبر (۱۹)

آسمانی روشنی میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے —— فرماتے ہیں۔

وَكَانَ يُحِبُّهٗ حُبًّا شَدِيْدًا

اور حضور علیہ السلام ان سے شدید محبت فرماتے تھے ——

Marfat.com

فرماتے ہیں —— کہ امام حسین نے کہا —— اَذْهَبُ اِلٰى اُمِّیْ —— کہ میں اپنی ماں کے پاس جاتا ہوں —— حضرت ابو ہریرہ نے عرض کیا۔

اَذْهَبُ مَعَهٗ —— کہ میں صاحبزادے کے پاس جاؤں —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نہیں۔

فَجَآءَتْ بَرْقَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَمَشٰى فِیْ ضَوْئِهَا حَتّٰى بَلَغَ ——

پس آسمان سے بجلی چمکی جس کی روشنی میں آپ چلے یہاں تک کہ اپنی والدہ سیّدہ زہراء کے پاس پہنچ گئے۔

(مجمع الزوائد (امام ہیثمی) ج ۹ ص ۱۸۹ مطبوعہ مؤسستہ المعارف بیروت۔ لبنان —— ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۲ مطبوعہ مصر)

رات کے اندھیرے میں آسمانی بجلی کا چمک چمک کر رستے کو روشن کرنا —— امام حسین کے لئے تھا —— جس ہستی کے رستے پر روشنیاں بکھیرنے کے لئے دست قدرت کارفرما ہو —— اس شہزادۂ رسول کی عظمتوں کا کون ہے جو اندازہ لگا سکے ——

حدیث نمبر (۲۰)

پانی میٹھا ہو گیا

جناب ابوعون سے روایت ہے —— کہ جب امام حسین علیہ السلام مکہ معظّمہ جانے کے ارادے سے مدینہ منورہ سے نکلے تو آپ کا ابن مطیع پر گزر ہوا —— جب وہ اپنا کنواں کھود رہے تھے —— انہوں نے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا ——

اَیْنَ فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ

میرے ماں، باپ آپ پر قربان، کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ ——

آپ علیہ السلام نے فرمایا مکہ معظّمہ جانے کا ارادہ رکھتا ہوں —— وہاں سے کچھ

Marfat.com

دوستوں نے آنے کے لئے لکھا ہے —— جناب ابن مطیع رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ——

اِنِّیْ فِدَاكَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ مَتِّعْنَا بِنَفْسِكَ وَلَا تَسِرْ اَلَیْهِمْ

بے شک میرے ماں باپ آپ پر فدا، آپ ہمیں اپنی ذات پاک سے نفع پہنچائیں اور مکہ والوں کی طرف تشریف نہ لے جائیں!

آپ نے انکار فرمایا —— تو ابن مطیع نے عرض کیا ——

اِنَّ بِئْرِیْ هٰذِهٖ قَدْ رَشَحَتْهَا

میرے اس کنویں سے بوند بوند پانی پھوٹ رہا ہے اور آج کا دن ڈول سے پانی نکالنے کا ہے ——

فَلَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ لَنَا فِیْهَا بِالْبَرَكَتِ

آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔

حضرت امام عالی مقام نے فرمایا —— اس کنویں کا پانی لاؤ —— ڈول سے پانی نکال کر آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ مَضْمَضَ ثُمَّ رَدَّهٗ فِی الْبِئْرِ فَاَعْذَبَ وَاَمْهٰی ——

آپ نے اس سے پیا، پھر کلی کی اور کلی والا پانی کنویں میں واپس ڈال دیا اور کنویں کا پانی میٹھا بھی ہو گیا اور زیادہ بھی ہو گیا ——

(الطبقات الکبریٰ (ابن سعد) ج ۵ ص ۱۴۴ مطبوعہ دار صادر بیروت)

مندرجہ روایت سے امام حسین علیہ السلام کی ایک کرامت کو بیان کیا گیا ہے ——

عرب میں پانی کی قلت ہے —— اور ارضی مرکبات و نمکیات کی وجہ سے عموماً پانی کھاری نکلتا ہے —— جناب ابن مطیع کے دعا کرانے کا مقصد یہ تھا کہ پانی میٹھا بھی ہو —— اور

Marfat.com

زیادہ بھی ہوا اور ان کی دونوں مرادیں پوری ہوئیں۔

فیض و کرم کا چشمۂ جاری حسین ہیں
باغِ عطا کی فصل بہاری حسین ہیں

حدیث نمبر (۲۱)

جنتی حسین

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ——— فرماتے ہیں ——— کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ سَرَّهٗ یَنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْیَنْظُرْ اِلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ ———

جسے اہل جنت میں سے کسی کو دیکھنا اچھا لگتا ہو تو وہ حسین بن علی کو دیکھ لے ———

(مجمع الزوائد (امام ہیثمی) ج۹ ص۱۹۰ مطبوعہ موسسۃ المعارف)

حدیث نمبر (۲۲)

حسین کا جسم

جنابِ محمد بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ——— فرماتے ہیں۔

کَانَ جَسَدُ الْحُسَیْنِ شِبْهَ جَسَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ (وَ آلِهٖ) وَسَلَّمَ

امام حسین (علیہ السلام) کا جسم مبارک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

Marfat.com

جسم مبارک سے مشابہ تھا۔ (مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۸۸ مطبوعہ ایضاً)

حسین ، حسن کا عالَم، حسین، عکس رسول

حسین شاہِ شہیداں، حسین ابن بتول

حدیث نمبر (۲۳)

گردن کے ساتھ چمٹ گئے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں —— کہ حسین دوڑتے ہوئے آئے۔

يُصَلِّىْ فَالْتَزَمَ عُنُقَ رَسُوْلِ اللهِ فَقَامَ بِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَمْ يَزَلْ مُمْسِكُهَا حَتّٰى رَجَعَ

حضور علیہ السلام نماز ادا فرما رہے تھے کہ امام حسین آ کر آپ ﷺ کی گردن کے ساتھ چمٹ گئے۔ پس آپ ان کے لئے کھڑے ہو گئے اور اپنے ہاتھ مبارک سے انہیں تھام لیا، اور آپ ﷺ نماز سے رُکے رہے۔ یہاں تک کہ وہ لوٹ گئے —— (مجمع الزوائد ج ۹ ص)

حدیث نمبر (۲۴)

سجدہ لمبا کر دیا

اسی سلسلہ کی ایک اور روایت —— امام غزالی نے احیاء العلوم میں نقل فرمائی ہے۔

جو حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔

Marfat.com

اِذْ جَاءَهُ الْحُسَيْنُ فَرَكِبَ عُنُقَهُ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ بِالنَّاسِ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ ـــــ

کہ امام حسین علیہ السلام ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور سجدے کی حالت میں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن پر سوار ہو گئے، تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ سجدہ لمبا کیا۔ حتیٰ کہ لوگوں نے یہ گمان کیا کہ کوئی نیا امر رونما ہو گیا ہے ـــــ

جب سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پوری فرمائی ـــــ تو لوگوں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا۔

قَدْ اَطَلْتَ السُّجُوْدَ يَا رَسُوْلَ اللهِ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ قَدْ حَدَثَ اَمْرٌ ـــــ

یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے سجدہ بہت لمبا کیا ہے حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی نیا امر رونما ہو گیا ہے ـــــ

تو اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

اِنَّ ابْنِىْ قَدِ ارْتَحَلَنِىْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَاجَتَهُ ـــــ

بے شک مجھ پر میرا بیٹا (حسین) سوار ہو گیا تھا تو میں نے یہ مناسب نہ سمجھا، کہ اسے جلدی سے اتار دوں، یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت و چاہت اور شوق کو پورا کر لے ـــــ

(احیاء العلوم (امام غزالی) ج ۲ ص ۲۲۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ـــــ ینابیع المودۃ ج اول

Marfat.com

ص ۱۶۵ مطبوعہ بیروت، لبنان)

○—— اوپر درج حدیث مبارکہ سے جو امر نکھر کے سامنے آیا وہ یہ ہے سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جنابِ امام حسین علیہ السلام سے بے پناہ محبت ہے —— اور سجدہ لمبا کرنے میں بھی ایک طرح کی شفقت ومحبت ہے کہ بچہ کہیں گر کر دل افتادہ نہ ہو —— چونکہ نگاہِ نبوت سے حسین علیہ السلام پر مصائب وآلام کے ٹوٹنے والے پہاڑوں کے مناظر اوجھل نہ تھے —— اس لئے بھی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے سے ٹوٹ کر محبت فرمائی۔ اُمت مسلمہ پر لازم ہے کہ شہزادۂ رسول کی اپنے دلوں میں محبت وعقیدت پیدا کریں ——

○—— جو لوگ حسین علیہ السلام کے مقابلے میں، یزید لعین کے حامی ہیں۔ ان کا دین وایمان غیر مکمل ہے —— تکمیل ایمان کے لئے ضروری ہے کہ سیدنا امام حسین علیہ السلام کو محسن انسانیت تسلیم کر کے دل میں بسا کر سنت نبوی کی پیروی کی جائے۔

حدیث نمبر (۲۵)

حسنین کی کشتی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے —— فرماتے ہیں —— کہ ایک مرتبہ حسنین کریمین حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کشتی لڑ رہے تھے —— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمانے لگے —— هِنَّ يَا حَسَنُ —— یعنی اے حسن ہمت ولگن سے کشتی لڑو! (مطلب امام حسن کی حوصلہ افزائی فرمانا تھا) —— سیّدہ فاطمہ زہراء بتول سلام اللہ علیہا نے عرض کیا —— یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

لَمْ تَقُوْلُ هِنَّ يَا حَسَنُ ——

Marfat.com

آپ ایسا کیوں فرمارہے ہیں کہ اے حسن ہمت سے لڑو۔

(یعنی آپ حسن کی ہمت بڑھا رہے ہیں، جبکہ حسن بڑے اور حسین چھوٹے ہیں، ان کی ہمت بڑھانی چاہئے) —— حضور نے فرمایا۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ هِنَّ یَا حُسَیْنُ

بے شک جبریل علیہ السلام —— ہن یا حسین —— کہہ رہے ہیں ——

(یعنی جبریل، حسین کی طرف ان کی ہمت بندھا رہے ہیں)

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۴)

حدیث نمبر (۲۶)

دوسری روایت

حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں —— کہ ایک دفعہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں کشتی لڑ رہے تھے —— کہ اسی اثناء میں حضرت امام علی کرم اللہ وجہہ —— حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوئے —— تو کیا دیکھتے ہیں —— کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے —— وَیْهًا الْحَسَنُ —— شاباش حسن ——

وَیْـــهِ: —— کا معنی برانگیختہ کرنا —— ہمت بڑھانا —— حوصلہ افزائی کرنا ——

حضرت علی کریم نے عرض کیا —— یارسول اللہ! حسین کو بھی شاباش دیجئے —— حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ وَیْهًا الْحُسَیْنُ

بے شک جبریل علیہ السلام حسین کو شاباش دے رہے ہیں۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۴)

Marfat.com

حدیث نمبر (۲۷)

اسی سلسلے کی تیسری روایت

اسی سلسلے کی تیسری روایت ملاحظہ فرمائیں ـــــ جسے حضرت شیخ سلیمان قندوری حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ نے طبرانی کے حوالے سے اپنی کتاب ـــــ "ینابیع المودۃ" ـــــ میں ان الفاظ کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ـــــ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام دونوں شہزادے ـــــ رسول کریم کے سامنے کشتی لڑ رہے تھے ـــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرمانے لگے۔ ھَیِّءٔ حَسَنٌ ـــــ شاباش حسن ہمت کر ـــــ خاتونِ قیامت شہزادی کونین فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا ـــــ اِنَّ حُسَیْنَ اَضْعَفُ ـــــ کہ حسین زیادہ کمزور ہیں "یعنی حسن بڑے ہونے کی وجہ سے زیادہ طاقتور ہیں" ـــــ اور حسین ان سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے کمزور ہیں ـــــ سرکار علیہ السلام نے فرمایا۔

اِنَّ جِبْرَائِیْلَ یَقُوْلُ ھَیِّءٔ حُسَیْنُ

جبریل علیہ السلام کہہ رہے ہیں شاباش حسین۔

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۵ مطبوعہ بیروت)

مندرجہ بالا تینوں حدیثوں سے یہ امر ثابت ہوا کہ امام حسن اور امام حسین کی بچپن میں دو مرتبہ کشتی ہوئی ـــــ اور اس کشتی سے کئی مفہوم اخذ ہو سکتے ہیں ـــــ ایک خاص بات جو اس حدیث سے سامنے آئی وہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام بوقت کشتی موجود تھے ـــــ لیکن انہیں صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہ دیکھ سکا

Marfat.com

—— جس سے معلوم ہوا کہ نظر نبوت ان تمام اشیاء کو دیکھ سکتی ہے جسے دوسری آنکھ نہیں دیکھ سکتی —— اور پھر جناب جبریل کا وہاں اس امر کے لئے موجود ہونا بھی اپنے اندر کئی معنے رکھتا ہے۔

یزید کے وکلاء سے صرف اتنا ہی کہنا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کے فضائل اور سیرت کا مطالعہ کرنا اگر گوارا نہیں تو کم از کم اس رشتے کا ہی خیال رکھیں جو اس کا رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہے۔

حدیث نمبر (۲۸)

سب سے زیادہ مشابہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَ آلِهٖ) وَسَلَّمَ ۔

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام تمام افراد سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ مشابہ تھے ——

(ینابیع المودہ ج اول ص ۱۶۵)

حدیث نمبر (۲۹)

منبر رسول اور حسین

جنابِ عبیدہ بن حسنین سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا —— کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس

Marfat.com

وقت گیا — جب آپ خطبہ فرما رہے تھے — میں منبر پر چڑھ کر آپ کے پاس پہنچ گیا — اور میں نے ان سے کہا۔

اِنۡزِلۡ عَنۡ مِنۡبَرِ اَبِیۡ وَاذۡھَبۡ اِلٰی مِنۡبَرِ اَبِیۡکَ

میرے بابا کے منبر سے اتر جاؤ اور اپنے باپ کے منبر کی طرف جاؤ! —

حضرت عمر نے جواب دیا۔

لَمۡ یَکُنۡ لِاَبِیۡ مِنۡبَرٌ وَّاَجۡلَسَنِیۡ مَعَہٗ

میرے باپ کا کوئی منبر نہیں (اور پھر) اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

حضرت امام فرماتے ہیں — کہ میں پتھروں سے کھیلتا رہا جو میرے پاس موجود تھے — جب آپ منبر سے اترے تو مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے — اور مجھے فرمایا کہ یہ بات تمہیں کس نے سکھائی ہے؟ — فرماتے ہیں — میں نے ان سے کہا — وَاللّٰہِ مَا عَلَّمَنِیۡ اَحَدٌ — خدا کی قسم یہ بات مجھے کسی نے نہیں سکھائی۔

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۵)

حدیث نمبر (۳۰)

صاحب فضیلت

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے — فرماتے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

یَآاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَمۡ یُعۡطَ اَحَدٌ مِّنۡ ذُرِّیَّۃِ الۡاَنۡبِیَاءِ الۡمَاضِیۡنَ مَا اُعۡطِیَ الۡحُسَیۡنُ بۡنُ عَلِیٍّ خَلَا یُوۡسُفَ بۡنِ یَعۡقُوۡبَ بۡنِ اِسۡحَاقَ بۡنِ اِبۡرَاھِیۡمَ عَلَیۡھِمُ السَّلَامُ — یَآ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ الۡفَضۡلَ

Marfat.com

وَالشَّرَفُ وَالْمَنْزِلَةُ وَالْوَلَايَةَ لِرَسُوْلِ اللهِ وَ ذُرِّيَّتِهٖ فَلَا يَذْهَبَنَّ بِكُمُ الْاَبَاطِيْلُ ——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۵)

اے لوگو! گزشتہ نبیوں کی اولاد سے کسی کی اولاد کو اتنی فضیلت نہیں ملی۔ جتنی حسین بن علی علیہما السلام کو عطا ہوئی —— سوائے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے۔

—— اے لوگو! فضیلت و بزرگی، مرتبہ اور ولایت اللہ تعالیٰ کے رسول اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کے لئے ہیں —— پس تمہیں جھوٹی باتیں (ان حقیقتوں سے) نہ پھیر دیں ——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۶۶ مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت لبنان)

مذکورہ حدیث مبارکہ میں واشگاف الفاظ میں ان حقائق کو بیان کیا گیا ہے —— جن کا تعلق کئی طرح کی عظمتوں اور مدارج سے ہے —— اس پر جتنا اور جس قدر غور کریں گے —— اتنے ہی پہلو نکلتے جائیں گے —— حضرت امامِ حسین علیہ السلام کو اپنے کریم نانا کی عظمتوں کے وسیلے سے وہ مقام حاصل ہوا —— جو دیگر انبیائے کرام کی (غیر نبی) اولاد کو بھی حاصل نہیں ہوا —— اور دوسری چیز جس کا اس حدیث میں ذکر ہے —— وہ ہے فضیلت و شرافت اور اعزازِ ولایت —— جو آلِ رسول کے لئے ہے۔

اولادِ رسول کے افراد اگر ان راستوں پر چلیں جو ان کے جد پاک نے ان کے لئے متعین و مختص کئے ہیں —— تو پھر دنیائے روحانیت کی رہبری کے حقدار یہی ٹھہریں گے —— اور تاج ولایت ان کا ستارۂ مقدر بن کر چمکے گا —— سادات کا یہ فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو عالم دین بنائیں تاکہ اپنے نانا جان، رسولِ خدا کے منبر اور مصلّی امامت کی

Marfat.com

حفاظت کریں وہ منبرِ رسول!۔۔۔ جس پر رسولِ خدا بندر کودتے ہوئے نظر آئے۔۔۔

☆

آج بھی منبروں پر بعض ایسے لوگ براجمان ہیں۔۔۔ جو رسولِ کریم کے ابوجہل کی طرح دشمن اور گستاخ ہیں۔۔۔ اور آلِ رسول کے شمر لعین کی طرح سخت ترین مخالف ہیں۔۔۔ اس لئے ضروری ہے کہ آلِ رسول علم حاصل کرے اور منبر کی حفاظت کرے۔

کوئی قرآن کو جز آلِ نبی ﷺ کیا سمجھے
ایک عالم ہے کہ اُلجھا ہوا تفسیر میں ہے

(قمر جلالوی)

حدیث نمبر ۳۱

سیّد ۔۔۔ امام ۔۔۔ حجت

جنابِ سلیم بن قیس ہلالی نے۔۔۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے۔۔۔ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں حاضر ہوا۔۔۔ کیا دیکھتا ہوں کہ حسین بن علی علیہما السلام۔۔۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں زانوں پر بیٹھے ہیں۔۔۔ رسول کریم کبھی ان کے رخسار پر بوسہ دیتے ہیں۔۔۔ اور کبھی ان کا منہ چومتے ہیں۔۔۔ اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے ہیں۔

اَنْتَ سَیِّدُ ابْنُ سَیِّدٍ اَخُوْ سَیِّدٍ ۔۔۔ وَ اَنْتَ اِمَامُ ابْنُ اِمَامٍ اَخُوْ اِمَامٍ ۔۔۔ وَاَنْتَ حُجَّۃُ ابْنُ حُجَّۃٍ اَخُوْ حُجَّۃٍ، وَ اَنْتَ اَبُوْ حُجُجٍ تِسْعَۃٍ تَاسِعُھُمْ قَائِمُھُمُ الْمَھْدِیُّ

(اے حسین!) تم لوگوں کے سردار ہو، سردار کے بیٹے ہو اور سردار کے بھائی

Marfat.com

ہو ــــ اور تم امام ہو، امام کے بیٹے ہو اور امام کے بھائی ہو ــــ اور تم حجت ہو، حجت کے بیٹے ہو اور حجت کے بھائی ہو ــــ اور تم نو حجتوں کے باپ ہو ان میں نواں قائم ہے امام مہدی (علیہم السلام)

(ینابیع المودۃ ج ۳ ص ۱۰۵ مطبوعہ ایضاً)

☆

حجت کے معانی

اس حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا امام حسین کو سید ــــ امام ــــ حجت اور حجت کا بیٹا ــــ اور حجت کا بھائی قرار دیا ہے ــــ اس لئے ضروری ہے کہ حجت کے معانی بیان کئے جائیں تا کہ حقیقتوں کے انوار سے فیض یاب ہوا جا سکے۔

○ ــــ علامہ ابن منظور نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ــــ "لسان العرب" ــــ میں حجت کے معانی یوں بیان فرمائے ہیں ــــ

اَلْحُجَّةُ مَا دُوْفِعَ بِهِ الْخَصْمُ

حجت وہ ہے، جس کے ساتھ دشمن کو ہٹایا جائے، دفع کیا جائے ــــ

○ ــــ اَلْحُجَّةُ: اَلْوَجْهُ الَّذِىْ يَكُوْنُ بِهِ الظَّفَرُ عِنْدَ الْخُصُوْمَةِ ــــ

حجت، ایسی وجہ اور سبب کو کہتے ہیں جس کے ساتھ لڑائی جھگڑا کے وقت کامیابی حاصل کی جائے ــــ

یہاں پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے ــــ کہ حجت کو ــــ حجت کہتے کیوں ہیں ــــ تو

Marfat.com

اس کا جواب —— لسان العرب میں اس طرح ہے۔

○ —— لِانَّهَا تُحَجُّ اَیْ تُقْصَدُ لِاَنَّ النَّصَدَ لَهَا وَ اِلَیْهَا

کہ حجت کا معنی قصد بھی ہے، تو چونکہ بوقت ضرورت اس کا قصد کیا جاتا ہے، اس لئے اس کو حجت کہتے ہیں۔

○ —— مندرجہ بالا حدیث میں —— مولا علی —— امام حسن —— امام حسین علیہم السلام کو حجت فرمایا گیا ہے اور یہ تینوں ہستیاں رسالت مآب کی صداقت کی دلیل ہیں —— اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربّ العزت کی دلیل ہیں —— دوسرے معنوں پر غور کیا جائے —— اور ان تینوں آئمہ کی زندگیوں کا مطالعہ کیا جائے —— تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ ہر جہت —— ہر پہلو اور ہر انداز میں —— انہوں نے اسلام کے دشمنوں کے ساتھ مقابلہ کر کے گلشن دین کی آبیاری فرمائی اور اسلام کے چمن کو تاراج ہونے سے بچایا —— اور منافقین کے خبث باطن کو اپنے عمل و کردار سے لوگوں کے سامنے اس کی اصلی صورت میں عیاں کر دیا —— تاکہ لوگ ان کے شر سے محفوظ رہیں ——

○ —— اور مذکورہ حدیث شریف کے آخری حصے سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے کہ —— امام زین العابدین —— امام محمد باقر —— امام جعفر صادق —— امام موسیٰ کاظم —— امام علی رضا —— امام محمد تقی —— امام علی نقی —— امام حسن عسکری —— آخری امام —— امام محمد مہدی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین —— اپنے اپنے دور میں کمالات نبوت کی براہین صادقہ —— اور دلیل قاہرہ ہیں ——

○ —— اور اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی —— کہ امام مہدی علیہ السلام، سیدنا امام حسین علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے —— علمائے اہل سنت کی ایک

Marfat.com

جماعت، اس بات کی قائل ہے کہ امام مہدی حضرت امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے۔۔۔اس کی تفصیل کا ذکر امام مہدی کے باب میں آگے چل کر ہو گا۔۔۔

لفظ امام کے معانی:

لفظ امام کے معانی۔۔۔ کچھ یوں ہیں۔۔۔ جنابِ امام راغب اصفہانی (حسین بن محمد بن مفضل بن محمد) المفردات میں لکھتے ہیں۔۔۔

(۱) وَالْاِمَامُ الْمُؤْتَمُّ بِهٖ اِنْسَانًا کَانَ یُقْتَدٰی بِقَوْلِهٖ اَوْ کِتَابًا اَوْ غَیْرَ ذٰلِکَ مُحِقًّا کَانَ اَوْ مُبْطِلًا۔۔۔

امام وہ ہے جس کی اقتداء کی جائے، خواہ وہ انسان ہو جس کے قول اور فعل کی اطاعت اور پیروی کی جائے۔۔۔ یا کتاب ہو جس میں بیان کئے گئے احکام کی اطاعت کی جائے اور خواہ وہ امام حق پر ہو یا باطل پر۔۔۔

(۲) قرآنِ مجید میں خالق کائنات کا پاک ارشاد ہے۔

یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

جس دن (قیامت کے دن) ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔۔۔

(پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۱)

(۳) امام راغب رحمتہ اللہ علیہ مندرجہ بالا آیت کے ضمن میں رقم طراز ہیں۔

اَیْ بِالَّذِیْ یَقْتَدُوْنَ بِهٖ وَ قِیْلَ بِکِتَابِهِمْ

یعنی (اس آیت میں) امام سے مراد وہ شخص ہے۔ جس کی پیروی کی گئی ہو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد کتاب ہے۔۔۔

Marfat.com

(۴) آیت مبارکہ ـــــ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ

کہ ہم نے ایک روشن کتاب میں ہر چیز کو شمار کر رکھا ہے۔

(پارہ ۲۲ سورۂ یٰسین آیت ۱۲)

فَقَدْ قِيْلَ اِشَارَةً اِلَى اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ

''بعض علماء نے کہا ہے'' اس میں لوحِ محفوظ کی طرف اشارہ ہے (یعنی اس سے مراد لوحِ محفوظ ہے)

(۵) قرآن مجید میں ـــــ بندگان خدا کی دعا کا ان الفاظ میں ذکر ہے۔

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ○

ہمیں پرہیز گاروں کا امام و پیشوا بناء۔

(پارہ ۱۹ سورۂ فرقان آیت ۷۴)

(۶) قرآن مجید میں فرعون اور اس کے وزراء کے بارے میں ارشاد ہے۔

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ (پارہ ۲۰ سورۂ قصص آیت نمبر ۴۱)

ہم نے بنایا تھا انہیں ایسے پیشوا جو بلا رہے تھے (اپنی رعایا کو) دوزخ کی طرف۔ (المفردات ص ۲۳ ---- تا ---- ۲۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس آیت سے معلوم ہوا ـــــ کہ فرعون اس کے وزراء اور مختلف قبائل کے سردار اپنے اپنے گروہوں کے پیشوا و امام ٹھہرے خود بھی جہنم میں جائیں گے اور اپنے اپنے متبعین کو جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔

(۷) امام ابن منظور (ابو الفضل جمال الدین محمد بن مکرم افریقی مصری) لسان العرب میں، ابن سیّدہ کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

وَالْاِمَامُ مَا ائْتُمَّ بِهٖ مِنْ رَئِيْسٍ وَغَيْرِهٖ

Marfat.com

اور امام اسے کہتے ہیں کہ جس کی پیروی کی جائے خواہ وہ سردار ہوں یا نہ ہوں۔۔۔۔

(۸) وَاِمَامُ کُلِّ شَیْءٍ قَیِّمُہٗ وَ الْمُصْلِحُ لَہٗ

اور امام ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو قائم کرنے والی اور اصلاح کرنے والی ہو۔۔۔۔

(۹) وَالْقُرْاٰنُ اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ

قرآن مسلمانوں کا امام ہے۔

(۱۰) وَالْخَلِیْفَۃُ اِمَامُ الرَّعِیَّۃِ

اور خلیفہ رعایا کا امام ہے۔

(۱۱) وَاِمَامُ الْجُنْدِ قَائِدُھُمْ

اور سپہ سالار فوج کا امام ہے۔

(۱۲) وَالْاِمَامُ: بِمَعْنَی الْمُقَدَّامُ، وَ فُلَانٌ یَؤُمُّ الْقَوْمَ ۔۔۔۔ یَقْدَمُھُمْ ۔۔۔۔

اور امام آگے کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے فلاں شخص قوم کے آگے آگے ہے۔۔۔۔

(۱۳) یُقَالُ: ۔۔۔۔ فُلَانٌ اِمَامُ الْقَوْمِ، مَعْنَاہُ ھُوَ الْمُتَقَدَّمُ لَھُمْ

کہا جاتا ہے کہ فلاں قوم کا امام ہے۔ اس کا معنی ہے کہ وہ قوم کے آگے آگے ہے۔۔۔۔

(۱۴) وَ یَکُوْنُ الْاِمَامُ رَئِیْسًا کَقَوْلِكَ اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ

Marfat.com

اور امام رئیس و سردار کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ تیرا قول امام المسلمین
''مسلمانوں کے سردار''——

(۱۵) وَ اِمَامُ الْغُلَامُ فِی الْمَکْتَبِ، مَا یَتَعَلَّمُ کُلَّ یَوْمٍ

اور امام کا معنی اس لڑکے پر بولا جاتا ہے کہ جو ہر روز استاد کے سامنے بیٹھ کر
درس گاہ میں سبق پڑھتا ہے——

(۱۶) وَالْاِمَامُ: اَلْخَیْطُ الَّذِیْ یَمُدُّ عَلَی الْبِنَاءِ فَیُبْنٰی عَلَیْهِ
وَیُسَوّٰی عَلَیْهِ سَافُ الْبِنَاءِ——

اور امام—— اس دھاگے کو کہتے ہیں کہ جس کو (مکان وغیرہ بناتے وقت)
بنیاد پر رکھا جاتا ہے، جس سے عمارت سیدھی کھڑی ہوتی چلی جاتی ہے——
(یعنی وہ دھاگا، یا ڈوری، جس سے معمار (مستری) عمارت کی سیدھ قائم
کرتا ہے—— پنجابی اور ہندی زبان میں اسے ساہل—— ساہول اور
پنسال کہتے ہیں)——

(لسان العرب ج ۱۲ص ۲۴—— تا—— ۲۶—— مطبوعہ نشر ادب الحوزۃ قم—— ایران—— سن اشاعت ۱۴۰۵ھ)

(۱۷) اردو، میں تسبیح کا وہ لمبا دانہ جو تسبیح کے اوپر ہوتا ہے اور سب دانوں سے الگ
شمار ہوتا ہے اور دانوں کے ساتھ سرے پر گندھا ہوتا ہے کو بھی امام کہتے ہیں۔

(۱۸) اونٹ کی نکیل تھام کر آگے آگے چلنے والے کو بھی امام کہتے ہیں۔

خیال رہے کہ امام بمعنی مقتدی—— اور امام بمعنی آگے کے ہیں۔

(۱۹) اگر لفظ امام بطور اسم رفع کے ہو تو کہا جاتا ہے۔

صَدْرُکَ اَمَامُکَ—— تیرا سینہ تیرا امام ہے۔

Marfat.com

(۲۰) اور نصب کے ساتھ یوں ہے — اَخُوْكَ اَمَامَكَ — تیرا بھائی تیرا امام ہے —

(۲۱) — وَالْاِمَامُ: اَلصُّقْعُ مِنَ الطَّرِيْقِ وَالْاَرْضِ

زمین اور راستہ کے کنارے کو امام کہا جاتا ہے (یعنی زمین کی حد بندی کے لئے جو چھوٹا سا پشتہ اور بند بنایا جاتا ہے پنجابی میں اسے مینڈھ — بنّا ہندی میں ڈول کہا جاتا ہے، اس کو بھی امام کہتے ہیں)

امام کے اتنے معنوں کی ضرورت کیا تھی

○ قارئین عظام! — بعض فرقوں کے علماء حسین کو امام نہیں مانتے اور نہ ہی تقریر و تحریر میں نواسہ رسول کے اسم گرامی کے ساتھ امام کا لفظ استعمال کرتے ہیں — راقم نے علمائے دیوبند — اور غیر مقلد علماء کی تقریریں سنیں اور تحریریں پڑھیں ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جو حسین علیہ السلام کے ساتھ لفظ امام نہیں بولتے — اور نہ لکھتے ہیں — میں نے ایک مشہور خطیب کے مشہور بیٹے کی ٹی وی پر پون گھنٹہ تقریر سنی انہوں نے ایک مرتبہ بھی امام حسین کے نام کے ساتھ امام کا لفظ نہیں بولا — ہاں! کبھی کبھار نہایت مجبوری کے عالم میں — سیدنا — کہہ جاتے ہیں — اور اس وقت ان کے چہرے ساخت ساختہ دیدنی اور قابل غور ہوتی ہے۔

○ شاید وہ لوگ روافض کے نظریۂ امامت کو سامنے رکھتے ہوئے ایسا کرتے ہیں — یا پھر اپنی اندرونی حالت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایسا کرتے ہیں جو ہر صورت میں نامناسب ہے — اور یہ امر روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ آج تک روافض کو اہل بیت اطہار کی مرتبت کی ہوا تک نہیں لگی اور نہ ہی ائمہ اہل بیت کے ساتھ تعارف و تعلق اور واسطہ

Marfat.com

ہے—— یہ سعادت صرف اور صرف اہل سنت کے حصے میں آئی ہے—— لہٰذا ان لوگوں کو کھل کر اہل بیت رسول کے فضائل ومناقب بیان کرنے چاہئے——

○ سوچنے کی بات یہ ہے کہ بخاری سے لے کر، آج کے امام مسجد کو امام کہنے میں کسی قسم کا کوئی حجاب نہیں —— تو آئمہ اہل بیت کو امام کہنے میں اضطراب کیوں؟ —— اپنے دل کے نہاں خانوں کو ٹٹول کر دیکھیں کہ کہیں بغض وعناد کی کوئی چنگاری موجود نہ ہو —— اگر آپ یزید کی حمایت نہ کرتے —— اور ائمہ اہل بیت رسول کے علم وفضل کا عقیدت بھرے انداز میں اپنی مساجد اور اپنی تقاریر میں تذکرہ کرتے رہتے تو یقین جانیں روافض کا نام ونشان مٹ جاتا —— آپ لوگ اس پر غور نہیں فرما رہے —— کہ آپ کے رویہ سے روز بروز روافض کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے —— آپ لوگ اپنے اپنے فرقوں کے اکابر کے کارناموں پر قلم اٹھاتے اور گن گاتے وقت زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں —— کیا امام حسین علیہ السلام سے آپ لوگوں کے مولوی افضل واعلیٰ ہیں؟ —— کہ آپ کسی کو امام وقت —— کسی کو استاذ الکل —— اور کسی کو عرصہ علم کا شہسوار کہہ دیتے ہو —— کیا آپ کے مولوی امام زین العابدین —— باقر العلوم امام محمد باقر —— امام جعفر صادق —— امام موسیٰ کاظم —— امام علی رضا —— امام محمد تقی —— امام علی نقی —— امام حسن عسکری (علیہم السلام) سے زیادہ عالم ہیں؟ —— چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک ——

○ بھلے مانسو! —— اٹھو، اور شبیر عالم کا پرچم تھام لو! —— محرم الحرام آئے تو اپنی مسجدوں میں امام حسین کا دردِ دل کے ساتھ جی بھر کے ذکر کرو! کتاب ''آل رسول'' —— پسند نہ آئے تو نہ پڑھو —— اپنے اپنے مسلک کے بزرگوں کی کتابیں پڑھ کر لوگوں کو سناؤ —— اگر اپنے اکابر کی کتابوں کا اتا پتا نہ ہو تو ان کتابوں کے نام راقم سے پوچھ لو——

Marfat.com

○ ارے صاحب! آپ کیا پڑھیں گے ـــــ آپ نے تو یہ تک لکھ دیا ہے ـــــ کہ حسنین کے بارے میں دو ہی حدیثیں ہیں ـــــ وہ بھی محلِ نظر ہیں ـــــ اور پھر یزید لعین کے بارے میں ـــــ ایک حدیث ـــــ جو مضطرب و منکر بھی ہے اور شاذ و مدرج بھی ـــــ وہ ہے حدیث قسطنطنیہ ـــــ جس کا سہارا لے کر آپ لوگوں نے یزید کو امیر المومنین ـــــ خلیفہ برحق ـــــ پیدائشی جنتی اور امام برحق کہا ہے ـــــ اس کی تفصیل یزید کے (آگ اُگلتے) باب میں آئے گی ـــــ اس کے مطالعہ کے وقت ہوش و حواس کو قابو میں رکھنا ـــــ

○ برادرانِ اسلام! ـــــ حیرت ہے اس بات پر ـــــ کہ خوارج و نواصب کی نمائندگی کرنے والے فرقے فقہاء کو ـــــ قاضیوں کو ـــــ مفسرین کو ـــــ محدثین کو مجتہدین کو امام کہتے ہیں، لکھتے بھی ہیں ـــــ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں ـــــ اور مسجد میں نماز پڑھانے والوں کو ہم بھی اور نواصب امام کہہ کے پکارتے ہیں ـــــ لیکن اگر امام نہیں ہیں تو آلِ پیغمبر سے نسبی تعلق رکھنے والے حضرات کو امام کہنا لکھنا ان حضرات کو گوارا نہیں ـــــ خدا شاہد ہے کہ یہ نفاق کی سب سے بڑی علامت ہے ـــــ جو امام حسین علیہ السلام کے ذکر کو ناپسند کرتے ہیں ـــــ دراصل وہ رسول کریم کی ذات و صفات کو ناپسند کرتے ہیں ـــــ اور سرکار علیہ السلام کے ساتھ بغض رکھتے ہیں اور جو سید عالم کے ساتھ بغض رکھتے ہیں ـــــ ان کا ذاتِ خداوندی پر یقین نہیں ـــــ اور یقین ہی وہ جذبہ ہے جس کا دوسرا نام توحید ہے ـــــ ابو یزید بٹ سے لے کر محمود عباسی اور بلازی تک اور دیگر خوارج و نواصب نے ـــــ حسین کو نہ امام مانا ـــــ نہ ولی مانا ـــــ اور آپ کے مجاہدانہ اور ساری دنیا سے جدا کردار پر گستاخانہ نکتہ چینی کی ـــــ جس کو دیکھ شورش کاشمیری کو غصہ آ گیا اور شاعری کی زبان میں یوں کہا۔

Marfat.com

عام ہے چاروں طرف ذرّیت ابن زیاد
میں ہوں پاکستان کے کوفے میں دربانِ حسین
غیب سے محمود عباسی کو زینبؑ نے کہا
اس زمیں پر تو کہاں؟ او، دشمن جانِ حسین

حدیث نمبر ۳۲

پیٹ مبارک پر

حضرت محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس خلوت نشین تھے ——— یعنی آپ ﷺ کی جناب میں علیحدہ بیٹھے ہوئے''

اِذْ اَقْبَلَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فَجَعَلَ يَنْزُوْ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَ عَلٰى بَطْنِهٖ ——— قَالَ ——— فَبَالَ فَقُمْنَا اِلَيْهِ ——— فَقَالَ دَعُوْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلٰى بَوْلِهٖ

کہ اچانک حسین بن علی (علیہما السلام) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پشت مبارک اور پیٹ مبارک پر اچھلنا کودنا شروع کر دیا ——— راوی کہتے ہیں اسی دوران میں امام حسین علیہ السلام نے ——— سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیشاب کر دیا، تو ہم لوگ ان کی طرف لپکے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔ اس کو چھوڑ دو۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پانی منگوایا اور وہ پانی پیشاب پر بہا دیا ———

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۲ امام محب الدین احمد طبری)

Marfat.com

مسلمانو! ـــــ ذرا غور کرو کہ کس قدر محبت ہے اللہ تعالیٰ کے نبی اکرم کو امام حسین علیہ السلام کے ساتھ کہ ان کا پیٹھ اور پیٹ پر اچھلنا کودنا سرکار علیہ الصلوٰۃ السلام کی خوشی کا باعث بن رہا ہے۔

شہادت حسین کی خبر

سیدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر آپ کی ولادت کے تھوڑی دیر بعد ہی جبریل علیہ السلام نے سرکار علیہ السلام کو پہنچادی کہ یہ شہزادہ کربلا کی سرزمین پر بے کسی کے عالم میں جامِ شہادت نوش فرمائے گا ـــــ اور یہ خبر سن کر رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسے کی مصیبت پر شدت کے ساتھ آنسو بہائے ذیل میں ان احادیث کو بیان کیا جاتا ہے ـــــ جن میں حسین کریم کی شہادت کا قبل از وقت ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۳۳

ایک فرشتہ حاضر ہوا

حضرت المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے (خیال رہے کہ اس روایت میں ـــــ عَنْ عَائِشَه اَوْ اُمِّ سَلْمَه ـــــ یعنی عائشہ یا ام سلمہ علیہا السلام سے روایت ہے) فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن ارشاد فرمایا ـــــ کہ اے عائشہ میرے گھر میں ایک ایسا فرشتہ داخل ہوا ہے ـــــ جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا۔ اس نے مجھے کہا ہے ـــــ

اِنَّ ابْنَكَ هٰذَا حُسَيْنٌ مَّقْتُوْلٌ وَّاِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِيْ يُقْتَلُ بِهَا قَالَ فَاَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ ـــــ

Marfat.com

(اے اللہ کے پیارے حبیب) بے شک آپ کا یہ بیٹا حسین قتل کیا جائے گا ــــ اور جس جگہ پر وہ قتل ہوگا ــــ اگر آپ چاہیں تو میں اس زمین کی مٹی آپ کو دکھا دیتا ہوں ــــ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھا دی ــــ

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۶ ص ۲۹۴ مطبوعہ مصر)

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے ــــ کہ وہ فرشتہ مقتل حسین علیہ السلام کی مٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھانے کے لئے ساتھ لایا تھا۔

حدیث نمبر ۳۴

جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے

ام المومنین حضرت ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے ــــ فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ سیدنا جبریل علیہ السلام ــــ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر تھے ــــ حسین رو پڑے، میں نے ان کو چھوڑ دیا اور وہ اپنے نانا کی طرف چلے گئے ــــ تو جناب جبریل نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔

اَتُحِبُّهٗ يَا مُحَمَّدُ! ــــ قَالَ نَعَمْ ــــ قَالَ اِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهٗ وَاِنْ شِئْتَ اَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِىْ يُقْتَلُ بِهَا فَبَسَطَ جَنَاحَهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاهُ اَرْضًا يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاء ــــ

یا رسول اللہ! کیا آپ اس حسین سے محبت رکھتے ہیں؟ ــــ حضور ﷺ نے فرمایا ــــ ہاں ــــ تو جناب جبریل نے عرض کیا۔ بے شک آپ کی امت اس صاحبزادے کو قتل کرے گی ــــ آپ چاہیں تو میں آپ کی

Marfat.com

خدمت میں اس زمین کی مٹی پیش کروں جہاں پر انہیں قتل کیا جائے گا —— جناب جبریل علیہ السلام نے اپنے پر زمین کی طرف بچھائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ زمین دکھادی۔ جسے کربلا کہتے ہیں ——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۷)

حدیث نمبر ۳۵

زمین طف پر

ام المومنین سیّدہ عائشہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے —— فرماتی ہیں —— ایک دفعہ امام حسین بن علی علیہما السلام —— حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں داخل ہوئے —— جہاں حضور ﷺ تشریف فرما تھے شہزادے نے حضور سید عالم کی پشت مبارک پر چھلانگ لگادی —— نانا اپنے نواسے کی اس ادا سے خوش ہو رہے تھے —— جناب جبریل علیہ السلام نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! —— آپ اس بچے سے محبت رکھتے ہیں؟ —— سرکار نے فرمایا:

يَا جِبْرِيْلُ وَمَالِيْ لَا اُحِبُّ اِبْنِيْ —— قَالَ —— فَاِنَّ اُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ مِنْ بَعْدِكَ —— فَمَدَّ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامِ يَدَهُ فَاَتَاهُ بِتُرْبَةٍ بَيْضَاءَ فَقَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاَرْضِ يُقْتَلُ اِبْنُكَ هٰذَا وَاسْمُهَا الطَّفُّ ——

اے جبریل! کیا وجہ ہے کہ میں اپنے بیٹے سے محبت نہ کروں؟ جبریل نے عرض کیا، آپ کی اُمت آپ کے بعد اسے قتل کردے گی —— پھر جبریل علیہ السلام نے لمبا ہاتھ کر کے —— حضور ﷺ کی خدمت میں سفید رنگ

Marfat.com

کی مٹی پیش کر دی ـــــ اور عرض کیا کہ اس زمین پر آپ کا یہ بیٹا شہید کیا جائے گا ـــــ اور اس جگہ کا نام طف ہے ـــــ
جب حضرت جبریل علیہ السلام چلے گئے ـــــ تو آقا علیہ السلام باہر نکلے۔

وَالْتَزَمَهُ فِیْ يَدِهٖ يَبْكِیْ فَقَالَ: يَا عَائِشَةَ اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ اِبْنِیْ حُسَيْنَ مَقْتُوْلٌ فِی الْاَرْضِ الطَّفِّ، وَ اِنْ اُمَّتِیْ سَتُفْتَنُ بَعْدِیْ

اور اس مٹی کو ہاتھ مبارک میں لئے ہوئے رونے لگے اور فرمایا ـــــ اے عائشہ! جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا یہ بیٹا حسین سرزمین طف میں قتل کیا جائے گا ـــــ اور بے شک میری اُمت، میرے بعد فتنے میں ڈال دی جائے گی ـــــ

ام المومنین فرماتی ہیں پھر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کی طرف تشریف لے گئے، جن میں ـــــ علی ـــــ ابوبکر ـــــ عمر ـــــ حذیفہ ـــــ عمار ـــــ اور ابوذر (رضی اللہ عنہم) موجود تھے ـــــ اور تاجدارِ عرب وعجم رونے لگے ـــــ (یہ دیکھ کر) غلاموں نے عرض کیا۔

مَا يُبْكِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ ـــــ فَقَالَ: اَخْبَرَنِیْ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ ابْنِیْ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِیْ بِاَرْضِ الطَّفِّ وَجَاءَ بِهٰذِهِ التُّرْبَةِ ـــــ وَاَخْبَرَنِیْ اِنَّ فِيْهَا مُضْجَعَهٗ

یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے رُلایا ہے ـــــ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا ـــــ کہ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین زمین طف

Marfat.com

کی پشت پر (نہایت بے دردی) سے قتل کیا جائے گا ــــ اور میرے پاس جبریل وہ مٹی بھی لائے ــــ اور انہوں نے بتایا کہ حسین کی آخری آرام گاہ وہی ہے ــــ

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد (امام نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ) ج ۹ ص ۱۹۱ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت۔لبنان، سن اشاعت ۱۹۸۶ء)

طف:

اس مقام کا نام ہے جس پر امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا گیا ــــ طف ــــ دریا کے کنارے خشک جگہ کو بھی کہتے ہیں۔

حدیث نمبر ۳۶

سرین کے بل چل کر

ام المومنین سیّدہ زینب بنت جحش سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام ان کے حجرہ مبارک میں آرام فرما رہے تھے ــــ اور امام حسین علیہ السلام گھر میں سرین کے بل چل رہے تھے، ام المومنین فرماتی ہیں ــــ کہ میں ان سے غافل تھی ــــ ''یعنی میرا ان کی طرف دھیان نہ تھا'' ــــ امام حسین چلتے چلتے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گئے ــــ اور آپ کے پیٹ مبارک پر چڑھ گئے ــــ اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطن اطہر پر پیشاب کر دیا اور آپ ﷺ بیدار ہو گئے۔

ام المومنین فرماتی ہیں میں نے کھڑے ہو کر حسین کو نیچے اتار دیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا ــــ دَعِیْ اِبْنِیْ ــــ میرے بیٹے کو چھوڑ دو! جب انہوں نے پیشاب کر لیا تو آقا علیہ السلام نے پانی کا لوٹا لے کر اس جگہ پر بہایا جہاں پر امام حسین

Marfat.com

علیہ السلام نے پیشاب کیا تھا۔

قَالَ اِنَّهٗ يُصَبُّ مِنَ الْغُلَامِ وَ يُغْسَلُ مِنَ الْجَارِيَةِ ـــــ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّىْ ـــــ وَ احْتَضَنَهٗ فَكَانَ اِذَا رَكَعَ وَ سَجَدَ وَضَعَهٗ ـــــ وَاِذَا قَامَ حَمَلَهٗ ـــــ فَلَمَّا جَلَسَ جَعَلَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةِ ـــــ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ـــــ کہ بچے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے ـــــ اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے ـــــ اور پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، اور امام حسین کو سینے سے لگا لیا ـــــ اور جب رکوع وسجود فرماتے تو حسین کو نیچے رکھ دیتے ـــــ اور جب قیام فرماتے تو حسین کو اٹھا لیتے ـــــ ''فرماتی ہیں'' ـــــ جب سرکار علیہ السلام بیٹھے تو ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی ـــــ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ودعا سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا ـــــ

يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَقَدْ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ الْيَوْمَ شَيْئًا مَّارَأَيْتُكَ تَصْنَعُهٗ ـــــ قَالَ: اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِىْ فَاَخْبَرَنِىْ ـــــ اَنَّ ابْنِىْ يُقْتَلُ ـــــ قُلْتُ فَارِنِىْ اِذَا فَاَتَانِىْ بِتُرْبَةٍ حَمْرَاءَ ـــــ

اے اللہ تعالیٰ کے رسول! ـــــ میں نے آپ کو آج ایسا کام کرتے دیکھا ہے ـــــ جو آپ نے کبھی نہیں کیا (یعنی بچے کو سینے سے لگا کر نماز ادا فرما رہے ہیں) ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا ـــــ جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ بے شک یہ میرا بیٹا حسین شہید کر دیا جائے گا، فرماتی ہیں، میں نے حضور ﷺ کی جناب میں عرض کیا ـــــ یا رسول اللہ! (زمین کربلا کی

Marfat.com

مٹی) مجھے بھی دکھائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ مٹی مجھے عطا فرمائی ـــــ

(مجمع الزوائد ج۹ ص۱۹۱ مطبوعہ ایضا)

مندرجہ بالا حدیث شریف میں ـــــ جن امور کی طرف اشارہ فرمایا ہے، وہ یہ ہیں ـــــ کہ جب چھوٹا بچہ پیشاب کر دے تو اس پر پانی بہانا کافی ہے اور اگر بچی پیشاب کر دے تو پھر اس جگہ کو دھونا ضروری ہے ـــــ اور اس میں شرعی کے ساتھ ساتھ کچھ طبی وجوہ بھی ہیں، جن کی بنا پر ایسا حکم ہے۔

دوسرا منظر بھی دیکھیں ـــــ کہ دو جہاں کا سردار اور مالک ومختار نماز ادا فرما رہا ہے ـــــ اور محبوب نواسے کو سینے کے ساتھ چمٹا رکھا ہے۔ ام المومنین یہ منظر دیکھ کر حیران ہیں کہ ایسا والہانہ اندازِ محبت ـــــ وہ بھی ایک بچے کے ساتھ ـــــ سبحان اللہ ـــــ وہ منظر عالم بالا والوں نے بھی دیکھا ہوگا ـــــ کہ رسولوں کا سردار ـــــ اللہ تعالیٰ کی جناب میں عبادت کے لئے کھڑا ہے تاکہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو ـــــ اور عارضی امت کی بخشش کا سامان ہو۔

○ ''لیکن یہ بچہ'' ـــــ ذرا غور فرمائیں ـــــ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عبادتِ خداوندی کے ساتھ ساتھ تصور کی کائنات میں یہ امر بھی کہیں پنہاں ہے کہ بچے کی دل شکنی نہ ہو ـــــ اور پھر ام المومنین زینب بنت جحش سلام اللہ علیہا کے دریافت کرنے پر اس کی وجہ بیان فرمائی جا رہی ہے ـــــ کہ یہ بچہ میدانِ کربلا میں اسلام کے بے رحم قاتلوں کے ہاتھوں بے دردی سے شہید ہوگا ـــــ

○ مذکورہ حدیث کے حسین ترین منظر کو تصور کی آنکھوں سے دل میں اتار کر آنسو

Marfat.com

بھانے اور محبت کی دنیا بسانے کا اعلان تو دل والوں کے لئے ہے، ہم موجودہ دور کے خوارج ونواصب سے فقط اتنا مطالبہ ضرور کریں گے کہ اپنے قلم اور آتش فشاں زبان کی بدنما نوکیں جسد رسالت میں چبھونے سے باز آ جائیں ورنہ دونوں جہانوں میں پچھتاوے کے سوا کچھ نہ ملے گا——

حدیث نمبر ۳۷

سرزمین عراق پر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے —— کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا یَعْنِی الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِاَرْضٍ مِّنَ الْعِرَاقِ فَمَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَنْصُرْہٗ——

بے شک میرا یہ بیٹا حسین، عراق کی سرزمین پر قتل کر دیا جائے گا (اے میرے صحابہ رضی اللہ عنہم!) تم میں سے جو اسے پائے تو اس کی مدد کرے——

(ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوالقربی (امام حافظ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری) ص ۱۴۶۔ من نسخۃ دار الکتب المصریۃ —— و —— نسخۃ الخزانۃ التیموریۃ)

حدیث نمبر ۳۷

جب تیسری بار سو کر اٹھے

ام المومنین حضرت اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے مروی ہے —— کہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام استراحت فرما رہے تھے —— جب آپ بیدار ہوئے تو آپ کی طبیعت بوجھل تھی ---- آپ پھر سو گئے —— جب آپ دوبارہ بیدار ہوئے تو آپ کی طبیعت

Marfat.com

مبارک میں ثقل تھا ـــــ لیکن پہلے سے ذرا کم ـــــ اور جب تیسری بار سو کر اٹھے تو آپ کے دست اقدس میں سرخ مٹی تھی ـــــ ''فرماتی ہیں'' ـــــ میں نے عرض کیا۔

مَا هٰذِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟

اے اللہ تعالیٰ کے رسول یہ کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے جبریل نے خبر دی ہے ـــــ کہ یہ میرا بیٹا حسین۔

يُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ ـــــ زمین عراق پر قتل کیا جائے گا ـــــ

فرماتے ہیں ـــــ میں نے جبریل کو حکم دیا کہ مجھے اس مقتل کی مٹی دکھا دو ـــــ تو جبریل نے یہ مٹی پیش کر دی ہے ـــــ

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۸ مطبوعہ ایضاً)

حدیث نمبر ۳۹

رسولِ خدا رونے لگے

جناب حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی متوفی ۸۰۷ھ ـــــ نے اپنی عظیم کتاب ـــــ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ـــــ میں ام المومنین سیّدہ اُمّ سلمہ سلام اللہ علیہا کی یہ روایت ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے ـــــ کہ جناب امّ سلمہ سے مروی ہے ـــــ فرماتی ہیں کہ میرے گھر میں حسن اور حسین علیہما السلام ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھیل رہے تھے ـــــ تو اسی اثناء میں حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے ـــــ اور عرض کیا۔

يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اُمَّتَكَ تَقْتُلُ اِبْنَكَ هٰذَا مِنْ بَعْدِكَ وَاَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْحُسَيْنِ ـــــ فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

Marfat.com

—— وَضَمَّهُ اِلٰى صَدْرِهٖ——

یا محمد مصطفیٰ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آپ کی اُمت۔ آپ کے بعد —— آپ کے اس بیٹے کو شہید کر دے گی —— اور جنابِ جبریل نے اپنے ہاتھ سے حسین کی طرف کر کے کہا —— (یہ سن کر) رسولِ خدا رونے لگے —— اور حسین کو سینے سے لگا لیا ——

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ——

یَا اُمَّ سَلْمَةَ وَدِیْعَةٌ عِنْدَكِ هٰذِهِ التُّرْبَةُ، فَشَمَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ —— وَقَالَ وَيْحٌ وَكَرْبٌ وَّبَلَاءٌ ——

اے ام سلمہ! یہ مٹی تیرے پاس امانت ہے —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس مٹی کو سونگھا —— اور فرمایا —— افسوس (اے زمین) کرب و بلا ——

ام المومنین فرماتی ہیں کہ مخاطب کر کے فرمایا —— اے امّ سلمہ (سلام اللہ علیہا)

اِذَا تَحَوَّلَتْ هٰذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا فَاعْلَمِیْ اَنَّ ابْنِیْ قَدْ قُتِلَ ——

قَالَ: فَجَعَلَتْهَا اُمُّ سَلْمَةَ فِیْ قَارُوْرَةٍ ثُمَّ جَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهَا كُلَّ يَوْمٍ وَتَقُوْلُ اِنَّ يَوْمًا تَحَوَّلِيْنَ دَمًا لَيَوْمٌ عَظِيْمٌ ۔

جب تو اس مٹی کو خون میں بدلتے دیکھے تو جان لینا بے شک میرے بیٹے (حسین) کو قتل کر دیا گیا ہے —— آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو اس مٹی کو قارورہ (کسی برتن وغیرہ) میں رکھ لے۔ اے امّ سلمہ تو اس مٹی کو روزانہ دیکھنا اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے، بے شک وہ دن بہت عظیم ہوگا جس

Marfat.com

دن یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے گی ــــ

○ ''خیال رہے کہ ــــ تاریخ دمشق الکبیر میں ــــ امام ابن عساکر نے یہی روایت بیان کی ہے ــــ اس میں ــــ ویح (ترحم وافسوس وغیرہ کے معنوں میں) کی جگہ ــــ ریح ــــ (ہوا قوت و غلبہ وغیرہ کے معنوں میں) کا لفظ ہے جو معنوی اعتبار سے الگ الگ مفہوم رکھتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد ج۹ ص۱۹۲ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان تاریخ دمشق الکبیر ج۱۴ ص۱۹۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت لبنان)

○ مندرجہ بالا حدیث مقدسہ سے یہ امر واضح ہو گیا کہ غم حسین میں رونا حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے ــــ اور کچھ احادیث آگے بھی آ رہی ہیں جن میں غم حسین میں رونے کا تذکرہ ہے ــــ انسانی جبلتوں میں یہ امر عیاں ہے کہ جب کوئی قریبی خونی رشتہ دار فوت ہو جائے تو رونا آ جاتا ہے رونا انسانی فطرت کا تقاضا ہے ــــ غم حسین میں ایک آنسو بہانے کی قیمت کیا ہے آگے بیان ہوگا۔

○ رونے سے منع کرنا ناصبیوں ــــ خارجیوں ــــ اور راسبیوں کی پرانی عادت اور تبلیغ کا نقطہ آغاز ہے ــــ ان کی تحریریں بغض و عناد کا مجموعہ ــــ ان کی تقریریں بے ربط و ضبط ــــ اور اپنے منہ سے آگ اگلنے کے لئے حسین کریم کے نانا جان کا منبر استعمال کرتے ہیں ــــ چونکہ خارجی لوگ بنیادی طور پر ظالم ــــ اور جور و ستم، سفید خون کی صورت میں ان کی رگ رگ میں دوڑ رہا ہے ــــ یہاں تک کہ بزرگانِ دین وملت ــــ اولیائے کرام کی قبریں اور مزارات بھی ان کے ہاتھوں محفوظ نہیں ــــ یہ وہ ظالم ہیں جنہوں نے ساری کائنات کی عورتوں سے افضل ترین خاتونِ جنت رسولِ خدا کی بیٹی کے مزارِ اقدس کو منہدم کر کے نشان تک مٹا دیا ــــ

Marfat.com

کتاب سانحۂ کربلا ——— اور ——— اس کا مصنف

○ قارئین کرام! ——— کتاب سانحۂ کربلا ——— کوئی بہت بڑی کتاب نہیں، ایک چھوٹا سا پمفلٹ ہے جو سولہ صفحات پر مشتمل ہے ——— اس کے فاضل مصنف نے لوگوں کے طعن سے تنگ آ کر فضائل حسین اور واقعہ کربلا لکھنا شروع فرمایا ——— اور سولہویں صفحہ پر پہنچ کر تحریر کی تان ٹوٹ گئی ——— اور باغیچۂ علم کے پھول مرجھا گئے ——— ایسے معلوم ہوتا ہے، جیسے تنگ آ کر قلم نے اپنا سر قلم کر دیا ——— اہل بیت رسول پر لکھنا بازیچۂ اطفال نہیں ——— یہ بہت بڑے دل گردے کا کام ہے ——— یہ کام ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام نہیں۔

○ مصنف نے اس کتاب میں ایسی ایسی گل کاریاں فرمائی ہیں کہ رہے نام سائیں کا فرماتے ہیں کہ ——— تین دن تک پانی بند کر دیا گیا ——— (ص نمبر ۸) ——— اسی صفحہ پر چند سطور چھوڑ کر آگے ——— البدایۃ والنہایۃ ——— کے حوالے سے لکھتے ہیں ——— کہ

''دسویں محرم کو سید امام حسین رضی اللہ عنہ نے غسل فرمایا اور زبردست خوشبو لگائی اور بعض دوسرے ساتھیوں نے بھی غسل فرمایا'' ——— (ص نمبر ۸) ——— واقعات کربلا لکھنے کے لئے، اس موضوع کے بے پناہ مطالعہ کی ضرورت ہوتی ہے ——— اور وہ صرف محبت و عقیدت کی دنیا میں رہنے والوں کا ہی حصہ ہے ———

دھندہ

جناب مصنف رقم طراز ہیں کہ ——— کسی پیارے کی وفات پر وقتی طور پر رونا آ جاتا ہے جس کی احادیث میں صاف اجازت موجود ہے خواہ فوت ہونے والا کوئی بھی ہو ——— لیکن ہر سال کے بعد رونے رلانے بیٹھ جانا ایک عجیب حرکت ہے ——— یہ کام نہ اپنوں

Marfat.com

کے حق میں جائز ہے اور نہ دوسروں کے حق میں —— اس دنیا میں ہر کسی کے بہن بھائی، ماں، باپ، اولاد اور رشتہ دار فوت ہوتے رہتے ہیں، مرشد اور استاد فوت ہوتے ہیں —— ان سب کے لئے ایصالِ ثواب کا سلسلہ زندگی بھر جاری رہتا ہے —— مگر سال کے سال رونے کا دھندا نہیں کیا جاتا ——

(سانحہ کربلاص نمبر ۱۱۔۱۲۔مطبوعہ رحمتہ للعالمین پبلی کیشنز سرگودھا)

پھر دھندا

فرماتے ہیں —— ہمارے (اہل سنت) بعض خطیب حضرات نے بھی رونے رلانے کا دھندا شروع کر رکھا ہے۔(ص ۱۴)

لفظ دھندا تیسری بار

آخر حضور ﷺ کے وصال کے موقع پر اہل سنت کیوں نہیں روتے؟ —— یہاں سے یہ بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ ہر سال رونے لگ جانا واقعی ایک نامعقول اور غیر شرعی حرکت ہے —— جو لوگ سنی کہلانے کے باوجود ہر سال یہ دھندا کرتے ہیں انہیں روافض کا ٹیکہ لگ چکا ہے۔

(سانحہ کربلاص نمبر ۱۲ مطبوعہ رحمتہ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا پاکستان)

اے کاش کہ مصنف کو دھندا کی جگہ کوئی اور لفظ تحریر کرنے کے لئے مل جاتا دھندا کا لفظ تو صرف دھندا باز لوگ ہی استعمال کرتے ہیں، حضرت مصنف کو یہ تک علم نہیں کہ دھندا بازاری لفظ ہے بلکہ کوٹھوں پر زیادہ استعمال ہوتا ہے —— آپ اس لفظ کو عظیم المرتبت ہستیوں اور علمائے ذیشان کے حق میں استعمال فرما رہے ہیں —— کہیں ایسا تو نہیں کہ اس لفظ نے آپ کے کاروبار حیات کو اجیرن کر دیا ہے؟ —— غم حسین میں رونے کو دھندا کہتے ہو۔مصنف سے متعلق کوئی سخت لفظ حیطۂ تحریر میں لانا نہیں چاہتا۔فقط یہ کہتا ہوں۔

Marfat.com

"میں فقط یہ" بات کہتا ہوں اسے بھی مان لے
عصر حاضر کے یزیدوں کی طرف داری نہ کر
تیرے سینے میں اگر عباسؑ کا جذبہ نہیں
ملت بیضا کے لشکر کی علمداری نہ کر
لٹ رہے ہیں آج بھی شامِ وفا میں اہل بیت
بے ادب! لختِ دل زہراؓ سے غداری نہ کر

(آغا شورش کاشمیری)

فرماتے ہیں:

عصر حاضر کے بعض اہل سنت مصنفین نے بھی اپنی کتابوں میں ہر کچی پکی روایت کو لکھ ڈالا ہے۔ (ص ۱۵)

○ یہ صرف آپ ہی نہیں کہتے بلکہ تمام خوارج ونواصب کی زبانیں اسی قسم کا شور مچاتی رہتی ہیں —— شان اہل بیت میں وارد احادیث وروایات کو من گھڑت، کچی پکی کہنا ناصبیوں کا پرانا طریقہ کار ہے —— میرے خیال کے مطابق کچی پکی روایات ابھی تک مصنف کی نظر سے نہیں گزریں —— سینے سے بغض علی کے اٹھنے والے دھوئیں کی آوارگی میں ٹھہراؤ پیدا ہو گیا ہو —— تو ایک کچی پکی روایت ملاحظہ فرمالیں —— تا کہ شوقِ تحریر کا بھوت بوتل میں بند ہو سکے ——

کون بچے قتل کر دیئے جاتے تھے؟ ——

حضرت امام ذہبی (حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ذہبی متوفی ۷۴۸ھ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ) رقم طراز ہیں۔

Marfat.com

كَانَتْ بَنُوْ اُمَيَّةَ اِذَا سَمِعُوْا بِمَوْلُوْدٍ اسْمُهٗ عَلِیٌّ، قَتَلُوْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَبَاحًا، فَغَيَّرَ اسْمَ اِبْنِهٖ ـــــ

بنوامیہ کے ''حکمران'' جب کسی بچے کا نام علی سنتے تو اسے قتل کر دیتے، جب یہ بات جنابِ رباح (بن قصیر بن قشیب) تک پہنچی تو اس نے اپنے بیٹے کا نام تبدیل کر دیا ـــــ

(سیر اعلام النبلاء ج ۵ ص ۶۱ (امام ذہبی) مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان سن طباعت ۲۰۰۰ھ)

نام علی پر غضب ناک ہوتے تھے:

امام ابن حجر عسقلانی (حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ رحمتہ اللہ علیہ) نے اپنی معرکتہ الآراء کتاب ـــــ تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث میں یہی واقعہ ان الفاظ کے ساتھ ارقام فرمایا ہے۔

كَانَ بَنُوْ اُمَيَّةَ اِذَا سَمِعُوْا بِمَوْلُوْدٍ اِسْمُهٗ عَلِیٌّ، قَتَلُوْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَبَاحًا ـــــ فَقَالَ: هُوَ عَلِیٌّ وَّكَانَ يَغْضَبُ مِنْ عَلِیٍّ وَ يَحْرُجَ عَلٰى مَنْ سَمَّاهُ بِهٖ ـــــ

جب بنواُمیہ کے لوگوں کو معلوم ہوتا کہ کسی بچے کا نام علی رکھا گیا ہے تو وہ اس بچے کو قتل کر دیتے۔ جب یہ خبر جنابِ رباح تک پہنچی تو انہوں نے (اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کہا وہ علی ہے ـــــ اور بنواُمیہ والے علی (کے نام) پر غضب ناک ہوتے ـــــ اور اس پر (غصہ کے عالم میں) دانت پیستے کہ جو علی نام رکھتا۔

(تہذیب التہذیب فی رجال الحدیث ج ۴ ص ۵۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔ لبنان سن طاعت ۲۰۰۴ء)

ان دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بنوامیہ کے لوگ علی کریم کے ساتھ اس قدر بغض رکھتے تھے ـــــ کہ بچے کا نام علی رکھا جاتا اس بچے کو قتل کر دیتے ـــــ اور مولا

Marfat.com

علی کا نام سن کر غصے میں آ جاتے تھے اور اسی حالت میں دانت پیسنے لگتے —— دانت پیسنے کو پنجابی میں کچیچیاں کہتے ہیں —— یقین جانئے بندہ نے مصنف سانحۂ کربلا کی تحریر میں بھی کچیچیوں کا مشاہدہ کیا ہے —— فرماتے ہیں ''سنی کہلانے کے باوجود ہر سال یہ دھندا کرتے ہیں'' —— انہیں روافض کا ٹیکہ لگ چکا ہے۔

خیال رہے کہ حضرت مصنف کو سنی کہلانے والے خوارج نے اتنے زہریلے انجکشن لگا دیئے ہیں جو آپ کی نس نس میں نہایت سرعت کے ساتھ سرایت کر چکے ہیں —— جس کے تدارک کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی —— اس پر کسی لمبی چوڑی بحث کی ضرورت نہیں —— فقط اتنا ہی کافی ہے۔

اک آفتابِ عرش ہے، غبار میں اٹا ہوا
حسین ہے یزیدیوں کے سامنے ڈٹا ہوا
سیہ ضمیر ناقدوں کو خیرہ چشم دیکھ کر
پڑی ہے چوٹ پر دماغ ہے پھٹا ہوا
قلم فروش حملہ زن ہیں سیّدہ کے لال پر
زباں دراز مفتیوں میں دین ہے بٹا ہوا

(شورش)

○ مصنف نے شانِ حسین میں لکھی گئی دو کتابوں کے قریب جانے سے منع فرمایا ہے —— سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے رقم طراز ہیں —— کہ ——

اس موضوع پر نہایت معتبر اور مستند اقوال پر اعتماد فرمایئے اور ماتمی انداز سے گریز کیجئے۔ خصوصاً خاکِ کربلا —— اور —— اوراقِ غم جیسی کتابوں سے

Marfat.com

محققین کو دور رہنا چاہئے ——(سانحۂ کربلا ص ۱۵)

کیوں دور رہنا چاہئے؟ —— یہ تو حضرتِ مصنف ہی بتا سکتے ہیں لیکن مجھے اس بات پر یقین ہے کہ حضرت علامہ ابوالحسناب سید محمد احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ صاحب اوراق غم —— مصنف سانحہ سے علمی، فکری اور نسبی طور پر بے شمار درجے بہتر ہیں —— تحقیق کی دنیا میں وہ اس مصنف سے بہر طور آگے ہیں —— باقی رہے مصنف خاک کربلا —— صاحبزادہ افتخار الحسن رحمتہ اللہ علیہ، میں نے ان کی لائبریری کی وسعت اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے وہ بہت بڑے خطیب اور خوبصورت ادیب تھے —— انہوں نے جو کچھ اس میں لکھا ہے، اس کو طبع زاد یا فسانہ کہنا زیادتی ہوگی —— میرے خیال کے مطابق ان کی کتاب وتحریر کو حاصل مطالعہ ہی تصور کیا جائے گا —— اور اس میں کوئی ایسی چیز میری نظر سے نہیں گزری جو سنیت سے ٹکراتی ہو۔

صاحب اوراقِ غم —— مفسر قرآن علامہ سید ابوالحسنات (صاحب تفسیر حسنات) رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے ماخذ بیان کرتے ہوئے —— ۶۴ —— کتابوں کے نام لکھے ہیں —— ان کتب میں کچھ ایسی کتابیں بھی ہیں جو مصنف سانحہ نے دیکھی تک نہیں بلکہ ان کا نام تک نہ سنا ہوگا —— اپنی آٹھ ورقی کتاب میں زورِ قلم دکھاتے ہوئے —— غم حسین میں رونے کو دھندہ قرار دیا اور وہ بھی بار بار —— دعا ہے کہ مصنف سانحہ کو بھی ذکر حسین پر رونا آجائے تا کہ مزاجِ گرامی میں ٹھہراؤ پیدا ہو اور طریقت کا نور، دل مضطرب کو قرار سے ہمکنار کرے، یہ بھی یاد رہے کہ —— علی کریم سے بے نیاز ہو کر —— پیری کرنا ایسے ہی ہے جیسے بغیر وضو کے نماز پڑھنا —— مصنف خیر سے پیر بھی کہلواتے ہیں —— اور بقولِ قاضی پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ —— تمام سلاسل طریقت کا منبع مولا علی کریم اللہ وجہہ کی

Marfat.com

ذاتِ گرامی ہے —— جوان کا دامن تھام لیتا ہے —— وہ زمانے کی ٹھوکروں سے محفوظ رہتا ہے ——

○

—— کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے ——

علمائے دیوبند کے بہت بڑے شیخ واستاد —— جن کو دیوبندی علماء زبدۃ المفسرین، عمدۃ المحدثین اور رئیس الفقہاء جیسے القاب سے پکارتے ہیں —— ان کا نام ہے —— حسین علی —— بمقام واں بچھراں ضلع میانوالی —— اپنی تفسیری کتاب —— بلغۃ الحیران —— میں سورۂ ملک کی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں ——

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْہِہٖۤ اَھْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ○ (پ۲۹س ملک، آیت ۲۲)

کیا وہ شخص جو منہ کے بل گرتا پڑتا چلا جارہا ہے، وہ راہِ راست پر ہے، یا جو سیدھا ہو کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہے؟ —— (ترجمہ جمال القرآن)

بلغۃ الحیران میں یوں ہے —— پھر جس نے اس حکم کا خلاف کیا مثال اس کی اس شخص کی ہے جو فکر کر کے نہ چلے بلکہ اپنے آباء واجداد کے طریقے پر خلاف راہِ ہدایت سوا سوچ کے چلے جدھر اس کا منہ آجائے ادھر ہی چلا جائے اور جو دوسرا شخص جو اس کے مقابلے میں یمشی مکبا ہو کر نہیں چلتا بلکہ سَوِیًّا ہو کر چلتا ہے اور علی وجہہ ہو کر یعنی جدھر منہ آجائے ادھر نہیں چلتا بلکہ صراط مستقیم دیکھ کر چلتا ہے ان دونوں شخصوں میں کون اھدیٰ ہوگا۔

Marfat.com

کورِ کورانہ مرودر کربلا
تا نیفتی چوں حسین اندر بلا

(بلغۃ الحیران ص ۳۹۹ مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور پاکستان)

قارئین کرام! یہ ہے علمائے دیوبند کے زبدۃ المفسرین کی اردوئے معلیٰ، راقم نے اس عبارت سے جو سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ —— امام حسین علیہ السلام وہ شخصیت ہیں کہ آپ بغیر سوچے سمجھے جس سمت منہ ہوا ادھر چل پڑے۔ مطلب یہ کہ کربلا کی طرف جانا صراطِ مستقیم نہیں ہے —— اور اس عبارت سے در پردہ یزید کی حمایت اور حسین کی مخالفت کی گئی ہے —— اور اس عبارت سے بغض حسین کی بو آرہی ہے —— انہوں نے جو عبارت کے آخر میں شعر لکھا ہے وہ اس امر کے ثبوت کے لئے کافی ہے ——

اس شعر پر تبصرہ اور اس کا رد

جناب سید نصیر الدین نصیر گولڑوی مرحوم —— مولوی حسین علی کی نگاہ میں مقامِ حسین —— کے عنوان کے تحت رقم طراز ہیں کہ —— مولوی حسین علی صاحب نے اپنے نام تک کا پاس بھی نہیں کیا —— ایک تبصرہ میں کسی خارجی کا یہ شعر اپنے موقف کی تائید میں لکھ دیا ہے

کورِ کورا نہ مرو دَر کربلا ، لا
تا نیفتی چوں حسین اندر بلا

''اس شعر کے معنی یہ ہیں'' —— اے مخاطب! تو اندھوں کی طرح کربلا میں نہ جا، تا کہ حسین رضی اللہ عنہ کی طرح کہیں مصیبت میں نہ پڑ جائے ——

یہ شعر لکھ کر مولوی صاحب نے ثابت کر دیا کہ ان کے دل میں نواسۂ رسول، جگر گوشہ علی رضی اللہ عنہ و بتول رضی اللہ عنہا سیدنا امام حسین کی کتنی عزت منزلت ہے۔ مولوی صاحب بے

Marfat.com

چارے کیا کرتے، اگر ان جیسے سطحی علم رکھنے والوں پر دروازۂ عرفانِ حسین وا، ہو جاتا تو آج ساری دنیا حسین کی پرستار اور غلام ہوتی —— مقامِ حسین تو خواصِ امت پر الم نشرح کیا جاتا ہے—— ان بے چاروں کو تو صرف اتنا معلوم ہے کہ حسین کون تھے—— مگر بخدا یہ ہرگز نہیں جانتے کہ حسین کیا تھے۔

(راہ ورسم منزل ہا ص ۲۰۰ مطبوعہ گیلانی پبلشرز درگاہ گولڑہ شریف)

راقم (خضر) کا تبصرہ

مندرجہ بالا شعر سے متعلق مولوی حسین علی صاحب شدید مغالطے کا شکار ہوئے —— اپنی ذہنی اور قلبی تشکیک کی تسکین کے لئے یہ شعر لکھ مارا —— اس لئے کہ وہ اس شعر کو سمجھے ہی نہیں —— اور حضرت نصیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف قلبی توجہ نہیں فرمائی۔ یہ شعر کسی خارجی کا نہیں بلکہ کسی صوفی کا شعر ہے—— علم عروض کے قوائد کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو شعر کا بحر و وزن، حضرتِ مولانا روم کی مثنوی شریف کا بنتا ہے—— اور مثنوی اس بحر پر ہے۔

—— فَاعِلاتُن، فاعلاتن، فَاعِلا ——

میرا غالب خیال یہ ہے کہ یہ شعر حضرتِ رومی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے—— کاتب اس شعر کی املا میں مولوی صاحب کی طرح مغالطے کا شکار ہو گیا ہے۔ اب اس شعر کی املا —— اور ترجمہ دیکھیں تو بات بالکل واضح ہو جائے گی —— اور شعر کا مطلب نکھر کر سامنے آ جائے گا۔

کورِ کور انہ مرو ، درکرب لا
تانیفتی چوں، حسین اندر بلا

''اے مخاطب!'' تو اندھوں کی طرح —— لا —— کے کرب کے جہان میں داخل

نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تو حسین ''بن منصور حلاج'' کی طرح مصیبت میں نہ پڑ جائے ——لا—— وحدۃ الوجود—— کی طرف اشارہ ہے—— یہ ان صوفیوں کی اصطلاح ہے جو وحدۃ الوجود پر یقین رکھتے ہیں—— چونکہ مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کا تعلق بھی صوفیوں کی اسی جماعت سے ہے—— جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ شعر مولانا کا ہی ہوگا—— میرے مرشد کریم شیخ الاسلام والمسلمین سیالوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ—— وحدۃ الوجود کے مسئلہ کا تعلق—— قال—— سے نہیں بلکہ—— حال—— سے ہے۔

قارئین عظام!—— کورِ مادرزاد کیا جانے کہ—— حسن حسین علیہ السلام کیسا ہے—— یہ بھی یاد رہے کہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمتہ اللہ علیہ کو لوگ—— شاہ منصور کے نام سے یاد کرتے ہیں—— ادب واحترام کے باعث نام حسین استعمال نہیں کرتے —— شورش کاشمیری اہل سنت کے مکمل ہم خیال نہ ہونے کے باوجود خوارج ونواصب کے خلاف شعر کہہ گئے ہیں۔

عشرۂ ماہِ محرم، ذکر و اذکارِ حسینؑ
دیدۂ و دل میں اتر آئے ہیں انوارِ حسین
سعد کی اولاد آ پہنچی ہے نیزے تان کر
آیئے ہم بھی لگائیں آج دربارِ حسین
کوفہ والو! اپنی تیغوں کو لہو کی آب دو
میں بھی اس کرب و بلا میں ہوں علمدارِ حسین
عصر حاضر کے یزیدوں کو سناتے جایئے
ڈھال کر اشعار کے سانچہ میں اذکارِ حسین

Marfat.com

عام مل جاتی ہے ہر نگری میں اولادِ یزید
شاذ و نادر لوگ ہوتے ہیں طرف دارِ حسین

حدیث نمبر ۴۰

مولا علی نے فرمایا

حضرت ابوصادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے — جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابِ صفہ میں سے تھے — اور آقا علیہ السلام نے ان کے لئے خصوصی طور پر برکت کی دعا فرمائی تھی۔

فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت علی کی شان وعظمت کے بارے میں شک تھا — فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ فرات کے کنارے پر پہنچ گئے — آپ راستے سے ہٹ کر ایک مقام پر ٹھہر گئے — اور ہم بھی ان کے ساتھ ٹھہرے — آپ نے ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

هٰذَا مَوْضِعُ رَوَاحِلِهِمْ وَ مَنَاخُ رِقَابِهِمْ وَ مُهْرَاقُ دِمَاءِ هِمْ — بِاَبِیْ مَنْ لَا نَاصِرَ لَهٗ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ اِلَّا اللّٰهُ —

یہ (شہداء کربلا) کے کجاووں اور ان کی سواریاں بٹھانے کی جگہ ہے۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں ان کا خون بہایا جائے گا — میرے باپ کی قسم یہ وہ ہیں جن کا سوائے اللہ تعالیٰ کے زمین آسمان میں کوئی مددگار نہ ہوگا —

جنابِ ابوصادق فرماتے ہیں — کہ جب امام حسین شہید کردیئے گئے تو میں اس

Marfat.com

[illegible]

چشمِ رسالت سے آنسو جاری

حضرت عبداللہ بن نجی حضرمی اپنے والد سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا۔

وکان صاحب مطہرتہ

اور وہ آپ کے لوٹا بردار تھے (طہارت کے لئے پانی لے کر ساتھ ساتھ چلتے تھے) — فرماتے ہیں کہ ہم صفین کی طرف جاتے ہوئے — جب مقام نینوا کے بالمقابل پہنچے —

فَنَادٰی عَلِیٌّ: اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اِصْبِرْ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ — قُلْتُ: وَمَاذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ عَیْنَاہُ تَفِیْضَانِ — قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغْضَبَکَ اَحَدٌ، مَاشَأْنُ عَیْنَیْکَ تَفِیْضَانِ؟ قَالَ: بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِی

Marfat.com

جِبْرِیْلَ قَبْلَ، فَحَدَّثَنِیْ —— اِنَّ الْحُسَیْنَ یُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ——

تو جناب علی نے فرمایا۔ اے ابوعبداللہ صبر کر۔ اے ابوعبداللہ صبر کر فرات کے کنارے ''یعنی ٹھہر جاؤ'' اور ابن نجی فرماتے ہیں کہ اس مقام پر حضرت علی المرتضٰی نے جو کچھ فرمایا وہ یہ ہے—— جناب علی نے فرمایا۔ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوا—— تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشم مازاغ سے آنسو جاری ہیں—— میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی کیا ہوا ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور آپ کو کس نے غضبناک کیا ہے؟—— آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ابھی ابھی میرے پاس جبریل علیہ السلام کھڑے تھے اور انہوں نے بیان کیا ہے—— کہ بے شک حسین علیہ السلام کو فرات کے کنارے شہید کیا جائے گا——

(مسند امام احمد بن حنبل ج اول ص ۸۵ مطبوعہ دارِ صادر بیروت لبنان۔

مسند امام احمد بن حنبل ج اول ص ۲۶۴۔تا۔۲۶۵ حدیث نمبر ۶۴۸ مطبوعہ عالم الکتب بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۹۸ء۔

مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۹۰ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان سن طاعت ۱۹۸۶ء)

حدیث نمبر ۴۲

زمین آسمان روئیں گے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم امام حسین علیہ السلام کی قبر کے اس مقام سے گزرے، جہاں آپ نے دفن ہونا تھا—— مولا علی نے فرمایا——

Marfat.com

هَاهُنَا مَنَاخُ رِقَابِهِمْ ـــــ وَهَاهُنَا مَوْضِعُ رِحَالِهِمْ وَهَاهُنَا مُهْرَاقُ دِمَاءِ هِمْ فِتْيَةٌ مِّنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْعَرْصَةِ تَبْكِيْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ ـــــ

کہ یہ وہ مقام ہے جہاں ان (شہداء کربلا) کے اونٹ بٹھائے جائیں گے۔ اور یہ وہ جگہ ہے، جس پر اونٹوں کے کجاوے اتار کر رکھے جائیں گے ـــــ اور یہ وہ مقام ہے جہاں خون بہایا جائے گا ـــــ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوجوان اسی میدان میں قتل کئے جائیں گے ـــــ اور (ان کے قتل پر) زمین وآسمان روئیں گے ـــــ

(الصواعق المحرقہ باب نمبر ۱۱۔ فصل نمبر ۳ ص ۲۹۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۵ء
ایضاً ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ سن اشاعت ۱۹۷۶ء)

○ ''زمین وآسمان روئیں گے'' ـــــ یہ فرمان سید الاولیاء کا ہے ـــــ جب آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نوجوانوں کو بے دردی سے شہید کیا جائے گا ـــــ تو ان کی مظلومیت پر ارضین وسماوات روئیں گے ـــــ رونا ـــــ ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جس کا تعلق، درد و سوز، محبت وعقیدت اور ایک قسم کے قلبی لگاؤ سے ہے ـــــ انسانی جسم کی اقلیم کا سردار دل ہے ـــــ اور دل میں رقت پیدا ہو تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں ـــــ اور دل میں رقت پیدا ہونا کسی صدمے کی وجہ سے ہوتا ہے ـــــ ذرا اندازہ لگائیں کہ حسین کے کنبے کی شہادت پر زمین اور آسمان کو کس قدر صدمہ پہنچا ہوگا۔

○ خیال رہے کہ علمائے اسلام نے زمین وآسمان کا رونا ان معنوں میں لیا ہے ـــــ کہ آسمان کے کناروں پر سرخ رنگ کا نمودار ہونا آسمان کا رونا ہے ـــــ اور یہ چیز روایات میں موجود ہے کہ حسین علیہ السلام کی شہادت کے روز عجیب نشانات ظاہر ہوئے۔

Marfat.com

○ علامہ ابن حجر مکی نے ــــ امام ابونعیم کے حوالے سے لکھا ہے۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا فَأَصْبَحْنَا وَحِبَابُنَا وَ جِرَارُنَا مَمْلُوْءَةٌ دَمًا ــــ

کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی تو ہمارے کنویں ــــ اور ہمارے مٹکے خون سے بھرے ہوئے تھے۔

○ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے چل کر لکھتے ہیں ــــ کہ

اِنَّ السَّمَآءَ اَسْوَدَّتْ اِسْوِدَادًا عَظِيْمًا حَتّٰى رُؤِيَتِ النُّجُوْمُ نَهَارًا وَلَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ ــــ

آسمان ''قتل حسین کے دن'' اس قدر سیاہ بھجنگ ہو گیا کہ دن کے وقت ستارے نظر آنے لگے۔ جو پتھر بھی اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا ــــ

(الصواعق المحرقۃ ص ۲۹۴ مطبوعہ دار الکتب علمیۃ بیروت لبنان)

○ ہم پوچھتے ہیں موجودہ دور کے ان نام نہاد علماء سے جو انصاف کے بے رحم قاتل ہی نہیں قدیم دور کے خوارج کے پیروکار بھی ہیں ــــ کیا تمہارے دل اُن سے بھی زیادہ سخت ہیں؟ ــــ کیا تمہارے تصورات آسمان جیسی وسعتیں رکھتے ہیں؟ ــــ کیا تمہارا رشتہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مکمل طور پر منقطع ہو چکا ہے؟ ــــ

○ اگر یہ تمام باتیں تو پھر یہ کیا ہے جو تمہارے ہاں ملتا ہے ــــ یزید لعین کی حمایت میں کیوں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہو؟ ــــ کیوں ذکر حسین تمہیں اچھا نہیں لگتا ــــ کیا وجہ ہے کہ تم حسین کی مظلومیت پر رونے والوں پر کفر و شرک اور بدعت کے

Marfat.com

فتوے صادر فرما رہے ہو —— کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہارے ایمانوں کی کھیتیاں مکمل طور پر ویران و برباد ہو چکی ہیں ——

○ —— اگر تم نبوت کی خوشنودی چاہتے ہو تو اپنے دلوں کو محبت حسین علیہ السلام کی طرف مائل کرو —— اگر حسین علیہ السلام پر مصائب و آلام کے ٹوٹنے والے پہاڑوں کا تمہارے تصورات کی دنیا میں آنا ممکن ہو تو پھر جی بھر کے آنسو بہاؤ تا کہ ان اشکوں کے پانی سے گناہوں کے سیاہ دفتر دُھل سکیں۔

○ —— ''رونا'' —— اس وقت عبادت کا درجہ رکھتا ہے —— جب اللہ تعالیٰ کے محبوبوں کی یاد میں رویا جائے —— اور راہِ حق میں مصیبتوں کو گلے لگانے والوں کے پرالم حالات جب تصور کی نظروں کے سامنے آجائیں تو پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسوؤں کا جاری ہو جانا انسانی فطرتوں کے عمل کا ایک حصہ ہے جو انسانیت کی ایک دلیل بھی ہے۔

سینۂ مسلم میں دل پر درد ہونا چاہئے
آنسوؤں سے دامن مژگاں کو دھونا چاہئے
یاد آ جائے مصیبت جب خضر، شبیرؓ —— کی
اس وقت سنت محمد ﷺ کی ہے رونا چاہئے

شہادتِ امام حسین علیہ السلام کے بعد والے اس المناک منظر کو تصور کی نگاہوں سے دیکھیں کہ ایک معصوم سی بچی اپنے باپ کی جدائی میں کن الفاظ کے ساتھ آہ و زاری کر رہی ہے۔

دھرتی لرزی، تارے روپے عرش دا پھٹ گیا سینہ
بابا، بابا کہندی کہندی جد روئی پاک سکینہؓ

Marfat.com

حدیث نمبر ۴۳

کربلا سے گزرتے ہوئے

علامہ امام ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ، نے اسی قسم کی ایک اور حدیث اس طرح بیان فرمائی ہے —— لکھتے ہیں —— کہ ابن سعد نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ —— صفین —— کی طرف جاتے ہوئے —— حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کربلا سے گزرے جو فرات کے کنارے نینوی بستی کے بالمقابل ہے —— آپ نے —— وہاں کھڑے ہو کر اس زمین کا نام پوچھا —— آپ کو بتایا گیا کہ اسے کربلا کہتے ہیں —— یہ سن کر ——

فَبَکٰی حَتّٰی بَلَّ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِہٖ

تو آپ (علی کریم) رو پڑے یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین (جس جگہ آپ تشریف فرما تھے) تر ہو گئی۔

پھر آپ (مولا علی) نے فرمایا —— میں رسول کریم کی بارگاہِ عالی وقار میں حاضر ہوا —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— ابھی ابھی مجھے جبریل علیہ السلام نے آ کر خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہوگا، جسے کربلا کہا جاتا ہے —— پھر جبریل علیہ السلام نے ایک مٹھی میں مٹی پکڑی اور مجھے سنگھائی تو میں اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکا۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ مکتبہ مجیدہ سن اشاعت ۱۹۷۶ء)

Marfat.com

حدیث نمبر۴۴

کعب احبار کا بیان

جناب عمار دہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا ہوا ـــــ جناب کعب رضی اللہ عنہ نے ـــــ جناب علی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ـــــ

يُقْتَلُ مِنْ وُلْدِ هٰذَا الرَّجُلِ، رَجُلٌ فِيْ عَصَابَةٍ لَّا يَجُفُّ عَرْقُ خُيُوْلِهِمْ حَتّٰى يَرِدُوْا عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ

کہ اس گزرنے والے کی اولاد میں سے ایک مرد کو قتل کیا جائے گا، ایک ایسی جماعت کہ جن کے گھوڑوں کا پسینہ خشک نہیں ہوگا، یہاں تک کہ وہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وارد ہوں گے ـــــ

تھوڑی دیر کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام وہاں سے گزرے، لوگوں نے پوچھا ـــــ اے ابواسحاق رضی اللہ عنہ! جس کی طرف آپ نے اشارہ فرمایا ہے یہ ہے، آپ نے فرمایا نہیں ـــــ اور پھر حضرت امام حسین علیہ السلام گزرے، لوگوں نے پوچھا یہ ہے ـــــ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ـــــ ہاں یہی ہے۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۹۶ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت۔ لبنان سن اشاعت ۱۹۸۶ء)

حدیث نمبر۴۵

حسین کی مدد کرنے کا حکم

حضرت اشعب بن سخیم اپنے والد حضرت انس بن حارث سے روایت بیان کرتے

Marfat.com

ہیں کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے ہوئے سنا۔

اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا یُقْتَلُ بِاَرْضٍ مِّنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ فَمَنْ اَدْرَکَهٗ فَلْیَنْصُرْهُ ـــــ فَقُتِلَ مَعَ الْحُسَیْنِ ـــــ

بے شک میرا بیٹا ''حسین'' سرزمین عراق میں قتل کیا جائے گا، اور جو اس کو پائے وہ اس کی مدد کرے، اور انس بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ـــــ امام حسین کے ساتھ کربلا میں شہید کر دیئے گئے ـــــ

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج اول ص ۱۲۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت۔ لبنان)

○ امام ابن حجر عسقلانی۔ ''الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ'' ـــــ میں رقم طراز ہیں ـــــ

فَخَرَجَ اَنَسُ بْنُ حَارِثٍ اِلٰی کَرْبَلَاءَ فَقُتِلَ بِهَا مَعَ الْحُسَیْنِ۔

کہ انس بن مالک کربلا کی طرف نکلے اور امام حسین کے ساتھ شہید ہو گئے ـــــ

حدیث نمبر ۴۶

مٹی کو سونگھنا

یہ بات پہلے حدیثوں میں بیان ہو چکی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کربلا کی وہ مٹی جو جناب جبریل علیہ السلام نے لا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کی تھی ـــــ ان احادیث کو بیان کرنے کے بعد ـــــ علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں ـــــ کہ امام ابو حاتم ـــــ امام احمد بن حنبل ـــــ عبداللہ بن حمید ـــــ اور ابن احمد نے بھی ایسی ہی ایک حدیث بیان کی ہے، فرماتے ہیں کہ دوسری حدیث میں یہ اضافہ ہے۔

اِنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَمَّهَا ـــــ وَقَالَ رِیْحُ کَرْبٍ

Marfat.com

وَّبَلَاءِ ـــــ

یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مٹی کو سونگھا ـــــ اور فرمایا (اس میں سے) کرب و بلا کی خوشبو آتی ہے۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان پاکستان)

حدیث نمبر ۴۷

اور وہ مٹی خون میں تبدیل ہو گئی

علامہ ابن حجر مکی ـــــ الملا ـــــ اور ابن احمد (عبداللہ احمد بن حنبل) رحمۃ اللہ علیہم کی "زیادۃ المسند" کے حوالے سے روایت بیان کی ہے ـــــ کہ ام المومنین حضرت امّ سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ پھر وہ مٹی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دے دی اور فرمایا ـــــ

اِنَّ هٰـذَا تُرْبَةِ الْاَرْضِ الَّتِیْ یُقْتَلُ بِهَا فَمَتٰی صَارَ دَمًا فَاعْلِمِیْ اَنَّهٗ قَدْ قُتِلَ ـــــ

کہ یہ اس زمین کی مٹی ہے جہاں اسے (یعنی حسین کو) قتل کیا جائے گا۔ جب یہ مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ اسے (یعنی حسین کو) قتل کر دیا گیا ہے ـــــ

امّ المومنین فرماتی ہیں کہ میں نے اس مٹی کو ایک بوتل میں رکھ دیا ـــــ اور میں کہا کرتی تھی کہ یہ مٹی ایک دن خون میں تبدیل ہو جائے گی ـــــ اور وہ بہت بڑا (المناک) دن ہوگا ـــــ فرماتی ہیں ـــــ

فَاَصْبَتُهٗ یَوْمَ قُتِلَ الْحُسَیْنُ وَقَدْ صَارَ دَمًا ـــــ

Marfat.com

کہ قتل حسین کے دن میں نے اس مٹی کو پکڑا تو وہ خون ہوگئی۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان اشاعت ۱۹۸۶ء)

حدیث نمبر ۴۸

جب قتل حسین کی رات آئی

دوسری ایک روایت میں اس طرح ہے کہ پھر جب جبریل علیہ السلام نے کہا کیا؟ —— میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے قتل کی جگہ کی مٹی دکھاؤں —— تو وہ چند مٹھیاں مٹی لے کر آئے —— جنہیں میں نے ایک بوتل میں رکھ لیا —— امّ المومنین فرماتی ہیں ——

فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ قُتِلَ الْحُسَيْنِ سَمِعْتُ قَائِلًا يَّقُوْلُ ——

جب قتل حسین کی رات آئی تو میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا۔

(۱) اَيُّهَا الْقَاتِلُوْنَ جَهْلًا حُسَيْنًا

اَبْشِرُوْا بِالْعَذَابِ وَالتَّذْلِيْلِ

(۲) قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰى لِسَانِ بْنِ دَاوٗدَ

وَمُوْسٰى وَحَامِلِ الْاِنْجِيْلِ

(۱) اے حسین کو جہالت سے قتل کرنے والو! تمہیں عذاب اور ذلت اور خواری کی خوشخبری ہو۔

(۲) تم پر ابن داؤد علیہ السلام۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور صاحب انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے لعنت پڑ چکی ہے۔

حضرت ام المومنین سیدہ ام سلمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں —— جب میں نے یہ آواز سنی۔

Marfat.com

فَبَكَيْتُ وَ فَتَحْتُ الْقَارُوْرَةَ فَإِذَا الْحَصَيَاتُ قَدْ جَرَتْ وَمَا

(فرماتی ہیں) تو میں رو پڑی اور پھر میں نے بوتل کو کھولا تو وہ مٹی خون ہو کر بہنے لگی ——— (الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ ایضاً)

○——— قارئین ذی احتشام! ——— اس امر کو کیا نام دیا جائے؟ ——— کہ مٹی خون کی طرح بہہ نکلی ——— کیا؟ کبھی آپ کے تجربہ میں یہ بات آئی کہ آپ نے مٹی کو پکڑا ہو تو وہ خون میں تبدیل ہو گئی ہو ——— کیا سائنس کی رُو سے ایسا ہو سکتا ہے؟ کیا مٹی جن مرکبات کا مجموعہ ہے۔ ان میں خون بننے کی صلاحیت و اہلیت موجود ہے؟ ——— اگر جواب نفی میں ہے تو پھر کہنا پڑے گا کہ اس امر پر اسرار کو فقط نظر نبوت ہی جانتی ہے کہ اس کا کیا بننے والا ہے اور ایسا ہونے والا ہے۔

راقم تو صرف اتنا کہہ سکتا ہے کہ یہ سانحہ زمین کے لئے ایسا جان نکاہا ہے کہ جسے دیکھ کر زمین کے جگر سے خون اُبل پڑا ——— اور زمین کے ذرّوں نے خون کی شکل اختیار کر کے سیال کی طرح بہنا شروع کر دیا، آپ اسے رسولِ خدا کا معجزہ ——— اور حسین علیہ السلام کی کرامت سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں۔

حدیث نمبر ۴۹

ام المومنین کا خواب

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ——— فرماتی ہیں کہ میں سیّدہ ام المومنین امّ سلمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ رو رہی تھیں ——— میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمانے لگیں ——— میں نے رسولِ مکرم کو خواب میں اس حال میں دیکھا

Marfat.com

ہے۔

وَعَلٰی رَأْسِہٖ وَلِحْیَتِہِ التُّرَابُ ۔ قُلْتُ: مَالَكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ——

قَالَ: شَہِدْتُ قَتْلَ الْحُسَیْنِ اٰنِفًا——

اور آپ کے سر اقدس اور داڑھی مبارک پر مٹی پڑی ہوئی تھی —— ''فرماتی ہیں'' —— میں نے عرض کی —— یارسول اللہ کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا میں ابھی شہادتِ حسین کے وقت وہاں موجود تھا —— ''مطلب یہ ہے کہ ابھی ابھی حسین کو قتل کیا گیا ہے تو اس قربانی کا منظر دیکھنے کے لئے میں وہاں موجود تھا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''۔

(جامع ترمذی ج۲ ص۲۱۸ مطبوعہ سعید کمپنی کراچی پاکستان)

حدیث نمبر ۵۰

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیکھا

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نصف النہار کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔

اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِیَدِہٖ قَارُوْرَۃٌ فِیْھَا دَمٌ یَلْتَقِطُہٗ فَسَأَلَہٗ، فَقَالَ: دَمُ الْحُسَیْنِ وَ اَصْحَابِہٖ——

کہ آپ بکھرے ہوئے بال —— چہرہ غبار آلود اور ہاتھ میں خون کی ایک بوتل اٹھائے ہوئے تھے —— ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا —— یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے——

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اس دن سے ہمیشہ اس

Marfat.com

جستجو میں رہا ــــ یہاں تک کہ امام حسین اپنے نانا رسول کریم کے فرمان کے مطابق۔ ارضِ عراق میں، کوفہ کے نواح میں ــــ کربلا کی زمین پر شہید ہو گئے۔ یہ وہ جگہ ہے جو ــــ ''طف'' ــــ کے نام سے مشہور ہے۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۳ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر ۱۵

اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے؟

مستدرک حاکم میں ــــ امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو یوں بیان فرمایا ہے ــــ کہ حضرت عمار بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ــــ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے ــــ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوپہر کے وقت سوتے ہوئے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا۔

اَشْعَثَ وَ اَغْبَرَ مَعَهٗ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ ۔ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا هٰذَا؟ ــــ قَالَ: هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ

کہ آپ کے بال پریشان اور رُخِ انور غبار سے اٹا ہوا تھا اور ایک بوتل اٹھائے ہوئے تھے، جس میں خون تھا ــــ ''فرماتے ہیں'' میں نے عرض کیا ــــ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا ہے؟ ــــ آپ نے فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے ــــ

(مستدرک حاکم ج ۴ ص ۳۹۸)

○ ــــ اربابِ نظر اس امر سے اندازہ لگا سکتے ہیں ــــ کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امام عالی مقام علیہ السلام کے ساتھ کتنی محبت ہے ــــ گو یہ واقعہ خواب کا ہے اور

Marfat.com

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خواب میں سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کے خون جمع کر کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دیکھا، لیکن ان نسبتوں کو دیکھیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ کے چچا زاد بھائی اور عظیم مفسر قرآن ہیں — اس اہمیت کے پیش نظر، امام حاکم نے اسے نقل فرمایا ہے — اور پھر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے خواب حقیقتوں پر مبنی ہوتے ہیں — اور اسی طرح جناب سیدہ امّ المومنین ام سلمہ سلام اللہ علیہا کا خواب ہے، جس کا بیان حدیث نمبر ۵۰ میں موجود ہیں۔

○ — آج کے اس دور پرفتن میں — نفاق اپنے پورے جوبن کے ساتھ اس کائنات ارضی پر چھایا ہوا دکھائی دیتا ہے — گندم نما جوفروش فرقے، خدا کی اس زمین میں فساد برپا کیئے ہوئے ہیں — اور کھلم کھلا حسینی کردار پر تنقید کرتے ہوئے صاف نظر آ رہے ہیں — یہ اس حسین کے دشمن ہیں، جو رسول ارض و سماوات کا محبوب ترین لخت جگر ہے — کون حسین؟ —

حسین صورتِ حیدر، حسین خونِ رسول
حسین نازشِ زینب، حسین فخر بتول
حسین اصل شہادت، حسین اصل اصول
حسین علم دریا، حسین عقل عقول

Marfat.com

شہادت حسین

پر

جنوں کا نوحہ

جن:

ایک ناری مخلوق ہے۔ جس طرح انسانوں کا وجود ہے اسی طرح جنوں کا بھی وجود ہے۔۔۔ لفظ جن ۔۔۔ کا معنی عربی زبان میں پوشیدہ کے ہیں۔ یعنی چھپی ہوئی مخلوق۔۔۔ انسان اور جن الگ الگ مخلوق ہیں۔۔۔ جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے۔۔۔ اور آگ میں چونکہ لطافت ہوتی ہے اس لئے جن اپنے لطیف مادّہ کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔۔۔ جن آگ سے بنائے گئے ہیں۔۔۔ اس میں اسی بنا پر بہ نسبت خاکی مخلوق کے قوت بھی زیادہ ہوتی ہے اور عمریں بھی طویل ہوتی ہیں۔۔۔ غرض یہ کہ جن ایک مخلوق ہے اور ان کا نظر نہ آنا ان لطافت کے باعث ہے۔۔۔

حدیث نمبر ۵۲

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں

حضرت سیّدہ ام المومنین امّ سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔

سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

Marfat.com

کہ میں نے جن کو حسین بن علی پر نوحہ کرتے ہوئے سنا۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۰۲ مطبوعہ مؤسسۃ المعارف بیروت لبنان سن اشاعت ۱۹۸۶ء)

نوحہ:

نوحہ کہتے ہیں گریہ زاری کرنا — آواز نکال کر رونا۔

حدیث نمبر ۵۳

ام المومنین میمونہ فرماتی ہیں

ام المومنین سیّدہ میمونہ سلام اللہ علیہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔

سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوْحُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

میں نے جن کو حسینؑ بن علی پر نوحہ کرتے ہوئے سنا۔

(مجمع الزوائد ایضاً)

حدیث نمبر ۵۴

امّ المومنین نے اپنی باندی کو حکم دیا

ام المومنین ام سلمہ سلام اللہ علیہا سے روایت — فرماتی ہیں۔

مَا سَمِعْتُ نُوْحَ الْجِنَّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَآلِهٖ) وَسَلَّمَ اِلَّا لَيْلَةَ قُتِلَ الْحُسَيْنِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے وصال) کے بعد میں نے جن کا نوحہ نہیں سنا مگر اس رات میں جس میں حسین شہید ہوئے — ''ام المومنین نے اپنی باندی کو حکم فرمایا''

Marfat.com

اُخْرُجِیْ فَوَاللّٰہِ مَا اَرٰی اِبْنِیْ اِلَّا قَدْمَاتَ

شہر میں نکل کر پتہ کر! خدا کی قسم میں نے اپنے بیٹے، ''حسین'' کو نہیں دیکھا مگر ''اس حال میں کہ'' وہ شہید ہو چکے ہیں۔

ام المومنین کی باندی نے باہر نکل کر لوگوں سے دریافت کیا (کہ ابن رسول خدا کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا)۔

فَقِیْلَ اِنَّہٗ قُتِلَ

جواب میں کہا گیا بے شک حسین قتل ہو چکے ہیں۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۱۵۰)

حدیث نمبر ۵۵

جنیہ نے نوحہ کیا

حافظ الحدیث علامہ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) نے اپنی عظیم اور شہرۂ آفاق تصنیف —— مجمع الزوائد ومنبع الفوائد —— میں اس حدیث مبارکہ کو ان الفاظ میں نقل فرمایا ہے۔

قَالَتْ مَا سَمِعْتُ نُوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَآلِہٖ) وَسَلَّمَ اِلَّا اللَّیْلَۃَ مَا اَرٰی اِبْنِی اِلَّا قُبِضَ تَعْنِی الْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ —— قَالَتْ لِجَارِیَتِھَا اُخْرُجِیْ اِسْأَلِیْ —— فَاَخْبَرَتْ اَنَّہٗ قَدْ قُتِلَ وَاِذَا جِنِّیَّۃٌ تَنُوْحُ ——

ام المومنین ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کی رات اور اپنے یعنی حسین کی شہادت کے علاوہ کبھی جنوں کو آہ و بکا کرتے ہوئے نہیں

Marfat.com

سنا —— ام المومنین نے اپنی کنیز سے فرمایا کہ باہر نکل کر لوگوں سے پوچھ —— اس کنیز نے آ کر بتایا کہ حسین کو شہید کر دیا گیا ہے —— اور اس وقت ایک جنیہ —— (جن کی مادہ جنی) حضرت حسین کی شہادت اور مظلومیت پر نوحہ کر رہی ہے (اور وہ کہہ رہی ہے)

أَلَا يَا عَيْنُ فَاحْتَفِلِي بِجَهْدِي وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي

عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ الْمَنَايَا إِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدٍ

خبردار! اے آنکھ تو لبالب بھر جا میری ہمت کے ساتھ میرے بعد شہیدوں پر کون روئے گا۔

میری جماعت پر جن کو موتیں چلاتی ہیں خدائے غالب کے جہان کی طرف ——

حدیث نمبر ۵۶

جنوں نے کیا کہا

حضرت ابو جناب کلبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے —— فرماتے ہیں کہ مجھے جصاصون (چونے وغیرہ کا کام کرنے والوں) نے بتایا —— کہ ہم رات کو دشت کربلا کی طرف نکلے —— اور جب مقتل حسین کے پاس پہنچے۔

سَمِعْنَا الْجِنَّ يَنُوحُونَ عَلَيْهِ —— وَ يَقُولُونَ

تو ہم نے جنوں کو سنا کہ وہ حسین علیہ السلام پر نوحہ کر رہے تھے۔

اور رو رو کر یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ

فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُلُودِ

Marfat.com

اَبَــوَاهُ مِــنْ عُــلْیَــا قُــرَیْــشٍ
جَــدُّهٗ خَیْــرُ الْــجُــدُوْد

رسول اللہ نے ''حسین'' کی پیشانی کو چوما اور ان کے لئے روشنی بہشتوں میں ہے۔

ان کے والدین اعلیٰ قریش میں سے تھے —— اور ان کا نانا تمام جہان کے اباؤ اجداد سے افضل ترین ہیں۔

حدیث نمبر ۵۷

خون کی بارش

ام المومنین ام سلمہ سلام اللہ علیہا کی ایک اور حدیث میں ہے۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ نَاحَتْ عَلَیْهِ الْجِنُّ وَ مُطِرْنَا دَمًا

''فرماتی ہیں'' جب امام حسین شہید ہوئے تو جنات نے نوحہ کہا —— اور ہم پر خون کی بارش ہوئی ——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۵۰ عن نسخۃ الکتب المصریۃ)

○ —— سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کے بڑے بھائی حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی جناب زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے —— قتل امام حسین کے بارے میں مندرجہ ذیل اشعار کہے —— جنہیں حافظ الحدیث نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی نے مجمع الزوائد میں نقل فرمایا ہے —— اشعار یہ ہیں۔

مَــاذَا تَــقُــوْلُــوْنَ اِنْ قَــالَ النَّبِــیُّ لَــکُــمْ
مَــاذَا فَــعَــلْتُــمْ وَاَنْتُــمْ اٰخِــرُ الْاُمَــمِ

Marfat.com

بِعِتْرَتِیْ وَ بِاَنْصَارِیْ وَذُرِّیَّتِیْ

مِنْهُمْ اُسَارٰی وَ قَتْلِیْ ضُرِّجُدْ ابِدَمٖ

مَا کَانَ هٰذَا جَزَائِیْ اِذْ لَصَحْتُ لَکُمْ

اَنْ تَخْلِفُوْنِیْ بِسُوْءٍ فِیْ ذَوِیْ رَحِمِیْ

کیا کہو گے تم؟ اگر رسولِ خدا نے تمہیں فرمایا کہ کیا کیا ہے تم نے میری آل اور میرے مددگاروں کے ساتھ۔ حالانکہ تم آخری اُمت تھے۔ کچھ (میری آل میں) سے قیدی ہوئے اور کچھ قتل ہوئے۔ رنگ دیا گیا ان کو خون کے ساتھ۔ میری جزا یہ نہ تھی (جب کہ میں نے تمہیں نصیحت کی تھی) کہ تم میرے بعد میری اولاد کے ساتھ برائی سے پیش نہ آنا۔

○ —— مندرجہ بالا اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اے قاتلانِ اہل بیت اگر قیامت کے دن اللہ کے رسول نے تم سے پوچھ لیا کہ میں نے تمہیں نصیحت کی تھی کہ تم میرے اہل بیت کے ساتھ اچھا سلوک کرنا —— لیکن تم نے میرے بعد اس نصیحت کو بھلا کر اس کے برعکس ظلم وتشدد کے ساتھ میرے بچوں کو شہید کر ڈالا —— جناب زینب بنت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مراد یہ ہے کہ تمہیں وصیت کچھ اور کی تھی —— لیکن تم نے اس کے الٹ کیا ——

ان اشعار میں ایسا درد بھرا ہوا ہے —— جس کی تپش کو صرف اہل درد ہی محسوس کر سکتے ہیں —— اس درد میں ڈوبی ہوئی المناک داستانِ کربلا ابن تیمیہ کے پیروکار کیا جانے جو حسد وعناد کی بھٹی میں جھلس رہے ہیں۔

Marfat.com

شہادتِ امام حسین علیہ السلام ـــــ کے اثرات

جب کوئی اس دنیائے ناپائیدار سے انتقال کر جاتا ہے ـــــ تو وہ اس ماحول میں غم و اندوہ کے انمٹ اثرات مرتب ہو جاتے ہیں ـــــ اور اگر کوئی شخص قتل ہو جائے تو کم از کم سو سے زائد لوگ متاثر ہوتے ہیں۔ رشتہ دار، دوست احباب اقرباء ـــــ بے قراری کی کیفیت تادیر طوفانی صورت میں برقرار رہتی ہے ـــــ افسوس کے بادل چھائے رہتے ہیں۔

امام عالی مقام علیہ السلام وہ عظیم ہستی ہے ـــــ جو جامِ شہادت نوش فرما کر ارضین و سماوات کو متاثر کر گئے ـــــ دنیا کے غم ایک مدت کے بعد مدہم پڑ جاتے ہیں ـــــ لیکن غم حسین دن بدن بڑھتا ہی جاتا ہے ـــــ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا ـــــ اور اہل ایمان آپ کے نام پر گریہ زاری میں مصروف رہیں گے ـــــ آیئے دیکھتے ہیں کہ شہادتِ حسین نے کس قسم کے اثرات مرتب کئے۔

حدیث نمبر ۵۸

سورج بے نور ہو گیا

امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی نے ـــــ السنن الکبریٰ ـــــ میں اپنی سند سے یہ حدیث شریف نقل فرمائی ہے ـــــ حضرت ابو قبیل (حی بن ہانی) سے روایت ہے فرماتے

Marfat.com

ہیں۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کُسِفَتِ الشَّمْسُ کَسْفَۃً بَدَتِ الْکَوَاکِبُ نِصْفُ النَّھَارِ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّھَا ھِیَ ـــــــ

جب حسین بن علی علیہما السلام قتل ہوئے تو سورج بے نور ہو گیا اور نصف النہار (دوپہر کے وقت) میں ستارے چمکنے لگے۔ یہاں تک کہ ہم نے یقین کرلیا کہ چمکنے والے ستارے ہی ہیں۔

(السنن الکبریٰ (امام بیہقی شریف) ج ۳ص ۳۳۷ مطبوعہ نشرالسنۃ ملتان)

حدیث نمبر ۵۹

آسمان سیاہ ہو گیا

شیخ علمائے دیو بند جناب اشرف علی صاحب تھانوی نے ـــــ اپنی کتاب ـــــ ''کراماتِ صحابہ'' ـــــ میں شیخ الاسلام علامہ ابن حجر عسقلانی کی کتاب تہذیب التہذیب کی جلد نمبر ۲ صفحہ ۳۵۴۔ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے ـــــ لکھتے ہیں کہ ـــــ خلف بن خلیفہ اپنے باپ سے روایت بیان کرتے ہیں۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَیْنُ اِسْوَدَّتِ السَّمَآءُ وَ ظَھَرَتِ الْکَوَاکِبُ نَھَارًا

کہ جب امام حسین شہید ہوئے تو آسمان سیاہ ہو گیا، اور دن میں ستارے چمکنے لگے ـــــ

(کراماتِ صحابہ ص ۴۸ مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

''امام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ'' اور ان کی معرکتہ الآراء کتاب ''تہذیب التہذیب'' ـــــ ایسے نام ہیں جو علمی دنیا میں ایک بہت بڑی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس

Marfat.com

لئے جنابِ تھانوی صاحب کی کتاب ''کراماتِ صحابہ'' کا حوالہ نقل کرنے کی ضرورت نہ تھی ـــــ لیکن یہاں حوالہ لکھنا ایک وجہ کی بنا پر ہے کہ تھانوی صاحب کے پیرو کاروں کی اکثریت کا سیدنا امام حسین اور اہل بیت رسول کے بارے میں ـــــ غلط نظریہ ـــــ کرخت رویہ ـــــ خارجیانہ سوچ اور یزید لعین کی حمایت میں اپنی صلاحیتوں کو ضائع کرنا ہے ـــــ ان کے اس جارحانہ انداز کے پیش نظر جناب تھانوی صاحب کے اس عقیدے کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے۔

کہ امام حسین وہ معظم ترین ہستی ہے ـــــ جس کے سوگ میں آسمان نے سیاہ نقاب اوڑھ لیا ـــــ اور تھانوی صاحب نے ان تمام روایات کی صداقت وثقاہت پر اعتماد کرتے ہوئے کراماتِ حسین کے باب میں نقل کیا دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء، تھانوی صاحب کو اپنا امام اور پیشوا تصور کرتے ہیں ـــــ لہٰذا انہیں چاہیے کہ اپنے امام و پیشوا کی اقتداء میں نواسہ رسول کی عظمتوں کا برملا اعلان کریں ـــــ اور معذرت خواہانہ رویہ ترک کر کے اپنے دلوں میں آلِ رسول کی محبت وعقیدت پیدا کرنے کی جدوجہد کریں ـــــ

حدیث نمبر ۶۰

تازہ خون نظر آتا

جناب ابن عینیہ نے اپنی دادی سے روایت بیان کی ـــــ

وَاَنَّ السَّمَآءَ احْمَرَّتْ لِقَتْلِهٖ وَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفُ النَّهَارِ وَظَنَّ النَّاسُ اَنَّ الْقِيَامَةَ قَدْ قَامَتْ، وَلَمْ يُرْفَعُ حَجَرٌ فِى الشَّامِ اِلَّا رُؤِىَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ ـــــ

Marfat.com

''امام حسین علیہ السلام'' کے قتل کی وجہ سے آسمان سرخ اور سورج بے نور ہو گیا۔ یہاں تک کہ نصف النہار (دوپہر) کو ستارے نظر آنے لگے اور لوگ خیال کرنے لگے کہ قیامت برپا ہو گئی ہے —— اور ملک شام میں جو پتھر اٹھایا جاتا، اس کے نیچے سے تازہ خون نظر آتا ——

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۴ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

حدیث نمبر ۶۱

سات دن تک

حضرت عثمان بن ابی شیبہ سے روایت ہے۔

اَنَّ السَّمَآءَ مَکَثَتْ بَعْدَ قَتْلِهٖ سَبْعَةَ اَيَّامٍ تَرٰى عَلَى الْحِيْطَانِ كَاَنَّهَا مَلَاحِفُ مُعَصْفَرَةٌ مِّنْ شِدَّةِ حُمْرَتِهَا ۔ وَ ضَرَبَتِ الْكَوَاكِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا ۔

(امام حسین علیہ السلام) کی شہادت کے بعد آسمان کی سات دن تک حالت یہ رہی کہ دیواریں سرخی کی شدت سے سرخ چادروں کی طرح نظر آتی تھیں —— اور ستارے ایک دوسرے سے ٹکرانے لگے ——

(الصواعق المحرقۃ ایضاً)

حدیث نمبر ۶۲

دنیا تاریک ہوگئی

جناب ابن جوزی نے امام ابن سرین سے روایت نقل کی ہے۔

اَنَّ الدُّنْيَا اَظْلَمَتْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ ظَهَرَتِ الْحُمْرَةُ فِى

Marfat.com

السَّمَآءِ ـــــ

"سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کے جامِ شہادت نوش فرمانے کے بعد، تمام دنیا تین دن تک تاریک رہی، پھر آسمان پر سرخی ظاہر ہوئی ـــــ

(الصواعق المحرقۃ ایضاً)

ـــــ روایات کی بھرمار ـــــ

○ ـــــ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ ـــــ تاریخ الخلفاء میں یوں رقم طراز ہیں۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ مَكَثَتِ الدُّنْيَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ وَالشَّمْسُ عَلَى الْحِيْطَانِ كَالْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَةِ وَالْكَوَاكِبُ يَضْرِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا ۔ وَ احْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَآءِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ بَعْدَ قَتْلِهٖ ـــــ

جب امام حسین شہید کیے گئے تو دنیا کی سات دن تک حالت یہ تھی کہ سورج کی روشنی دیواروں پر کسم (کڑکا پھول جس سے کپڑے سرخ رنگ میں رنگے جاتے ہیں) میں رنگی ہوئی چادروں کی طرح معلوم ہوتی تھی ـــــ "یعنی دھوپ بالکل پھیکی معلوم ہوتی تھی" ستارے ایک دوسرے پر گر رہے تھے یعنی لگاتار آسمانی تارے ٹوٹ رہے تھے۔" ـــــ آپ کی شہادت کے بعد مسلسل چھ ماہ تک آسمان کے کنارے سرخ رہے۔

ثُمَّ اِلَّا زَالَتِ الْحُمْرَةُ تُرٰى فِيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَلَمْ تَكُنْ تُرٰى فِيْهَا قَبْلَهٗ ـــــ

پھر وہ سرخی رفتہ رفتہ جاتی رہی، لیکن اُفق کی سرخی اب تک موجود ہے، جو

Marfat.com

شہادتِ حسین سے پہلے موجود نہ تھی۔

○ —— امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں —— کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے دن بیت المقدس کا جو پتھر اٹھایا جاتا۔

—— وُجِدَ تَحۡتَہٗ دَمٌ عَبِیۡطٌ ——

—— تو اس کے نیچے تازہ خون دکھائی دیتا تھا ——

○ —— فرماتے ہیں۔ عراقی فوج میں جو پیلے رنگ کی گھاس تھی وہ راکھ ہوگئی۔ ''یعنی یہ زرد گھاس کپڑے رنگنے کے قابل نہ رہی'' ——

○ —— عراقی فوج نے اپنے فوجیوں کے لئے ایک اونٹ ذبح کیا —— تو اس کے گوشت میں سے چنگاریاں نکلتے دیکھیں —— اور جب اس کا گوشت پکایا گیا تو وہ اندرائن (تماں) کی طرح کڑوا ہوگیا۔

گستاخ حسین کا انجام:

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَتَکَلَّمَ رَجُلٌ فِی الۡحُسَیۡنِ بِکَلِمَۃٍ فَرَمَاہُ اللّٰہُ بِکَوۡکَبَیۡنِ مِنَ السَّمَآءِ فَطَمَسَ بَصَرَہٗ ——

ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کی جناب میں گستاخی کی (گالیاں دیں) تو خدائے جبار نے اس پر دو آسمان سے ستارے پھینکے جس سے اس کی آنکھیں جاتی رہیں ——

(تاریخ الخلفاء (امام سیوطی) ص ۲۰۷ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی)

قارئین کرام! —— اوپر درج کی گئیں روایات کو عقیدت آگیں نگاہوں سے

Marfat.com

دیکھیں اور امام عالی مقام کی مظلومیت کے ہر لمحہ پر سلام بھیجیں ــــ اور آنسوؤں کا نذرانہ پیش کریں ــــ ان تمام امور کو سامنے رکھیں اور غور فرمائیں تو آپ کو سیدنا امام حسین علیہ السلام کی عظمت شان کا پتہ چلے گا ــــ کہ آپ کی شہادت کے بعد زمین و آسمان پر کیسے کیسے اثرات مرتب ہوئے۔

منکرین عظمت حسین کے لئے بھی مقامِ غور ہے ــــ جو امام حسین کے اس جہادِ فی سبیل اللہ کو خروج و بغاوت کا نام دے کر یزید کی حمایت میں سارا زورِ علم خرچ کر رہے ہیں اور تحقیق و ریسرچ کے نام پر توہین کے مرتکب ہو کر غضب خداوندی کو دعوت دے رہے ہیں ــــ دراصل ان کے قلوب و اذھان کے مختلف گوشوں میں جو حسد و عناد کی چنگاریاں سلگ رہی ہیں ان کی وجہ سے ان ناہنجاروں کی نیندیں حرام ہو گئی ہیں۔

ان حسینی عظمتوں کے انکار کا سبب بھی صرف ایک ایسے نقطہ پر مرکوز ہے جو خوارج کے عقیدے کی بنیاد ہے ــــ اور وہ ہے نبوت و رسالت کے اوصافِ حمیدہ اور کمالاتِ عالیہ کا انکار ــــ اگر وہ امام عالی مقام کے درجات و مراتب کو تسلیم کر لیں تو پھر انہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اوصاف کو تسلیم کرنا پڑے گا ــــ جو اہل سنت کے مسلک و ایمان کی جان ہیں ــــ اور یہ ان کے ظاہری مسلک کے مزاج کے خلاف ہے۔

محدث احمد بن حجر مکی:

نامور محدث احمد بن حجر ہیثمی مکی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب ــــ ''الصواعق المحرقۃ'' ــــ میں یوں رقم طراز ہیں ــــ کہ حافظ امام ابونعیم نے اپنی عظیم کتاب ــــ ''دلائل النبوۃ'' ــــ میں لکھا ہے،

Marfat.com

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا فَاَصْبَحْنَا وَجِبَابُنَا وَ جِرَارُنَا مَمْلُوْءَةٌ دَمًا ——

جب امام حسین علیہ السلام بن علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی —— جب صبح ہوئی تو ہمارے کنویں اور مٹکے خون سے بھرے ہوئے تھے ——

محدث ابن حجر سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں —— کہ امام حسین کی شہادت کے دن جو نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے۔

اِنَّ السَّمَآءَ اسْوَدَّتْ اِسْوِدَادًا عَظِيْمًا حَتّٰى رُؤِيَتِ النُّجُوْمُ نَهَارًا وَلَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهٗ دَمٌ عَبِيْطٌ ——

(شہادت امام حسین کے بعد) آسمان اس قدر سیاہ ہو گیا کہ دن کے وقت ستارے نظر آنے لگے اور جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا ——

○ —— محدث ابن حجر آگے چل کر حضرت ابوسعید کے حوالے سے لکھتے ہیں —— کہ شہادتِ نواسہ رسول کے بعد دنیا میں جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے سے تازہ خون ملتا۔

وَلَقَدْ مَطَرَتِ السَّمَآءُ دَمًا بَقِيَ اَثَرُهٗ فِي الثِّيَابِ مُدَّةً حَتّٰى تَقَطَّعَتْ ——

اور آسمان سے خون کی بارش ہوئی، جس کا اثر مدت تک کپڑوں پر رہا یہاں تک کہ کپڑے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے —— "یعنی کپڑے پھٹ کر ٹکڑوں میں

Marfat.com

تقسیم ہو گئے، مگر اس خون کی بارش کے قطروں کی سرخی آخر تک رہی''۔۔۔۔

○۔۔۔۔ محدث احمد بن حجر مکی ایک اور روایت بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اِنَّہٗ مَطَرَ کَالدَّمِ عَلَی الْبُیُوْتِ وَالْجُدُرِ بِخُرَاسَانَ ، وَالشَّامِ ، وَالْکُوْفَۃِ ۔۔۔۔ وَاِنَّہٗ لَمَّا جِیْءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ اِلٰی دَارِ زِیَادٍ سَالَتْ حِیْطَانُھَا دَمًا۔۔۔۔

کہ خراسان، شام اور کوفہ میں در و دیوار پر خون کی بارش ہوئی، اور جب سر حسین (ابن) زیاد کے گھر لایا گیا تو اس کی دیواروں (کے بعض حصے) خون بن کر بہہ گئے۔۔۔۔

آسمان رو پڑا:

امام ثعلبی فرماتے ہیں۔

اِنَّ السَّمَآءَ بَکَتْ وَبُکَاؤُھَا حُمْرَتُھَا۔۔۔۔

کہ بے شک آسمان رو پڑا اور اس کا رونا اس کی سرخی ہے۔

○۔۔۔۔ علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ ہمارا غصہ چہرے کی سرخی پر اثر انداز ہوتا ہے۔۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانیات سے پاک ہے۔

فَاَظْھَرَ تَاْثِیْرَ غَضَبِہٖ عَلٰی مَنْ قَتَلَ الْحُسَیْنَ بِحُمْرَۃِ الْاُفُقِ اَظْھَارًا لِعَظْمِ الْجِنَایَۃِ۔۔۔۔

پس اللہ تعالیٰ نے قاتلین حسین پر ان کے عظیم گناہ کی وجہ سے اپنے غضب کا اظہار اُفق کی سرخی سے کیا۔۔۔۔

Marfat.com

○ —— فرماتے ہیں کہ جب غزوۂ بدر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قیدی بنایا گیا تو ان کی آہ و بکا کی آواز نے حضور علیہ السلام کی نیند اُچاٹ کر دی تو پھر حسین کے رونے سے ان کا کیا حال ہوگا۔

○ —— جنابِ علامہ سبط رحمۃ اللہ علیہ ابن جوزی نے سدی سے بیان کیا ہے کہ کربلا میں ایک آدمی نے ان کی میزبانی کی تو انہوں نے گفتگو کے دوران کہا کہ قتل حسین میں جو شخص بھی شریک ہوا وہ بری موت مرا ہے —— تو میزبان نے اس بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا —— اور کہنے لگا کہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جو لوگ قتل حسین میں شریک ہوئے —— لکھا ہے —— کہ جب رات کے آخری حصے میں وہ اپنے گھر کے چراغ کو درست کرنے لگا تو آگ نے اسے پکڑ لیا اور اسے جلا کر راکھ کر دیا —— حضرت امام سدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فَاَنَا وَاللّٰهِ رَاَیْتُهٗ كَاَنَّهٗ حَمَمَةٌ

''خدا کی قسم میں نے اسے دیکھا ہے کہ وہ کوئلے کی طرح سیاہ ہو گیا تھا۔''

○ —— ابوالشیخ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مجمع میں لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ جس کسی نے بھی قتل حسین میں معاونت کی ہے —— اسے موت سے پہلے کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور پہنچی ہے —— یہ سن کر ایک بوڑھے شخص نے کہا —— میں نے بھی قتل حسین میں مدد دی ہے مجھے تو کوئی مصیبت نہیں پہنچی —— پس وہ چراغ کو درست کرنے کے لئے اٹھا اسے آگ نے پکڑ لیا —— اور وہ اسی طرح آگ آگ کہتے ہوئے چلانے لگا ——

وَانْغَمَسَ فِی الْفُرَاتِ، وَ مَعَ ذٰلِكَ فَلَمْ یَزَلْ بِهٖ حَتّٰی مَاتَ ——

اور (اس نے شور مچاتے ہوئے) نہر فرات میں چھلانگ لگا دی اور آگ

Marfat.com

نے اس کا پیچھا نہ چھوڑا یہاں تک کہ وہ مر گیا ——

چہرہ سیاہ ہو گیا:

علامہ سبط ابن جوزی (ابوالمظفر شمس الدین یوسف بن فرغلی بن عبداللہ البغدادی، سبط الحافظ ابی الفرج عبدالرحمٰن بن جوزی، حنفی رحمتہ اللہ علیہ) کا بیان ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام حسین علیہ السلام کے سرانور کو اپنے گھوڑے کے سینے کے ساتھ لٹکا دیا۔

بَعْدَ اَیَّامٍ وَّجْهُهٗ اَشَدُّ سَوَادًا مِّنَ الْقَارِ

''تو کچھ دن بعد اس کا چہرہ تارکول سے زیادہ سیاہ ہو گیا۔''

اس آدمی سے پوچھا گیا کہ تو عربوں میں سے سب سے زیادہ شاداب چہرے والا آدمی تھا —— ''یہ سیاہی کیسی'' —— تو اس آدمی نے جواب دیا کہ جب میں نے سر حسین کو اٹھایا ہے —— ہر رات مجھے دو آدمی میرے بستر سے پکڑ کر شعلے اگلتی ہوئی آگ کی طرف لے جاتے ہیں اور مجھے اس میں پھینک دیتے ہیں —— اور میں وہاں سے الٹے پاؤں لوٹتا ہوں۔ —— جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو پھر مجھے دھکے دیتے ہیں۔

(الصواعق المحرقہ ص ۱۹۴۔۱۹۵۔۱۹۶ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

قارئین کرام! —— اوپر درج کی گئی روایات کو غور سے دیکھیں تو آپ پر یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ سیدنا امام عالی مقام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد زمین و آسمان پر کیسے کیسے اثرات مرتب ہوئے —— زمین کے سینے سے خون کے فوارے پھوٹ رہے ہیں —— آسمان سے خون کی بارش ہو رہی ہے —— جنات نوحہ کناں ہیں —— امام کے دشمنوں کو آگ جلا رہی ہے —— اور ان کے چہرے تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہو گئے ہیں —— ایسا کیوں ہے؟

Marfat.com

ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے محبوبوں سے بھی محبت فرماتا ہے—— اور یہ بھی کہ حسین ان عظمتوں کا نشان ہے، جس کی بلندیوں کو چھونا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے—— اللہ کریم نے اپنے حبیب کی ایذاء کو اپنی ایذاء—— اور حبیب کی رضا کو اپنی رضا سے تعبیر فرمایا ہے—— اور رسولِ خدا نے خدا تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کو بروئے کار لاتے ہوئے فرمان جاری فرمایا—— کہ جس نے حسین علیہ السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا—— اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا—— اور جس نے خدا تعالیٰ سے بغض رکھا وہ جہنمی ہے۔

ان تمام امور کے باوصف اس دور کے خوارج امام حسین کی شہادت کے دن نئے کپڑے پہن کر خوشبوئیں لگا کر عید کی طرح مناتے تھے—— جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے بیان کیا ہے—— اور آج کے خارجی مولوی بھی اسی طرح کرتے ہیں، بلکہ ان سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں—— خوشیاں بھی مناتے ہیں—— اور شہادت کے دن اپنے بچوں کی شادیاں رچا کر مسرت و شادمانی کا کھلے دل سے اظہار کرتے ہیں—— لاہور کے ایک نامور خارجی مولوی نما ڈاکٹر نے ایسا کر کے اس کا انجام دیکھ لیا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آلِ رسول کے ان شقی القلب دشمنوں کو، جو اُمت میں نت نئے فتنے پیدا کرنے—— لڑائی جھگڑوں—— قتل و غارت گری—— اور فسادات میں اپنا ثانی نہیں رکھتے کو حق و صداقت اور محبت کے رستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے—— اور یہ فتنہ طراز بے سروسامان مسلمانوں کے خون سے ہاتھ رنگنے سے باز آ جائیں—— اور طاغوتی قوتوں کے آلۂ کار بننے سے انکار کر دیں—— اور اپنے ضمیر کا سودا نہ کریں۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ اولادِ رسول سے محبت—— رسول اللہ کے ساتھ محبت کی

Marfat.com

روشن دلیل ہے ــــ جس دل میں حسین کا بغض ہوگا۔ اس دل میں رسول کریم کی محبت کا پیدا ہونا ممکنات میں سے نہیں ہے ــــ اور اصولی بات ہے، جسے سعید الفطرت لوگوں نے تسلیم کیا ہے ــــ اور جو لوگ اس اصول کو تسلیم نہیں کرتے ان کے دل و دماغ پر نفاق کا قبضہ ہے اور جس جگہ سے بغض و عناد کا دھواں اٹھ رہا ہو، وہاں سے اشیاء کے حقائق کا نظر آنا مشکل ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۶۳

یحییٰ اور حسین علیہ السلام پر

امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سورۂ مریم کی آیت مبارکہ

وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَّ زَكٰوةً كَانَ تَقِيًّا

(س مریم آیت ۱۳)

''اور عطا فرمائی دل کی نرمی اپنی جناب سے اور نفس کی پاکیزگی اور وہ بڑے پرہیزگار تھے۔''

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ــــ حضرت قرہ سے بحوالہ ابن عساکر روایت نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مَا بَكَتِ السَّمَآءُ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ حُمْرَتُهَا بُكَاؤُهَا

حضرت یحییٰ بن زکریا اور حسین بن علی علیہم السلام کے سوا آسمان کسی پر نہیں رویا اور آسمان کا رونا اس کی سرخی ہے۔

(تفسیر در المنثور ج ۴ ص ۲۶۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان الدر المنثور (امام سیوطی) ج ۴ ص ۴۷۵

Marfat.com

مطبوعہ دار الکتب علمیہ بیروت لبنان سن اشاعت ۲۰۰۴ھ)

حدیث نمبر ۶۴

آسمان کا رونا کیا ہے؟

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے سورۂ دخان کی آیت نمبر ۲۹۔

فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ

''پس نہ رویا ان (بربادی) پر آسمان اور نہ زمین۔''

کے تحت ایک حدیث بیان فرمائی ہے —— لکھتے ہیں —— کہ جناب عبید المکتب نے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان فرمائی ہے —— فرماتے ہیں۔

مَا بَكَتِ السَّمَآءُ مُنْذُ كَانَتِ الدُّنْيَا اِلَّا عَلَى اثْنَيْنَ

جب سے دنیا معرضِ وجود میں آئی ہے آسمان سوائے دو آدمیوں کے کسی پر نہ رویا ہے ——

حضرت عبید المکتب سے کہا گیا کہ زمین و آسمان تو ہر مومن کی موت پر روتے ہیں —— جناب عبید نے فرمایا کہ مومن پر وہ مقام جہاں وہ ٹھہرتا ہے، یا عبادت کرتا ہے —— اور آسمان کا وہ مقام جہاں سے اس کے نیک اعمال اوپر جاتے تھے وہ مقام روتا ہے —— ساری زمین اور سارا آسمان صرف دو شخصوں پر رویا ہے —— آپ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے؟ —— انہوں نے کہا نہیں —— آپ نے فرمایا:

تَحْمَرُّ وَ تَصِيْرُ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۔ اِنَّ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا لَمَّا قُتِلَ احْمَرَّتِ السَّمَآءِ وَ قَطَرَتْ دَمًا، وَ اِنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ يَوْمَ قُتِلَ احْمَرَّتِ السَّمَآءُ ——

Marfat.com

آسمان کا گلاب کے پھول اور رنگے ہوئے چمڑے کی طرح نیم سرخ ہو جانا ہے—— (فرماتے ہیں) بے شک جس دن یحییٰ بن زکریا علیہما السلام شہید ہوئے اس دن آسمان سرخ ہو گیا اور اس نے خون کے قطرے برسائے اور بے شک جس دن حسین بن علی علیہما السلام شہید ہوئے اس دن آسمان سرخ ہو گیا——

(تفسیر در منثور ج ۶ ص ۳۱ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت، لبنا ایضاً—— ج ۵ ص ۴۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ: بیروت)

چار ماہ تک:

عظیم مفسر و محدث امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمتہ اللہ علیہ—— امام ابن ابی حاتم رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے ارقام فرماتے ہیں—— کہ حضرت زید بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔

لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ، اِحْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَآءِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ

جب امام حسین کو شہید کیا گیا تو چار مہینے تک آسمان کے افق سرخ رہے۔

(در منثور ج ۵ ص ۴۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

چھ ماہ تک:

امام ابن حجر ہیثمی مکی رحمتہ اللہ علیہ رقم طراز ہیں:

اِحْمَرَّتْ آفَاقُ السَّمَآءِ سِتَّةَ اَشْهُرٍ بَعْدَ قَتْلِهٖ ثُمَّ لَا زَالَتِ الْحُمْرَةُ تُرٰى بَعْدَ ذٰلِكَ

کہ آسمان کے کنارے شہادتِ حسین کے بعد چھ ماہ تک سرخ رہے، پھر اس کے بعد بھی ہمیشہ سرخی دیکھی جاتی رہی۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۴ ۔ مطبوعہ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

Marfat.com

لوہے کا قلم

محدث حافظ محب الدین احمد طبری رحمتہ اللہ علیہ نے ذخائر العقبیٰ —— اور علامہ ابن حجر مکی رحمتہ اللہ علیہ نے صواعق محرقہ میں جنابِ منصور بن عمار سے نقل کیا ہے کہ یزیدی لشکر جب امام عالی مقام کو شہید کر چکے تو آپ کا سر انور یزید کے پاس لے جاتے وقت جب پہلی منزل پر اترے تو اسی اثناء میں ایک ہاتھ دیوار سے باہر نکلا جس میں ایک لوہے کا قلم تھا اس نے اس سے ایک سطر لکھی۔

اَتَرْجُوْا اُمَّةٌ قَتَلَتْ حُسَيْنًا

شَفَاعَةَ جَدِّهٖ يَوْمَ الْحِسَابِ

کیا وہ اُمت جس نے امام حسین کو شہید کیا ہے —— قیامت کے دن اس کے نانا جان کی شفاعت کی اُمید رکھتی ہے۔

لکھتے ہیں —— فَهَرَبُوْا وَتَرَكُوْا الرَّأْسَ —— کہ وہ یہ دیکھ سر اقدس کو چھوڑ کر بھاگ گئے ——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۵۔ الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۴ مکتبہ مجیدیہ ملتان)

تین سو سال پہلے

حافظ الحدیث شیخ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی (متوفی ۸۰۷ھ) نے ''مجمع الزوائد'' میں امام طبرانی کے حوالے سے لکھا ہے —— کہ یہ شعر رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بعثت سے تین سو سال پہلے ایک پتھر پر لکھا ہوا پایا گیا —— اور وہ پتھر ارضِ روم کے ایک گرجا میں تھا —— اور یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسے کس نے لکھا ——

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۲۰۲ مطبوعہ موسسۃ المعارف بیروت لبنان)

Marfat.com

ایک گڑھے میں پایا گیا:

''الصواعق المحرقۃ'' کے حاشیہ پر ہے کہ یہ شعر ایک گڑھے میں پایا گیا جسے ایک نجران کے ایک آدمی نے کھودا تھا ـــــ اور لکھا ہے کہ یہ بات امام ابوعبداللہ حاکم نے اپنی امالی میں بیان کی ہے۔

(الصواعق المحرقۃ ص ۱۹۴)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مندرجہ بالا شعر تین مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں دیکھا گیا ـــــ جس سے امام حسین علیہ السلام کی مظلومیت کا پتہ چلتا ہے ـــــ اور اس بات کا بھی کہ اس سانحہ کے اثرات کہاں کہاں مرتب ہوئے، اور پھر یہ بات بھی اپنے اندر ایک خاص اشارہ رکھتی ہے کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ظلم وستم کرنے کے بعد رسول کریم کی شفاعت کی امید رکھنا ایک عجیب سا خیال ہے ـــــ مطلب یہ کہ اولادِ مصطفیٰ سے دشمنی رکھنے والا قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا حق دار نہیں ہوگا۔

آگ بھڑک اٹھی

علامہ حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب ـــــ ''مجمع الزوائد'' ـــــ میں لکھا ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے دربان سے روایت ہے کہ اس نے کہا جس وقت امام حسین شہید ہوئے تو میں ابن زیاد کے پیچھے اس کے محل میں داخل ہوا ـــــ میں نے دیکھا۔

فَاضْطَرَ فِیْ وَجْھِہٖ نَارًا ـــــ فَقَالَ: ھٰکَذَا بِکُمِّہٖ عَلٰی وَجْھِہٖ ـــــ فَقَالَ: ھَلْ رَاَیْتَ؟ ـــــ قُلْتُ نَعَمْ، وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَکْتُمَ ذٰلِکَ ـــــ

Marfat.com

کہ اس کے چہرے میں آگ بھڑک اٹھی ـــــ حاجب کہتا ہے کہ ابن زیاد نے اپنا بازو چہرے پر رکھا ـــــ اور پھر مجھے کہنے لگا، کیا تو نے یہ دیکھا ہے؟ (یعنی میرے چہرے پر آگ کو شعلہ زن ہوتے ہوئے دیکھا ہے) دربان کہتا ہے میں نے کہا ہاں میں نے دیکھا ـــــ اور پھر ابن زیاد نے مجھے حکم دیا کہ میں اس بات کو چھپائے رکھوں۔

(مجمع الزوائد ج ۹ ص ۱۹۹ مطبوعہ المعارف بیروت)

بات بالکل واضح ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے وقت جو نشانات ظاہر ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے چہرے پر اس وقت آگ کے شعلے نے بھڑک کر اس کے انجام کی نشاندہی کردی کہ اس دنیاوی اقتدار کی خاطر جگر گوشہ بتول کو مصائب کی آندھیوں میں دھکیل دینا بہت بڑا ظلم ہے۔

خون بہنے لگا:

ہند بنت مہلب کے آزاد کردہ غلام مروان کا بیان ہے کہ مجھے ابن زیاد کے بواب (چوکیدار) نے بتایا کہ جب حضرت امام حسین کا سرانور ابن زیاد کے سامنے لایا گیا ـــــ

رَأَيْتُ حِيْطَانَ دَارِ الْإِمَارَةِ تُسَايِلُ دَمًا

تو میں نے دیکھا کہ دارالامارت کی دیواریں خوں بہا رہی ہیں۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۴۵)

خیال رہے کہ کوفہ کے گورنر ہاؤس کی پتھریلی دیواریں تو یہ صدمہ برداشت نہ کرسکیں لیکن آج کا خارجی واقعۂ کربلا اور شہادتِ نواسۂ رسول کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں ـــــ اور اس کی وجہ سوائے آل رسول کی دشمنی کے اور کیا ہوسکتا ہے ـــــ

Marfat.com

حدیث نمبر ۶۵

درخت کی جڑ سے خون پھوٹ پڑا

جنابِ ہند بنت حارث سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ معبد رضی اللہ عنہا (جن کا نام عاتکہ تھا) کے خیمے میں اترے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی ــــ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلی کا پانی خیمے کی ایک جانب عوسجہ کے ایک درخت پر پھینک دیا (عوسجہ ایک کانٹے دار درخت کو کہتے ہیں) اور وہ صبح کو ایک بہت بڑے درخت کی شکل اختیار کر گیا ــــ اور اس درخت کا پھل زعفرانی رنگ کا ــــ اور خوشبو عنبر کی مثل تھی ــــ اور اس پھل کو بھوکا کھا کر سیر ــــ اور پیاسا سیراب اور بیمار کھا کر شفایاب ہو جاتا تھا ــــ اور جو بکری اور اونٹنی اس کے پتے کھاتی وہ بکثرت دودھ دیتی تھی ــــ اور ہم نے اس درخت کا نام ''مبارک'' رکھا تھا۔

ایک روز صبح کو اس کے پتے گر پڑے اور پھل چھوٹے ہو گئے ــــ یہ دیکھ کر ہم لوگ گھبرا گئے ــــ خبر آئی کہ رسولِ کریم کا وصال ہو گیا ہے ــــ تقریباً تیس سال کے بعد وہ درخت نیچے سے اوپر تک خاردار ہو گیا اور خضرت جاتی رہی، اور وہ درخت بے رونق ہو گیا ــــ پھر خبر آئی کہ علی علیہ السلام کو شہید کر دیا گیا ہے ــــ اور پھر اس کے بعد اس درخت میں پھل نہ لگے اور ہم اس کے پتوں سے نفع حاصل کرتے رہے۔

ثُمَّ اَصْبَحْنَا ذَاتَ یَوْمٍ ــــ وَالدَّمُ یَنْبَعُ مِنْ اَصْلِهَا ــــ
وَسَقَطَ وَرَقُهَا ــــ فَجَاءَ الْخَبَرُ بِقَتْلِ الْحُسَیْنِ ــــ

اور پھر ایک دن صبح کو ــــ اس درخت کی جڑ سے خون جوش مارنے لگا ــــ

Marfat.com

اور اس کے پتے گر گئے ـــــ اور پھر خبر ملی کہ حسین علیہ السلام شہادت پا گئے ہیں۔ (نزہۃ المجالس (علامہ صفوری شافعی ج ۲ ص ۲۴۴۔۲۴۵ مطبوعہ مصر)

حادثۂ کربلا کوئی معمولی بات نہیں ـــــ قتل حسین کے اثرات مخلوقِ خداوندی پر جس طرح مرتب ہوئے اس کی مثال ملنا مشکل ہے، حسین کے کردارِ حریت کو معمولی واقعہ سے تعبیر کرنا دین اسلام کے حامیوں کا کام نہیں ـــــ یہ منکرین شانِ رسالت کا مشغلہ ہے جو ان کے لئے وجہ ہلاکت ہوگا ـــــ کیونکہ اس قسم کا پروپیگنڈا یقیناً بغض و عناد کی علامت ہے، مصطفیٰ کریم کی اولاد سے بغض اور دشمنی رکھنا ـــــ دراصل رسولِ کریم سے دشمنی ہے ـــــ جو غضب خداوندی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

چشم نبوت نے ان لوگوں کی بگڑی ہوئی نظریاتی صورتوں کو خدا کی عطا کردہ قوتوں کے سبب دیکھ لیا ہوگا ـــــ جبھی تو سرکار علیہ السلام نے یہ فرمان جاری فرمایا ـــــ جو ہمارے ساتھ بھلائی کرے گا ہم بھی اس کے ساتھ بھلائی کریں گے۔ مندرجہ ذیل حدیث میں یہ امر موجود ہے۔

حدیث نمبر ٦٦

جو ہمارے حق کے لئے کھڑا ہوگا

علامہ متقی رحمۃ اللہ علیہ ہندی نے کنز العمال کی جلد نمبر ٦ ـــــ صفحہ نمبر ١٠٨ میں دیلمی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ حدیث شریف نقل فرمائی ہے کہ جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ اَتَانَا، اَتَيْنَاهُ ـــــ وَمَنْ اَكْرَمَنَا، اَكْرَمْنَاهُ ـــــ

Marfat.com

وَمَنْ شَيَّعَ مَوْتَانَا، شَيَّعْنَا مَوْتَاهُ ـــ وَمَنْ قَامَ بِحَقِّنَا قُمْنَا بِحَقِّهِ ـــ اَيُّهَا النَّاسُ حَاسِبُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ اَحْسَابِهِمْ وَخَالِطُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ اَدْيَانِهِمْ ـــ وَاَنْزِلُوا النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ مُرُوَّاتِهِمْ ـــ وَ دَارُوا النَّاسُ يُغْفَرُ لَكُمْ ـــ

اے لوگو! (سن لو) جو ہمارے پاس آئے گا، ہم اس کے پاس جائیں گے ـــ اور جو ہماری عزت کرے گا، ہم اس کی عزت کریں گے ـــ جو ہمارے وفات شدگان کو کندھا دے کر رخصت کرے گا، ہم اس کی میتوں کو کندھا دے کر رُخصت کرائیں گے ـــ اور جو ہمارے حق کے لئے کھڑا ہو گا، ہم اس کے حق کے لئے کھڑے ہوں گے ـــ اے لوگو! ـــ لوگوں کے حسبوں کو ان کی شان کے مطابق بیان کرو ـــ لوگوں سے میل جول رکھو ان کے ادیان اور مذاہب کے مطابق ـــ اور لوگوں کو ان کے حسن اخلاق کے مطابق مروت کا مقام دو ـــ اور لوگوں کے پاس آنا جانا رکھو کہ تمہاری مغفرت ہو گی۔

○ ـــ اس حدیث مبارکہ کو وہ لوگ غور سے پڑھیں، جو امام حسین علیہ السلام کی قربانی کو اقتدار کے حصول کے لئے دو شہزادوں کی جنگ کہتے ہوئے زورِ قلم صرف کر رہے ہیں ـــ ان غیرتِ ایمانی اور حیا سے عاری لوگوں کے سامنے نواسہ رسول کی ایک اور حدیث اس اُمید کے ساتھ بیان کر رہا ہوں کہ یہ آتشیں مزاج رکھنے والوں کو چمنستانِ عقیدت و محبت کے گلوں کو چھوتا ہوا کوئی ہوا کا جھونکا سینوں میں بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈک پہنچا سکے۔

Marfat.com

حدیث نمبر ۶۷

ایک آنسو کے بدلے جنت

امام محبّ الدین احمد طبری رحمۃ اللہ علیہ ''ذخائر العقبیٰ'' میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''المناقب'' کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ ربیع بن منذر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

مَنْ دَمَعَتْ عَيْنَاهُ فِيْنَا دَمْعَةً عَيْنَاهُ فِيْنَا قَطْرَةً اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْجَنَّةَ——

جس کی آنکھیں ہمارے بارے میں ایک آنسو بہائیں گی —— یا —— اس کی آنکھیں ایک قطرہ گرائیں گی۔ اللہ عزوجل اس کو جنت عطا فرمائے گا —— (ذخائر العقبیٰ ص ۱۹)

ایک آنسو کے بدلے اگر جنت مل رہی ہے تو جنت کی خریداری میں دیر نہ کریں۔

○ —— اسی سلسلے کی ایک اور حدیث بھی دیکھ لیں —— ہوسکتا ہے کہ سینے کے کینے اور پھر حسد وعناد اور عداوت کی آگ کے شعلوں میں کچھ کمی واقع ہو جائے —— اور اگر رسولِ دو جہاں کی نظر عنایت اٹھ گئی تو طمانیت قلبی کے ساتھ ساتھ بلند مرتبہ بھی میسر آ سکتا ہے —— اے مخاطب! جلدی کر دیر نہ کر۔

حدیث نمبر ۶۸

میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا

مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا:

Marfat.com

مَنْ صَنَعَ مَعَ اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ يَدًا كَافَأْتُهُ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔۔۔۔

جو شخص میرے اہل بیت میں سے کسی ایک کے ساتھ مدد اور اعانت سے پیش آئے گا۔ میں قیامت کے دن اس کا بدلہ دوں گا۔

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۹)

حدیث نمبر ۶۹

اہل بیت سے نیک سلوک

۔۔۔۔ اگر اب بھی کوئی کسر باقی رہ گئی ہو تو اللہ تعالیٰ کے آخری رسول کا ایک اور ارشاد دیکھیں اور غور کریں تا کہ عقائد کے نہاں خانوں میں حسین اور اہل بیت کی محبت کی شمع روشن ہو سکے۔۔۔۔

○ ۔۔۔۔ امام الدین طبری نے ایک دوسری سند سے مندرجہ بالا حدیث ان الفاظ میں نقل فرمائی ہے۔

مَنْ صَنَعَ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِىْ مَعْرُوْفًا فَعَجَزَ عَنْ مُكَافَاَتِهٖ فِى الدُّنْيَا فَاَنَا الْمُكَافِئُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔۔۔۔

جس نے میرے گھر والوں میں سے کسی ایک کے ساتھ کوئی نیکی کی اور وہ اس کا دنیا میں بدلہ نہ چکا سکا تو قیامت کے دن اس کا بدلہ میں چکاؤں گا۔۔۔۔

مندرجہ بالا احادیث کو پڑھنے کے باوجود، دل میں نرمی اور ذکر حسین سے رقت پیدا نہ ہو تو سمجھ لو کہ ایسے دل سے سنگ خار ہزار درجہ بہتر ہے، حسین وہ عظیم ہستی ہے، جس کے غم

Marfat.com

میں انسان تو ایک طرف، اللہ تعالیٰ کے نوری فرشتے بھی قیامت تک روتے رہیں گے۔

حدیث نمبر ۷۰

قبر حسین پر فرشتوں کا رونا

یہاں پر ایک اور روایت بیان کر رہا ہوں۔ اس امید پر کہ شاید دس محرم کی رات کو پلکوں کا حلقہ توڑ کر ایک آدھ آنسو نکل آئے اور اس مولوی کی بگڑی بن جائے جو حسین پر ہر سال رونے کو دھندہ کا نام دیتا ہے۔

روایت اس طرح ہے کہ امام الائمہ —— استاذ الفقہاء —— فقاہت کے عظیم امام —— جسے حنفی فقہ کا امامِ اعظم کہتے ہیں —— حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے استاد —— حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام حسین کی قبر کی زیارت کے بارے میں پوچھا گیا —— تو آپ نے فرمایا کہ مجھے میرے باپ حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ جو شخص امام حسین کا حق پہچانتے ہوئے ان کی قبر کی زیارت کرے۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ —— وَ قَالَ : اِنَّ حَوْلَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ شَعِثًا غُبْرًا يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ——

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کا نام مقامِ علیین میں لکھ دے گا —— اور فرمایا۔ بے شک امام حسین علیہ السلام کی قبر شریف کے اردگرد ستر ہزار فرشتے پراگندہ بال۔ خاک آلودہ قیامت تک امام حسین پر روتے رہیں گے ——

(ذخائر العقبیٰ ص ۱۵۱)

○ —— (خیال رہے —— کہ علیین —— ایک بہشت کا نام ہے جو سب سے اونچے مقام پر ہے)

Marfat.com

اہل درد کو خدا سلامت رکھے جن کے دل مودّتِ حسین سے ہمیشہ روشن رہتے ہیں ——غم حسین میں میں رونے والی آنکھیں قیامت تک سلامت رہیں —— اور ان کے ساحل مژگاں پر ہمیشہ نمی رہے۔

<u>حدیث نمبر ا۔</u>

حسین کے قاتل کی بخشش نہیں ہوگی

مولا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے —— کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ''عجز و نیاز کی پوری کائنات سینے میں بسا کر'' —— اللہ تعالیٰ کی جناب میں سوال کیا —— اے میرے پروردگار میرے بھائی (ہارون علیہ السلام) کا انتقال ہو گیا ہے —— اس کی مغفرت فرما —— اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی —— فرمایا۔ اے موسیٰ

لَوْ سَأَلْتَنِیْ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لَاُجِبْتُكَ مَا خَلَا قَاتِلِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاِنِّیْ اَنْتَقِمُ لَهٗ مِنْهُ ——

اگر تو مجھ سے اولین و آخرین کے لئے مغفرت کی دعا کرتا تو میں تیری دعا کو قبول کرتے ہوئے سب کو بخش دیتا سوائے حسین بن علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہم) کے قاتل کے ''یعنی میں اسے نہیں بخشوں گا'' بے شک میں اس کے قاتل سے خود انتقام لوں گا ——

(الفردوس بمأثور الخطاب (ابوشجاع شیرویہ بن شہردار دیلمی) ج اول ص ۲۲۷ حدیث نمبر ۸۶۹ مطبوعہ دار الباز مکہ مکرمہ)

Marfat.com

حدیث نمبر ۲۷

موسیٰ علیہ السلام نے قبر حسینؓ کی زیارت کی

امام شیرویہ دیلمی رحمتہ اللہ علیہ نے اس سے آگے حدیث نقل فرمائی ہے۔

مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں۔

اِنَّ مُوسَی بْنَ عِمْرَانَ سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ زِيَارَةَ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ فَزَارَهُ فِي سَبْعِينَ اَلْفَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ——

بے شک حضرت موسیٰ بن عمران نے اپنے ربّ جل جلاء سے امام حسین بن علی کی قبر کی زیارت کے بارے میں سوال کیا ''حضرت موسیٰ علیہ السلام'' نے ستر ہزار فرشتوں کے ''جھرمٹ میں'' حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی —— (یعنی جس جگہ میں صدیوں بعد امام حسین نے دفن ہونا تھا اس جگہ کی ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ زیارت کی)

(الفردوس الدیلمی ج اول ص ۲۲۷ حدیث ۸۷۰ مطبوعہ ایضاً)

○ —— اوپر درج کی گئی احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ امام عالی مقام علیہ السلام کے غم میں شجر و حجر پر اثرات مرتب ہوئے، پتھروں کے نیچے سے خون نکل رہا ہے —— درختوں کی جڑوں سے لہو کے فوارے ابل رہے ہیں —— دیواروں سے خون پھوٹ رہا ہے —— خون کی بارش ہورہی ہے —— ساری کائنات نواسہ رسول کی شہادت پر نوحہ کناں ہے،

○ —— لیکن ایک وہ مولوی ہے جو غم حسین میں رونے کو دھندا قرار دے رہا ہے —— اور دوسرا یزید پلید کے حق میں نعرے لگا رہا ہے —— اور اس کو خلیفہ برحق ——

Marfat.com

اور امیر المومنین کہہ کر پکار رہا ہے اور وہ بھی امام حسین کے نانا جان کے منبر پر ـــــ افسوس ہے ایسے علم پر جو راہِ ہدایت سے ہٹا دے ـــــ لعنت ہو ایسی سوچ پر جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا باغی بنا دے۔

○ ـــــ ''سانحۂ کربلا'' کے مصنف نے اپنی آٹھ ورقی کتاب میں ایسا زہر بھرا ہے کہ رسولِ ارضین وسموات کے پیارے نواسے کا بغض ایک لفظ میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے ـــــ پتہ نہیں اس چیز کو کیا نام دیا جا سکتا ہے ـــــ کہ جن لوگوں میں خارجیت کے جراثیم پائے جاتے ہیں ـــــ اور ایسا کیوں ہے اور ایسا کچھ لکھنے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے ـــــ ''سانحہ کربلا'' ـــــ کے مصنف سے متعلق کلام میں خفیف سی تلخی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت میری ہی جماعت (جماعت اہل سنت) سے تعلق رکھتے ہیں ـــــ اس امر کو بدقسمتی سے ہی تعبیر کیا جا سکتا ہے کہ کم ترین مقدار میں ہی سہی لیکن ان لوگوں کی موجودگی محسوس ہوتی رہتی ہے جو اولادِ رسول سے بغض رکھتے ہیں۔

○ ـــــ اہل سنت و جماعت کا مذہب و مسلک اور طرزِ طریقت اور رنگِ مشرب حق وصداقت پر مبنی ہے ـــــ جس کی نظیر کسی فرقے میں نہیں ملتی ـــــ اہل سنت و جماعت وہ مذہب ہے، جس کے پیروکاروں کے دلوں میں عشق رسول ـــــ احترام صحابیت ـــــ مودّت اہل بیت اور عقیدتِ اولیاء اللہ پائی جاتی ہے ـــــ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے صدقے میں میری جماعت کو قیامت تک قائم رکھے، جن کے نوری نغموں سے محبت کے گلشن میں بہارا اپنے پورے جوبن پہ ہے۔

اہل سنت کا بیڑا پار اصحابِ رسول
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

Marfat.com

○

باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں
حکم سے ربّ عالم کے مغضوب ہیں
ہے ادب کی خضر! جس کو دولت ملی
مذہب اہل سنت کی کیا بات ہے

Marfat.com

خصائل شتّٰی

امام حسین علیہ السلام

گزشتہ ابواب میں سیّدہ کریمہ زہراء بتول ـــــ مولا علی ـــــ امام حسن ـــــ امام حسین علیہم السلام سے متعلق مشترکہ اور علیحدہ علیحدہ احادیث وروایات بیان کیں ـــــ اور زیرنظر باب میں امام عالی مقام حسین علیہ السلام سے متعلق کچھ متفرق خصائل وخصائص بیان کئے جائیں گے۔

غریب پرور

حضرت علامہ مفتی محمد اکرام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (جو شیخ المحدثین والمحققین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں ہیں) نے ''الفصول المھمہ'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مہمان نواز ـــــ غریب پروری ـــــ فقراء ومساکین اور مظلوموں کی اعانت میں مشہورِ آفاق تھے ـــــ آپ ضعیف حالوں ـــــ مسکینوں ـــــ برہنہ تنوں ـــــ بے چاروں اور حاجت مندوں کی امداد واعانت فرمایا کرتے تھے۔

چنانچہ ایک مصیبت زدہ شخص نے امام حسین کے سامنے اونٹ بٹھا کر مندرجہ اشعار لکھ کر شہزادہ کونین ـــــ حضرت امام کی جناب میں بھیجے۔

(مندرجہ ذیل اشعار میں صدائے بھیک کا انوکھا انداز ہے)

Marfat.com

لَمْ یَبْقَ لِیْ مِمَّا یُبَاعُ بِحَبَّۃٍ
فَکَفَاکَ مَظْهَرُ حَالَتِیْ عَنْ مَخْبَرِیْ
اِلَّا بَقِیْتُ مَاءَ وَجْهٍ صُنْتُهَا
مِنْ اَنْ اَبِیْعَ فَقَدْ وَجَدْتُّ الْمُشْتَرِیْ

''میں ایک بے سروسامان شخص ہوں، میرے پاس کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہی جو ایک دانے کے بدلے فروخت کی جائے، پس کافی ہے آپ کے لئے میری خبر سے میری حالت کا ظہور۔ مگر میں نے باقی اور محفوظ رکھا اپنی آبرو کو اور میں نے اسے بچائے رکھا اس امر سے کہ اس کو فروخت کروں، بے شک اب میں نے تیرے جیسے خریدار کو پالیا ہے۔''

یعنی میرے چہرے پر نمودار ہونے والے پانی کے وہ آبدار قطرے جن کو کنایہ کی زبان میں آبرو کا نام دیا گیا ہے —— جنہیں مدت سے میں نے اپنی نگاہ میں رکھا تھا —— اور ہر کلفت میں ان کی حفاظت کی، مگر آج تجھ جیسا پروقار خریدار دیکھ کر اس حُسنِ آبرو کو بیچنا چاہتا ہوں ——

ان اشعار کے بھیجنے کے بعد سائل نے تھوڑا سا انتظار و توقف کیا —— اور جانا کہ دولت کدۂ حسین سے ابھی تک جواب نہیں آیا تو پھر اس نے یہ دو شعر لکھ کر اندر بھیجے۔

مَاذَا اَقُوْلُ اِذَا رَجَعْتُ وَ قِیْلَ لِیْ
مَاذَا اَصَبْتَ مِنَ الْجَوَادِ الْمُفَضَّلِ
اِنْ قُلْتُ اَعْطَانِیْ کَذَبْتُ وَاِنْ اَقُلْ
بَخِلَ الْجَوَادُ بِمَالِهٖ لَمْ یَحْسُنْ

Marfat.com

جب میں واپس لوٹوں گا تو لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تو نے کریم سخی سے کیا پایا تو میں کیا کہوں گا؟ ——

اگر میں کہوں کہ اس سخی نے مجھے عطا کیا ہے تو یہ بات جھوٹی ہوگی —— اور اگر یہ کہوں کہ حسین سخی نے مال کے ساتھ بخل کیا ہے تو اس بات کا اظہار مناسب نہیں ہے ——

سیدنا امام حسین نے اس سائل کو دس ہزار دینار عطا فرمائے اور اس کو دیئے ہوئے کو بہت ہی قلیل شمار کر کے، مندرجہ ذیل دو شعر لکھ کر بھیجے۔

عَاجَلْتَنَا فَاَنَّكَ عَاجِلُ بِرِّنَا
قَلاَّ وَّاِنْ اَمْهَلْتَنَا لَمْ تَقْلِلُ
فَخُذِ الْقَلِيْلَ وَكُنْ كَاَنَّكَ لَمْ تَسْأَلُ
وَتَكُوْنُ نَحْنُ كَاَنَّهَا لَمْ تُفْعَلُ

اے سائل تو نے بہت جلدی کی، اور اس جلدی سے ہم سے بہت ہی تھوڑا احسان ہو سکا، اگر تو ہمیں مہلت دیتا تو یہ عطا قلیل نہ ہوتی ——

پس تو اس بہت ہی قلیل کو قبول کر لے اور تو اسے یوں سمجھ کہ تو نے سوال کیا ہی نہیں، اور ہم یوں سمجھیں گے کہ ہم نے کچھ عطا کیا ہی نہیں ——

(سعادت الکونین ص ۹۱ مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ —— ص ۱۴۳۔۱۴۲ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

جگہ خالی کر دی

"سعادت الکونین فی فضائل الحسنین" میں حضرت مفتی اکرام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں —— کہ امام حسین رضی اللہ عنہ بیت

Marfat.com

اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے ـــــ اور جب آپ نے حجر اسود کا بوسہ لینا چاہا تو لوگوں نے آپ کے لئے جگہ خالی کر دی (تا کہ آپ بے تکلفی سے بوسہ لے سکیں) جناب فرزدق بن غالب (عرب کے مشہور شاعر) آپ کو عقیدت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے ـــــ فرزدق سے کسی نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں؟ تو فرزدق کی زبان سے بے ساختہ اور برجستہ یہ شعر نکلا۔

هٰذَا الَّذِیْ تَعْرِفُ الْبَطْحَآءُ وَ طَابَةُ

وَالْبَیْتُ یَعْرِفُهٗ وَالْحِلُّ وَالْحَرَمُ

یہ وہ شخص ہے جسے بطحاء (مکہ معظّمہ) طابہ (مدینہ منورہ) اور بیت اللہ شریف اور حل و حرم سب جانتے ہیں ـــــ

(سعادت الکونین ص ۹۱ مطبوعہ قادری کتب خانہ سیالکوٹ ص ۱۴۴ مطبوعہ قادری رضوی لاہور)

(دیگر کئی کتب میں فرزدق کا یہ شعر امام زین العابدین علیہ السلام سے متعلق ہے)

طرزِ احترام

''الفصول المهمه فی معرفة احوال الائمه'' کے حوالے سے ''سعادت الکونین'' میں مرقوم ہے ـــــ کہ امامین کریمین حسنین علیہما السلام کے درمیان اتفاق سے کسی بات پر ناچاقی کی صورت پیدا ہو گئی ـــــ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے بڑے بھائی ـــــ حضرت امام حسن کی خدمت میں عرض کیا کہ بھائی جان! ـــــ میں آپ کو راضی کرنے اور اپنی غلطی کی معافی کے لئے ضرور پہل کرتا ـــــ مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص رنجیدہ کو راضی کرنے اور معذرت کرنے میں پہل کرے گا وہ اس سے پہلے جنت میں داخل ہو گا۔

Marfat.com

پس میں نہیں چاہتا کہ جنت میں داخلے کے سلسلے میں آپ سے سبقت لے جاؤں ـــــ اور آپ کی بزرگی پر خود کو ترجیح دوں ـــــ مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہی میری دل جوئی اور خوشنودی کے لئے میرے پاس تشریف لائیں ـــــ چنانچہ یہ سنتے ہی امام حسن ''علیہ السلام'' تشریف لائے اور ایک دوسرے کی تسلی و تشفی میں مشغول ہو گئے۔

(سعادت الکونین ص ۹۲ مطبوعہ سیالکوٹ۔ ایضاً ص ۱۴۴ مطبوعہ لاہور)

گلدستہ:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن امام حسین ''علیہ السلام'' کی خدمت میں آپ کی لونڈی (کنیز) نے پھولوں کا ایک خوبصورت اور نازک گلدستہ پیش کیا ـــــ آپ نے اس گلدستے کو سونگھ کر اس لونڈی کو آزاد فرما دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ـــــ کہ میں نے عرض کیا، کہ آپ نے اس ادنیٰ گلدستے کے عوض بیش قیمت کنیز کو آزاد فرما دیا ـــــ آپ علیہ السلام نے جواباً کہا اے انس! کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک اور مقدس کلام میں فرماتا ہے:

وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا ۚ

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ، جواب میں کہو۔ (پارہ ۵ سورہ نساء آیت نمبر ۸۶)

''امام نے فرمایا'' ـــــ پس اس سے بہتر تحفہ یہی تھا کہ میں اس کو خدا کی رضا کے لئے آزاد کر دوں۔

(سعادت الکونین ص ۹۲ مطبوعہ سیالکوٹ)

کریمانہ انداز

علامہ مفتی اکرام الدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے

Marfat.com

چل کر لکھتے ہیں —— کہ اسی طرح —— حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز —— ''احوالِ ائمہ اثناء عشر'' —— میں تحریر فرماتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن دستر خوان پر کھانا کھانے کے لئے تشریف فرما تھے —— اور خادمہ پانی کا بھرا ہوا پیالہ ہاتھ میں لئے ہوئے آپ کے سر اقدس کی طرف کھڑی ہوئی تھی، اتفاقاً اس کے ہاتھ سے پیالہ چھوٹ کر گر پڑا اور ٹوٹ گیا —— امام حسین نے غصے کی نظر سے اس کی طرف دیکھا، خادمہ نے کہا۔

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ —— (پرہیزگاروں کی یہ شان ہے کہ) ''ضبط کرتے ہیں غصہ کو'' —— امام نے فرمایا:

کَظَمْتُ غَیْضِیْ —— ''میں نے اپنے غصہ کو ضبط کرلیا۔''

خادمہ نے یہ کریمانہ انداز دیکھا تو فوراً آیت کا دوسرا ٹکڑا تلاوت کیا۔

وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط —— ''اور درگزر کرنے والے ہیں لوگوں سے''

آپ نے فرمایا —— عَفُوْتُ عَنْكِ —— میں نے تجھے معاف کردیا اور تیری اس غلطی کو نظر انداز کیا۔

خادمہ نے آیت مبارکہ کا تیسرا حصہ تلاوت کیا۔

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ

''اور اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے احسان کرنے والوں سے۔''

(پارہ۴ سورۂ آل عمران آیت ۱۳۴)

سیدنا امام حسین نے فرمایا —— میں نے خدا کے لئے تجھے آزاد کیا۔

(سعادت الکونین ص ۹۳)

Marfat.com

پیدل حج

مفتی اکرام الدین فرماتے ہیں —— کہ حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عبادت کی مختصر سی کیفیت یہ ہے کہ آپ نے پیدل پچیس حج لبیک کہتے ہوئے ادا کیئے۔

(سعادت الکونین ص ۱۴۶ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

چمک دار چہرہ

''سعادت الکونین'' میں ''شواہد النبوۃ'' کے حوالے سے منقول ہے —— کہ آپ (یعنی امام حسین علیہ السلام) کے حسن و جمال کی بابت لکھا ہے کہ لوگ اندھیرے میں آپ کے حسن اور رخساروں کی چمک میں راہ چلتے تھے۔ (ایضاً ص ۱۴۷)

ہزار رکعت:

حضرت مفتی صاحب رحمتہ اللہ علیہ ''فصولِ مھمہ'' سے نقل کرتے ہیں —— کہ لوگوں نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے والد کے ہاں اس قدر کم اولاد کیوں پیدا ہوئی —— آپ نے جواب دیا کہ اس قدر بھی ان کا وجود میں آنا تعجب خیز اور حیرت انگیز بات ہے —— آپ کو اتنی فرصت کہاں تھی جو عورتوں (ازواج) سے صحبت رکھتے —— آپ رات دن میں ہزار رکعت نماز سے کم نہ پڑھتے تھے۔

(سعادت الکونین ص ۱۴۷ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ لاہور)

تحائف قبول نہ فرمائے:

''الفصول المھمۃ فی معرفۃ احوال الائمۃ'' میں —— امام ابن صباغ مالکی (علی بن محمد بن احمد مالکی، مکی متوفی ۸۵۵ھ) ارقام فرماتے ہیں کہ

اِنَّ مُعَاوِیَۃَ لَمَّا قَدِمَ مَکَّۃَ وَصَلَہٗ بِمَالٍ کَثِیْرٍ وَّ ثِیَابٍ وَّافِرَۃٍ

Marfat.com

وَكِسْوَةٍ فَاخِرَةٍ ——— فَرَدَّ الْجَمِيعَ عَلَيْهِ ——— وَلَمْ يَقْبَلْ مِنْهُ شَيْئًا———

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (بن سفیان رضی اللہ عنہ) مکہ معظّمہ (حج کرنے کے لئے) حاضر ہوئے——— تو آپ اپنے ساتھ بہت زیادہ مال و دولت (درہم و دینار، سیم و زر) بہت قیمتی کپڑے——— اور بہت ہی قبول صورت پوشاک و ملبوسات لائے (اور امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں بطورِ نذر پیش کیے) تو امام حسین علیہ السلام نے ان کو تمام کا تمام مال و متاع واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی قبول نہ فرمایا———

(الفصول المہمۃ فی معرفۃ احوال الائمۃ ص ۱۷۷ مطبوعہ مطبعۃ العدل فی النجف ایران——— سعادت الکونین فی فضائل الحسنین ص ۱۴۷ مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور پاکستان)

ہرنی کے دو بچے

علامہ حسین کاشفی رحمتہ اللہ علیہ، کنز الغرائب کے حوالے سے روایت بیان فرماتے ہیں——— حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں ایک اعرابی حاضر ہوا——— اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ہرن کا ایک بچہ شکار کیا ہے، وہ آپ کے لئے بطورِ ہدیہ لایا ہوں——— خواجہ عالم صلوات اللہ علیہ نے اس کو قبول فرمالیا۔

اسی اثناء میں حضرت امام حسن علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے——— اور ہرن کے بچے سے پیار کرنے لگے——— حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ ہرن کا بچہ امام حسن کو عطا فرما دیا——— اور وہ گھر چلے گئے——— تھوڑی دیر کے بعد امام حسین علیہ السلام آئے اور اپنے بھائی کو ہرن کے بچے سے کھیلتے ہوئے دیکھا——— تو پوچھا بھائی جان یہ ہرن کا بچہ آپ نے

Marfat.com

کہاں سے حاصل کیا؟ —— امام حسن علیہ السلام نے فرمایا یہ بچہ مجھے نانا جان نے دیا ہے —— امام حسین علیہ السلام مسجد میں آئے اور عرض کیا نانا جان! آپ نے بھائی حسن کو ہرن کا بچہ دیا ہے۔ مجھے نہیں دیا۔

حضرت امام عالی مقام حسین علیہ السلام، رسول کریم سے بار بار ہرن کا بچہ طلب کر رہے تھے —— اور آپ ﷺ انہیں بہلانے میں مصروف تھے کہ کہیں وہ رونا نہ شروع کر دیں —— اسی اثناء میں اچانک مسجد میں شور اٹھا —— اور ایک ہرنی اپنے بچے کو اپنے پہلو میں لئے ہوئے تیزی سے بھاگتی ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گئی —— اور فصیح زبان میں بولی —— یا رسول اللہ! میرے دو بچے تھے، ایک کو شکار پکڑ کر آپ کے پاس لے آیا —— اور دوسرا خوشی خوشی میرا دودھ پی رہا تھا کہ مجھے آواز آئی کہ جلدی سے اپنے بچے کو لے کر سید عالم کی خدمت میں حاضر ہو جا۔

کیونکہ حسین آپ کے سامنے کھڑے ہو کر ہرن کا بچہ مانگ رہے ہیں —— اور فرشتے اپنی عبادت گاہوں سے سر نکالے ہوئے ان کی طرف دیکھ رہے ہیں —— اگر حسین نے رونا شروع کر دیا تو ان کے ساتھ ملائکہ مقربین بھی اشک بار ہو جائیں گے —— اس لئے حسین کے رونے سے قبل اپنا بچہ انہیں پیش کر دے —— یا رسول اللہ! میں تیزی کے ساتھ دوڑتی ہوئی فاصلہ قطع کر کے آئی ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ ابھی تک آپ کے لخت جگر کی آنکھوں میں آنسو نہیں آئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی جماعت میں یہ منظر دیکھ کر شور مچ گیا —— اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ہرنی کے لئے دعا فرما کر اس کا بچہ امام حسین علیہ السلام کو دے دیا —— شہزادۂ رسول ہرنی کا بچہ لے کر اپنے بڑے بھائی کے ساتھ خوشی خوشی اپنی والدۂ محترمہ سیدۃ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے پاس آ گئے

Marfat.com

——اور انہیں تفصیل کے ساتھ یہ واقعہ سنایا۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۹۵ —— تا —— ۱۹۶ مطبوعہ خیابانِ ابوذر تہران)

ارض وسماوات کی زینت:

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی نے —— ''عیون الرضا'' —— کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام عالی مقام امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں ایک روز میں اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا —— وہاں پر ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، مجھے نانا جان نے فرمایا۔

مَرْحَبًا بِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

''خوش آمدید اے ابوعبداللہ، اے آسمانوں اور زمین کی زینت۔''

جناب ابی بن کعب نے عرض کی —— یا رسول اللہ! آپ کے سوا بھی کوئی شخص آسمانوں اور زمین کی زینت ہے؟ —— حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اے اُبی! اس خدا کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا —— حسین آسمانوں میں زمین سے بڑھ کر بزرگ تر ہے، حسین کو عرش کی دائیں جانب مصباح ہدایت —— اور —— سفینہ نجات لکھا ہے —— اس حدیث کے تتمہ (آخری حصہ) سے حسین کی اولاد کی صفات —— ان کے نام اور ان کی دعائیں ہیں۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۹۴ - تا - ۱۹۵ مطبوعہ تہران ایران)

فطرس فرشتہ اور امام حسین:

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رقم طراز ہیں —— کہ جب جبریل علیہ السلام امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کی مبارک باد پہنچانے کے لئے زمیں پر آئے تو

Marfat.com

انہوں نے زمین پر پڑے ہوئے فرشتے کو دیکھا جو زار و قطار رو رہا تھا ـــــ حضرت جبریل نے اس کے پاس آ کر پہچانا تو وہ تیسرے آسمان کا فرشتہ فطرس تھا جس کے زیر فرمان ستر ہزار فرشتے تھے ـــــ جناب جبریل علیہ السلام نے اسے اس حال میں دیکھ کر فرمایا ـــــ اے فطرس! تمہاری یہ حالت کیسی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟

فطرس نے کہا ـــــ اے روح الامین حق تعالیٰ نے مجھے ایک کام کا حکم فرمایا تو مجھ سے اس میں تھوڑا سا تساہل واقع ہو گیا ـــــ اس پر غیرتِ خداوندی کی برق نے میرے بال و پر جلا دیئے ـــــ کل میں مسند عزت پر تھا اور آج مہلکہ ذلت پر ہوں ـــــ پھر کہا، اے جبریل آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت جبریل نے کہا ـــــ میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بچے کی مبارک باد پیش کرنے جا رہا ہوں۔

فطرس نے روتے ہوئے کہا ـــــ کیا ہی اچھا ہو، اگر آپ مجھے اپنے ساتھ لے چلیں ـــــ ہو سکتا ہے حضور رسالت مآب میری سفارش فرما دیں ـــــ اور مجھے میرے بال و پر واپس مل جائیں، اور پھر اپنے مقام پر چلا جاؤں۔

جبریل علیہ السلام اسے ساتھ لے کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے ـــــ سلام و تسلیمات اور تہنیت و مبارکباد کے بعد فطرس کے بارے میں عرض کیا ـــــ اس وقت آقا علیہ السلام نے حسین کو گود میں اٹھا رکھا تھا ـــــ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فطرس آ ـــــ اور اپنے جسم کو میرے حسین کے جسم سے مل لے۔

فطرس نے آگے بڑھ کر امام حسین علیہ السلام کے جسم انور کے ساتھ اپنا جسم مس کیا تو اسی وقت اسے بال و پر مل گئے اور وہ اپنی عبادت گاہ میں واپس چلا گیا۔

Marfat.com

پھر کیا ہوا؟

پھر جب امام حسین علیہ السلام کی شہادت واقع ہونے کے بعد اسے اس حادثہ کا علم ہوا تو اس نے بارگاہِ ربّ العزت میں عرض کی ـــــ الٰہی! کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر مجھے اس امر کی خبر دی جاتی تو میں اپنے ساتھیوں کو لے کر زمین پر جاتا اور حسین علیہ السلام کے دشمنوں سے جنگ کرتا۔

خالق ارضین وسماوات نے فرمایا ـــــ اگر تجھے وہ موقع میسر نہیں آسکا ـــــ تو اب اپنے تابع فرمان ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ لے کر مزارِ حسین پر چلا جا ـــــ اور دن رات رو رو کر اپنے آنسوؤں کا ثواب ان لوگوں کو پہنچاتے رہنا جو غم حسین میں روئیں گے ـــــ چنانچہ فطرس زمین پر آ گیا اور اس کام میں مصروف ہو گیا۔ جس کا اسے حکم فرمایا گیا تھا۔

(روضۃ الشہداء ص ۱۹۳۔ تا۔ ۱۹۴ مطبوعہ تہران)

غم حسین میں رونا:

حضرت سیدنا امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ کے لئے مینڈھا بھیجا ـــــ اور ابراہیم علیہ السلام نے اسے ذبح فرمایا تو ان کے دل میں خیال آیا کہ اگر میں اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے کو ذبح کرتا تو مجھے عجیب ثواب عظیم حاصل ہوتا اور میری عزت وحرمت کا قدم بلند مقام پر ہوتا ـــــ اللہ جل شانہ نے وحی بھیجی کہ آپ تمام مخلوقات میں سے کس سے زیادہ محبت رکھتے ہیں ـــــ جنابِ خلیل نے عرض کی ـــــ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ـــــ کیونکہ وہ آپ کے حبیب وصفی ہیں۔

ارشاد ہوا ـــــ کیا آپ انہیں زیادہ عزیز دوست رکھتے ہیں یا اپنے آپ کو؟ خلیل

Marfat.com

علیہ السلام نے کہا ـــــ ان کے ساتھ میں اپنی ذات سے زیادہ محبت رکھتا ہوں ـــــ فرمان ہوا ـــــ آپ ﷺ کے بیٹوں کو زیادہ محبوب رکھتے ہو یا اپنے بیٹوں کو؟ جناب خلیل علیہ السلام نے کہا ـــــ مجھے ان کی اولاد اپنی اولاد سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے وحی بھیجی ـــــ کہ ان کے بہت بڑی شان والے بیٹے (حسین) پر غربت کے عالم میں دشت کربلا میں ظلم وستم ڈھایا جائے گا ـــــ اور اسے اس وقت شہادت کا جام پلایا جائے گا ـــــ جب وہ یک وتنہا اور بھوکا پیاسا ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے واقعہ کربلا کا ذرا سا حال سنا تو ان کے آنسو جاری ہو کر رُخساروں پر بہنے لگے ـــــ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا اے ابراہیم! ـــــ حسین علیہ السلام پر رونے اور آپ کے دل کو پہنچنے والے اس غم کا ثواب اتنا ہی ہے ـــــ جتنا آپ کو اپنے بیٹے کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنے سے حاصل ہوتا۔

(روضۃ الشہداء ص ۳۴ مطبوعہ ایضاً)

ایک آنسو کی قیمت:

علامہ حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ نے جناب امام حسین علیہ السلام کی مصیبت کو سامنے رکھتے ہوئے رونے کا ثواب اس طرح لکھا ہے ـــــ کہ آئمۃ اہل بیت کرام علیہم السلام سے روایت بیان کی گئی ہے کہ غم حسین میں کسی آنکھ سے ٹپکنے والے ہر قطرے کو صدفِ شرف میں چمکدار موتی بنا کر اس شخص کے قلادۂ عمل (عمل کا گلوبند) میں پرو دیتے ہیں اور اس کی قیمت بازارِ قیامت میں اس پر ظاہر کی جائے گی۔

(ایضاً ص ۳۵ تا ۳۶)

خواب میں فرمایا:

ملا حسین کاشفی نے جنابِ سہل بن عبداللہ کا واقعہ بیان کیا ہے ـــــ شیخ سہل کہتے

Marfat.com

ہیں کہ میں نے عاشورا کے دن روتے ہوئے اپنے آپ سے کہا ـــــ اگرچہ میں اس روز حاضر نہ تھا کہ اس شاہِ شہیداں کے سامنے اپنا خون بہاتا ـــــ آج اس حسرت میں چند قطرے اپنی آنکھوں سے بہاتا ہوں۔

رات کے وقت خواب میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ـــــ تو آپ نے مجھے فرمایا ـــــ ربّ ذوالجلال کی قسم میرے بیٹے حسین کے غم میں بہایا ہوا ایک آنسو بھی ضائع نہیں ہوگا۔ اس روز جو تو نے گریہ وزاری کیا ہے کل قیامت کے دن تجھے اس کا اس قدر ثواب دیا جائے گا کہ روئے زمین کے حساب دان ـــــ اور خانۂ افلاک کے میر منشی اس ثواب کا حصر وحساب نہیں کر سکیں گے۔

(ایضاً ص ۳۶)

حسین کی پناہ میں:

مفسر قرآن علامہ حسین کاشفی رحمتہ اللہ علیہ روایت بیان کرتے ہیں کہ امام حسین علیہ السلام میدانِ محشر میں خون آلود چہرے کے ساتھ تشریف لاکر بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے۔

رَبِّ اِشْفَعْنِی فِیْمَنْ بَکٰی عَلٰی مُصِیْبَتِیْ

پروردگار! مجھے اس شخص کے حق میں اذن شفاعت عطا فرما جو میرے غم میں رویا کرتا تھا ـــــ

الٰہی جو شخص دنیا میں میری شہادت وغربت، مظلومی و بے کسی اور بھوک کو یاد کر کے روتا تھا اسے بھی بخش دے ـــــ

چنانچہ اس سردار کی شفاعت شرفِ قبولیت حاصل کرے گی اور امام حسین علیہ السلام

Marfat.com

کے غم میں رونے والے پروانۂ نجات حاصل کرلیں گے۔

(روضۃ الشہداء اص ۳۶ مطبوعہ خیابانِ ابوذر جمہری شرقی تہران ایران)

شہزادۂ خیر الملل

کشتۂ عشق نبی ﷺ، حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ —— یہ وہ مردِ قلندر ہے —— جو حکیم الامت کے لقب سے ملقب ہے۔ آپ نے نہایت عقیدت آگیں انداز میں —— سلطانِ سلاطین اقالیم شہادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام کی شان و منقبت میں حقائق پر مبنی کچھ اشعار لکھے ہیں —— جن میں اہل محبت کے لئے اسرار و رموز اور کیف و سرور کی ایک پوری کائنات موجود ہے —— لکھتے ہیں۔

(۱)

آں امام عاشقاں، پورِ بتول
سرو آزادے ز بستان رسول

وہ عاشقوں کا امام —— سیّدہ فاطمۃ الزہراء بتول سلام اللہ علیہا کا بیٹا اور باغِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ایک آزاد سرو ہے۔

سرو —— ایک مشہور ترین درخت کا نام ہے، جو سیدھا مخروطی شکل کا ہوتا ہے اور بہت خوشنما ہوتا ہے اور ہر موسم میں ہرا بھرا رہتا ہے —— مطلب کہ اس پر موسمی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔ بہار ہو کہ خزاں اس کے جوبن میں فرق نہیں آتا —— علامہ نے امام حسین کو باغِ رسول کا سرو آزاد کہا ہے —— جو ظلم و ستم کے طوفانوں میں بھی استقامت کہسار نظر آتا ہے —— اسی کے دم قدم سے چمنستان کی خضرت اپنے جوبن پر ہے۔

Marfat.com

(۲)

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیٔ ذِبحِ عظیم آمد پسر

(اللہ اللہ (خدا تعالیٰ کی شان کہ) باپ ''یعنی علی مرتضیٰ'' تو بسم اللہ کی ''ب''
—— اور بیٹا (یعنی امام حسین) ذبح عظیم کا مطلب تھے۔)

تشریح:

علامہ سلیمان قندوزی حنفی رحمتہ اللہ علیہ نے —— علامہ ابن طلحہ حلبی شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی کتاب —— ''الدر المنظم'' —— کے حوالے سے —— ینابیع المودّہ —— میں لکھا ہے کہ مولائے کائنات علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فرمانِ عالی شان ہے:

اِعْلَم اَنَّ جَمِیعَ اَسْرَارِ الْکُتُبِ السَّمَاوِیَّۃِ فِی الْقُرْاٰنِ ۔ وَ جَمِیعَ مَا فِی الْقُرْاٰنِ فِی الْفَاتِحَۃِ —— وَجَمِیعَ مَا فِی الْفَاتِحَۃِ فِی الْبَسْمَلَۃِ —— وَجَمِیعَ مَا فِی الْبَسْمَلَۃِ فِیْ بَاءِ الْبَسْمَلَۃِ —— وَ جَمِیعَ مَا فِیْ بَاءِ الْبَسْمَلَۃِ فِی النُّقْطَۃِ الَّتِیْ هِیَ تَحْتَ الْبَاءِ——

تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ تمام آسمانی کتابوں کے راز، قرآنِ مجید میں موجود ہیں —— اور قرآنِ مجید کے تمام علوم، اسرار، سورۂ فاتحہ میں موجود ہیں —— اور سورۂ فاتحہ کا تمام علم، بسم اللہ شریف میں موجود ہے —— اور تمام ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کا علم بسم اللہ کی ''ب'' میں موجود ہے —— اور بسم اللہ کی باء کا راز و علم ''ب'' کے نقطہ میں موجود ہے —— مولا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ——

Marfat.com

اَنَا النُّقْطَةُ الَّتِیْ تَحْتَ الْبَاءِ

میں وہ نقطہ ہوں جو بسم اللہ شریف کی ''ب'' کے نیچے موجود ہے۔

(ینابیع المودۃ باب الرابع عشر (باب نمبر ۱۴) ج اوّل ص ۶۸ مطبوعہ موسسۃ الاعلمی للمطبوعات، بیروت، لبنان)

نقطہ:

مولائے کائنات ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْعِلْمُ نُقْطَةٌ كَثَّرَهَا الْجَاهِلُوْنَ —— وَالْاَلِفُ وَحْدَةٌ —— عَرَفَهَا الرَّاسِخُوْنَ ——

علم ایک نقطہ ہے جسے جاہلوں نے زیادہ کر دیا ہے —— اور ''الف'' وحدت پر دلالت کرتا ہے جس کو علم میں مضبوط (علماء ہی) جانتے ہیں ——

(ینابیع المودۃ ایضاً)

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے —— کہ ایک چاندنی رات کو حضرت مولا علی نے نمازِ عشاء کے بعد میرا ہاتھ پکڑا —— اور مجھے میدانِ بقیع کی طرف لے گئے —— اور فرمایا: اے عبداللہ پڑھو! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے —— بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ —— کی تلاوت کی۔

فَتَكَلَّمَ لِیْ فِیْ اَسْرَارِ الْبَاءِ اِلٰی بُزُوْغِ الْفَجْرِ

پس آپ مجھے صبح کے طلوع ہونے تک بائے بسم اللہ کے رُموز اور اسرار و معانی سے آگاہ فرماتے رہے۔ (حوالہ ایضاً)

آپ کا ایک اور ارشاد:

آپ کا ایک اور ارشاد اس طرح ہے:

Marfat.com

سَلُوْنِیْ عَنْ اَسْرَارِ الْغُیُوْبِ فَاِنِّیْ وَارِثُ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِینَ——

مجھ سے چھپے ہوئے رازوں سے ''متعلق'' پوچھ لو! کہ میں نبیوں اور رسولوں کے علوم کا وارث ہوں——

○—— علامہ کے شعر کے پہلے مصرع کا اشارہ ان حقائق کی طرف ہے جو اوپر لکھے گئے، اور مولا علی کو—— ''بائے بسم اللہ'' انہی اقوال کی روشنی میں لکھا—— اور مصرع ثانی میں امام حسین علیہ السلام کو ذبح عظیم لکھا وہ اس آیت جو سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے فدیہ کے بارے میں نازل ہوئی، کی طرف اشارہ ہے۔

وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ

(سورہ الصّٰفّٰت، آیت ۱۰۷)

''اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ دے کر اسے بچالیا۔''

بعض صوفیائے عظام کے اقوال کے مطابق—— ذبح عظیم سے مراد حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں'—— یہی وجہ ہے کہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے شہادتِ حسین کو نہایت—— اور اسماعیل کو اس سلسلہ کی ابتداء کہہ کر ذکر کیا۔ علامہ فرماتے ہیں۔

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؓ، ابتدا ہے اسماعیل

اس شعر میں حضرت اقبال اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کو اجمال سے اور امام حسین کی شہادت کو اس اجمال کی تفصیل سے تعبیر کرتے ہیں۔

Marfat.com

(۳)

بہرِ آں شہزادۂ خیرُ المِلَل

دوشِ ختم المرسلیں نِعمَ الجَمَل

تمام ملتوں سے بہتر شہزادے کے لئے ــــ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کندھا مبارک کتنی اچھی سواری ہے۔

○ــــ داتا گنج بخش، علی بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی عظیم کتاب ''کشف المحجوب'' میں ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھٹنوں پر جھکے ہوئے چل رہے تھے اور امام حسین علیہ السلام ان کی پشت پر سوار تھے ــــ اور رسی کا ایک سرا ان کے ہاتھ میں تھا ــــ اور دوسرا سرا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ مبارک میں تھا ــــ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ''امام حسینؓ'' سے کہا۔ اے ابو عبداللہ! کیا عمدہ سواری پائی ہے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ــــ اے عمر! یہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

(کشف المحجوب مترجم ص ۱۴۵ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

''علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے شعر میں اسی روایت کی طرف اشارہ ہے۔''

(۴)

سُرخِ عشقِ غیور از خونِ اُو

شوخئ ایں مصرع از مضمونِ اُو

(اس مصرع کی شوخی، اس مضمون سے ہے ــــ کہ غیرت مند عشق۔ آپ (امام حسین علیہ السلام) کے ''پاکیزہ'' خون سے سرخ رُو یعنی کامیاب و

Marfat.com

کامران ہوگیا۔)

○ —— وہ عشق ہی کیا! —— جس میں غیرت کا نور نہ ہو —— امام حسین علیہ السلام کے پاکیزہ تر خون سے عشق غیور سرخ رُو ہوگیا —— ایک طرف ہزاروں کی تعداد میں دشمن موجود ہیں لیکن عشق غیور کی عزت وحمیت کو بچانے کے لئے —— ناموس رسالت کی نگہبانی کی خاطر —— میدانِ کربلا میں تنہا کھڑا ہے —— جنابِ شورش کاشمیری نے کیا خوب کہا ہے۔

کس کے آنسو چہرۂ نو روز کی رونق بنے
کس کا خوں، اسلام کی صبح درخشاں ہو گیا
کس کی شہ رگ پر یزیدی ہاتھ اٹھے بے دریغ
کون تھا جس کا لہو تفسیر قرآں ہو گیا

(۵)

درمیان اُمتِ آں کیواں جناب
ہم چو حرفِ قل ھو اللہ در کتاب

(امام حسین علیہ السلام امت میں اس طرح ممتاز و بلند ہیں —— جس طرح قل ھو اللہ قرآن مجید میں ممتاز ہے۔)

○ —— سورۂ اخلاص کو سورۂ توحید کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے —— توحید اسلام اور شرک کے درمیان ایک امتیاز ہے —— حسین علیہ السلام، اسلام اور نفاق کے درمیان ایک امتیاز ہے —— سورۂ اخلاص کی تین مرتبہ تلاوت سے پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے —— اور حسین کی محبت و مودّت ایمان کی لذتوں سے سرشار

Marfat.com

کرتی ہے۔

○—— کیواں:

کیواں ساتویں آسمان پر چمکتے ہوئے سارے کا نام ہے—— اور ساتویں آسمان کو بھی کیواں کہا جاتا ہے، اس شعر کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ—— ستاروں میں بلندی کے اعتبار سے جو کیواں کا مقام ہے—— اس طرح حسین کا اُمت میں مقام ہے تمام آسمانوں سے ساتواں آسمان بلند تر ہے—— علامہ نے اسی تناظر و تناسب میں حسین علیہ السلام کو لیا ہے۔

○—— توحید کا نام لے کر حسین کریم پر برسنے والے—— کل قیامت کے دن رسولِ ارضین و سموات کے سامنے کس منہ سے جائیں گے—— اس قسم کے لوگوں کے بارے میں، شورش کاشمیری نے جو کہا ہے وہ بھی دیکھیں! اور غور فرمائیں کہ شمر و یزید کے پیروکار کس قدر سیاہ ضمیر اور قلم فروش ہیں۔

اک آفتابِ عرش ہے، غبار میں اٹا ہوا
حسینؑ ہے یزیدیوں کے سامنے ڈٹا ہوا
مصنف ''خلافت یزید'' سے میں کیا کہوں
کہ دل ہے اس کا، خوفِ ذوالجلال سے ہٹا ہوا
سیہ ضمیر ناقدوں کو خیرہ چشم دیکھ کر
پڑی ہے چوٹ قلب پر، دماغ ہے پھٹا ہوا
قلم فروش حملہ زن ہیں سیّدہ کے لالؑ پر
زباں دراز مفتیوں میں دین ہے بٹا ہوا

Marfat.com

گھری ہوئی ہیں کوفیوں میں فاطمہؓ کی بیٹیاں
کہ حمسہ کاروانِ گل بہار سے کٹا ہوا
یہ جان لو کہ دعوت حسینؑ سے گریز ہے
اگر خدا کے دین کا ہے گھٹا ہوا

(ذکر حسین ص ۱۱۰ مطبوعہ نقوی پریس لاہور سن اشاعت محرم ۱۴۲۵ھ)

سورۂ اخلاص:

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شعر میں کہا ہے کہ حسین علیہ السلام اُمت میں اس طرح ہیں جس طرح قرآن میں —— قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ —— ممتاز ہے —— اس امر سے متعلق سید عالم کا ایک ارشاد گرامی بھی ملاحظہ فرمائیں —— حقیقتیں نکھر کر آپ کے سامنے آ جائیں گی۔

حدیث شریف:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا مِثْلُ عَلِيٍّ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ كَمَثَلِ سُوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ کی مثال اس امت میں سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی طرح ہے ——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۲۵)

ایک اور حدیث شریف:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے —— فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا:

Marfat.com

يَا عَلِيُّ مَا مِثْلُكَ فِي النَّاسِ اِلَّا كَمِثْلِ سُوْرَةِ ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي الْقُرْاٰنِ —— مَنْ قَرَأَهَا مَرَّةً فَكَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ —— وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّتَيْنِ فَكَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَيِ الْقُرْاٰنِ —— وَمَنْ قَرَأَهَا مَرَّاتٍ مَكَاَنَّمَا قَرَأَ الْقُرْاٰنُ كُلَّهُ——

اے علی! تمہاری مثال لوگوں میں ایسی ہے جیسے قرآن میں سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہے جس نے سورۂ اخلاص کو ایک مرتبہ پڑھا گویا اس نے قرآنِ مجید کا تیسرا حصہ پڑھ لیا —— جس نے سورۂ اخلاص کو دو مرتبہ پڑھا ایسے ہے جیسے اس قرآن کریم کے دو حصوں کی تلاوت کی —— جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ —— سورۂ اخلاص کو تین مرتبہ پڑھا گویا کہ اس نے سارا قرآن مجید پڑھ لیا ——

اوپر والی حدیث کا دوسرا حصہ:

اوپر جو حدیث بیان کی گئی اس کا دوسرا حصہ اس طرح ہے —— کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَكَذَا اَنْتَ يَا عَلِيُّ مَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ اَخَذَ ثُلُثَ الْاِيْمَانِ —— وَمَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ فَقَدْ اَخَذَ ثُلُثَيِ الْاِيْمَانِ —— وَمَنْ اَحَبَّكَ بِقَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ فَقَدْ جَمَعَ الْاِيْمَانَ كُلَّهُ——

اے علی! تم بھی اسی طرح ہو: جس شخص نے تمہیں دل کے ساتھ محبوب رکھا اس شخص نے ایمان کا تیسرا حصہ پا لیا —— اور جس نے تجھے دل اور زبان کے ساتھ دوست رکھا، اس شخص نے ایمان کے دو حصے پا لئے —— اور جس

Marfat.com

شخص نے تمہیں دل، زبان، اور ہاتھ سے محبوب رکھا۔ اس نے سارے ایمان کو جمع کرلیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَوْ اَحَبَّكَ اَهْلُ الْاَرْضِ كَمَا یُحِبُّكَ اَهْلُ السَّمَآءِ لَمَا عَذَّبَ اللهُ اَحَدًا مِّنْهُمْ بِالنَّارِ ——

قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا۔ اگر تمام زمین والے اس طرح تیرے ساتھ محبت رکھتے —— جس طرح تمام آسمان والے تمہیں محبوب رکھتے تو اللہ تعالیٰ کسی ایک کو بھی آگ کا عذاب نہ دیتا ——

(ینابیع المودۃ ج اول ص ۱۲۵ مطبوعہ مؤسسۃ الاعلمی بیروت لبنان)

بات دور نکل گئی بات ہو رہی تھی۔ علامہ اقبال کے شعر کی کہ امام حسین علیہ السلام اُمت میں اس طرح ہیں جیسے قرآن میں سورۂ اخلاص —— علامہ لکھتے ہیں:

(۶)

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید

ایں دو قوت از حیات آید پدید

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون مردود۔ حضرت علیہ السلام اور یزید لعین، اس ناسوتی حیات میں یہ دو قوتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

امام حسین اپنے دور میں سنت موسوی پر عمل پیرا تھے —— اور یزید اپنے دور کا یزید تھا —— حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو دریائے نیل میں غرق اور جبر و ظلم کو تباہ کر دیا

Marfat.com

—— حسین نے یزیدیت کو فنا کر دیا اور یزید کو زندہ چھوڑ کر نفرتوں کے سمندر میں پھینک دیا۔

(۷)

زِندِ حق، از قوّتِ شبیری اَست
باطلِ آخر داغِ حسرت، میری است

حق، قوتِ شبیری سے ہے اور باطل آخر کار حسرت کا داغ لے کر مرنے والا ہے۔

(۸)

خاست آں سر جلوہَ خیر الاُمَم
چوں سحابِ قبلہ باراں در قدم

(وہ اُمت کا سردار و سرخیل! قبلہ کے بادل کی طرح —— جس میں بارش ہو —— اٹھا)

(۹)

بَر زمینِ کربلا بارِید و رفت
لالہ در وِیرانہ ہا کارِید و رفت

(کربلا کی زمین پر برسا اور چلا گیا —— اور ویرانوں میں اس نے پھول اگائے چلا گیا)

علامہ کے طائرِ تخیل کی پرواز دیکھئے کہ سرخیل اُمم کو قبلہ کے بادل سے تشبیہ دے کر کتنے نفیس پیرایہ کے ساتھ ان کی کریمانہ تمکنت کو بیان کیا اور پھر اس سرزمین کو دیکھئے جس کو ''طف'' کے نام سے پکارا جاتا ہے اور اس کی ہولناکیوں کی وجہ سے اسے کربلا کا نام دیا گیا

Marfat.com

—— وہاں ریت کے بے ترتیب ڈِبّے —— بادِ صرصر کے آوارہ تھپیڑے —— سموم ہوائیں —— بے آب و گیاہ میدان میں پانی کی بوند بوند سے ترسنے والے نے اپنے خون ناب کی بارش برسا کر، کس طرح زمین کربلا کو لالہ زار میں تبدیل کردیا ——

(۱۰)

تَا قیامت قطع اِستبداد کرد
موجِ خون اُو چمن اِیجاد کرد

(اس (امام حسین علیہ السلام) نے قیامت کے لئے استبداد (یعنی ظلم و ستم سے حکومت کرنا) کو کاٹ کر رکھ دیا اور اس کے خون کی موج نے صحراؤں میں گلشن کھلا دیئے۔)

(۱۱)

بہر حق دَر خاکِ و خوں غلطیدہ است
پس بنائے لا الہ گر دِیدہ است

(وہ حق و صداقت کے لئے خاک اور خون میں تڑپا اور لا الہ الا اللہ کی بنیاد کو مستحکم کرلیا)

علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ نے یہ شعر —— معین الملت والدین —— خواجہ خواجگاں حضور غریب نواز سیدنا معین الدین حسن چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس رُباعی سے لیا ہے ——

شاہ است حسین، بادشاہ است حسین
دیں است حسین، دیں پناہ است حسین

Marfat.com

سر داد نہ داد، دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

''حسین شاہ ہے، حسین بادشاہ ـــ حسین دین ہے اور حسین دین کی پناہ بھی ہے ـــ خدا کی راہ میں سر دے دیا ـــ لیکن یزید لعین کے ہاتھ میں ہاتھ نہ دیا (بیعت کی) خدا کی قسم، یہ سچ ہے کہ حسین بنائے لا الہ ہے ـــ یعنی لا الہ کی بنیادوں کو مستحکم کرنے والا ہے'' ـــ

مطلب یہ کہ اگر حسین قربانی نہ دیتے تو دین اسلام کو کہیں پناہ نہ ملتی ـــ اور اگر حسین شہید نہ ہوتے تو آج کرۂ ارض کے کونے کونے سے حریت کے قافلے نہ نکلتے۔

○ ـــ مندرجہ بالا رُباعی کا شاعر کون؟ اس عنوان کے تحت اہل سنت کے کئی رسائل و جرائد میں کئی مرتبہ بحث چھڑ گئی ـــ لیکن اس سے متعلق کسی حتمی فیصلے پر نہ پہنچا جا سکا ـــ کئی حضرات نے فرمایا یہ علامہ معین کاشفی کا کلام ہے ـــ کوئی کہتا ہے کہ رباعی کسی نے لکھ کر آپ کی طرف منسوب کر دی ـــ جناب طالب ہاشمی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ رباعی کسی شیعہ شاعر کی ہے۔

اس پر عزیزم سید محمد معین حسین چشتی نے ایک چھوٹا سا مقالہ سپرد قلم کیا ہے ـــ اس سے کچھ اقتباسات قارئین کی نذر کرتا چلوں ـــ حضرت محترم محمد عالم مختار حق صاحب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا ـــ راقم (محمد عالم مختار حق) کی رائے میں چونکہ یہ رباعی تواتر سے بلا انفصال خواجہ صاحب سے منسوب چلی آ رہی ہے لہٰذا جب تک اس کے معارض، کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہیں کیا جاتا، اسے خواجہ صاحب کی تصنیف ہی گردانا

Marfat.com

جائے گا کیونکہ تواتر بذاتِ خود ایک دلیل محکم کا حکم رکھتا ہے۔

راقم الحروف کی لائبریری میں حضور خواجہ غریب نواز کا دیوان موجود ہے جس کے صفحہ نمبر ۱۹۶ پر قطعات کے عنوان کے تحت سب سے پہلی رباعی یہ ہی ہے —— یہ دیوان منظوم اردو ترجمہ کے ساتھ ہے۔ اس کا ترجمہ جناب الحاج عبدالقادر قادری چشتی فدائی صاحب نے کیا ہے —— نیا بازار عیدگاہ روڈ دھنیا د صوبہ بہار ہندوستان سے شائع ہوا —— اس کی کتابت نہال احمد کریمی صاحب نے کی ہے۔

خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیوان کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہے —— دوسرا قلمی نسخہ آستانہ آگرہ میں ہے —— تیسرا قلمی نسخہ اودے پور نظام الدولہ نظام مردان علی خان کے کتب خانہ میں ہے جس پر ابوالفضل اور فیضی کی مہریں ثبت ہیں۔ انڈین اونس لائبریریز لندن میں سات نسخے موجود ہیں جو رزاقی مجیدی پریس کانپور میں ۱۳۲۷ھ اور ۱۸۶۸ھ کے چھپے ہوئے ہیں۔ —— ان تمام نسخوں میں یہ رباعی موجود ہے —— جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ غریب نواز شاعری کے آسمان پر کوکب درّی بن کر اہل محبت کے دلوں میں روشنی اتارتے رہے۔

کتاب معین الہند:

مؤلفہ جناب ڈاکٹر ظہور الحسن شارب اجمیری —— ناشر حامد اینڈ کمپنی مدینہ منزل اردو بازار لاہور —— تقسیم کار فرید بک سٹال لاہور —— جناب ظہور الحسن شارب یوں رقم طراز ہیں —— کہ ہمارے خواجہ غریب نواز ایک خوش گو شاعر بھی تھے —— آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیروی میں شاعری کو اپنے جذباتِ قلبی اور وارداتِ محبت اور مشاہداتِ حقیقت کا ذریعہ بنایا۔

Marfat.com

دیوانِ خواجہ غریب نواز:

''شارب صاحب ارقام فرماتے ہیں'' —— کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ —— دیوان —— آپ (خواجہ صاحب) کا نہیں ہے بلکہ معین الدین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے —— لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اس دیوان سے صاحب دیوان کے اعلیٰ مقامات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بات ان اہل اللہ کو حاصل ہوتی ہے جو روحانیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتے ہیں —— پس یہ دیوان خواجہ غریب نواز کے علاوہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔''

○ —— قارئین کرام! —— اس بات کو بغض اہل بیت کے کس خانے میں رکھا جائے کہ صرف ایک دو رباعیوں کے باعث حضور غریب نواز کے پورے دیوان شریف کو کسی اور شخصیت سے منسوب کیا جا رہا ہے —— صرف اس لئے کہ اس دیوان کی ایک رباعی میں خواجہ غریب نواز نے امام حسین علیہ السلام کو —— بنائے لا الہٰ —— قرار دیا ہے۔

یہ امر اہل علم عروض سے مخفی نہیں کہ خواجہ خواجگاں کے ایک مصرع میں استعاروں کی ایک پوری کائنات آباد ہے —— استعارہ بالتصریح ہو —— یا —— استعارہ بالکنایہ —— استعارہ تخئیلیہ ہو —— یا —— استعارہ مرشحہ ہو، سب کے سب اس رباعی میں پائے جاتے ہیں رومی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کا مصرع ہے اس پر غور فرمائیں۔

آتش، ابراہیم را دنداں نہ زد

''نمروذ'' کی آگ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر دانت نہیں چلایا۔''

کسی شاعر کے شعر کے اس مصرع پر غور فرمائیں۔

دل کے ہم زخم کو مژگاں سے رفو کرتے ہیں

اس مصرع میں مژگاں یعنی پلکوں کو سوئی سے استعارہ کیا ہے —— جو مشبہ و مذکور

Marfat.com

ہے —— سوئی جو مشبہ بہ ہے اس کا ذکر نہیں۔

مولانا رومی کے مصرع میں آگ کو درندہ سے تشبیہ دی گئی ہے۔

O —— مراعاۃ النظیر:

کیا میرے بھولے بھالے علماء علم عروض کی اصطلاح ''مراعاۃ النظیر'' سے بھی واقفیت نہیں رکھتے؟ —— مراعاۃ النظیر یہ ہے کہ شعر میں ایسے الفاظ ہوں جن کا تعلق ایک دوسرے سے ضروری ہو، مطلب یہ کہ چند ایسی چیزوں کو جمع کرنا جو باہم مناسب ہوں —— جیسے باغ کے ساتھ بادِ بہاری —— بادِ نسیم —— بادِ صبا —— بہار اور خزاں —— بلبل اور پھول وغیرہ —— رومی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کا مصرع ہے۔

شد غلام آں کنیزک جانِ شاہ

''بادشاہ اس کنیز پر فریفتہ ہو گیا —— یعنی اپنی کنیز کا غلام ہو گیا۔''

یہاں غلام سے مراد عاشق ہے —— مگر غلام کا لفظ کنیز سے مناسبت رکھتا ہے —— اور اسے ''مراعاۃ النظیر'' کہتے ہیں۔

وارثانِ کلام و بیان! کیا آپ لوگ خود کو خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ عنہ سے زیادہ عالم سمجھتے ہیں؟ —— کیا امام حسین کا کردار لا الٰہ —— کی بنیادوں کو مستحکم کرنے میں کسی قسم کی کوئی مناسبت نہیں رکھتا؟ —— کیوں بغض اہل بیت میں اپنے ایمانوں کا بیڑا غرق کر رہے ہو۔

تشبیہ:

اے علمائے ذی شان یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ تشبیہ، تمثیل و مشابہت کے معنوں میں آتی ہے —— یعنی ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند ٹھہرانا۔

Marfat.com

○ — لمبی خمیدہ گردن کو — صراحی سے تشبیہ دینا۔

○ — ابرو (بھویں) کو محراب — کمان — ہلال — خنجر — تلوار — اور قوس قزح وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ — مژگاں (پلکوں) کو تیر — سنان — نیزہ — نشتر وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ — زلف (گیسو — خمدار بال) — کمند — زنجیر — دام — لام وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ — چہرے کو — چاند — گل لالہ — خال رخسار کو آنکھ کی پتلی وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ — چشم (آنکھ) کو نرگس — جام — ساغر — غزال وغیرہ سے تشبیہ دینا۔

○ — جبین (ماتھے) کو بدر — خورشید — زہرہ — مشتری سے تشبیہ دینا۔

ان تمام چیزوں پر کسی کی رگِ علم وحکمت نہیں پھڑکتی — امام عالی مقام کی شان و عظمت اور کردارِ بے مثال پر ایک رباعی کیا سامنے آئی کہ علم ظاہری کی دنیا میں بھونچال آ گیا — اور قصر دانش وآگہی کی دیواروں مین دراڑیں پڑنے لگیں — دیوانِ خواجہ کو کسی اور کا دیوان کہہ کر آتش نفاق کو ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوششیں ہونے لگیں۔

خدا کے بندو! — یہ دیوان بھی خواجہ غریب نواز کا ہے اور یہ رباعی بھی خواجہ خواجگان کی ہے — اہل محبت کے ہاں اس میں شک وشبہ اور وہم وگمان کی کوئی گنجائش نہیں ہے — حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرما کر — کہ ''حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں'' اس راز کو افشا کر دیا ہے — اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ

Marfat.com

جمالِ حُسنِ محمد، جمالِ رُوئے حسین
ہے رشکِ عقدِ ثریا، غبارِ کوئے حسین

قوسِ قزح:

خیال رہے کہ مندرجہ بالا سطور میں ''لفظ ابرو'' کے ضمن میں —— ''لفظ قوسِ قزح'' روانی میں لکھ گیا ہوں —— خدا مجھے معاف کرے —— کیونکہ حضور مولائے کائنات نے لفظ استعمال کرنے اور بولنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔

فرمانِ مولا علی:

جناب ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مولا علی کرم اللہ وجہہ لوگوں سے خطاب فرمارہے تھے —— اور آپ نے (درمیانِ خطاب) فرمایا —— سلونی —— مجھ سے سوال —— یعنی مجھ سے جو چاہو پوچھو! —— آپ کے اس فرمان پر حضرت ابن الکواء کھڑے ہوئے اور آپ کی خدمت میں سوال پیش کیا —— کہ ہمیں قوسِ قزح —— کے بارے میں بتائیں —— یعنی یہ کیا ہے، کیوں ہے، اور کہاں سے ہے؟ —— آپ نے ابن کواء کا سوال سن کر فرمایا۔

ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ، لَا تَقُلْ قَوْسَ قُزَحٍ، قُزَحُ: هُوَ الشَّیْطَانُ، وَلٰكِنَّهَا قَوْسُ اللهِ تَعَالٰی هِیَ عَلَامَةٌ کَانَتْ بَیْنَ نُوْحِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبَیْنَ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ، وَهُوَ اَمَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنَ الْغَرَقِ

تیری ماں تجھ پر روئے! قوسِ قزح نہ کہا کر! کیونکہ قزح یہ شیطان ہے، بلکہ اس کو قوس اللہ کہا کرو، اور یہ حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ربّ کے درمیان ایک علامت ونشان ہے اور یہ زمین والوں کے لئے غرق ہونے

Marfat.com

سے امان ہے ——

(جواہر العقدین (امام سہودی متوفی ۹۱۱ھ) ص ۲۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ سن اشاعت ۱۹۹۵ء)

○ —— بات دوسری سمت نکل گئی —— بات ہو رہی تھی خواجہ غریب نواز کے دیوان اور ایک رُباعی کی —— بہت افسوس کے ساتھ عرض کناں ہوں کہ میرے محترم جناب پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی حافظ محمود شیرانی کے مقالات اور ماہ نامہ اردو ماہِ جولائی ۱۹۵۰ھ از پروفیسر محمد ابراہیم ڈار کے حوالے سے ارقام فرماتے ہیں کہ ''ملا معین واعظ کاشفی مہروی'' کے —— دیوان معین —— کو حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کا دیوان سمجھ کر اشاعت عامہ سے نوازا اور آج تک —— دیوانِ خواجہ معین الدین اجمیری کے نام سے چھپ رہا ہے'' —— اور اسی دیوان سے بطورِ نمونۂ کلام چند اشعار بھی سینۂ قرطاس پر سجا دیئے —— نہایت ادب سے گزاری ہے کہ علامہ ملا معین واعظ کاشفی کی عظمت و علمیت کو سلام —— ان کے تبحر و علمی کی گہرائیوں کو تسلیم کرتے ہوئے —— اور حضرت کاشفی رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۹۰۷ھ کی جناب میں سلامِ نیاز کرتے ہوئے —— معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو اپنے کلام میں تصوف کے پوشیدہ رازوں کی عقدہ کشائی فرمائی ہے وہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں —— ذرا یہ بھی نمونۂ کلام دیکھیں —— فرماتے ہیں۔

اَز فلک بگذشت و زانس و ملک

اَز دَنا سوئے تدَلّٰی میروم

میں آسمانوں سے گزر کر، انسانوں اور جنوں سے بھی دور —— اور دَنا سے پھر تدلی کی طرف میں جاتا ہوں۔

Marfat.com

قاب قوسین ست او ادنی حجاب
بے حجب تا حق تعالیٰ میروم

قَابَ قَوْسَیْنِ اوراَوْ اَدْنٰی میں بھی ایک حجاب ہےاور میں بغیر پردوں کے اس ''بارگاہِ حسن'' حق تعالیٰ میں جاتا ہوں——

من نمی دانم دریں بحر عمیق
شِستہ ام، استادہ ام یامیروم

یہ امر معلوم نہیں کہ عشق کا سمندر کتنا گہرا ہے (یہ بتا نہیں سکتا کہ) میں بیٹھا ہوں یا کھڑا ہوں، یا جارہا ہوں——

آپ کے ان اشعار سے آپ کی شاعری کی پرواز اور بلندی عرفان کا پتہ چلتا ہے—— ان اشعار میں قرآنِ مجید کی سورۂ نجم کی دو آیتوں کے الفاظ بیان کئے—— ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی

پھر وہ قریب ہوا، اور قریب ہوا، یہاں تک کہ صرف دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا——

(پارہ ۲۷ سورۂ نجم آیت نمبر ۸۔۹)

دیوانِ خواجہ کی آخری رُباعی:

اگر مزاجِ گرامی پر نا گوار نہ گزرے تو خواجہ غریب نواز کے دیوان شریف کی آخری رباعی ہدیۂ قارئین کرنے کی جسارت کرلوں؟—— جس سے مدت مدید تک ناصیت و خوارجیت کی چیخیں سنائی دیتی رہیں گی——

رباعی یہ ہے:

Marfat.com

(۱)

اَوصافِ علی بگُفتگُو ممکن نیست
گنجائشِ بحر، دَر سَبُو ممکن نیست

(۲)

من ذات رابو اجبی کے دانم
اِلّا دَانم کہ مثل اُو مُمکن نیست

(۱) حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کے اوصافِ حمیدہ بذریعۂ گفتگو بیان کرنا، اسی طرح ممکن نہیں، جس طرح سمندر کی گھڑے میں گنجائش ممکن نہیں ہے۔

(۲) (معین بے کساں فرماتے ہیں) میں آپ کی ذاتِ اقدس سے متعلق صحیح طور پر کب جان سکتا ہوں —— صرف اتنا جانتا ہوں کہ آپ کرم اللہ وجہہ کی (دنیائے ولایت و شجاعت میں) مثل ممکن نہیں ہے۔ (دیوان مترجم ص ۱۹۷)

○ —— قارئین کرام! خواجہ خواجگاں کا سلطانِ سلاطین چشتیاں حضور خواجہ معین الدین حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام و دیوان —— اور بنائے لا الہ، والی رباعی سے متعلق کافی گفتگو ہوگئی ہے —— اس موضوع کو سمیٹتے ہوئے آخر میں سلطانِ ہند رضی اللہ عنہ کی ایک ایسی رباعی سپرد قلم کرتے ہیں، جو امام حسین علیہ السلام کی بارگاہ میں ان کے لختِ جگر غریب نواز نے لکھی ہے۔ بارگاہ امام میں عرض کرتے ہیں ۔

(۱)

کارے کہ حسین اختیارے کر دی
در گلشن مصطفیٰ بہارے کر دی

Marfat.com

(۲)

از ہیچ پیمبراں نیا بد ایں کار

واللہ اے حسین کار لے کر دی

(۱) اے حسین! جو تو نے کام اپنے ذمہ لیا (اس سے) تو نے گلشن مصطفیٰ میں بہار کو جوبن عطا کر دیا۔

(۲) کسی پیغمبر سے یہ کام (اس طرح) پورا نہیں ہو سکتا تھا —— خدا کی قسم! اے حسین، تو نے وہ کام کر دکھایا ——

ٹھہریئے اس رباعی کے معانی کو اس تناظر و تناسب سے دیکھئے —— علماء فرماتے ہیں کہ تاریخ اقوامِ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی کہ ایک شخصیت نے ہند کی سرزمین میں ۹۹ لاکھ لوگوں کو دائرہ اسلام میں داخل فرمایا۔ یعنی کسی پیغمبر کی تاریخ میں یہ بات شامل نہیں —— انہی الفاظ پر اس باب کو بند کرتے ہوئے حضرت علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے کلام کی طرف آتے ہیں۔ جہاں سے سلسلہ منقطع ہوا تھا وہاں سے شروع کرتے ہیں۔

(۱۲)

مدعایش سلطنت بودے اگر

خود نکردے باچنیں ساماں سفر

(اگر آپ کا مدعا سلطنت کا حصول ہوتا تو آپ ایسے سامان سے سفر نہ کرتے۔)

یعنی عورتوں اور چھوٹے بچوں —— لاغر، کمزور اور بوڑھوں کو ساتھ لے کر نہ چلتے —— لیکن شمر ذی الجوشن کے طرف داران حقائق کو ماننے کے لئے تیار نہیں —— کوئی کہتا ہے حصولِ اقتدار کے لئے دو شہزادوں کی جنگ تھی —— کوئی کہتا ہے یزید چھٹا

Marfat.com

امام ہے۔۔۔۔ کسی نے کہا یزید امیر المومنین خلیفہ برحق اور پیدائشی جنتی ہے۔۔۔۔ کسی نے اپنی کتاب کا عنوان یزید کے نام "فتحِ عرب" رکھا۔۔۔۔ ایک بٹ نے اپنی کنیت ابو یزید۔۔۔۔ اور یزید رشید لکھا۔۔۔۔ جب یہ دیکھا تو شورش نے اپنے قلم کو سینہ قرطاس پر رکھ کر کہا۔

لٹ رہے ہیں آج بھی شامِ وفا میں اہل بیتؑ
بے ادب! لختِ دلِ زہراء سے غداری نہ کر
شہ رگِ شبیرؑ سے ہے کربلا کی آبرو
شمر ذی الجوشن کے خنجر کی پرستاری نہ کر

(۱۳)

دُشمناں چُوں ریگِ صحراء لا تعد
دوستانِ اُو بہ یزداں ہم عَدَد

آپ کے دشمن تو ان گنت تھے اور آپ کے دوست یزداں کے ہم عدد (یعنی ۷۲) تھے۔

کیا کوئی اتنی چھوٹی سی جماعت۔۔۔۔ وہ بھی بے سروسامان کو لے کر حصولِ سلطنت کے لئے جایا کرتا ہے۔

(۱۴)

سرِّ ابراہیم و اسماعیل بُود
یعنی آں اِجمال رَا تفصیلِ بُود

امام حسین علیہ السلام، ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کا راز یعنی اس اجمال کی

Marfat.com

تفصیل تھے۔

(۱۵)

عزم اُوچوں کوہساراں استوار
پائیدار و تند سیر و کامگار

(آپ کا عزم وحوصلہ پہاڑوں کی طرح مضبوط و پائیدار تند سیر مستقل عمل کے لئے تیار اور کامیاب تر تھا)

(۱۶)

تیغ، بہرِ عزت دین اَست و بَس
مقصد اُو حفظِ آئینِ است و بَس

(تلوار، دین کی عزت کے لئے ہی ہے اور اس کا مقصد آئین دین ہی کی حفاظت ہے)

(۱۷)

مَا سوَ اللہ را مسلماں بندہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست

''مسلمان اللہ کے سوا کسی اور کا بندہ نہیں اور کسی فرعون کے سامنے اس کا سر نہیں جھکتا۔''

(۱۸)

خونِ اُو تفسیرِ ایں اسرار کرد
مِلّت خوابیدہ را بیدار کرد

Marfat.com

”حسین کے خون نے ان اسرار و رموز کی تفسیر کی اور سوئی ہوئی اُمت کو جگا دیا۔“

(۱۹)

تیغ ”لا“ چوں از میاں بیروں کشید
از رگِ ارباب باطل خوں کشید

”جب نیام سے ”لا“ کی تلوار نکالی تو اہل باطل کی رگوں سے خون کھینچ لیا۔“

(۲۰)

نقشِ اِلَّا اللہ بَر صحرا نوشت
سطر عنوان نجاتِ ما نوشت

”الا اللہ کا نقش صحرائے ”کربلا“ پر لکھا کہ ہماری نجات کے عنوان کی سطر لکھ ڈالی۔“

(۲۱)

رمزِ قرآں از حسینؑ آموختیم
زآتش اُو شعلہ ہا اندوختیم

”ہم نے حسین سے قرآن کی رمز سیکھی اور آپ کے سوزِ عشق کے شعلے ہم نے جمع کیے۔“

(۲۲)

شوکت شام و فرِ بغداد رفت
سطوتِ غرناطہ ہم ازیاد رفت

Marfat.com

''شام کی شوکت، بغداد کی شان چلی گئی، اور غرناطہ کا دبدبہ بھی یاد سے نکل گیا۔''

(۲۳)

تارِ ما از زخمہ اَش لرزاں ہنوز
تازہ از تکبیرِ اُو ایماں ہنوز

ہمارا تاراس کے مضراب سے ابھی تک لرزاں ہے اوراس کی تکبیر سے ایمان ابھی تک تازہ ہے۔

(۲۴)

اے صَبا، اے پیکِ دُور اُفتادِگاں
اشکِ ما بَر خاک پاکِ اُو رَساں

(اے بادِ صبا! اے دُور اُفتادوں کے قاصد، ہمارے آنسو امام حسین کی پاک خاک پر پہنچادے۔)

○ —— حضرت اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے مندرجہ بالا اشعار کس قدر پر درد اور کیف وسرور کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا بے کنار سمندر دکھائی دیتا ہے، ان اشعار میں علامہ نے ان حقائق کی طرف اشارہ کیا ہے —— جن کا تذکرہ احادیث رسول میں موجود ہے اور نواسہ رسول کی بارگاہ میں نفیس ترین پیرایہ میں گلہائے عقیدت پیش کیے کہ پڑھنے والے پر ایک خاص قسم کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے —— یہ شعر میں محبت کی ایک نئی دنیا آباد ہے اور یہ بھی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے کہ حسین کے ذکر میں ایک ایسا انوکھا کیف اور نہ مٹنے والا ایک ایسا درد ہے جس سے خفتہ روحانی قوتیں بیدار ہوجاتی ہیں۔

Marfat.com

اور یہ امر بھی حقیقت پر مبنی ہے کہ حسین کریم کا ذکر رحمت کی فضاؤں میں پرواز کا باعث بنتا ہے حسین بن علی المرتضیٰ علیہما السلام کے ذکر سے فضل خداوندی کے دروازے کھلتے ہیں ـــــ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اپنے کرم سے اس شخص کو نوازتے ہیں جو محبت سے امام حسین علیہ السلام کو یاد کرتا ہے ـــــ اور علماء و مبلغین کی وہ جماعت جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذکر کے ساتھ ساتھ حضرات سبطین رسول کی عظمتوں کے نغمات الاپتے ہیں ـــــ خدا تعالیٰ نے انہیں ہر طرح کی بلندیوں سے نوازا ہے۔

خطیبانِ اہل سنت کی بارگاہِ عالی مرتبت میں گزارش ہے کہ آپ حضرات اپنی تقریروں اور تحریروں میں شہزادۂ خیر الملل کے تذکرے کو شامل رکھیں ـــــ انشاء اللہ بلندیاں آپ کے قدم چومیں گی ـــــ اور عزت و شہرت کے اعلیٰ مقامات پر براجمان ہوں گے ـــــ راقم کا ایک منقبت کے دو شعر دیکھیں خدمت امام میں عرض کیا ہے۔

تیری نظر سے بخت سنورتا ہے یا حسین
ترے کرم سے وقت گزرتا ہے یا حسین
کتنا اثر ہے ذکر میں تیرے کہ ہر خطیب
تیرا ہی نام لے کے ابھرتا ہے یا حسین

Marfat.com

کلامِ امام حسین علیہ السلام

سیدنا امام حسین علیہ السلام کے منظوم کلام کو —— ابنِ غُنم —— صاحب کتاب الفتوح —— نے نقل کیا ہے —— کہ یہ اشعار امام نے اس وقت کہے، جب ابن زیاد کی فوجوں نے آپ گھیرے میں لے لیا اور آپ کے ساتھی شہید کر دیئے گئے، اور ان (امام عالی مقام اور ساقی کوثر کے بچے اور مستورات) سے پانی روک لیا گیا —— اور آپ کے چھوٹے بچے (سیّدنا علی اصغر) کو تیر لگا، جس سے وہ شہید ہو گئے —— امام حسین علیہ السلام نے اپنی تلوار سے بچے کی قبر بنائی اور جنازہ پڑھ کر اسے دفن کیا —— اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

غَدَرَ الْقَوْمُ وَ قَدْ مَا رَغِبُوْا
عَنْ ثَوَابِ اللّٰہِ رَبِّ الثَّقَلَیْنِ

لوگوں نے غداری کی —— جنوں اور انسانوں کے رب کے ثواب سے روگردانی کی۔

قَتَلُوْا قَدْ مَا عَلِیًّا وَابْنَہٗ
حَسَنَ الْخَیْرِ کَرِیْمَ الْاَجْوَیْنِ

انہوں نے حضرت علی اور ان کے نیک بیٹے حسن علیہ السلام کو قتل کیا جس

Marfat.com

کے ماں باپ کریم ہیں۔

حَسَدًا مِّنْهُمْ وَ قَالُوْا اقْتُلُوْا
نَقْتُلُ الْاٰنَ جَمِيْعًا لِلْحُسَيْنِ

یہ ان کا حسد تھا اور انہوں نے کہا۔ آؤ ہم سب ''مل کر'' حسین علیہ السلام کو قتل کریں۔

(خیال رہے کہ یہ حسد کی آگ نفاق کے سینے میں قیامت بھڑکتی رہے گی)

خَيْرَةُ اللهِ مِنَ الْخَلْقِ اَبِیْ
ثُمَّ اُمِّیْ فَاَنَا ابْنُ الْخَيْرَتَيْنِ

ساری مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہتر، میرا باپ اور میری ماں ہے میں دو بہترین ہستیوں کا بیٹا ہوں ـــــ

فِضَّةٌ قَدْ صُفِيَتْ مِنْ ذَهَبٍ
فَاَنَا الْفِضَّةُ وَابْنُ الذَّهَبَيْنِ

چاندی سونے سے ظاہر ہوئی ہے۔ میں چاندی ہوں اور (وہ دونوں علی و زہراء) دونوں سونا ہیں اور میں (ان دونوں) کا بیٹا ہوں ـــــ

مَنْ لَّهٗ جَدٌّ كَجَدِّیْ فِی الْوَرٰی
وَكَشَيْخِیْ فَاَنَا ابْنُ الْقَمَرَيْنِ

ساری مخلوق میں میرے نانا جیسا کسی کا نانا ہے؟ ـــــ اور میرے شیخ کریم جیسا کوئی شیخ ہے؟ ـــــ میں تو شمس و قمر کا بیٹا ہوں ـــــ

قارئین! لکھتے لکھتے جب میں اس شعر تک پہنچا، تو طبیعت میں ایک عجیب سی رقت

Marfat.com

پیدا ہوئی ـــــ سیّدہ بتول اور مولا علی کے ساتھ ساتھ، مجھے میرے شمس رضی اللہ عنہ و قمر رضی اللہ عنہ بھی یاد آ گئے ـــــ آنکھوں کی پلکوں کا حلقہ توڑ کر دو آنسو نکل آئے، ان اشکوں کو دامن میں سمیٹ کر کھڑا ہو گیا ـــــ قمرین (بتول و علی) کی جناب میں صدائے بھیک بلند کی کہ اے مخدومۂ کائنات! ـــــ اے شاہِ ولایت علی! ـــــ میری میرے قمرین ''خواجہ شمس رضی اللہ عنہ اور خواجہ قمر رضی اللہ عنہ'' سے سفارش فرمائیں کہ وہ مجھ غریب پر راضی رہیں وہ علمدار کربلا کے بیٹے ہیں اور بہت بڑے گدا نواز ہیں ـــــ وہ اپنے بچوں کے صدقے میں میرے بچوں پر ہمیشہ کرم کی نظر رکھیں اور انہیں بھیک سے نوازتے رہیں۔

اے شیر ببر عباس! ـــــ اے کربلا کے علمدار! ـــــ اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیوں کے خیموں کے پہرے دار! اے خانۂ رسول کے بچوں کے نگہبان! آپ بھی اپنے لاڈلوں اور اپنے قمرین سے خضر فقیر کے لئے سفارش فرما کہ وہ مجھ مسکین پر ہمیشہ راضی رہیں اور اپنی رحمت و شفقت کے سایہ میں جگہ عطا فرماتے رہیں۔

فَاطِمَةُ الزَّهْرَآءُ اُمِّیْ وَاَبِیْ
قَاصِمُ الْکُفْرِ بِبَدْرٍ وَّحُنَیْنٖ

میری ماں فاطمۃ الزہراء ہے ـــــ اور میرا باپ بدر و حنین (کی جنگوں) میں کافروں کو تباہ و برباد کرنے والا ہے (یعنی میرا باپ وہ ہے جس نے بدر و حنین میں کفر کی کمر توڑ دی)

○ ـــــ امام عالی مقام علیہ السلام کے ایک طویل قصیدے کے چند اشعار پیشِ خدمت ہیں ـــــ جنہیں علامہ شبلنجی رحمۃ اللہ علیہ نے ـــــ الفصول المہمہ ـــــ کے حوالے سے اپنی کتاب ''نور الابصار'' ـــــ میں نقل فرمائے ہیں ـــــ لکھتے ہیں۔

Marfat.com

اَنَا ابْنُ الَّذِیْ قَدْ تَعْلَمُوْنَ مَکَانَهٗ
وَلَیْسَ عَلَی الْحَقِّ الْمُبِیْنِ طَخَآءٗ

میں اس کا بیٹا ہوں، جس کے مقام و مرتبہ کو تم جانتے ہو —— واضح حق میں کسی قسم کا کوئی خفا و پوشیدگی نہیں ہے ——

اَلَیْسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ جَدِّیْ وَوَالِدِیْ
اَنَا الْبَدْرُ اِنْ خَلَّ النُّجُوْمَ خِفَاءٗ

کیا اللہ تعالیٰ کا رسول میرا نانا اور میرا والد نہیں؟ جب ستارے پوشیدہ ہو جائیں تو میں چاند ہوں ——

اَلَمْ یَنْزِلِ الْقُرْاٰنُ خَلْفَ بُیُوْتِنَا
صَبَاحًا وَّمِنْ بَعْدِ الصَّبَاحِ مَسَآءٗ

کیا قرآنِ مجید ہمارے گھروں میں نازل نہیں ہوا؟ —— صبح کے وقت اور صبح کے بعد شام کے وقت ——

یُنَازِعُنِیْ وَاللّٰہِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ
یَزِیْدُ وَلَیْسَ الْاَمْرُ حَیْثُ یَشَاءٗ

یزید، ہمارے ساتھ جھگڑا کرتا ہے —— خدا کی قسم جو وہ چاہتا ہے ایسا کبھی نہ ہوگا۔

○ —— امام پاک کا درد آگیں کلام ملاحظہ فرمائیں اور اگر دل و دماغ کی رائے ایک ہو جائے تو غور بھی فرمائیں —— امام فرماتے ہیں۔

Marfat.com

ذَهَبَ الَّذِيْنَ اُحِبُّهُمْ
وَبَقِيْتُ فِيْمَنْ لَا اُحِبُّهُ

جن سے میں محبت کرتا ہوں وہ تشریف لے گئے ـــــ اوران میں باقی رہ گیا ہوں جن سے محبت نہیں کرتا ـــــ

فِيْمَنْ اَرَاهُ يَسُبُّنِيْ ظَهَرَ الْمُغِيْبِ وَلَا اَسُبُّهُ
اَفَلَا يَرٰى اَنْ فِعْلَهُ مِمَّا يَسِيْرُ اِلَيْهِ غِبَّهُ
حَسْبِيْ بِرَبِّيْ كَافِيًا مِمَّا اجْتَنٰى وَالْبَغْيُ حَسْبُهُ

اور میں ان میں باقی رہ گیا ہوں جو مجھے غائبانہ گالی دیتا ہے، اور میں اسے گالی نہیں دیتا ہوں۔

کیا وہ دیکھتا نہیں کہ یہ وہ فعل ہے، جس کی طرف وہ کل جائے گا ـــــ میرا رب میرے لئے کافی ہے، اس فعل سے جو اس نے کیا ـــــ اور اس کو اس کے لئے اس کی بغاوت وسرکشی کافی ہے (اس کی بربادی کے لئے)

الفصول المہمہ ص۱۷۹۔تا۔۱۸۰مطبوعہ۔مطبعۃ العزل نجف اشرف ـــــ

نورالابصار ص۳۲۴۔تا۔۴۲۵مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت۔لبنان سن اشاعت ۲۰۰۵ء

Marfat.com

امام حسین کے ارشادات وفرامین

علیہ السلام

امام عالی مقام حسین علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشادات اور فرامین میں علم و حکمت اور فراست کا ایک نوری گلزار مہک رہا ہے —— ہر جملہ اپنے اندر معانی کی ایک پوری کہکشاں رکھتا ہے۔آپ فرماتے ہیں۔

حَوَائِجُ النَّاسِ اِلَیکُم مِّنْ نِعمَۃِ اللہِ عَلَیکُم فَلَا تَملُوا النِّعَم فَتَعُودُ نَقَمًا ——

تمہارے پاس لوگوں کا حاجتیں لے کر آنا اللہ تعالٰی کی تم پر نعمت ہے، اللہ تعالٰی کی نعمتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو —— ورنہ وہ مصیبت بن جائیں گی —— ''فرماتے ہیں''

صَاحِبُ الْحَاجَۃِ لَمْ یُکْرِمْ وَجْھَہٗ عَنْ سُؤَالِكَ فَاَکْرِمْ وَجْھَكَ عَنْ رَدِّہٖ ——

صاحب حاجت تم سے سوال کر کے اپنا احترام نہیں کرتا —— اور تم اسے عطا کر کے اپنا اکرام ''یعنی اپنی عزت'' کرو ——

اَلْحِلْمُ زِیْنَۃٌ —— حلم وبردباری انسان کے لئے زینت ہے۔

وَالْوَفَاءُ مَرُوْءَ ۃٌ —— وفاداری انسانیت ہے۔

Marfat.com

وَالصِّلَةُ نِعْمَةٌ ــــ اور صلہ رحمی نعمت ہے۔

وَالْاِسْتِكْثَارُ صَلِفٌ ــــ زیادہ طلب، روح پر بوجھ ہے۔

وَالْعُجْلَةُ سَفَهٌ وَالسَّفَهُ ضُعْفٌ ــــ عجلت کرنا حماقت ہے، اور حماقت کمزوری ہے ــــ

وَالْغُلُوّ وَرْطَةٌ ــــ غلو کرنا، اندھیرا گڑھا ہے۔

وَ مُجَالَسَةُ اَهْلِ الدَّنَاءَةِ شَرٌّ ــــ ذلیل لوگوں کی مجالس میں بیٹھنا شر ہے۔

وَ مُجَالَسَةُ اَهْلِ الْفُسُوْقِ رِيْبَةٌ ــــ اور فاسقوں کی مجلسیں نہایت مشکوک ہیں۔

امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں۔

مَنْ جَادَ سَادَ ــــ سخی سردار ہوتا ہے۔

وَمَنْ بَخِلَ ذَلَّ ــــ اور کنجوس ذلیل ہوتا ہے۔

○ ــــ مندرجہ بالا ارشادات وفرامین ــــ اور اشعار کے اندر ایک خاص قسم کا درد چھپا ہوا ہے ــــ اور ارشادات وفرامین میں علم وحکمت اور دانش کا ایک چمنستان سجا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور درد وآلام میں ڈوبے ہوئے اشعار، ملت کے نام ایک پیغام چھوڑ گئے ہیں، جس پر بار بار غور کرنے کی ضرورت ہے ــــ ان کو دل ودماغ یک جا کر کے پڑھیں ــــ اور دیکھیں! کہ حضرت امام حسین علیہ السلام پر چلنے والے منہ زور طوفانوں میں کس قدر تیزی تھی ــــ

اور ان حالات کی تصویر کشی کرتے ہوئے ــــ امام نے ایسا انداز اختیار فرمایا ہے ــــ جس سے اہل قلب ونظر کے جگر میں شگاف پڑ جائیں ــــ اور دل پارہ پارہ ہو

Marfat.com

جائیں —— اور پھر ان اشعار میں جو رنگ فصاحت —— حسن بلاغت —— زبان کی سلاست، اور بیان کی لطافت ہے —— اس میں سیّدہ نساء العلمین سلام اللہ علیہا کے کلام کا عکس دکھائی دیتا ہے —— جو آٹا گوندتے وقت مولا علی سے اشعار کے پیرایہ میں گفتگو فرماتی تھیں، اور آپ کے کلام میں —— مولائے کائنات کی سخن طرازیوں کا رنگ جھلک رہا ہے —— اور امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام جیسا محدثانہ انداز پایا جاتا ہے۔

یا حسین ابن علی تیری فصاحت کو سلام
تیری عظمت کو، تری ہر ہر کرامت کو سلام
خضر عالم! ہے تری شانِ شجاعت منفرد
اے خطیب کربلا! تیری خطابت کو سلام

Marfat.com

سیدنا حسین کی بے مثل ذہانت

مسلک اہل حدیث (وہابی مشرب) کے بہت بڑے عالم و فاضل یا یوں کہیں کہ اپنے دور کے غیر مقلدین علماء کے امام و پیشواء جناب حکیم عبدالمجید سوہدروی نے اپنی کتاب ''رہبر کامل'' میں ——''سیدنا حسین کی بے مثل ذہانت'' —— کے عنوان کے تحت لکھا ہے کہ —— سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے صرف سات سال کی عمر میں نبی صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے سایہ میں تعلیم وتربیت پائی اور اس قلیل عرصہ میں حضور صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم سے وہ کچھ حاصل کرلیا جو کئی بڑے بڑے لوگ بھی حاصل نہ کر سکے۔

آپ رضی اللہ عنہ طبعاً بہت ذہین وفہیم واقع ہوئے تھے۔ آپ کی ذہانت کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے ازراہِ محبت آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

—— بیٹا! یہ تو بتاؤ کہ مرتبہ ہمارا بڑا ہے یا تمہارا ——

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر تامل فرمایا —— حضور صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے دوبارہ کہنے پر عرض کیا ——

''اگر بے ادبی نہ ہو، تو میں کہوں گا کہ مرتبہ تو ہمارا ہی بڑا ہے۔''

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے پوچھا ''کس طرح؟''

عرض کیا — نانا جان! خیال فرمائیے — جیسا کہ ہمارے باپ علی ہیں — جن کی شان میں آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے ہی فرمایا:

(اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی)

تمہیں مجھ سے یوں نسبت ہے جیسی کہ ہارون کو موسیٰ سے تھی!

نیز فرمایا —

''یُحِبُّ اللّٰهُ وَرَسُوْلَهٗ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ''

وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم سے محبت کرتا ہے، اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں۔

ایسے آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کے باپ کہاں تھے؟

اور جیسی ہماری ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کی شان میں آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم نے فرمایا ہے۔

''سَیِّدَةُ نِسَآءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ''

(جنتی عورتوں کی سردار)

نیز فرمایا ہے —

''فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّیْ''

(فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے)

ایسی آپ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی والدہ کہاں ہیں؟ — اور جیسے ہمارے نانا پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم ایسے آپ صلی اللہ علیہ

Marfat.com

(وآلہ)وسلم کے نانا کہاں تھے۔

(رہبر کامل ص ۸۱_تا_۸۲ مطبوعہ مسلم پبلی کیشنز سوہدرہ گوجرانوالہ سولھواں ایڈیشن جون ۲۰۱۰ء)

قارئین کرام!

جناب حکیم عبدالمجید صاحب کی کتاب ''رہبر کامل'' کی عبارت عنوان سمیت لفظ بلفظ تحریر کر دی ہے۔اپنی طرف سے سوائے ــــ (وآلہ) کے اور اسے بریکٹ یعنی کے اندر لکھا ہے تا کہ پتہ چل سکے کہ یہ مصنف کی عبارت نہیں ہے، اپنی طرف سے لکھی ہے ــــ کیونکہ ــــ وآلہ ــــ کے لفظ سے کافی علماء کو الرجی ہوتی ہے۔

اس واقعہ کو جناب دائم اقبال دائم مرحوم نے شاعری کی زبان میں یوں بیان کیا ہے ــــ حضرت دائم صاحب نے پنجابی زبان میں چھ شعر لکھے ہیں ان میں تین اشعار بیان کرتا ہوں لکھتے ہیں جب امام حسین علیہ السلام سے یہ سوال کیا تو آپ نے عرض کیا۔

نِنھے ہونٹ ہلا حسین کہیا باپ کسے دا شیر یزدان وی نئیں
میرے نانے جیہا کسے دانئیں نانا، میری ماں جیہی کسے دی ماں وی نئیں
اگے نئیں ہو یا، ہن نہیں اگوں ہون دا کوئی امکان وی نئیں
نبی ﷺ گھٹ کے لالیا نال سینے، ایس عمر ایسا راز دان وی نئیں
ایسا چہرہ وی نئیں تے چمک وی نئیں ایسا سخن تے ایسی زبان وی نئیں
چڑھ کے مہر نبوت تے کھیڈ دا اے ایسی لبھنی کسے نوں تھاں وی نئیں

(شاہنامہ کربلا ص ۲۱)

مبہوت نہ ہوں:

علماء بالخصوص وہ علماء جنہیں مطالعہ کی عادت نہیں وہ اس طرح مبہوت نہ ہوں ــــ

Marfat.com

اور مفتیانِ کرام فتوے کا قلمدان تھامنے سے پہلے ذرا ایک اور روایت دیکھ لیں تا کہ سینے میں ٹھنڈک پیدا ہو—— بغض اہل بیت کے بخار سے نجات مل سکے—— اسی قسم کا ایک سوال حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی ہوا—— اور آپ نے اس کا جواب بھی دیا—— وہ اس طرح کہ۔

○—— یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا——

اَنَا اَکْبَرُ اَوْ اَنْتَ؟ قَالَ: اَنْتَ اَکْبَرُ وَاَنَا اُسَنُّ مِنْكَ——

میں اکبر ہوں یا تو اکبر ہے (یعنی میں بڑا ہوں یا آپ بڑے ہیں) جناب ابو بکر صدیق نے عرض کیا—— اکبر (یعنی تو آپ ہیں) میں آپ سے عمر میں بڑا ہوں——

(تاریخ الخلفاء (امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) ص ۳۱ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

خیال رہے کہ اس قسم کی باتیں اور سوالات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفقت و رحمت کی آئینہ دار ہیں جس میں محبت والفت کا نور جلوہ زن ہوتا ہے—— لہٰذا ان روایات کو سامنے رکھ کر امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ یا دیگر محدثین ومفسرین کو—— حَاطِبُ الَّیل—— کے نام سے پکارنا اہل علم کے لئے نامناسب اور بے ادبی اور بے اعتنائی ہے—— مفسرین ومحدثین کی بارگاہوں میں بے باکی دراصل ناقدری اور آوارہ مزاجی کی علامت—— ان ہستیوں کا بغض نفاق کہلاتا ہے—— اس لئے کلک وزباں کو قابو میں رکھنا بہت ضروری ہے——

فضا میں زہر گھلتا جا رہا ہے
لہو انساں اگلتا جا رہا ہے

Marfat.com

برائے زاہداں جو تھا مقفل

وہ دروازہ بھی کھلتا جا رہا ہے

دعوتِ بتول

فیض درجت حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری رحمتہ اللہ علیہ (کرمانوالے) کی کتاب ''معدنِ کرم'' میں آپ نے بیان فرمایا ہے —— کہ ایک دن جنابِ عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی —— مع اصحاب کے کھانے کی دعوت کی —— جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھا کر واپس گھر لوٹے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر تک جتنے قدم مبارک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھائے تھے ہر قدم کے عوض اتنے ہی غلام آزاد کر دیئے ——

یہ ماجرہ دیکھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دل میں خیال آیا کہ اگر ہم بھی اتنے امیر ہوتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کرتے اسی پریشانی کے عالم میں گھر گئے تو ''سیّدہ کائنات'' حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) نے وجہ پریشانی دریافت کی —— آپ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس شان سے دعوت کی ہے کہ ہم سب دم بخود رہ گئے ہیں —— حضرت ''سیّدہ'' فاطمہ نے عرض کی —— کہ آپ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دیں —— حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی —— آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اے علی! ہمارا اور تمہارا گھر کوئی دو ہیں؟ —— ایک ہی تو گھر ہے —— حضرت علی واپس گھر آئے اور سارا ماجرہ بی بی فاطمہ ''سلام اللہ علیہا'' کو بتایا ——

Marfat.com

آپ نے فرمایا—— دوبارہ جاؤ اور حضور سے عرض کرو کہ آپ کی بیٹی فاطمہ نے آپ کو کھانے کی دعوت دی ہے—— نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے دعوت فوراً قبول کر لی——

نبی کریم مع اپنے اصحاب کے حضرت بی بی فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لے گئے—— حضرت بی بی فاطمہ علیہا السلام دو نفل نماز پڑھ کر اللہ کے حضور دست بدعا ہوئیں—— کہ اے اللہ! میں نے تیرے توکل پر تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آج دعوت کی ہے—— مہربانی فرمائیں—— اللہ کریم نے حضرت جبریل امین کو حکم دیا—— کہ آج میرے محبوب کی بیٹی نے میرے محبوب کی دعوت کی ہے—— آپ فوراً جنت سے کھانا لے کر بی بی فاطمہ علیہا السلام کے ہاں جائیں—— حضرت جبریل امین کھانے کے طشت لے کر جس پر ہر آدمی کا نام تحریر تھا حاضر خدمت ہوئے—— تو جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مع اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے (مختلف) کھانے تناول فرمائے—— بعد ازاں اللہ کریم نے ارشاد فرمایا—— کہ میرے محبوب کی بیٹی نے دعوت کی ہے—— اس لئے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قدم کے بدلے ایک کروڑ دوزخی آزاد کئے جائیں—— یہ شان ہے اہل بیت اطہار کی——

(معدنِ کرم ص ۳۰۳ـتاـ۳۰۴ سن اشاعت ۱۹۷۸ء)

اور (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا—— اگر فاطمہ ''سلام اللہ علیہا'' سجدہ ریز ہو جاتیں—— تو مجھے روئے زمین کی تمام کائنات بمعہ کفار کے بخشنی پڑتی—— یہ شان ہے اہل بیت اطہار کی۔

(معدن کرم ص ۳۰۴ـتاـ۳۰۵ مطبوعہ المطبعۃ العربیہ سن اشاعت جمعتہ المبارک، ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ)

Marfat.com

مخدومۂ کائنات اہل بیت رسول میں بہت اونچا مقام رکھتی ہیں۔آپ کی شان و مرتبت کو جہان کی کوئی عورت نہیں پا سکتی —— بقول امام مناوی رحمتہ اللہ علیہ آپ رسول کریم کے بعد سب سے افضل واعلیٰ مقام کی مالکہ ہیں۔

بڑھے گی تا ابد شانِ عُلیٰ ذیشان زہراء کی
ہے خود مدحت سرائی کر رہا قرآن زہراء کی
جبھی تو کٹ کے بھی کربل میں سر اس کا رہا اونچا
کہ تھی شبیرؑ میں غیرت علی کی، آن زہراء کی

کسی شاعر کا یہ شعر —— کس قدر حقیقتوں کے قریب تر ہے —— کہ

کسی کا خون بھی خونِ پیمبر ہو نہیں سکتا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کا کوئی بھی ہمسر ہو نہیں سکتا

کون پاک بتول؟

جس نے اپنی گود میں پالی شرافت وہ بتول
جس کے گھر میں تھا کھلا باغ امامت وہ بتول
جس کی ثانی بن سکی نہ کوئی عورت وہ بتول
جس کو سب کہتے ہیں خاتون قیامت وہ بتول

Marfat.com

قیامت کے دن

خیال رہے —— کہ قیامت کے دن نگاہوں سے متعلق دو شخصیتوں کے بارے میں —— دو بار منادی ندا دے گا —— جسے اہل محشر سنیں گے۔

یحییٰ علیہ السلام:

جب یحییٰ علیہ السلام میدانِ محشر سے گزریں گے —— تو پہلی بار یہ آواز آئے گی ——

اے لوگو! آنکھیں کھولو اور ہمارے اس بندے کی طرف دیکھو اور نظارہ کرو —— اور دیکھیں کہ اس نے کبھی گناہ نہیں کیا —— اور نہ ہی اسے کچھ ڈر اور نہ خطرہ ہے —— لوگ نظریں اٹھا کر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو گزرتے ہوئے دیکھیں گے —— اور تمام گنہگار، ان کے سامنے سر جھکا دیں گے۔

خاتونِ قیامت:

دوسری بار ندا آئے گی۔

یَا اَھْلَ الْمَحْشَرِ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ

اے اہل محشر تمام مرد اور عورتیں نگاہیں نیچی کر لو!

اس لئے کہ رسول خدا کی بیٹی گزرنے والی ہے —— علماء کہتے ہیں —— کہ عورتوں کا

Marfat.com

نگاہیں نیچی کرنا، نامحرم ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کا نگاہیں جھکانا ان کی آنکھیں خیرہ اور پریشاں ہو جانے کی وجہ سے ہوگا۔

سیّدہ بتول میدانِ محشر

سیدۃ نساء العٰلمین حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا عرصۂ محشر میں اس حالت میں تشریف لائیں گی کہ کسی بھی شخص میں آپ کو دیکھنے کی طاقت نہیں ہوگی۔

سیّدہ کے دائیں شانہ مبارک پر ـــــ حضرت امام حسن علیہ السلام کا زہر آلود دُراعہ (اُون کا بنا ہوا چوغہ) ـــــ اور بائیں شانۂ اقدس پر حضرت امام حسین علیہ السلام کا خون میں ڈوبا ہوا کرتہ ہوگا ـــــ اور ہاتھ مبارک میں مولا علی کرم اللہ وجہہ کی خون آلود دستار مبارک ہوگی ـــــ اور آپ عرشِ الٰہی کی طرف رُخ کر کے ـــــ اس درد کے ساتھ فریاد کریں گی ـــــ کہ فرشتے تڑپ کر نالہ وفغاں کرنے لگیں گے ـــــ اور انبیائے کرام اپنی کرسیاں چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں گے۔

○ ـــــ جنت کی حوریں رونا شروع کر دیں گی ـــــ جناب سیّدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا عرش کے پائے پر ہاتھ مار کر عرض کریں گی ـــــ الٰہی! میری دادرسی فرما ـــــ اور میری فریاد کو پہنچ (یہ دیکھ کر)

○ ـــــ حضرت جبریل علیہ السلام فریاد کرتے ہوئے ـــــ سید عالم حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کریں گے ـــــ یا رسول اللہ! ـــــ سیّدہ فاطمہ خرقہ زہر آلود ـــــ اور جا خون آلود لے عرش کے نیچے تشریف لے آئی ہیں ـــــ عنقریب دریائے قہر خداوند موج زن ہو جائے گا ـــــ اگر آپ تشریف نہ لے گئے تو بہت بڑا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

Marfat.com

رسولِ خدا اپنی بیٹی کے پاس آئیں گے

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف سے اتر کر عرش کے نیچے تشریف لے آئیں گے اور فرمائیں گے —— اے فاطمہ بیٹی! —— اے میری آنکھوں کی —— اور میری پسندیدہ لخت جگر! —— اے باپ کی پیاری! —— آج کا دن لوگوں کی فریاد کو پہنچنے کا ہے، نہ کہ فریاد کرنے کا —— اور یہ دن نوازنے کا ہے، نہ کہ پگھلا دینے کا —— یہ دن برداشت کرنے کا ہے، نہ کہ بھول جانے کا —— میں مظلوموں کی شفاعت کرتا ہوں —— تو ظالموں کی شناخت کر ——

جنابِ سیّدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا —— عرض کریں گی —— ابا جان! کیا کروں —— جب میں حسین کا خون آلود لباس دیکھتی ہوں تو میرا جگر جل جاتا ہے —— جب میں حسن کا زہر آلود جبہ دیکھتی ہوں تو میرا دل کباب ہو جاتا ہے ——

حضور فرمائیں گے

رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمائیں گے —— اے جانِ پدر! —— حسین کی قبا اٹھا کر بارگاہِ خداوندی عرض کر —— اے خداوند عالم! —— حسین کے خونِ ناحق کے صدقے میں —— ہر اس شخص کی مغفرت فرما دے، جو میرے بچوں سے محبت رکھتا ہے —— اور اس نے اپنے دل کی کھیتی میں ان کی دوستی کی فصل کاشت کر رکھی تھی —— اور وہ ان کے ساتھ ہونے والے واقعات سے غمزدہ رہا ہے —— اور ان کی مصیبت پر رویا ہے —— اس کے گناہ میرے لئے بخش دے۔

آ اے جانِ پدر! —— میزان کے پاس چلیں جہاں ہزاروں فقیر و مفلس اور بے کس و گنہگار —— اپنے اپنے دلوں کو ہمارے ساتھ باندھے ہوئے ہمارے انتظار میں

Marfat.com

بیٹھے ہوئے ہیں وہاں چلیں! ـــــ تو خون میں لت پت جبہ حسین ہاتھوں میں اٹھا لے ـــــ اور میں خاک آلود زلفیں ہاتھ پر رکھ لیتا ہوں ـــــ تو اپنے زخمی دل سے فریاد کر اور میں مضروب دانتوں کے ساتھ شفاعت کروں گا ـــــ یہاں تک خدائے رحمٰن و رحیم، میری اُمت کے بے کسوں اور گنہگاروں پر رحمت فرمائے ـــــ

(روضۃ الشہداء (کاشفی) ص ۴۴۴ مطبوعہ خیابان بوذر جمہری تہران، ایران ـــــ)

ایمان والو! ـــــ کس قدر احسانات ہیں سیّدہ کائنات کے ـــــ جن کی شفاعت سے عاصیوں کی بخشش ہوگی ـــــ یہ وہی کریمہ دو جہان ہے جس کے کرم سے غریبوں کی دادرسی ہوتی رہی ـــــ اور قیامت کے دن بھی اہل ایمان آپ کی عنایات سے بہرہ یاب ہوں گے ـــــ آپ کے وسیلہ پاک سے گنہگاروں کی بگڑی بن جائے گی ـــــ کون کریمہ کائنات؟ ـــــ

باپ کی اُمت کے زخمِ غم سے تھی جو چُور چُور
جس سے رہتے ہیں شیاطین زمانہ دُور دُور
باغِ جنت میں یہ نغمہ گا رہی ہے حُور حُور
نور، بنت نور، زوج نور اُمّ نور نور
اس کے احسانوں سے دل آباد ہونا چاہیئے
اس کے غم کے آنسوؤں پر ہم کو رونا چاہیئے

(خضر)

حضور سجدے میں

ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اُونگھ آ گئی ـــــ تو باری تعالیٰ نے فرمایا،

Marfat.com

محبوب! آپ سو رہے ہیں اور اس گوری۔ کالی۔ گنہگار اُمت کو کیسے بخشوائیں گے ــــ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے ــــ اور ایک پہاڑی کی غار میں سر بسجود ہو کر اُمت کے غم میں رونے لگے ــــ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی حالت میں تین دن گزر گئے ــــ اور گھر تشریف نہ لائے ــــ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جدائی سے بہت پریشان ہو کر آپ کی تلاش میں نکلے ــــ جنگل میں پہنچ کر ادھر ادھر گھومے ــــ ایک چرواہا ملا، اس سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ــــ کہ کیا ہمارا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم نے ادھر دیکھا ہے؟

چرواہے نے جواب دیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو میں نے نہیں دیکھا ــــ لیکن تین دن سے میرا (بکریوں) کا ریوڑ اس غار کے منہ پر بیٹھا ہے ــــ کچھ کھاتا پیتا نہیں ــــ اور آنسو بہا رہا ہے ــــ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ــــ بیلیو! ــــ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہو سکتے ہیں، جن کے غم میں جانور بھی شریک ہیں ــــ چلو! وہاں چلیں ــــ ''صحابہ کرام جب'' غار کے پاس گئے تو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ ریز ہیں ــــ اور امت کے لئے دعا گو ہیں ــــ سب سے پہلے حضرت ''ابوبکر'' صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''اپنا سر اقدس'' سجدے سے اٹھائیں ــــ میں اپنی اور اپنی اولاد اور تمام خلفاء کی تمام نیکیاں آپ کی اُمت پر نثار کرتا ہوں ــــ آپ نے فرمایا صدیق تمہارا شکریہ میری امت بہت زیادہ ہے اور گنہگار ہے ــــ اتنی نیکیاں کافی نہیں۔

اسی طرح بعد ازاں حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے باری باری عرض کی ــــ کہ حضور! میری اور میری اولاد کی اور میرے خلفاء کی ساری

Marfat.com

نیکیاں آپ کی اُمت پر قربان کرتے ہیں —— آپ سر سجدے سے اٹھالیں —— لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا —— اے میرے جان نثار ساتھیو! میری امت بہت زیادہ ہے اور بہت گنہگار ہے اتنی ساری نیکیاں کفایت نہیں کرتیں۔

خاتونِ قیامت کی باری آئی

(ان سب حضرات کے) بعد حضرت ''سیّدہ کائنات'' نے عرض کی حضور ''اباجان'' میں اپنی اور اپنی اولاد کی تمام نیکیاں اور قربانیاں آپ کی امت پر نثار کرتی ہوں —— سر سجدے سے اٹھائیں! —— لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی فرمایا کہ بیٹی میری امت بہت زیادہ ہے اور بہت گنہگار ہے —— (ان کے لئے) اتنی نیکیاں کافی نہیں —— قریب تھا کہ حضرت بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا سجدہ ریز ہوتیں (آپ نے سجدے میں گرنے کا ارادہ فرمایا تھا) —— اللہ کریم نے حضرت جبریل امین کو رسول اللہ کی طرف بھیج کر یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى

(پ ۳۰ س الضحیٰ آیت ۵)

یقیناً آپ کا ربّ آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے ——

اور فرمایا اگر حضرت فاطمہ (سلام اللہ علیہا) سجدہ ریز ہو جاتیں تو مجھے روئے زمین کی تمام کائنات بمعہ کفار کے، بخشنی پڑتی —— یہ شان ہے اہل بیت اطہار کی ——

(معدنِ کرم ص ۳۰۵ سن اشاعت ۱۴ ذی الحجہ ۱۴۱۹ھ)

Marfat.com

رہائش گاہِ علی وزہراء
جس میں حسنین کریمین
علیہم السلام نے پرورش پائی

شیخ عبدالواحد خیاری، سجلماسی، جزائری، ندوی نے اپنی کتاب —— "الامام الحسین" —— جس کا ترجمہ نور محمد انیس شہداد پور سندھ۔ پاکستان نے کیا —— اور وہ کتاب باہمام —— جناب سید نفیس الحسینی —— شائع ہوئی خیال رہے —— سید نفیس مشرب دیوبند کے حامل تھے۔

شیخ عبدالواحد لکھتے ہیں —— کہ حضرت علی وسیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دولت کدہ محل وقوع کے اعتبار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ (وآلہ) وسلم کی ازواجِ مطہرات کے حجروں کے بعد مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا اس مکان کے مکینوں کی زندگی سراپا زہد و اخلاص عفت ایمان وللّٰہیت نظافت وسخاوت سے تعبیر تھی —— عام گھروں کو اس مقدس مکان سے کیا مناسبت یہ محض اللہ ہی کا فضل ہے جسے چاہتے ہیں عطا فرما دیتے ہیں۔ وہ بہت ہی بڑے فضل والا ہے سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام سے متعلقہ جملہ نسبتیں اتنی عظیم اور محترم نسبتیں تھیں کہ جن کی عظمت و برتری فوقیت وفضیلت کے سامنے تمام حسب و نسب و نسبتیں لاشیء نظر آتی ہیں مثلاً خیر القرون کا زمانہ قبیلے کی عظمت و برتری خانوادہ نبوت

Marfat.com

نبوی تربیت اور سیدنا علی وسیّدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا معزز گھرانہ یہ اتنی اونچی وعالی مرتبت نسبت اور اعزاز ہے جس سے بڑھ کر کوئی اعزاز متصور نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ نے حق و سچ فرمایا۔

رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ———

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پراے (ابراہیم) کے گھر والو! بے شک وہی سب خوبیوں والا اور عزت والا ہے۔

(پارہ ۱۲ سورۂ ہود آیت ۷۳)

خاتونِ جنت کا وہ گھر ہے

مخدومۂ کائنات کا گھر وہ گھر ہے — جہاں فرشتے درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے — یہ وہ گھر ہے جہاں جبریل علیہ السلام ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ سیدۃ نساء العالمین کی رخصتی کے وقت استقبال سے کھڑے رہے — اور صبح ہونے تک حمد وثناء اور درود وسلام کے نغمے الاپتے رہے — یہ وہ پاک گھر ہے — جس میں حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کرام سمیت جنتی کھانا تناول فرمانے تشریف لے گئے۔

Marfat.com

شہادت ــــ ازواج ــــ اولاد

امام حسین علیہ السلام ــــ دس محرم الحرام بروز جمعۃ المبارک ۶۱ھ ہجری کربلا معلیٰ کے میدان کی تپتی ہوئی ریت پر ۵۵ سال کی عمر شریف میں بدکرداروں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔

ازواجِ مکرمات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

(۱) شہر بانو

آپ ایران کے آخری بادشاہ ــــ یزدجرد بن شہریار بن خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں عادل ــــ کی بیٹی ہیں۔

نام:

آپ کا نام سلافہ ہے ــــ بعض مؤرخین نے آپ کا نام غزالہ، بعض نے جیدہ اور بعض نے برہ لکھا۔

لقب:

اور آپ کا لقب شاہِ زنان (یعنی ملکۃ النساء) ــــ اور دوسرا لقب شہر بانو ہے ــــ سعادۃ الکونین کے حاشیہ پر ''ربیع الابرار'' کے حوالے سے مرقوم ہے ــــ کہ جب ملک فارس کی لونڈیاں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں پکڑی ہوئی آئیں ــــ تو ان

Marfat.com

میں ایران کے آخری حکمران کی تین بیٹیاں بھی تھیں ——— حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ———
ان لونڈیوں کو فروخت کردو ——— تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اِنَّ بَنَاتِ الْمُلُوْكِ يُعَامَلْنَ مُعَامَلَتَ غَيْرِهِنَّ

بے شک یہ بادشاہوں کی شہزادیاں ہیں۔ ان سے وہ معاملہ نہ کیا جائے جو معاملہ آپ دوسری عورتوں سے کرتے ہیں ———

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ——— پھر کیا کیا جائے ——— حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ——— قیمت لگاؤ ——— چنانچہ جب قیمت لگادی گئی، تو مولا علی نے تینوں کو لے لیا، ایک امام حسین علیہ السلام کو دی (شہر بانو) ان سے امام زین العابدین پیدا ہوئے ——— ایک ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دی ان سے سالم پیدا ہوئے ——— اور ایک محمد بن ابی بکر کو عطا کی ان سے قاسم پیدا ہوئے ——— یہ تینوں حضرات خالہ زاد بھائی ہیں۔

(۲) ——— لیلیٰ ———

امام حسین علیہ السلام کی دوسری زوجہ محترمہ کا نام لیلیٰ بنت مرہ (یا ابی مرہ) بن عروہ بن مسعود بن معتب ثقفی ہیں ان کے بطن سے امام حسین کے بیٹے ——— شبیہ رسول علی اکبر متولد ہوئے۔

(۳) ——— رباب ———

امام حسین علیہ السلام کی تیسری زوجہ محترمہ کا نام رباب ہے ——— عربی میں رباب ——— اور فارسی میں ——— رباب ——— ہے۔ آپ امراء القیس بن عدی کلبی کی بیٹی ہیں ——— حضرت امام کو اپنی تمام ازواج میں سے زیادہ ان کے ساتھ محبت تھی ——— اور آپ ان کا بہت زیادہ اکرام و احترام فرماتے تھے ——— حضرت امام علیہ السلام کے یہ

Marfat.com

اشعار اس امر کی واضح دلیل ہیں ـــــ آپ کو حضرت رباب سے بے پناہ محبت تھی ـــــ فرماتے ہیں۔

لَعُمْرُكَ اِنَّنِی لَاُحِبُّ اَرْضًا

تَحُلُّ بِهَا سَكِیْنَةُ وَ الرُّبَابُ

''جب سکینہ اور رباب اپنے عزیز و اقارب سے ملنے گئی ہوں تو رات اتنی لمبی نظر آتی ہے کہ گویا دوسری رات سے مل گئی ہو''۔

اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت امام پاک کو اپنی بیٹی سکینہ اور ان کی والدہ ماجدہ جناب ارباب سے بہت زیادہ محبت تھی، حضرت سکینہ اور علی اصغر علیہما السلام انہی کے بطن سے پیدا ہوئے۔

حضرت رباب کو امام علیہ السلام کے ساتھ جو والہانہ عقیدت و محبت تھی اس کا اندازہ حضرت رباب کے ان شعروں سے لگایا جا سکتا ہے ـــــ آپ نے واقعہ کربلا کے بعد اپنے عظیم المرتبت شوہر، نواسہ رسول کی جدائی پر، درد میں ڈوبے ہوئے جو اشعار کہے ـــــ وہ اس طرح ہیں ـــــ فرماتی ہیں۔

اِنَّ الَّذِیْ كَانَ اِسْتَضَا بِهٖ

بِكَرْ بَلَا قُتِلَ غَیْرَ مَدْفُوْنٍ

وہ نور جو روشنی پھیلاتا تھا وہ کربلا میں مقتول پڑا ہے اسے کسی نے دفن بھی نہیں کیا (یعنی لاشہ حسین کربلا کی تپتی ریت پر بے گور و کفن پڑا ہے۔

قَدْ كُنْتُ فِیْ جَبَلًا صَعْبًا اَلُوْذُبِهٖ

وَ كُنْتَ تَصْحِبُنَا بِالرَّحْمِ وَالدِّیْنِ

Marfat.com

آپ کی ذاتِ ستودہ صفات میرے لئے ایک ایسی پہاڑ کی چوٹی تھی میں جس کی پناہ میں تھی ـــــ میں آپ کی شریک حیات تھی، آپ کا برتاؤ رحیمانہ اور دین کے مطابق تھا ـــــ

مَنْ لِّلْیَتَامٰی وَمَنْ لِّلسَّائِلِیْنَ وَمَنْ
یُغْنِیْ وَیَاوِیْ کُلَّ مِسْکِیْنٍ

باقی کون رہ گیا ہے؟ جس کے دامن میں اب مسکینوں، یتیموں اور فقیروں کو پناہ ملے گی۔ اب غریبوں کا کون ہے؟ ـــــ

وَاللّٰہُ لَا اَبْتَغِیْ صِھْرًا بِصِھْرِکُمْ
حَتّٰی اُغَیَّبَ بَیْنَ الرَّمْلِ وَالطِّیْنِ

خدا کی قسم! آپ سے اس نسبت وقرابت کے بعد، اب کسی قسم کی کوئی خوشی پسند نہ کروں گی۔ یہاں تک کہ مٹی اور ریت میں دفن نہ ہو جاؤں۔

(۴) ـــــ اُمّ اسحاق ـــــ

سیدنا امام حسین کی چوتھی زوجہ محترمہ اُمّ اسحاق بنت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہیں ـــــ ان کے والد گرامی حضرت طلحہ عشرہ مبشرہ سے ہیں ـــــ اور ان کے بطن سے حضرت سیّدہ فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا پیدا ہوئیں۔

(۵) ـــــ قضاعیہ ـــــ

سیدنا امام حسین علیہ السلام کی پانچویں اہلیہ محترمہ قضاعہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہیں ـــــ آپ قبیلہ بنو قضاعیہ سے ہیں ـــــ اور اسی نسبت کے اعتبار سے قضاعیہ ہی کے نام سے مشہور ہوئیں ـــــ ان کے بطن سے امام حسین کے ہاں ایک ہی بیٹا پیدا ہوا جس کا نام جعفر ہے۔

Marfat.com

اولاد

علامہ حافظ محبّ الدین احمد بن عبداللہ طبری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''ذخائر العقبیٰ'' ــــ میں لکھا ہے کہ

وُلِدَلَہٗ سِتُّ بَنِیْنَ ــــ وَ ثُلَاثُ بَنَاتٍ، عَلِیُّ نِ الْاَکْبَرُ وَاسْتُشْهِدَ مَعَ اَبِیْهِ ــــ وَعَلِیُّ نِ الْاِمَامُ زَیْنُ الْعَابِدِیْنَ ــــ وَعَلِیُّ نِ الْاَصْغَرُ ــــ وَ مُحَمَّدٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ الشَّهِیْدُ مَعَ اَبِیْهِ ــــ وَجَعْفَرُ وَ زَیْنَبُ وَ سَکِیْنَةُ وَ فَاطِمَةُ ــــ

امام حسین کے ہاں چھ بیٹے پیدا ہوئے ــــ اور تین بیٹیاں۔علی اکبر اور وہ اپنے باپ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے اور علی امام زین العابدین ــــ اور علی اصغر ــــ اور محمد ــــ اور عبداللہ جو اپنے باپ کے ساتھ شہید ہوئے ــــ جعفر ــــ زینب ــــ سکینہ اور فاطمہ (صغریٰ)

صاحبزادے

سیدنا امام زین العابدین

سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام ــــ امام حسین علیہ السلام کے عالی مرتبت صاحبزادے ہیں ــــ زین العابدین ــــ اور سجاد کے القاب سے مشہور ہیں ــــ کربلا میں موجود تھے ــــ لیکن سخت بیمار تھے اور اسی وجہ سے جنگ میں شریک نہ ہو سکے ــــ واقعہ کربلا کے وقت آپ کی عمر شریف ــــ گیارہ سال ــــ یا ــــ تیرہ سال تھی ــــ امام حسین علیہ السلام کے صاحبزادوں میں صرف آپ ہی واپس تشریف لائے، آپ کی

Marfat.com

والدہ حضرت شہر بانو ہیں۔

(۲)——علی اکبر——

حضرت علی اکبر علیہ السلام —— امام حسین علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے ہیں —— شبیہ رسول کے لقب سے مشہور ہیں۔ ان کی والدہ —— لیلیٰ بنت مرہ (بعض نے ابی مرہ لکھا ہے) اٹھارہ سال کی عمر میں کربلا معلیٰ میں شہید ہوئے۔

(۳)——علی اصغر——

حضرت علی اصغر علیہ السلام چھ ماہ کی عمر میں اپنے والد امام حسین کی گود میں کربلا کی سرزمین میں شہید ہوئے۔

(۴)——عبداللہ——

ایک روایت کے مطابق امام حسین علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام عبداللہ ہے —— جو کربلا میں خیمہ کے سامنے اپنے باپ کا ہاتھ تھامے کھڑے تھے کہ دشمن کا تیر آ کر لگا —— جس سے آپ خیمہ کے سامنے گر کر شہید ہو گئے۔

(۵)——جعفر——

حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام جعفر ان کی والدہ —— قضاعیہ —— ہیں یہ امام پاک کی حیات میں چھوٹی عمر میں ہی مدینہ منورہ میں انتقال فرما گئے تھے —— ان کی وفات کے کئی سال بعد واقعہ کربلا پیش آیا۔

(۶)——محمد——

بعض کتابوں میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام —— محمد —— ہے جو امام حسین کی ظاہری حیات میں ہی وفات پا گئے تھے —— (واللہ اعلم)

Marfat.com

صاحبزادیاں

(۱)——فاطمہ صغریٰ——

امام حسین علیہ السلام کی صاحبزادی سیّدہ فاطمہ صغریٰ سلام اللہ علیہا ہیں—— ان کی والدہ کا اسم گرامی اُمّ اسحاق ہے—— ان کا نکاح جناب حسن مثنیٰ بن امام حسین علیہما السلام کے ساتھ ہوا۔

(۲)——سکینہ——

حضرت سیّدہ سکینہ سلام اللہ علیہا امام حسین کی چھوٹی صاحبزادی ہیں—— واقعہ کربلا کے وقت ان کی عمر—— سات—— سال تھی۔ان کی والدہ کا نام رباب ہے۔

(۳)——زینب علیہا السلام——

بقولِ علامہ محبّ الدین احمد طبری—— امام کی تیسری صاحبزادی کا نام زینب سلام اللہ علیہا ہے—— غالباً آپ ہی کو فاطمہ کبریٰ کہا جاتا ہے۔

Marfat.com